فتنہ گوھر شاھی

جھوٹے مدعی مہدویت ریاض احمد گوہر شاہی کے گمراہ کن عقائد ونظریات کی حقیقت
فِکر انگیز مضامین، فتاویٰ جات، عدالتی فیصلے اور متنازع کُتب کی عکسی شہادتیں
ناقابلِ تردید حقائق، چشم کُشا انکشافات، ہوش رُبا واقعات

ترتیب وتحقیق:

محمد متین خالد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتنہ گوہر شاہی

باطل قوتوں نے اسلام اور اہل اسلام کے خلاف باقاعدہ منصوبہ بندی کر رکھی ہے۔ تاریخی، جغرافیائی، نسلی، سیاسی، معاشی، تہذیبی اور معاشرتی طور پر تباہ کرنے کے علاوہ فکری ونظری لحاظ سے بھی بانجھ رکھنے کی منصوبہ بندی۔ آخرالذکر منصوبے کی تازہ کڑی ریاض گوہر شاہی تھا۔ پرانے انداز میں بالکل نیا فتنہ! صوفیانہ لبادے میں جہالت کا برملا فروغ۔ ابتداء میں مسیلمۂ پنجاب، مرزا غلام قادیانی کا انداز بھی ہو بہو یہی تھا۔ گویا کہ گوہر شاہی اپنے پیش منظر کی نسبت سے شعوری ولاشعوری طور پر اس کا ہی جانشین ہے۔

فتنہ گوہر شاہی

جھوٹے مدعی مہدویت ریاض احمد گوہر شاہی کے گمراہ کن عقائد و نظریات کی حقیقت
فکر انگیز مضامین، فتاویٰ جات، عدالتی فیصلے اور متنازع کتب کی عکسی شہادتیں
ناقابلِ تردید حقائق، چشم کشا انکشافات، ہوش رُبا واقعات

ترتیب و تحقیق

محمد متین خالد

مرکز سراجیہ ختمِ نبوّت لائرز فورم

3- فین روڈ، لاہور

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	فتنۂ گوہر شاہی
ترتیب و تحقیق	محمد متین خالد
ناشر	مرکز سراجیہ ختمِ نبوّت لائرز فورم
قانونی مشیر	محمد نوید شاہین ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
سرِورق	محمد طاہر حجازی
کمپوزنگ	طاہر علی
سنِ اشاعت	2025ء
قیمت	-/2000 روپے

مرکز سراجیہ ختمِ نبوّت لائرز فورم

3- فین روڈ، لاہور

ترتیب عنوانات

- انتساب 9
- نفیر قلم — محمد متین خالد 11
- حرفِ سپاس 13
- چند ضروری گزارشات 15

اہم مضامین

- فتنہ گوہر شاہی ...... محمد متین خالد 21
- فتنہ گوہر شاہی کی حقیقت ...... عبداللہ 38
- دورِ حاضر کا بدترین فتنہ ...... عبدالغنی 45
- فتنہ گوہر شاہی کا نیا بہروپ ...... احمد خاں 49
- گوہر شاہی کی گوہر افشانیاں ...... محمد طاہر 60

❑ گوہر شاہی کی رنگیلا شاہی ......ناصر شیخ 68

❑ ارتداد کی نئی صورت: فتنہ گوہر شاہی ......عبدالحفیظ عابد 74

❑ مرزا قادیانی اور ریاض گوہر شاہی، کیوں امام مہدی نہیں؟......محمد متین خالد 123

❑ فتنہ گوہر شاہی سے منحرف، مہدویت کا نیا دعویدار......محمد متین خالد 132

❑ گوہر شاہی کی گمراہی پر عدالت کا فیصلہ......ثروت جمال اصمعی 151

فتاویٰ جات

❑ فرقہ گوہر شاہیہ کے بارے میں اہم فتویٰ 157

❑ فتنہ گوہر شاہی کے بارے میں علما اہلسنّت و جماعت کے فتاویٰ 164

○ دارالعلوم امجدیہ، کراچی کا فتوی 164
○ دارالعلوم قادریہ سبحانیہ، کراچی کا فتوی 165
○ دارالعلوم ضیاء القرآن، مانسہرہ کا فتوی 168
○ مدرسہ نظامیہ تجوڑی، مروت، ضلع بنوں کا فتویٰ 169
○ دارالعلوم انجمن تعلیم الاسلام، جہلم کا فتویٰ 170
○ جامعہ رضویہ مظہر الاسلام، فیصل آباد کا فتویٰ 171
○ مدرسہ عربیہ جامعہ عنائتیہ پرانی سبزی منڈی، خانیوال کا فتویٰ 172
○ جامعہ غوثیہ مدرسہ جلالیہ، عزیز العلوم اویسیہ سعیدیہ، اوچ شریف ضلع بہاولپور 174
○ دارالعلوم جامعہ حنفیہ، قصور کا فتویٰ 176

❑ حضرت علامہ مفتی محمد وقار الدینؒ کا فتنہ گوہر شاہی کے خلاف تاریخ ساز فیصلہ 183

❑ امام کعبہ: شیخ محمد بن عبداللہ سبیل کا فتنہ گوہر شاہی کے خلاف فتویٰ 186

عدالتی فیصلے
(اردو ترجمہ)

❑ جناب بی اے فخری ایڈیشنل سیشن جج ڈیرہ غازی خان 191
سرکار بنام محمد اسحاق، مارچ 1999ء

❑ جناب عبدالغفور میمن جج خصوصی عدالت انسداد دہشت گردی میر پور خاص 205
سرکار بنام ریاض احمد گوہر شاہی، مارچ 2000ء

❑ جناب مقرب خاں، ایڈیشنل سیشن جج 235
جج خصوصی عدالت انسداد دہشت گردی، لاہور
سرکار بنام راجا فیاض وغیرہ، جولائی 2006ء

❑ جناب ریاض الحسن علوی سیشن جج جھنگ 249
سرکار بنام لیاقت علی وغیرہ، مارچ 2009ء

❑ جناب جسٹس عبدالسمیع خان، لاہور ہائی کورٹ 271
لیاقت علی وغیرہ بنام سرکار، ستمبر 2015ء

عدالتی فیصلوں کی اصل نقول

287 Mr. B. A. Fakhri, Additional Session Judge
Judge Special Court ATA, D.G.Khan.
The State Versus Muhammad Ishaq, March 1999 ❑

301 Mr. Abdul Ghafoor Memon
Additional Session Judge
Judge Special Court ATA, Mirpur Khas.
The State Versus Riaz Gohar Shahi, March 2000

341 Mr. Moqurab Khan
Additional Session Judge/Judge Special Court ATA, Lahore.
The State Versus Raja Fiaz etc July 2006

353 Mr. Riaz-ul-Hassan Alvi
Session Judge Jhang.
The State Versus Liaqat Ali, March 2009

367 Mr. Justice Abdul Sami Khan
Lahore High Court, Lahore.
Liaqat Ali Versus The State, September 2015

379 متنازع کتابوں کی چند عکسی شہادتیں

انتساب

اللہ تعالیٰ اوراس کے رسولِ مکرم ﷺ کی محبت میں سرشار، اسلام اور پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کے محافظ، دینی غیرت وحمیت کے پیکر، تقویٰ و اخلاص کے حقیقی مصداق

- برادرعزیز جناب وقار احمد صاحب
- برادرعزیز جناب محمد عامر خورشید صاحب
- برادرعزیز جناب خالد محمود کھوکھر صاحب
- برادرعزیز جناب سیّد قیصر عزیز المعروف عبداللہ شاہ صاحب

کے نام

جنہوں نے دین اسلام کی سربلندی، تحفظ ناموس رسالت ﷺ اور تحفظ ختم نبوت کے لیے قابل رشک خدمات سرانجام دیں، اسلام کے خلاف مختلف فتنوں بالخصوص فتنہ قادیانیت وگوہر شاہیت کی سرکوبی میں بے مثال کردار ادا کیا، سچ کے راستے میں ہر مشکل کا سامنا کیا، حق گوئی کی پاداش میں اپنوں کی ملامت اور طعن و تشنیع کو بڑے صبر و تحمل سے برداشت کیا۔عزیمت کے اس جانگسل سفر میں وہ کوہ ہمالیہ کی طرح ثابت قدم رہے۔ان کی محنت اور استقامت تحفظ ختم نبوت کے تمام کارکنان کے لیے مشعلِ راہ ہے۔دعا ہے کہ ان کی گرانقدر کاوشیں بارگاہ الٰہی میں قبول ہوں اور وہ ہمیشہ دین اسلام کی خدمت کرتے رہیں۔(آمین)

؎ جس کا عمل ہے بے غرض اس کی جزا کچھ اور ہے

نفیرِ قلم

چراغ مصطفویٰ سے شرار بولہبی کی ستیزہ کاریاں اور فتنہ سازیاں ہمیشہ سے جاری ہیں۔ بے شمار نقصان اٹھانے کے باوجود فتح ہمیشہ اہل حق کی ہی رہی ہے۔ دورِ حاضر کو بلاشبہ فتنوں کا دور کہا جا سکتا ہے۔ حضور خاتم النبیین ﷺ نے صدیوں پہلے ان فتنوں کے بارے میں اپنی امت کو خبردار کر دیا تھا۔ اس سلسلہ میں آپ ﷺ نے اتنی تفصیل سے بیان فرمایا کہ کتب احادیث میں 'کتاب الفتن' کے نام سے ایک مستقل باب ہے جس میں بالخصوص قرب قیامت کے فتنوں کا تفصیلی تذکرہ موجود ہے۔ انہی فتنوں میں ایک 'فتنہ گوہر شاہی' ہے جس نے بے شمار مسلمانوں کو گمراہ کیا۔ اس فتنہ کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی کے عقائد و نظریات اور دعووٴں کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اس نے اپنی کتب اور رسائل وغیرہ میں قرآن و سنت کی ایسی باطل تشریحات اور تاویلات کی ہیں کہ آدمی سر پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔ اس کا تعلق صوبہ سندھ سے تھا۔ وہ ایک عام مذہبی شخصیت کے طور پر سامنے آیا اور بعد میں اپنے گمراہ کن عقائد و نظریات کے ذریعے ایک گروہ کی بنیاد رکھی جس کا نام 'انجمن سرفروشان اسلام' رکھا۔ اس نے مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ اس کی تصویر چاند، سورج اور حجر اسود میں دیکھی جا سکتی ہے۔ اس نے دعویٰ کیا کہ قرآن مجید کے 30 پارے نہیں بلکہ 40 پارے ہیں۔ اس نے امریکہ کے ایک ہوٹل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کا بھی دعویٰ کیا۔

گوہر شاہی کے ان باطل عقائد پر تمام مکاتب فکر کے جید علماء و مفتیان نے شدید ردعمل کا اظہار کیا۔ اس کے عقائد و نظریات کو گمراہ کن قرار دے کر اسلامی تعلیمات کے خلاف قرار دیا اور مفصل فتاویٰ جات دیئے۔ اس کے باوجود فتنہ گوہر شاہی کی اسلام

کے خلاف سرگرمیاں جاری رہیں جس پر اس کے خلاف ملک بھر میں متعدد مقدمات درج ہوئے جن میں چار اہم مقدمات شامل ہیں۔ اس کتاب میں ان مقدمات کے فیصلوں کا اردو ترجمہ اور ان کے اصل عکس دیئے جا رہے ہیں جن کے مطالعہ اور تجزیہ کے بعد آپ خود اندازہ لگائیں گے کہ فتنہ گوہر شاہی اسلام اور مسلمانوں کے لیے کس قدر مہلک ہے۔ اس کے علاوہ فتنہ گوہر شاہی سے متعلق چند اہم معلوماتی و تحقیقی مضامین اور مقتدر علماء کرام کے بے شمار فتاویٰ جات سے منتخب چند مستند فتاویٰ بھی شامل کیے جا رہے ہیں جن کے مطالعہ سے فتنہ گوہر شاہی کی اصل حقیقت کھل کر آپ کے سامنے آ جائے گی۔ علاوہ ازیں ریاض گوہر شاہی کی چند متنازع کتب و رسائل کی عکسی شہادتیں بھی شامل کی جا رہی ہیں تا کہ قارئین کو اس فتنہ کی سنگینی کا بخوبی علم ہو سکے۔

زیر نظر کتاب 'فتنہ گوہر شاہی' کی اسلام دشمنی پر مبنی گمراہ کن نظریات کا محاسبہ ہے۔ امید ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ سے محبان اسلام اس فتنہ کو اچھی طرح جان سکیں گے اور اس کی سرکوبی کے سلسلہ میں اپنا فریضہ سرانجام دیں گے۔ میری شدید خواہش ہے کہ عقل سلیم کے حامل گوہر شاہی حضرات اپنی آنکھوں سے تعصب کی عینک اتار کر اور انتہائی غیر جانبدار ہو کر اس تحقیقی کاوش کا مطالعہ کریں۔ یہ صفحات ان کی اصلاح و ہدایت اور ذہن و فکر کے بند دریچے کھول کر انہیں اپنے عقائد و نظریات پر نظر ثانی کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ میں اپنی اس معمولی کاوش میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں، اس کا فیصلہ قارئین اس کتاب کے مطالعہ کے بعد کریں گے۔ اہل علم حضرات سے گزارش ہے کہ کتاب کو خوب سے خوب تر بنانے کے لیے اپنی قیمتی آرا ضرور ارسال کریں۔ شکریہ!

خاکپائے مجاہدین تحفظ ناموس رسالت ﷺ

محمد متین خالد

mateenkh@gmail.com

حرفِ سپاس

دین اسلام کی سربلندی اور تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے محاذ پر گراں قدر خدمات انجام دینے والے مجاہدین ختم نبوت جناب محمد احمد ترازی، جناب عبدالحفیظ عابد، جناب محمد ضیاء اللہ سیالوی، جناب سردار غلام محمد خان، جناب علامہ محمد یٰسین قصوری، جناب محمد رضوان، مولانا قاری ریاض احمد فاروقی سیوطی، جناب محمد ثاقب رضا قادری (ایڈووکیٹ)، جناب سیّد محبوب احمد گیلانی، جناب محمد اشفاق رضوی (سادھوکی)، قاضی محمد اسد رانجھا، جناب حافظ محمد شاہد، جناب کنول احسان، جناب مولانا سمیع اللہ، جناب مولانا ابرار شریف، جناب مولانا توصیف احمد، جناب مولانا عبدالعزیز، جناب مولانا عبدالحکیم نعمانی، جناب مولانا عبدالنعیم، جناب ہاشم علی، جناب عمر شاہ، جناب ایاز احمد، جناب محمد عابد گنگوہی، جناب محمد ریاض (گوجرہ)، جناب محمد اشفاق رضوی (سادھوکی)، جناب محمد عقیل بھٹی (پنجاب پبلک لائبریری لاہور)، جناب نوید علوی (لائبریرین ادارہ معارف اسلامی لاہور)، محترمہ فاطمہ عصفورہ (کراچی) اور محترمہ طاہرہ مہرویہ (بنتِ حنیف) کا بے حد شکریہ جنھوں نے کتاب کی تیاری کے سلسلہ میں بے حد تعاون کیا اور اسے خوب سے خوب تر بنانے کے لیے اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔ میں ان سب حضرات کی ہر مرحلہ زندگی میں کامیابی وکامرانی کے لیے دُعا گو ہوں!

محمد متین خالد

چند ضروری گزارشات

- اس کتاب کے مختلف مضامین اور عدالتی فیصلوں میں فتنہ گوہر شاہی کے بانی ریاض گوہر شاہی کی طرف سے ادا کیے گئے گستاخانہ کلمات/ الفاظ درج ہیں۔ یہ ایک ناگزیر ضرورت تھی جس کے بغیر گوہر شاہیت کا جرم واضح نہیں ہوتا۔ یہ الفاظ، جملے اور عبارات اس قدر دل آزار اور اہانت آمیز ہیں کہ کوئی مسلمان انہیں پڑھنے کے بعد اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ میں ایک ادنیٰ اور گنہگار مسلمان ہوں۔ ان عبارات کو پڑھنے کے بعد کئی مرتبہ روتا رہا، استغفار کرتا رہا اور درود شریف پڑھتا رہا۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ اس کتاب میں موجود قابل اعتراض اور دل آزار عبارت پڑھتے وقت کثرت سے استغفار کریں۔ شکریہ!
- اس کتاب کو تیار کرتے وقت بھرپور کوشش کی گئی ہے کہ کسی غلطی کا امکان نہ رہے۔ اس لیے اس کی پروف ریڈنگ کو بہتر بنایا گیا ہے، پھر بھی غلطی کا امکان ہے۔ اگر کسی جگہ کسی قاری کو غلطی نظر آئے تو براہِ کرم مصنف کو ضرور مطلع کرے۔ ان شاء اللہ آئندہ کے ایڈیشن میں اس کا ازالہ کیا جائے گا۔

محمد متین خالد

مرکز سراجیہ ختم نبوت لائرز فورم

سرپرست اعلیٰ: صاحبزادہ حبیب احمد خاں مدظلہٗ

چیئرمین: رائے بشیر احمد، ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان

سینئر نائب چیئرمین: چوہدری اشتیاق احمد خان، ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان

صدر: محمد شکیل غوری، ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

سینئر نائب صدر: محمد ہاشم تہامی، ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

نائب صدر: محمد منصور، ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

جنرل سیکرٹری: محمد نوید شاہین، ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

سیکرٹری نشرواشاعت: محمد شفیق اعوان، ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

مجلس عاملہ: مہر محمد تنویر، ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

محمد طیب قریشی، ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

محمد علی بلوچ، ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

فشنگ گوہر شاہی

اہم مضامین

محمد متین خالد

فتنہ گوہر شاہی

انجمن سرفروشان اسلام کے بانی ریاض گوہر شاہی نے اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعے جن گمراہ کن عقائد و نظریات اور مجاہدوں و ریاضتوں کے نام پر جن مغلظات و خرافات کو لوگوں میں عام کرنا شروع کیا، وہ اسلام کے سراسر منافی اور اخلاقی اقدار سے گرے ہوئے ہیں، جن میں اللہ تبارک و تعالیٰ، اس کے حبیب لبیب ﷺ، انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرامؒ کی شان والا صفات میں حد درجہ گستاخیاں کی گئی ہیں، نیز قرآن مجید کے مکمل ہونے کا انکار اور امام مہدی ہونے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ظاہری ملاقات کے دعاوی باطلہ بھی شامل ہیں۔

مسلمانان عالم کو اس فتنہ عظیمہ کے شر سے محفوظ رکھنے کی غرض سے اس کی چند خرافات نمونے کے طور پر بلا تبصرہ مرحلہ وار پیش کی جاتی ہیں:

اللہ تبارک و تعالیٰ کی شان اقدس میں گستاخیاں

-1 ”جب ہاتھ اوپر اٹھایا تو تصور یہ ہوتا ہے کہ اللہ کو پکڑ رہا ہوں، جب ہاتھ منہ کی طرف لایا تو تصور یہ ہوتا ہے کہ اللہ میرے منہ میں چلا گیا ہے۔“

(روحانی سفر از ریاض گوہر شاہی صفحہ 27)

-2 ”ایک دن اللہ تعالیٰ کو خیال آیا کہ خود کو دیکھوں، سامنے جو عکس پڑا تو ایک روح بن گئی، اللہ اس پر عاشق اور وہ اللہ پر عاشق ہوگئی۔“ (روشناس از ریاض گوہر شاہی صفحہ 11)

-3 کچھ اشعار جو اس کی تصنیف ”تریاقِ قلب“ سے ماخوذ ہیں۔

پہنچ نہ سکے گا ہرگز تو اس شاہراہ کے بغیر
کہ خدا بھی چلتا نہیں قانونِ خدا کے بغیر

(صفحہ 7)

پھر کہا اللہ نے میں ناراض ہوں تجھ سے اے موسیٰ ؑ
میں کل بیمار تھا تو دیکھنے تک نہیں آیا

(صفحہ 35)

اسی نقطے کی تلاش میں طالبوں کی عمر برباد ہوتی ہے
خدا کی قسم اس نقطے سے مجبور خدا کی ذات ہوتی ہے

(صفحہ 7)

قریب ہے شاہ رگ کے اسے کچھ بھی پتہ نہیں
بیزار ہوئے محمد ﷺ کاش تو نے پایا وہ رستہ نہیں

(صفحہ 18)

ریاض گوہر شاہی کے نزدیک اللہ تعالیٰ شہ رگ کے قریب ہوتے ہوئے بھی (نعوذ باللہ) انسانوں کے اعمال سے لاعلم ہیں۔ چنانچہ ریاض گوہر شاہی اس عقیدے کا اظہار اپنے ملحدانہ کلام میں یوں کرتا ہے جو اوپر درج ہے۔ جب گوہر شاہی خدا کو لاعلم کہہ سکتا ہے تو ایسے ملعون کے لیے اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید میں تحریف کرنا بھی کوئی مشکل نہ ہوگا۔ چنانچہ وہ کہتا ہے: قرآن مجید میں بار بار آیا ہے کہ ''دع نفسک و تعال'' ترجمہ: ''نفس کو چھوڑ اور چلا آ۔ (مینارہ نور ص 29) حالانکہ قرآن کریم میں کہیں یہ الفاظ موجود نہیں۔ جب وہ ایسی جھوٹی آیات اپنی طرف سے گھڑے گا تو اس سے کوئی حوالہ بھی طلب کرے گا! چنانچہ اس نے پہلے سے ہی اس کا بندوبست کر دیا اور کہہ دیا: قرآن کے صرف 30 پارے نہیں، بلکہ کل 40 پارے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے: ''یہ موجودہ قرآن پاک عوام الناس کے لیے ہے جس طرح ایک علم عوام کے لیے ہے جبکہ دوسرا علم خواص کے لیے ہے جو سینہ بسینہ عطا ہوا، اسی طرح قرآن پاک کے دس پارے اور ہیں۔'' (حق کی آواز، ص 52)

-4 ''اللہ مذکر ہے اور اس کا روپ صورت بھی مذکر ہوگا۔''

(ماہنامہ روشن کراچی، جولائی 1997ء صفحہ 11)

5- ''رب داڑھیوں میں نہیں بلکہ یقین کرو کہ وہ مذہب میں بھی نہیں، وہ تو دلوں میں ہے۔'' (ماہنامہ روشن کراچی، جولائی 1997ء صفحہ 13)

6- ''ایک دن اللہ تعالیٰ سے بات چیت ہو گئی، پندرہ دن بات چیت جاری رہی۔'' (ماہنامہ روشن کراچی، جولائی 1997ء صفحہ 14)

7- ''جب محبت اللہ کی دل میں آ جائے تو اگر مذہب میں نہ بھی ہوا تو بخشا جائے گا۔ اللہ کی محبت ہی کافی ہے۔'' (ماہنامہ روشن کراچی، جولائی 1997ء صفحہ 9)

8- ''اگر اللہ آپ میں سما جائے اور اگر آپ مسلمان ہیں تو ولی کہلائیں گے، اگر سکھ ہیں تو آپ گرو کہلائیں گے اور اگر عیسائی ہیں تو سینٹ کہلائیں گے۔''

(سالنامہ گوہر 98-1997ء صفحہ 6)

حضور نبی اکرم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخیاں

1- ''رات کا پہلا ہی حصہ تھا، دیکھا کہ ایک سانولے رنگ کا آدمی سر سے ننگا میرے سامنے موجود ہے، گلے میں ایک تختی پڑی ہوئی ہے جس پر بغیر زیر زبر کے محمد ﷺ لکھا ہوا ہے۔ آواز آئی یہی رسول اللہ ﷺ ہیں، سجدۂ تعظیمی کرلو۔ میرے ذہن میں سوال ابھرا، رسول اللہ تو نوری ہیں، یہ سانولے کیوں ہیں؟ جواب آیا، تیرا دل ابھی سیاہ ہے، سیاہ آئینے میں سفید بھی سیاہ ہی نظر آتا ہے۔ بات سمجھ میں آئی۔ اٹھنا چاہا لیکن معلوم ہوا کہ جسم پر سخت گرفت ہے اور وہی سایہ سر پر مسلط ہے۔'' (روحانی سفر از ریاض گوہر شاہی صفحہ 21)

2- ''میرے مرشد نے تجھے دھوکہ دینے کی بڑی کوشش کی لیکن تیرا مرشد کامل تھا جس نے تجھے بچا لیا۔ میں نے کہا میرا مرشد کون؟ اس نے کہا جس سایہ سے تجھے ہدایت ہوئی، وہ تیرا مرشد تھا اور جس کی وجہ سے تجھے بدگمانی ہوئی، وہ میرا مرشد ابلیس تھا۔ جو تیرے مرشد کے روپ میں پیشاب میں نظر آیا تھا، جو مصنوعی یارسول اللہ بن کر آیا تھا، وہ بھی میرا ہی مرشد تھا اور اس وقت جس نے تجھے سجدۂ ابلیس سے بچالیا، وہی تیرا مرشد تھا۔'' (روحانی سفر از ریاض گوہر شاہی صفحہ 22)

3- ''جو (لوگ) آپ ﷺ کی زیارت، خواب یا ظاہر سے محروم ہیں جب تک آپ ﷺ کسی کو زیارت نہ دیں، اس کے امتی ہونے کا کوئی ثبوت نہیں۔''
(مینارہ نور از ریاض گوہر شاہی صفحہ 44)

4- ''ولایت کے پانچ درجے ہیں۔قلب کی ولایت حضرت آدم علیہ السلام کو ملی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو روح کے ذریعہ ولایت کے دو درجے ملے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لطیفہ سری کے ذریعہ ولایت کے تین درجے ملے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لطیفہ خفی کے ذریعے ولایت کے چار درجے ملے اور حضور پاک ﷺ کو لطیفہ اخفی کے ذریعہ ولایت کے پانچوں درجے عطا ہوئے۔یعنی پہلے درجے والا بقدمِ آدم علیہ السلام، دوسرے درجے والا بقدم ابراہیم علیہ اسلام، تیسرے درجے والا بقدم موسیٰ علیہ السلام، چوتھے درجے والا بقدم عیسیٰ علیہ السلام اور پانچویں درجے والا بقدمِ حضور پاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔'' (''مینارۂ نور'' از ریاض گوہر شاہی ص38،39)

5- ''حضور ﷺ نے ہمیں بیعت کیا ہے کیونکہ ہمارا ایمان ہے کہ آپ حیات النبی ﷺ ہیں، تو ہمارے لیے باعث شرم ہے کہ ہم کہیں اور جا کر بیعت ہوں۔'' (تحفہ المجالس از ریاض گوہر شاہی جلد دوم صفحہ 3)

6- ''تمام انسانوں کی ارضی ارواح اس دنیا میں کئی بار دوسرے جسموں میں جنم لیتی ہیں۔ پاکیزہ لوگوں کی ارواح پاکیزہ جسموں میں جبکہ حضور پاک ﷺ کی ارضی ارواح کو مہدی علیہ السلام کے لیے روکا ہوا تھا، جس طرح آپ ﷺ کے جسم کے کسی بھی علیحدہ حصے یعنی ہاتھ یا پاؤں کو بھی آمنہ کا لعل کہہ سکتے ہیں، اسی طرح حضور ﷺ کی سماوی روح کے کسی علیحدہ حصے کو بھی عبداللہ کا فرزند اور آمنہ کا لعل کہا جا سکتا ہے۔اہل بیت کی ارواح بھی اہل بیت میں ہی شامل ہیں۔'' (دینِ الٰہی از ریاض گوہر شاہی ص51)

7- ''میری ظاہری تعلیم میٹرک ہے اور میں نے باضابطہ کسی مدرسے سے دینی

تعلیم حاصل نہیں کی، البتہ روحانی تعلیم حضور پاک ﷺ سے حاصل کی۔ اس وقت بھی حضور پاک ﷺ ہی مجھے تعلیم دیتے ہیں۔ جتنا مجھے علم ہوتا اور حکم ہوتا ہے، بتا دیتا ہوں یا تعلیم دے دیتا ہوں۔'' (سالنامہ گوہر2000-1999 ص13)

انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں

1- ''جب آدم علیہم السلام کا بت 'جسم' بنایا گیا تو ابلیس نے نفرت سے تھوکا جو مقام ناف پر گرا اور اس تھوک سے ایک جراثیم پیدا ہوا۔ جس کی شکل خبیث جِن جیسی تھی۔ (کیونکہ ابلیس بھی جنات میں سے ہے) پھر یہی جراثیم بت کے اندر گھس گیا۔ گویا نفس شیطان کا جاسوس کہلایا۔ اسی کے متعلق حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ: ''جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ایک شیطان جن بھی پیدا ہوتا ہے۔ اصحاب پاکؓ نے پوچھا کہ یارسول اللہ آپ کے ساتھ بھی پیدا ہوا تھا۔ فرمایا پیدا ضرور ہوا تھا مگر وہ میری صحبت سے مسلمان ہو گیا ہے۔ جب آدم علیہ السلام اسی نفس کی شرارت سے زمین پر پھینکے گئے تو توبہ تائب میں لگ گئے۔ ابلیس نے دیکھا کہ آپ کا نفس کمزور ہو رہا ہے، اس کی مدد کے لیے خناس کو آپ کے جسم میں داخل کرنا چاہا۔''

(مینارہ نور از ریاض گوہر شاہی صفحہ 11)

2- ''آپ (حضرت آدم علیہ السلام) نے جب اسم محمد اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ لکھا دیکھا تو خیال ہوا کہ یہ محمد کون ہیں؟ جواب آیا، تیری اولاد سے ہوں گے۔ نفس نے اکسایا کہ تیری اولاد سے ہو کر تجھ سے بڑھ جائیں گے، یہ بے انصافی ہے۔ اس خیال کے بعد آپ کو دوبارہ سزا دی گئی۔'' (روشناس از ریاض گوہر شاہی صفحہ 9)

3- ''بیت المقدس سے دو میل دور موسیٰ علیہ السلام کا مزار ہے۔ یہودی مرد اور عورتیں وہاں شراب نوشی کرتے حتیٰ کہ وہ مزار فحاشی کا اڈہ بن گیا جس کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کے لطائف وہ جگہ چھوڑ گئے اور مزار خالی بت خانہ رہ گیا۔'' (مینارہ نور از ریاض گوہر شاہی صفحہ 62)

4- ''موسیٰ علیہ السلام نے کہا، اے اللہ! دیدار دے۔ جواب آیا، تاب نہیں۔ کہنے لگے، کس میں تاب ہو گی؟ جواب آیا، ایک میرا حبیب اور اس کی امت۔ موسیٰ علیہ السلام کو جلال آ گیا، میں نبی ہو کر امتی کے برابر نہیں، جلوہ دے، دیکھی جائے گی۔ جب جلوہ پڑا، موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے۔''
(گوہر کانفرنس، جون 1996ء لندن)

5- ''حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس عصا تھا جو پھینکنے سے اژدھا بن جاتا۔ اس امت کے ولیوں کو بھی یہ طاقت حاصل ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کر لیتے، ان ولیوں میں سے بھی ایسی کرامت رونما ہوئی۔ وہ نبی دیدار الٰہی کو ترستے آئے اور یہ دیدار میں رہتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ نبی با معجزہ ہوتا ہے جو ظاہر کرنا پڑتا ہے اور ولی با کرامت ہوتا ہے جسے چھپانا پڑتا ہے۔'' (مینارہ نور از ریاض گوہر شاہی صفحہ 39)

6- ''ایک دن عیسیٰ علیہ السلام بھی پکار اٹھے، اے اللہ! مجھے بڑا شوق ہے تجھے دیکھنے کا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے موسیٰ کا حال نہیں سکھا! دیکھا ہوا تھا، سہم گئے۔'' (گوہر کانفرنس، جون 1996ء، لندن)

قرآن کریم کے مکمل ہونے سے انکار

1- ''قرآن کے تیس پارے نہیں بلکہ دس پارے اور ہیں۔ جب ہم اللہ کو پانے کی غرض سے لال شہباز قلندر کے دربار پر آئے، یہاں انہوں نے اللہ دکھایا...... باطنی مخلوقات سامنے آ گئیں اور وہ دس پارے بھی سامنے آ گئے......تیس پارے عام لوگوں کے لیے، ان کے لیے سفید کاغذ...... اور وہ دس پارے خاص لوگوں کے لیے، ان کے لیے سفید دل لگانا پڑتا ہے......تم (تیس پاروں پر ایمان رکھنے والے) شریعت محمدی سے واقف ہو اور دس پارے شریعت احمدی سکھاتے ہیں۔''
(حق کی آواز از ریاض گوہر شاہی صفحہ 25 اور صدائے سرفروش اکتوبر 1996ء)

بقول گوہر شاہی......

ان دس پاروں میں ہے:

(i) نماز پڑھے گا تو گنہگار ہوگا۔

(ii) تو کھاتا پیتا رہ، تیرا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

(iii) تو حج کو کیوں جاتا ہے، حج تیرے پاس آئے گا۔

(iv) اللہ کبھی خواجہ بن کر اور کبھی داتا بن کر آتا ہے۔

(خطاب جامع مسجد نور ایمان، 27 ستمبر 1996ء اور صدائے سرفروش اکتوبر 1996ء)

-2 ''قرآن کے ان دس پاروں میں لکھا ہوا تھا، ایک بار حضور پاک ﷺ نے اپنی انگوٹھی حضرت علی کو دے دی۔ انہوں نے پہن لی۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ معراج پر گئے، دیکھا کہ وہی انگوٹھی اللہ کے ہاتھوں میں بھی پہنی ہوئی ہے۔''

(خطاب جامع مسجد نور ایمان، 27 ستمبر 1996ء)

-3 ''قرآن مجید میں بار بار آیا ہے''**دع نفسک وتعال**'' یعنی نفس کو چھوڑ اور چلا آ۔'' (مینارہ نور از ریاض گوہر شاہی، ص 29)

گوہر شاہی کے تمام مریدوں کو چیلنج ہے کہ وہ بتائیں کہ مذکورہ آیت قرآن مجید کی کس سورت یا سپارے میں ہے۔ ثبوت دے کر منہ مانگا انعام حاصل کریں۔ بصورت دیگر تمام گوہر شاہیوں سے درخواست ہے کہ وہ ریاض گوہر شاہی کے جھوٹوں کی خود تحقیق کریں اور عقیدت کی اندھی پٹی اپنی آنکھوں سے اُتار کر اپنی اَنا اور ضد بھول کر اپنے ضمیر اور ایمان کو اہمیت دے کر سچے دل سے توبہ کریں اور واپس اسلامی عقائد کی طرف رجوع کرلیں۔

اولیاء کرامؒ کی توہین

-1 ''مستانی نے کہا، بھٹ شاہ والے مجھے حکم دے گئے ہیں کہ اس کو روزانہ ایک گلاس الائچی ڈال کر (بھنگ) پلایا کرو۔ میں سوچ رہا تھا کہ پیوں یا نہ پیوں، کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کیونکہ کچھ بزرگوں کے حالات کتابوں میں پڑھے

تھے کہ وہ ولایت کے باوجود کئی بدعتوں میں مبتلا تھے جیسے سمن سرکار کا بھنگ پینا، لال شاہ کا نسوار اور چرس پینا، سدا سہاگن کا عورتوں سا لباس پہننا اور نماز نہ پڑھنا، امیر کلال کا کبڈی کھیلنا، سعیدی خزاری کا کتوں کے ساتھ شکار کرنا، خضر علیہ السلام کا بچے کو قتل کرنا، قلندر پاک کا نماز نہ پڑھنا، داڑھی چھوٹی اور مونچھیں بڑی رکھنا حتیٰ کہ رقص کرنا، رابعہ بصری کا طوائف بن کر بیٹھ جانا، شاہ عبدالعزیز کے زمانے میں ایک ولیہ کا ننگے تن گھومنا، لیکن سخی سلطان باھو نے فرمایا تھا کہ بدعتی فقیر دوزخ کے کتے ہیں۔ لیکن یہ بھی کہا تھا، بامرتبہ تصدیق اور نقالیہ زندیق ہے۔ مجھے بھی ماسوائے باطن کے ظاہر میں کچھ بھی تصدیق کا ثبوت نہ تھا، خیال آتا کہ کہیں پی کر زندیق نہ ہو جاؤں۔ پھر خیال آتا کہ اگر بامرتبہ ہوا تو اس لذیذ نعمت سے محروم رہوں گا۔ آخر یہی فیصلہ کیا، تھوڑا سا چکھ لیتے ہیں، اگر رات کی طرح لذیذ ہوا تو واقعی شراب طہورا ہی ہوگا۔'' (روحانی سفر از ریاض گوہر شاہی صفحہ 36)

-2 ''بہت سے اولیاء بھی مرتبے کے بعد کئی بدعتوں کا شکار ہوئے جیسے مظفر آباد میں سہیلی سرکار، نہ نماز پڑھتے، نہ داڑھی رکھتے۔ وفات کے بعد مولویوں نے کہا کہ یہ بے دین تھا۔ اس وجہ سے ہم اس کا جنازہ نہیں پڑھیں گے۔ جب منہ سے کپڑا ہٹایا تو ریش موجود تھی۔ مری میں لعل شاہ ننگے رہتے، نسوار کا نشہ کرتے اور نماز بھی نہ پڑھتے لیکن جو کلام منہ سے نکالتے پورا ہو جاتا۔ سدا سہاگن بھی عورتوں جیسا لباس اور چوڑیاں پہنتے۔'' (روحانی سفر از ریاض گوہر شاہی صفحہ 52)

-3 ''ولی اس کو کہتے ہیں جس نے رب کا دیدار کیا ہو یا رب سے ہمکلام ہو۔ اس کے بغیر ولایت کا دعویٰ جھوٹا ہے۔'' (راہنمائے طریقت و اسرار حقیقت، صفحہ 3)

-4 ''ولی کی سب سے ادنیٰ کرامت یہ ہے کہ سات دن کے اندر اندر طالب کو ذاکر قلبی بنا دے یعنی اس کے دل کی ہر دھڑکن اللہ اللہ کرنے لگے اور کم از کم چار مرد یا آٹھ عورتیں یہ گواہی دے سکیں کہ اس کے ذریعے انہیں محفل حضوری نصیب ہوئی ہے

اور خود بھی اللہ تعالیٰ سے ہم کلام کا مرتبہ رکھتا ہو۔'' (مینارہ نور از ریاض گوہر شاہی صفحہ 61)

شریعت و دین اسلام کا مذاق

1- ''پہلے اعمال ہیں پھر اس کے بعد ایمان ہے۔ اعمال اور چیز ہیں اور ایمان اور چیز ہے۔'' (تحفہ المجالس از ریاض گوہر شاہی دوم، صفحہ 2)

2- ''ہم کو پتہ نہیں چلتا صحیح کون ہے اور غلط کون ہے۔ 72، 73 فرقے ہیں۔ صحیح کی پہچان کیا ہے؟'' (تحفہ المجالس از ریاض گوہر شاہی صفحہ 11)

3- ''انہوں نے نماز کے ساتھ ایک تسبیح درود شریف کی بتائی، میں نے کہا اس سے کیا ہوتا ہے، کوئی ایسی عبادت ہو جو میں ہر وقت کر سکوں۔''
(روحانی سفر از ریاض گوہر شاہی صفحہ 4)

4- ''اس دن کے بعد سے یعنی بیس سال کی عمر سے بتیس سال کی عمر تک اسی گدھے کا اثر رہا، نماز وغیرہ سب ختم ہو گئیں، جمعہ کی نماز بھی ادا نہ ہو سکتی۔''
(روحانی سفر از ریاض گوہر شاہی صفحہ 7)

5- ''فالتو وقت سینماؤں اور تھیٹروں میں گزارتا، روپیہ اکٹھا کرنے کے لیے حلال و حرام کی تمیز بھی جاتی رہی، کاروبار میں بے ایمانی، فراڈ اور جھوٹ شعار بن گیا۔ یہی سمجھئے کہ نفس امارہ کی قید میں زندگی کٹنے لگی، سوسائٹیوں کی وجہ سے مرزائیت اور کچھ وہابیت کا اثر ہو گیا۔'' (روحانی سفر از ریاض گوہر شاہی صفحہ 8)

6- ''درد اور بدگمانی کی وجہ سے آج مجھ سے کوئی نماز ادا نہ ہوئی، سارا دن مستانی کی جھونپڑی میں پڑا رہا حتیٰ کہ مغرب کی نماز کا وقت ختم ہو گیا اور پھر فاتحہ کا وقت بھی ختم ہونے لگا۔ آسمان پر اندھیرا چھا چکا تھا، اچانک میری نظر شمال کی طرف آسمان پر پڑی تو کچھ عربی الفاظ نظر آئے۔ غور سے دیکھا تو **الا ان اولیاء اللّٰہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون o** لکھا ہوا تھا۔ میرے دل میں خیال آیا یہ جو آیت آسمان پر دکھائی گئی، اللہ کے حکم سے ہو گی یعنی اللہ کی رضا ہے۔'' (روحانی سفر از ریاض گوہر شاہی صفحہ 24)

-7 ''اب وہ بزرگ بھنگ کا گلاس پیش کرتے ہیں اور میں پی جاتا ہوں اور اس کو بے حد لذیذ پایا، سوچتا ہوں بھنگ کتنا ذائقہ دار شربت ہے خواہ مخواہ ہمارے علماء نے اسے حرام کہہ دیا۔ جب آنکھ کھلی تو سورج چڑھ چکا تھا۔ اب میرے پاؤں خود بخود مستانی کی جھونپڑی کی طرف جانے لگے۔ مستانی نے بڑی گرم جوشی سے مصافحہ کیا اور کہا، رات کو بھٹ شاہ والے آئے تھے اور تمہیں بھنگ پلا کر چلے گئے۔ تم نے ذائقہ تو چکھ لیا ہوگا۔ یہی ہے شراب طہورا۔''

(روحانی سفر از ریاض گوہر شاہی صفحہ 36,35)

-8 ''اتنے میں اس نے سگریٹ سلگایا اور چرس کی بو اطراف میں پھیل گئی اور مجھے اس سے نفرت ہونے لگی، رات کو الہامی صورت پیدا ہوئی۔ یہ شخص ان ہزار عابدوں، زاہدوں اور عالموں سے بہتر ہے جو ہر نشے سے پرہیز کر کے عبادت میں ہوشیار ہیں لیکن بخل، حسد اور تکبر ان کا شعار ہے۔ یہ شخص جس سے تو نے نفرت کی، اللہ کے دوستوں سے ہے۔ عشق اس کا شعار ہے اور نشہ اس کی عبادت ہے۔'' (روحانی سفر از ریاض گوہر شاہی صفحہ 49-50)

-9 ''اسلام میں پانچ رکن ہیں کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ۔ پہلا اسلامی رکن یعنی کلمہ دائمی ہے اور بنیادی ہے اور باقی چاروں وقتی ہیں۔''

(روشناس از ریاض گوہر شاہی صفحہ 3)

-10 ''جیسا کہ کچھ مسلمان شیخ صنعان اور کچھ غلام احمد کو نبی مانتے ہیں۔''

(روشناس از ریاض گوہر شاہی صفحہ 10)

-11 ''مرزا غلام احمد نے بھی نبوت کا دعوٰی کر دیا تھا، بیشک وہ عابد زاہد تھا۔''

(مینارہ نور از ریاض گوہر شاہی صفحہ 14)

-12 ''ایک وقت ہم لال باغ میں بیٹھے تو کچھ ملنگ آئے، منہ میں سگریٹ تھی چرس تھی، ہمارے پاس سے گزرے، ہمیں بڑی نفرت ہوئی۔ وہ آگے گئے، انہوں نے یاعلی کے نعرے لگائے۔ قسم ہے رب کی جب انہوں نے یاعلی کے

نعرے لگائے وہ ساری جگہ نورانی نور ہو گئی۔ میں سوچنے لگا یہ بھنگ چرس پینے والے ان کی زبانوں میں اتنی تاثیر ہے اور ہم قرآن نماز پڑھنے والے اس سے دور ہیں۔ آواز آئی یہ جن کا نام لے رہے ہیں اس نام کی تاثیر ہے۔'' (خطاب ریاض گوہر شاہی نور ایمان مسجد، ستمبر 1996ء)

-13 ''اس علم کے متعلق ابو ہریرہ نے فرمایا تھا کہ مجھے حضور ﷺ سے دو علم عطا ہوئے۔ ایک تمہیں بتا دیا، اگر دوسرا بتاؤں تو تم مجھے قتل کر دو۔ تاریخ گواہ ہے کہ جنہوں نے بھی اس علم کو کھولا، شاہ منصور اور سرمد کی طرح قتل ہوئے اور آج ہم (گوہر شاہی) بھی اس علم کو عام کرنے کی وجہ سے قتل کے دہانے پر کھڑے ہیں'' (نعوذ باللہ) اس طرح گوہر شاہی نے صحابی رسول حضرت ابو ہریرہؓ کی طرح ان کے برابر کے علوم سے بہرہ ور ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔''

(دینِ الٰہی از ریاض گوہر شاہی ص 39)

-14 ''سب مذاہب کے نیکوکاروں اور عابدوں کو ایک لائن میں کھڑا کر دیا جائے، اب تو کہو کس کو دیکھے گا؟ جس طرح تیری نظر چمکتے ہوئے ستاروں پر پڑتی ہے، وہ مریخ ہو یا عطارد ہو یا بے نام ستارہ، اسی طرح اب بھی چمکتے دلوں کو دیکھتا ہے، وہ مذہب والے ہوں یا بے مذہب۔''

(دینِ الٰہی از ریاض گوہر شاہی ص 48)

اکبری دین الٰہی بشکل فتنہ گوہر شاہی......؟

-1 ''اللہ کی پہچان اور رسائی کے لیے روحانیت سیکھو، خواہ تمہارا تعلق کسی بھی مذہب یا فرقے سے ہو۔'' (سالنامہ گوہر 98-1997ء)

-2 ''میں کسی بھی مذہب کا پرچار نہیں کرنا چاہتا، نہ ہی کسی بھی مذہب کی تبلیغ کر رہا ہوں بلکہ میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ لوگ روحانیت حاصل کریں۔''

(سالنامہ گوہر 98-1997ء، صفحہ 5)

-3 ''مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ آپ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں یا

نہیں۔‘‘ (سالنامہ گوہر 98-1997ء، صفحہ 5)

-4 ’’آپ میں اللہ کی محبت نہ ہو اور آپ کسی مذہب کو مانتے ہیں تو یہ بہتر نہیں ہے۔ یہ زیادہ بہتر ہے کہ آپ میں اللہ کی محبت ہو خواہ آپ کسی بھی مذہب میں نہ ہوں۔‘‘ (سالنامہ گوہر 98-1997ء، صفحہ 5)

-5 ’’عملی طور پر ایسا ہو رہا ہے کہ عیسائی، ہندو اور سکھوں کے ذکر بغیر کلمہ پڑھے چل رہے ہیں۔‘‘ (سالنامہ گوہر 98-1997ء، صفحہ 4)

-6 ’’بغیر کلمہ پڑھے بھی اللہ تک رسائی ہو سکتی ہے۔‘‘

(سالنامہ گوہر 98-1997ء، صفحہ 4)

-7 ’’یہ بھی ایک چھوٹی سی ولایت ہے جو کہ اس خاتون (ہندو عورت) کو بغیر کسی ریاضت، بغیر کلمہ پڑھے اپنے ہی مذہب میں رہتے ہوئے مل جائے۔‘‘

(سالنامہ گوہر 97-1996ء، صفحہ 4)

-8 ’’یہ بھی ایک بڑی کرامت ہے کہ ایک غیر مذہب عورت کو بغیر کلمہ پڑھے ذکر دینے کا اذن مل جائے۔‘‘ (سالنامہ گوہر 98-1997ء، صفحہ 6)

-9 ’’سرکار (گوہر شاہی) نے آج کے دن سریندر (ہندو) کو ذکر دینے کا اذن دیا تھا اور دم کرنے کی اجازت بھی دے دی تھی۔‘‘

(سالنامہ گوہر 97-1996ء، صفحہ 6)

-10 ’’جب ذکر سے گرمی محسوس ہو تو محمد الرسول اللہ یا عیسیٰ روح اللہ پڑھ لینا۔ یا پھر ہمارا تصور کر لینا، جو شخص عیسائی ہے اور مسلمان نہیں ہوا، وہ محمد الرسول اللہ کیسے پڑھے گا۔ صرف اس کے لیے ہم نے عیسیٰ روح اللہ پڑھنے کو کہا ہے...... کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کسی مذہب اور کسی نبی کو مانتے ہی نہیں۔ ان لوگوں کے لیے ہم نے اپنا تصور بتایا ہے۔ ہم کو خدا نے اگر اس کام کے لیے بھیجا ہے تو طاقت اور صلاحیت دے کر ہی بھیجا ہو گا۔ ایسے لوگوں کے لیے بس تصور ہی کافی ہے۔‘‘ (سالنامہ گوہر 97-1996ء، صفحہ 7)

-11 ''جس دل میں خدا کی محبت ہے خواہ وہ کسی مذہب میں ہے یا نہیں ہے، وہ جہنم میں نہیں جا سکتا۔'' (ماہنامہ روشن، صفحہ 15)

-12 ''مذہب کا تعلق جسموں سے ہے۔ جسم ختم ہو گئے، مذہب بھی ختم ہو گئے لیکن اللہ کی محبت روحوں سے ہے جو آخر تک ختم نہیں ہو گی۔'' (ماہنامہ روشن، صفحہ 15)

-13 ''میرا مذہب وہ ہے جو اللہ کا مذہب ہے، اللہ کا مذہب توریت، زبور، انجیل اور گرنتھ نہیں ہے، اللہ کا مذہب عشق ہے، یہ عشق اپنے تئیں نہیں۔ یہ جس کو بھگوان چاہے وہ چن لیتا ہے، جسے وہ چاہے گرونانک بن جاتا ہے، جسے وہ چاہے بابا فرید بن جاتا ہے۔'' (خطاب یو کے گوردوارا، گرو گوبن سنگھ، سکھ یوتھ سینٹر)

-14 ''اللہ اللہ کرتے کرتے اللہ تک پہنچ جاتا ہے اس کے لیے خواہ کوئی بھی مذہب ہو، کسی بھی مذہب کے ہیں، یہ پریکٹس کر کے دیکھیں۔ جس کو بھگوان چاہے گا اس کے دل میں اللہ اللہ شروع ہو جائے گا۔'' (خطاب یو کے گوردوارا، گرو گوبن سنگھ، سکھ یوتھ سینٹر)

-15 ''کوئی اللہ کو گوڈ (GOD) کہتا ہے، کوئی پرماتما کہتا ہے، کوئی خدا کہتا ہے، کوئی رب کہتا ہے۔ کئی اس کے نام ہیں، ہر مذہب والے اپنی اپنی زبان سے اس کو پکارتے ہیں لیکن اگر کوئی مذہب میں ہے یا غیر مذہب ہے، اگر اسے وہ اللہ کا رستہ مل جائے تو وہ اللہ تک پہنچ جائے گا۔'' (گوہر کانفرنس، 3 جون 1996ء، لندن)

دعویٰ مہدویت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ظاہری ملاقات کا دعویٰ

-1 ''چاند سورج حجر اسود، شیومندر اور کئی دوسرے مقامات پر بھی تصویر گوہر شاہی نمایاں ہونے کے بعد اکثر مسلم اور غیر مسلم کا خیال اور یقین ہے کہ یہی شخصیت مہدی، کالکی اوتار اور مسیحا ہے، جس کا مختلف مذہبی کتابوں میں ذکر آیا ہے۔'' (دینِ الٰہی از ریاض گوہر شاہی ص:9)

-2 ''اگر کوئی بھی آپ کے تصور میں اگر آپ کی مدد نہ کرے تو پھر گوہر شاہی کو ہی آزما کر دیکھیں مذہب کی قید نہیں۔ یقین جانیے چاند والی صورت (گوہر شاہی تصویر کی طرف اشارہ) بہت سے لوگوں سے ہر زبان میں بات چیت

بھی کر چکی ہے آپ بھی دیکھ کر بات چیت کی کوشش کریں۔“

(دینِ الٰہی از ریاض گوہر شاہی ص:23)

-3 ”اب مہدی علیہ السلام آئیں گے اور پھر عیسیٰ علیہ السلام ان سے بیعت ہوں گے، اور ان کو اللہ کا ذکر مل جائے گا۔“ (گوہر کانفرنس، 30 جون 1996ء)

-4 ”چونکہ چاند پر سحر (جادو) نہیں چل سکتا، اس لیے امام مہدی کی شبیہ چاند اور سورج پر دیکھی جائے گی۔“ (سالنامہ گوہر 96-1995ء، صفحہ 18)

-5 ”اگر آپ مجھ سے رابطہ نہ کر سکیں تو چاند جب مشرق کی طرف سے طلوع ہو تو آپ کو اس پر میری شبیہ نظر آئے گی۔“ (سالنامہ گوہر 98-1997ء، صفحہ 6)

-6 ”حضرت امام مہدی علیہ السلام تشریف لا چکے ہیں اور پاکستان میں ہیں اور پاکستان کی ایک دینی تنظیم کے سربراہ ہیں۔ حضرت ریاض احمد گوہر شاہی“

(سالنامہ گوہر 98-1997ء، صفحہ 42)

-7 ”لوگ ہمیں اگر امام مہدی کہتے ہیں تو یہ ان کا اپنا عقیدہ ہے۔ اصل میں جس کو جتنا فیض ملتا ہے وہ ہمیں اتنا ہی سمجھتا ہے۔ کچھ لوگ تو ہمیں اور بھی بہت کچھ کہتے ہیں، ہم انہیں اس لیے کچھ نہیں کہتے کہ ان کا عقیدہ جتنا ہماری طرف زیادہ ہوگا، ان کے لیے بہتر ہوگا۔“ (سالنامہ گوہر 97-1996ء، صفحہ 8)

-8 ”15 رمضان 1985ء میں جبکہ آپ اللہ کے حکم سے دنیاوی ڈیوٹی پر حیدر آباد مامور ہو چکے تھے، وہی نطفہ نور طفل نوری کی حیثیت پا کر مکمل طور پر حوالے کر دیا گیا۔ جس کے ذریعے دربار رسالت ﷺ میں تاجِ سلطانی پہنایا گیا۔ طفل نوری کو بارہ سال کے بعد مرتبہ عطا ہوتا ہے لیکن آپ کو دنیاوی ڈیوٹی کی وجہ سے یہ مرتبہ 9 سال میں ہی عطا ہو گیا۔“ (دینِ الٰہی صفحہ 8)

-9 ریاض گوہر شاہی کے مریدین نے ایک اشتہار شائع کیا تھا جس میں وہ دعوی کرتے ہیں کہ فلاں ہوٹل میں ریاض گوہر شاہی نے حضرت عیسیٰ سے ملاقات کی، ملاحظہ کیجیے: ”حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ کے حالیہ دورہ امریکہ

کے دوران مؤرخہ 29 مئی 1997ء نیو میکسیکو کے شہر طاؤس Taos (New Mexico) کے ایک مقامی ہوٹل EL LODGE MONTLE میں حضرت سیدنا گوہر شاہی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ظاہری ملاقات فرمائی۔ یہ ملاقات آج 28 جولائی 1997ء تک ایک راز رہی لیکن اب جبکہ مرشد پاک نے اس راز سے پردہ اٹھانا مناسب جانا تو کرم فرماتے ہوئے کچھ تفصیلات ارشاد فرمائیں۔'' (اشتہار شائع کردہ: سرفروش پبلیشرز پاکستان)

اس فتنۂ ارتداد کو مالی طاقت کون فراہم کرتا ہے؟ یہ بہت عرصہ تک صیغۂ راز میں تھا لیکن روزنامہ جنگ لندن نے 7 ستمبر 1999ء کو صفحہ 5 پر اس راز سے پردہ اٹھاتے ہوئے سنسنی خیز انکشاف کیا کہ امریکہ کے تھنک ٹینکس کے سہ رکنی وفد نے گوہر شاہی سے ملاقات کی جن میں Mr A. Rodrigues اور اس کے دو ڈائریکٹرز بھی شامل تھے۔ طویل ملاقات اور گفتگو کے بعد ریاض گوہر شاہی کو انہوں نے مسیحا قرار دیتے ہوئے اس کے اس من گھڑت روحانی سفر کو جاری رکھنے کے لیے ایک بلین ڈالر سالانہ امداد کی پیشکش کی جس کو ریاض گوہر شاہی نے فراخ دلی کے ساتھ قبول کیا۔ اس ملاقات کے فورا بعد انہوں نے وہ خطیر رقم ریاض گوہر شاہی کو سپرد بھی کی۔ آج بھی یونس الگوھر کو اس کام کے لیے کافی خطیر رقم دی جاتی ہے تاکہ وہ مسلمانوں میں فرقہ بندی وگروہ بندی کا کام کرتا رہے۔ (روزنامہ جنگ لندن 7 ستمبر 1999ء)

ریاض گوہر شاہی نے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے بہت ساری کتابیں تصنیف کیں جن میں مندرجہ ذیل کتابیں قابل ذکر ہیں: (1) تریاق قلب (2) مینارہ نور (3) روشناس (4) تحفہ المجالس (5) روحانی سفر (6) نماز حقیقت اور اقسام بیعت (7) روزے کا مقصد (8) یادگار لمحات (9) حق کی آواز (10) راہنمائے طریقت و اسرار حقیقت (11) دین الٰہی

انہی کتابوں کے ذریعہ یہ گمراہ ٹولہ اپنے نظریات کی تشہیر وترویج کرتا ہے۔ مندرجہ بالا کتب میں دین الٰہی گوہر شاہی کی آخری تصنیف ہے جس کو یہ نہایت مقدس

گردانتے ہیں۔اس کی کتابیں PDF کی شکل میں اس کے معتقدین کی ویب سائٹ sufisaint.com پر دستیاب ہیں۔سرفروش پبلیکیشنز پاکستان ان گستاخانہ کتابوں کوشائع کر کے پوری دنیا میں مفت تقسیم کرتی ہے۔

گوہرشاہی 25 نومبر 2001ء کوگردوں کی خرابی کے باعث طویل علالت کے بعدلندن (برطانیہ) میں مرا۔ وہاں سے اس کی لاش پاکستان لائی گئی اور کوٹری سندھ میں دفن کیا گیا۔گوہرشاہی کے عقیدت مند یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ گوہرشاہی اپنے جسم خاکی سمیت لوگوں کی آنکھوں سے روپوش ہوگیا اورقرب قیامت ریاض گوہرشاہی اپنے ظاہری جسم کے ساتھ دوبارہ ظاہر ہوگا۔اسی وجہ سےاس کے مریداس کی برسی وغیرہ نہیں مناتے ہیں۔ یاد رہے کہ گوہرشاہی کی قبر ایک عرصہ تک تنازعات کا شکار رہی۔ 2012ء میں سیشن کورٹ کی عدالت نے اس کی قبرکوکھولنے کا حکم دیا۔جس کی وجہ یہ بتائی ہوگی کہ یہ مقام عوامی تنازع بن گیا تھا،لیکن بعد میں اس حکم پرعمل روک دیا گیا۔ گوہرشاہی کی موت کے باوجود، اس کی بے تحاشا دولت اور جائیدادوں پر تنازعات ختم نہیں ہوئے بلکہ دن بدن بڑھتے جارہے ہیں۔

یونس الگوھر، گوہرشاہی فرقے کا نائب ہے۔ وہ 16 جون 1970ء کوکراچی میں پیدا ہوا۔ ریاض گوہرشاہی کی صحبت نے اس کو لادینیت والحاد کا داعی بنادیا۔گوہر شاہی فرقہ کے مطابق، یونس ان لوگوں کا عظیم مذہبی پیشوا اور روحانی لیڈر ہے۔اسی کو گوہرشاہی نے اپنے شیطانی وابلیسی تصرفات سے مالامال کیا تاکہ یہ اس کے باطل نظریات کودنیا کے گوشے گوشے میں پہنچا سکے۔ریاض گوہرشاہی کی طرح اس ملعون نے بھی اپنے گمراہ نظریات کے پرچار کے لیے بہت ساری گستاخانہ کتابیں لکھیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں (1) رخسار ریاض (2) ملفوظات مہدی (3) دستور ریاض (4)نصاب مہدی (5)امام المبین (6) Myserious Horizon

یونس الگوھر نے گوہرشاہی نظریات دنیا بھر پہنچانے کا بیڑا اٹھایا اوراس مقصد کی تکمیل کے لیےاس نے ایک یوٹیوب چینل کا بھی آغاز کیا جو ALRA TV کے نام

سے معروف ہے۔ اسی چینل کے ذریعہ یہ اپنے گمراہ کن نظریات عوام تک پہنچاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس نے اس گستاخانہ نظریات وعقائد کو عوامی سطح تک پہنچانے کے غرض سے مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، مسایا فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، عالمی روحانی تنظیم، تبلیغ جمعیت Divine Lovers، آل فیتھ سپر یچوئل موومنٹ اور کالکی اوتار فاؤنڈیشن قائم کیں۔ مزید برآں ریاض گوہر شاہی کی قائم کردہ تحریک انجمن سرفروشان اسلام کی بھی سرپرستی کرتا ہے۔ اس فتنہ کے تیزی کے ساتھ پھیلنے کی ایک وجہ انٹرنیٹ کا استعمال ہے، انٹرنیٹ پر ریاض احمد گوہر شاہی کے گروہ سے تعلق رکھنے والے چند ویب سائٹس یہ ہیں:

www.interfaithinstitute.com
www.goharshahi.plus.com
www.riazgoharshahi.com
www.goharshahi.com
www.kalkiavtar.net
www.suficourse.com
www.goharshahi.us/younus.algohar
www.goharshahi.info/tag/america
www.mehdifoundation.com
www.alfaithspiritualism.org
www.hatifmehdi.com
www.mehdi.net
www.sarfrosh.org

ریاض گوہر شاہی اور اُس کے چیلے کی گستاخانہ عبارات پر سینکڑوں علماء کرام و مفتیان عظام نے گرفت فرماتے ہوئے فتاویٰ صادر فرمائے ہیں جن کے مطابق ریاض گوہر شاہی گمراہ، بے دین اور گستاخ ہے۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس گمراہ کن فرقے پر پابندی عائد کرے اور اس کا تمام لٹریچر ضبط کرے۔ مسلمانوں کا اس گروہ سے میل جول رکھنا، ہلاکت اور ایمان کی بربادی ہے۔ پس مسلمانوں کو اس گمراہ کن ٹولے کی صحبت فاسدہ چھوڑ کر اللہ کے حضور توبہ کرنی چاہیے۔ تمام مساجد کی انتظامیہ کو چاہیے کہ اس فتنہ کا مکمل بائیکاٹ کرے اور انہیں اپنی مساجد سے دور رکھے۔

عبداللہ

فتنہ گوہر شاہی

اس امت میں فتنوں کا ظہور کوئی نئی بات نہیں ہے۔حضور نبی رحمت ﷺ نے اپنی ظاہری حیات مبارکہ ہی میں فتنوں سے متعلق امت کو آگاہ کر دیا تھا۔ بالخصوص دورِ اخیر سے متعلق آپ ﷺ کی پیشین گوئی ہے کہ بارش کے قطروں کی طرح تسلسل کے ساتھ فتنے رونما ہوں گے۔آپ ﷺ کی پیشین گوئیوں کے مطابق اس وقت نت نئے فتنے سر اٹھا رہے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ بیشتر فتنے دعویٰ نبوت اور دعویٰ مہدویت کے راستہ سے اٹھ رہے ہیں۔ جہاں تک آپ ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کا تعلق ہے، تو اس کا سلسلہ عہد رسالت ﷺ ہی سے ہے۔مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا پھر اس کے بعد تھوڑے تھوڑے وقفہ سے مختلف بدقماشوں نے شیطان اور شیطانی قوتوں کا آلہ کار بنتے ہوئے اپنی جھوٹی نبوت کا برملا اعلان کیا۔ بالآخر ماضی قریب کے دجالِ اکبر، غلام انگریز اں آنجہانی مرزا غلام قادیانی کو اپنی جھوٹی نبوت کے دائرہ کو زیادہ سے زیادہ وسعت دینے کے مواقع ہاتھ آئے۔ دشمنانِ اسلام کی پشت پناہی نے اسے خوب پھلنے اور پھولنے دیا، دعویٰ نبوت کے علاوہ دعویٰ مہدویت کے لبادہ میں بھی فتنوں کا سلسلہ جاری رہا ہے۔ دنیا کے مختلف خطوں میں اب تک بے شمار افراد اپنے بارے میں مہدی ہونے کا دعویٰ کر چکے ہیں۔ ہندوستان میں محمد جونپوری کو مہدی ماننے والے لوگوں کی بڑی تعداد مہدوی فرقہ کے نام سے جانی جاتی ہے۔ حالیہ عرصہ میں پاکستان کی سرزمین سے مہدویت کی شکل میں ایک نیا فتنہ ''فتنہ گوہر شاہی'' کے نام سے نمودار ہوا ہے۔اس فتنہ کا بانی ریاض احمد گوہر شاہی ہے، رسول اللہ ﷺ کو معلوم تھا کہ مسیح موعود اور مہدی موعود کا دعویٰ کرنے والے کئی لوگ اٹھیں گے، اس لیے آپ ﷺ نے ان دونوں

مقدس شخصیات کی نشانیاں تفصیل سے بتا دی ہیں تا کہ کسی جھوٹے مدعی کو مسیحیت یا مہدویت کا دعویٰ کرنے کا موقع نہ ملے۔ امام مہدی سے متعلق آپ ﷺ نے ایک ایک بات کی نشاندہی فرما دی ہے کہ ان کا نام محمد، ان کے والد کا نام عبداللہ اور ان کی والدہ کا نام آمنہ ہوگا۔ مطلب یہ کہ امام مہدی اور ان کے والدین رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے والدین کے ہم نام ہوں گے۔ نیز امام مہدی نسلاً حسنی یا حسینی ہوں گے، وہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوں گے۔ آپ مدینہ سے مکہ آئیں گے۔ حجرِ اسود اور بابِ کعبہ کے دروازے کے درمیان لوگ ان سے بیعت کریں گے۔ وہ دشمنانِ اسلام سے جہاد کریں گے۔ ان کا آخری جہاد شام و فلسطین میں ہوگا۔ اس زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ حضرت مسیح، امام مہدی کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے۔ حضرت مہدیؓ کی یہ نشانیاں تفصیل کے ساتھ اس لیے بتائی گئیں تا کہ مہدویت کا چور دروازہ نہ کھل سکے۔ اس کے باوجود بہت سے حرماں نصیبوں نے شیطان کا آلہ کار بنتے ہوئے مہدویت کا دعویٰ کیا۔ گزشتہ برسوں میں پاکستان کے جس ریاض احمد گوہر شاہی نے سر اٹھایا، یہ دراصل پورے دین کو ڈھا دینے کی سازش ہے، اس نے اپنے بارے میں بظاہر مہدی ہونے کے دعویٰ کیا ہے لیکن اس کے ساتھ اس نے ایسی بکواسات کی ہیں کہ دین و ایمان کی دھجیاں بکھر جاتی ہیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ یہ فتنہ پاکستان سے نکل کر خلیجی ممالک، عرب امارات، دبئی اور امریکہ و برطانیہ میں بھی پھیل چکا ہے، امریکہ اور برطانیہ اس فتنہ کی بھرپور سرپرستی کر رہے ہیں۔

ریاض احمد گوہر شاہی گروہ کا ایک اخبار ''ہاتفِ مہدیؑ'' کے نام سے مہدی فاؤنڈیشن امریکہ سے نکلتا ہے۔ یہ فتنہ جدید ذرائع ابلاغ کے بھرپور استعمال کے سبب خوب پھیل رہا ہے۔ امریکہ، برطانیہ، امارات اور خلیجی ممالک کے علاوہ ہندوستان کے مختلف بڑے شہروں میں بھی اس فتنہ کی جڑیں مضبوط ہوتی جا رہی ہیں۔

یہ فتنہ اگرچہ مہدویت کے لبادہ میں نمودار ہوا ہے لیکن یہ اکبر کے دینِ الٰہی کی نوعیت کا فتنہ ہے جس کا سرا وحدتِ ادیان سے جا ملتا ہے۔ اس فتنہ کے بانی ریاض احمد

گوہر شاہی کے دعاویٰ کے جائزہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ سراسر کفر الحاد، زندیقیت اور فرعونیت پر مبنی تحریک ہے، جسے امریکہ، برطانیہ اور صلیبی وصہیونی طاقتوں کی مکمل پشت پناہی حاصل ہے۔

گوہر شاہی نے ایک عجیب وغریب دعویٰ یہ کیا کہ حجرِ اسود پر اس کی تصویر نمایاں ہوتی ہے۔ گوہر شاہی، حجرِ اسود پر اپنی شبیہ کے دعویٰ کو اپنی حقانیت اور مہدی ہونے کی دلیل کے طور پر پیش کرتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے ترجمان ہاتف مہدی میں لکھتا ہے:

''کیونکہ 1997ء سے تصویر گوہر شاہی حجرِ اسود میں نمایاں ہوچکی ہے، اوقاف مکہ المکرّمہ کے گونر حماد بن عبداللہ نے اعلان کیا کہ حجر اسود میں ایک انسانی چہرہ نمودار ہوا ہے۔ مکہ المکرّمہ کے فقیروں نے کہا کہ یہ چہرہ امام مہدی علیہ السلام کا ہے۔ جس امام کعبہ نے اس حق کی تصدیق کی اس کو سعودی حکومت نے زدوکوب کیا اور جیل میں ڈال دیا تھا۔ اس خبر کے فوراً بعد سعودی حکومت نے حجرِ اسود پر رنگ پھیر دیا تاکہ حجاجِ کرام تصویر گوہر شاہی کو نہ دیکھیں۔ حکومت سعودی عرب نے یہ اوچھے ہتھکنڈے اور امام مہدی علیہ السلام سے دشمنی اس وجہ سے کی کہ ان کو خدشہ ہے کہ امام مہدی علیہ السلام سعودی عرب والوں سے ان کی سلطنت چھین لیں گے۔''

مذکورہ پیراگراف میں کی گئی بکواس کا خرافات ہونا واضح ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جانتے تھے کہ امت میں امام مہدی کے تعلق سے فتنے آئیں گے۔ چنانچہ ان کے سدباب کے لیے آپ ﷺ نے امام مہدی کی ساری علامتیں بتادیں، ظاہر ہے کہ یہ ایسی نشانیاں ہیں جن کی وضاحت کے بعد کوئی شخص مہدویت کے دعوے کی جرأت نہیں کرسکتا۔ ریاض گوہر شاہی کے لٹریچر میں ان کے مہدی ہونے پر سب سے زیادہ اس بات کو بطور دلیل کے پیش کیا گیا ہے کہ اس کا چہرہ حجرِ اسود کے ساتھ سورج اور چاند پر بھی نمایاں ہوا ہے۔ چنانچہ ان کی ویب سائٹ میں درج ہے کہ وہ مہدی آ گیا جس کی صورت چاند سورج اور حجرِ اسود پر نمایاں ہوگئی۔ اوّل تو حجرِ اسود اور چاند سورج پر ریاض احمد کی تصویر کا نمایاں ہونا خود ایک خرافات قسم کی بات ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق

نہیں ہے۔ بفرضِ محال اگر مان بھی لیا جائے تو احادیث مبارکہ میں مہدی کے لیے ان کی تصویر کے چاند سورج میں نمایاں ہونے کو علامت کے طور پر ذکر نہیں کیا گیا۔

ریاض احمد گوہر شاہی کی تعلیمات میں سب سے زیادہ جس بات پر زور دیا گیا ہے کہ وہ وحدتِ ادیان والا نظریہ ہے جسے بادشاہ اکبر کے دین الٰہی کا چربہ کہا جاسکتا ہے۔ گوہر شاہی کے لٹریچر سے درج ذیل تحریر ملاحظہ کیجیے، جس سے دینِ الٰہی کا نظریہ صاف جھلکتا نظر آتا ہے۔

''ہندو ہو یا سکھ، مسلمان ہو یا عیسائی ہو، یہ سارے دین اللہ ہی کے بھیجے ہوئے ہیں، ان میں جو بزرگانِ دین آئے ہیں وہ اللہ کی محبت کا راستہ بتاتے ہیں، یہ سب اللہ کے دوست ہیں، سرکار گوہر شاہی فرماتے ہیں ''میری نظر میں خواجہ صاحب ہوں یا بابا جی گرونانک دیو جی ہوں، سائی بابا ہوں، سنت کبیر ہوں سب برابر ہیں، یہ سبھی مختلف مذاہب تو ہیں لیکن ان کی ارواح تو اللہ والی ہیں، سب اللہ کا پیغام دینے کے لیے آئے، سب نے اللہ کی محبت کی بات کی، سب نے لوگوں کے دلوں کو اللہ کے نور سے منور کیا ہے'' ان جملوں سے وحدت ادیان اور دین الٰہی کا تصور صاف محسوس ہوتا ہے، جس طرح اکبر بادشاہ کے بارے میں آیا ہے کہ کسی نے ایک جعلی کتاب لکھ کر اس کے سامنے پیش کی، اس میں یہ پیشین گوئی تھی کہ آخری زمانہ میں امام مہدی پیدا ہوں گے، وہ بہت سی شادیاں کریں گے، داڑھی منڈائیں گے، کتاب لکھنے والے نے کتاب میں مہدی موعود کی وہ جھوٹی نشانیاں درج کی تھیں جو اکبر بادشاہ میں پائی جاتی تھیں، اکبر اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا تھا، یہی حال گوہر شاہی کا ہے، اس کا مذہب اکبر کے دین الٰہی جیسا ہے اس نے مذہب کے نام پر ایسی چیزوں کا ملغوبہ تیار کیا کہ سارے مذاہب کے لوگ خوش رہیں۔

گوہر شاہی فتنے کا بانی ریاض احمد اپنے پیروکاروں کو سب سے زیادہ عشقِ الٰہی کی تلقین کرتا ہے، لیکن جو عشق الٰہی شریعت کے تابع نہ ہو وہ ڈھکوسلہ اور مکمل گمراہی ہے۔ گوہر شاہی کے نزدیک شرعی احکام کی کوئی حقیقت نہیں۔ وہ لوگوں کو شریعت سے عاری نام نہاد عشق کے دام میں پھانس کر انہیں گمراہی کی طرف لے جانا چاہتا ہے۔ اس

ملعون نے بھولے بھالے اور سیدھے سادھے مسلمانوں کو روحانیت کے نام پر ہوس پرستوں کو مال ودولت کا لالچ دے کر اپنے دام تزویر میں پھانسنے کا ایک مربوط ومنظّم جال بچھا رکھا تھا۔ گوہر شاہی اپنے تئیں روحانی بزرگی، مامور من اللہ، مہدی اور تمام انسانوں کا نجات دہندہ تصور کرتا ہے مگر اس کا ذاتی کردار بھیانک اور قابل نفرت ہے۔ وہ مال وزر کا پجاری، عیش وعشرت کا دلدادہ اور شہرت کا بھوکا ہے، نشہ بازی، چرس اور بھنگ اس کے نزدیک حلال ہے اور غیر محارم سے اختلاط اس کے مذہب کا خصوصی امتیاز ہے بلکہ یہی وہ جال ہے جس کے ذریعہ وہ مسلمانوں کے دین وایمان پر ڈاکہ ڈالتا ہے وہ اولیاء اللہ سے لے کر حضراتِ انبیاء کرام اور ذاتِ الٰہی کی گستاخی کا مرتکب ہے۔

گوہر شاہی اپنی کتاب ''حق کی آواز'' میں قرآن کا تمسخر کرتے ہوئے لکھتا ہے: ''اس قرآن سے پوچھا اللہ کدھر ہے، کہنے لگا بہت دور ہے، بس نمازیں روزہ پڑھتا رہ، اس کا دیدار بڑا مشکل ہے، بہت ہی دور رہتا ہے، جب ان (دس) پاروں سے پوچھا: وہ کہنے لگے اللہ اس دنیا میں گھومتا رہتا ہے کبھی خواجہ کے روپ میں کبھی داتا کے روپ میں وہ تو اس دنیا میں گھومتا رہتا ہے (ص94) اپنی مذکورہ کتاب میں قرآن کے مزید دس پاروں کا دعویٰ کرتے ہوئے لکھتا ہے: ''یہ قرآن پاک عوام الناس کے لیے ہے جس طرح ایک علم عوام کے لیے جب کہ دوسرا علم خواص کے لیے جو سینہ بسینہ علما سے منتقل ہوا، اسی طرح اللہ پاک کے دس پارے اور ہیں۔ جب ہم نے اللہ کو پانے کی غرض سے لعل باغ سہون شریف میں ذکر وفکر تلاوت وعبادت وریاضت اور مجاہدات کیے تو ہم پر باطنی راز منکشف ہونا شروع ہوئے۔ باطنی مخلوقات ہمارے سامنے آگئیں پھر وہ دس پارے بھی آگئے۔ (ص95) مزید لکھتا ہے کہ یہ قرآن مجید فرماتا ہے کہ اٹھتے بیٹھتے میرا ذکر کرو، وہ پارے کہتے ہیں اپنا وقت ضائع نہ کرو، اس کو دیکھ لینا اس کی یاد آئے تو (ص16)

دوسری جگہ لکھتا ہے: ''یہ قرآن مجید فرماتا ہے نماز پڑھ ورنہ گنہگار ہوجائے گا۔ وہ کہتے ہیں اگر تو نے نماز پڑھی تو گنہگار ہوجائے گا۔ انہوں نے (دس پاروں نے) کہا

کہ جب نماز کا وقت آئے پس اس کو دیکھ لیا کر جس کی نماز ہے“ (16) ”پھر اس قرآن نے کہا ذرا بھی پانی پیئے تو میرا تیرا روزہ ٹوٹ جائے گا اس (دس پاروں) نے کہا دن رات کھاتا پیتا رہ، روزہ نہیں ٹوٹے گا“ (16، 26) ”آگے پھر حج آ گیا یہ قرآن فرماتا ہے طاقت ہے تو حج میں ضرور جا، انہوں نے (دس پاروں) کہا کعبہ دل و جان سے تو اشرف المخلوقات ہے، اس (کعبہ) کو ابراہیم نے گارے مٹی سے بنایا، تجھے تو اللہ کے نور سے بنایا ہے تو اس کعبہ کی طرف کیوں جاتا ہے، وہ کعبہ تیری طرف آئے گا۔“ (26)

ریاض احمد گوہر شاہی کس قدر عقل کا مارا ہوا اور دینِ حق سے منحرف ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس نے اپنے لیے رب کا لفظ استعمال کیا اور خود کو مالک الملک قرار دیا۔ اس کے ترجمان ہاتف مہدی کے اگست 2007ء کے شمارہ میں ایک بڑا تبلیغی اشتہار شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے ”لا الہ الا ریاض“ (نعوذ باللّٰہ من ھٰذہ الھفوات) نیچے اس کی تشریح یوں کی گئی ہے، قرآن نے رب ریاض کا اشارہ دیا ہے۔ اس اشتہار میں یہ بھی درج ہے ”آدم سے لے کر محمد ﷺ پھر تمام یہود سے لے کر مؤمنین اور تمام مذاہب کے لوگ حجرِ اسود کی تعظیم کرتے ہیں۔ کعبہ میں خدا نہیں بیٹھا۔ سجدہ حجرِ اسود میں موجود تصویر کو ہی ہوتا ہے“ اسی شمارہ کے صفحہ 2 پر درج ہے“ اور وہی خالق کل مالک الملک رب الارباب ریاض گوہر شاہی اس دنیا میں امام مہدی کے لباس میں جلوہ گر ہوئے ہیں“۔

ریاض احمد گوہر شاہی کے دعاوی انتہائی مضحکہ خیز اور عقل و نقل سے ماورا ہیں۔ اس نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ 29 مئی 1997ء کو نیو میکسیکو کے شہر طاؤس کے ایک مقامی ہوٹل El mont Lodge میں اس کی ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ یہ دعویٰ کس قدر مضحکہ خیز ہے، اس کی وضاحت کی چنداں ضرورت نہیں۔

گوہر شاہی کا یہ فتنہ جب سب سے پہلے پاکستان کی سرزمین سے اٹھا اور وہاں کے علماء کے سامنے اس کے گمراہ کن عقائد کی تفصیلات آئیں تو پاکستان کے سرکردہ علماء نے اسے زندیق اور بددین گمراہ قرار دیا۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ لکھتے ہیں

’’میں نے ریاض احمد گوہر شاہی کے عقائد وحالات کا مطالعہ اورہفت روزہ تکبیر کے سوالات بھی دیکھے ہیں۔ان کی روشنی میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ شخص دین وشریعت کا قائل نہیں نہ اس کونماز روزہ کا اہتمام ہے اور نہ شریعت کے محرمات سے پرہیز ہے، اس لیے اس کی حیثیت مرزا غلام احمد قادیانی جیسی ہے اوراس کے ماننے والے گمراہ ہیں‘‘۔

عبدالغنی

فتنہ گوہر شاہی

جن لوگوں نے اپنے مذموم مقاصد کے حصول اور امت مسلمہ کو گمراہ کرنے کے لیے مہدی ہونے کے جھوٹے دعوے کیے، ان کی خاصی تعداد ہے جن میں سے چند ایک یہ ہیں: ایران کے محمد علی باب اور بہاء اللہ شیرازی، جنہوں نے بہائی مذہب کی بنیاد ڈالی اور ان کے پیروکار دنیا کے مختلف خطوں میں موجود ہیں۔ امریکہ کے ماسٹر فادر محمد اور عالیجاہ محمد، جن کا مذہب ''نیشن آف اسلام'' موجودہ پیشوا لوئیس فرحان کی قیادت میں پھیل رہا ہے۔ اسی طرح پاکستان کے علاقہ مکران میں ''ذکری'' مذہب سیکڑوں سال سے چلا آ رہا ہے جس کا آغاز ملا محمد اٹکی نے مہدی کے دعویٰ سے کیا تھا، اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی میں ایک دعوی مہدی ہونے کا بھی تھا۔ انہی جھوٹے دعویداروں میں ایک نام ریاض احمد گوہر شاہی کا بھی ہے۔ اس کے والد کا نام فضل حسین مغل تھا جو کہ ایک سرکاری ملازم تھا۔ گوہر شاہی کی دادا کی طرف نسبت ہے جس کا نام گوہر علی شاہ تھا جو کہ سری نگر کا رہائشی تھا، وہاں اس سے ایک قتل سرزد ہوا، پکڑے جانے کے ڈر سے راولپنڈی آ گیا اور نالہ لئی کے پاس رہائش پذیر رہا، جب انگریزی پولیس کا ڈر زیادہ ہوا تو فقیری کا روپ دھار کر تحصیل گوجر خان کے ایک جنگل میں ڈیرہ لگایا، جہاں کافی لوگ ان کے مرید ہو گئے اور جنگل کو نذرانے میں پیش کر دیا۔ یہی جنگل ''ڈھوک گوہر علی شاہ'' کے نام سے آباد ہوا اور یہیں ریاض احمد گوہر شاہی 25 نومبر 1941ء میں پیدا ہوا۔ اس نے اپنے گاؤں میں ہی مڈل پاس کیا اور پھر پرائیویٹ طور پر میٹرک کیا۔ اس کے بعد ویلڈنگ اور موٹر میکینک کا کام سیکھ کر اس کی دوکان کھولی مگر اس میں کوئی نفع حاصل نہ ہوا۔ حصولِ روزگار کے لیے پریشانی ہوئی تو اس نے سوچا کہ دادا والا کام یعنی پیری

مریدی شروع کر دی جائے۔ لکھتا ہے: ''کئی سال سیہون کے پہاڑوں اور لال باغ میں چلّے اور مجاہدے کیے مگر گوہرِ مراد حاصل نہ ہوا اور پھر بری امام اور داتا دربار بھی رہا مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔'' .... ''بیس سال سے بتیس سال کی عمر تک ایک گدھے کا اثر رہا، نماز وغیرہ سب ختم ہو گئی، جمعہ کی نماز بھی ادا نہ ہو سکتی۔ زندگی سینماؤں اور تھیٹروں میں گزرتی۔ حصولِ دولت کے لیے حلال وحرام کی تمیز جاتی رہی۔ بے ایمانی، جھوٹ اور فراڈ کا شکار بن گیا۔ (روحانی سفر از ریاض گوہر شاہی صفحہ: 7) پھر ایک مرتبہ عزم مضبوط کر کے سندھ کے پسماندہ اور غیر تعلیم یافتہ علاقے جام شورو ٹیکسٹ بک بورڈ میں جھونپڑی ڈال کر پیری مریدی شروع کر دی، کچھ کمزور عقیدہ لوگوں کی آمد شروع ہو گئی لیکن قریبی یونیورسٹی کے پرنسپل نے سارا منصوبہ خاک میں ملا دیا اور جھونپڑی اکھاڑنے کا حکم دیا، ہم نے چپ چاپ اکھاڑ لی (روحانی سفر از ریاض گوہر شاہی ص 8، 9) پھر حیدر آباد، سرے گھاٹ میں رہنے لگا، اپنے آپ کو سید ظاہر کیا جب کہ تھا مغل۔ سندھ کے لوگ چونکہ سید کے نام پہ مرتے ہیں، اس لیے اس کی کافی پذیرائی کی۔ یہیں سے شہرت ملی اور 1980ء میں اس نے کوٹری حیدر آباد، سندھ، خورشید کالونی سے ہی ''انجمن سرفروشانِ اسلام'' کی بنیاد ڈالی اور اپنے گمراہ کن عقائد کا پرچار شروع کیا۔ اس کے گمراہ کن عقائد ونظریات اور باطل دعوے مندرجہ ذیل ہیں۔ لکھتا ہے کہ اللہ مجبور ہے اور شہ رگ کے پاس ہوتے ہوئے بھی نہیں دیکھ سکتا ہے، .... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے موقع پر حضرت علیؓ کی انگوٹھی اللہ کے ہاتھ میں دیکھی۔ .... حضرت آدم علیہ السلام کو حسد اور شرارتِ نفس کا مریض قرار دینا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کو جسدِ اطہر سے خالی اور شرک کا اڈہ باور کرانا اور حضرت خضر علیہ السلام کو قاتلِ نفس گردانتے ہوئے ان کی توہین کرتا ہے۔ (روحانی سفر) .... کلمہ میں محمد رسول اللہ کی جگہ اس ظالم نے گوہر شاہی رسول اللہ لکھوایا۔ (حق کی آواز) قرآن پاک کے بارے میں لکھا ہے کہ تیس پارے ظاہری قرآن پاک اور دس پارے باطنی ملا کر چالیس پارے ہوئے اور یہ ہم پر عبادات، ریاضات اور مجاہدات کے ذریعے منکشف ہوئے۔ (حق کی

آواز از ریاض گوہر شاہی ص: 52، 54) اسلام کے ارکان خمسہ کی توہین: نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر عبادات میں روحانیت نہیں ہے، روحانیت کا تعلق دل کی ٹک ٹک سے ہے۔ (حق کی آواز از ریاض گوہر شاہی ص:3) اسلام واحد راہ نجات نہیں ہے، اس ضمن میں لکھا ہے کہ روحانیت سیکھو خواہ تمہارا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو، اور جس نے روحانیت سیکھی چاہے اس نے کلمہ اسلام نہیں پڑھا، وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔ (مینارۂ نور) لکھتا ہے: عیسائی، ہندو، سکھ اور یہودی اگر روحانیت سیکھ لیں تو بغیر کلمہ پڑھے اللہ تک ان کی رسائی ہوسکتی ہے۔ (گوہر، ص:4، سرفروش پبلی کیشنز)۔ نشہ آور چیزوں کے حلال ہونے کے بارے میں لکھا ہے کہ بھنگ، چرس حرام نہیں؛ بلکہ وہ نشہ جس سے روحانیت میں اضافہ ہو حلال ہے خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے حرام قرار دے دیا۔ (روحانی سفر از ریاض گوہر شاہی) عورتوں سے مصافحہ، معانقہ اور جسم دبوانا درست ہے۔ روحانی سفر میں انہوں نے خود ہی اپنے چلے میں مستانی سے ملاقات اور اس کے ساتھ شب باشی کی فحش روئیداد تحریر کی ہے۔ (روحانی سفر از ریاض گوہر شاہی ص:23) اور پھر عورتوں سے معانقہ و مصافحہ کو یہ کہتے ہوئے جائز قرار دیا ہے کہ مولویوں نے اس کو حرام کیا ہے۔ سوال نامہ گوہر میں لکھا ہے: ''لوگ اگر ہمیں مہدی کہتے ہیں تو اصل میں جس کو فیض ملتا ہے وہ ہمیں اتنا ہی سمجھتا ہے (ص:8) اس کے لیے بے سروپا اور جھوٹے دلائل دیے گئے ہیں؛ چنانچہ لکھا ہے کہ میری تصویر چاند، سورج اور حجرِ اسود پر ظاہر ہو چکی ہے۔ یہ مہدی ہونے کی علامات میں سے ہے اور امام حرم حماد بن عبد اللہ نے حجر اسود کی تصویر کی تصدیق کی اور کہا کہ یہ امام مہدی سے ملتی جلتی ہے۔ اس کے علاوہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے اپنی جھوٹی ملاقات اپنی کتاب ''حق کی آواز از ریاض گوہر شاہی ص:71'' میں درج کی ہے۔ اس کا ایک مرید لکھتا ہے کہ دورۂ امریکہ کے دوران 29 مئی 1997ء کو نیو میکسیکو کے شہر طاؤس کے ایک مقامی ہوٹل میں گوہر شاہی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ظاہری ملاقات فرمائی۔ ریاض گوہر شاہی نے 28 جولائی 1997ء تک اس کو صیغۂ راز میں رکھا پھر اس سے پردہ اٹھانا مناسب سمجھا اور تفصیلات

ارشاد فرمائیں۔ (اشتہار کردہ سرفروش پبلی کیشنز) اس جھوٹی ملاقات کے بارے میں خود لکھتا ہے کہ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ مہدی کے زمانہ میں وارد ہوں گے، میری ان سے ملاقات ہونا دلیل ہے، اس بات کی کہ میں مہدی ہوں۔'' اس کے علاوہ اولیاء اللہ کی توہین، حضرت رابعہ بصری جیسی پاکباز کو طوائف کہنا، شریعت اور طریقت کو الگ کرنا، حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کے بغیر امتی نہ ہونے کا قول کرنا اور حضور نبی کریم ﷺ سے بالمشافہ ملاقات اور علم سیکھنے کا مدعی ہونا اور اپنے لیے معراج اور الہام کا دعویدار ہونا، اس کی زہر افشانیوں میں شامل ہے۔ اپنے ان گمراہانہ عقائد ونظریات اور دعاوی کے اثبات اور ترویج کے لیے اس نے مندرجہ ذیل کتابیں لکھیں: روحانی سفر، روشناس، مینارۂ نور، تحفۃ المجالس، حق کی آواز اور تریاقِ قلب وغیرہ۔ آج کل مہدی فاؤنڈیشن اور مسیحا فاؤنڈیشن کے نام سے یہ جماعت مصروف عمل ہے اور اس نام سے ان کی کئی ویب سائیٹس بھی انٹرنیٹ پر موجود ہیں۔ اس کے ان گمراہانہ عقائد و نظریات کو دیکھتے ہوئے اور اس کی صفت دجالیت کو بر وقت بھانپتے ہوئے ملک کے نامور علماء اور دینی مدارس نے اس پر مرتد اور ضال و مضل کا فتویٰ صادر کیا، ان میں سرِفہرست جامعہ فاروقیہ، جامعہ بنوری ٹاؤن، جامعہ دار العلوم کراچی، جامعہ رضویہ مظہرالاسلام فیصل آباد اور دار العلوم امجدیہ کراچی ہیں۔ اس کے اس جھوٹ کی تردید اس وقت کے امامِ کعبہ شیخ محمد بن عبد اللہ نبیل نے بھی کی کہ اس کی تصویر حجر اسود میں دیکھی گئی ہے اور فرمایا کہ اس وقت پورے حرم میں حماد بن عبد اللہ نامی کوئی امام نہیں ہے جس کا فرضی نام اس شخص نے اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لیے لیا تھا۔ امام کعبہ نے ریاض گوہر شاہی پر فتویٰ ارتداد بھی صادر فرمایا۔

احمد خاں

فتنہ گوہر شاہی کا نیا بہروپ

گوہر شاہی فتنہ نے عالم اسلام کو اپنے کفریہ ومشرکانہ عقائد سے متاثر کرنے میں ناکامی کے بعد دیگر مذاہب کے پیروکاروں میں اپنے باطل عقائد کا پرچار شروع کر دیا ہے۔ ہفت روزہ تکبیر (کراچی) نے ماضی میں اس حوالے سے انکشاف کیا تھا کہ گوہر شاہی فتنہ کے عاملین ایک نئی سازش کے تانے بانے بننے میں مصروف ہیں اوران کی کوشش ہے کہ وہ اپنے کفریہ ومشرکانہ عقائد سے ایک ایسے فرقہ کو جنم دیں جو امت میں تقسیم کا سبب بنے اور اسلام کی بنیادی تعلیمات کو اس سے نقصان پہنچے۔ تازہ ترین تحقیقات کے مطابق گوہر شاہی فتنہ کو اب ہندو اور مسیحی عوام میں مقبول بنانے کے لیے کوششوں کا آغاز ہوگیا ہے۔ اس حوالے سے مصدقہ اطلاعات کے مطابق گوہر شاہی کو کالکی اوتار کا نام دیا گیا ہے اور گوہر شاہی عقائد کو تمام مذاہب کے لیے قابل قبول بنانے کے لیے جو تصورات دیئے گئے ہیں، اس کے تحت یہ کہا جا رہا ہے کہ گوہر شاہی تمام مذاہب کے ماننے والوں کے لیے معاذ اللہ، اللہ کے بھیجے ہوئے نمائندے ہیں۔ ان کی تعلیمات کے تحت یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ گوہر شاہی کا ذکر آسمانی کتب میں (معاذ اللہ) موجود ہے۔ اس دعوے کے تحت معاذ اللہ گوہر شاہی کو المہدی المنتظر ، ہندوؤں کی جانب سے کالکی اوتار اور عیسائی افراد کی جانب سے مسیحا اور یہودیوں کی جانب سے بھی انہیں مسیحا قرار دیا گیا ہے جبکہ یہ دعویٰ بھی کیا گیا کہ 1997ء میں گوہر شاہی نے امریکہ کے ایک ہوٹل میں معاذ اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی۔ گستاخی کی انتہا یہ ہے کہ یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جن سے ملاقات کے انتظار میں 2000 سال صبر کیا اور آخر کار 1997ء میں معاذ اللہ انہوں نے گوہر شاہی

سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

مذکورہ عقائد کے حوالے سے جب تحقیق کی گئی تو معلوم ہوا کہ ان عقائد کا پرچار عالمی طور پر گوہر شاہی کے ایک خاص مرید یونس الگوہر کی سرپرستی میں کیا جا رہا ہے۔ اس شخص نے گوہر شاہی کے عقائد کو تمام مذاہب کے لیے قابل قبول بنانے کے لیے انتہائی کفریہ نظریات متعارف کرائے ہیں۔ مذکورہ عقائد کی عالمی سطح پر تشہیر کے لیے ان افراد نے باقاعدہ ایک تنظیم بھی بنائی ہے جو Divine Layer کے نام سے کام کر رہی ہے۔ مذکورہ تنظیم اور اس کے سرکردہ افراد نے اپنے جن عقائد کا پرچار اب تک کیا، اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

1- قرآن مقدس، انجیل مقدس، بھگوت گیتاہ دیگر کتب آسمانی کتب ہیں۔

2- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کی تقسیم کے لیے جس امام مہدی کی بشارت دی، گوہر شاہی وہی امام مہدی ہے۔ (معاذ اللہ)

3- انجیل مقدس میں جس مسیحا کی سلطنت قائم ہونے کی نوید دی گئی ہے، وہ گوہر شاہی ہی ہے۔

4- گیتا اور ویدوں میں جس کالکی اوتار کا ذکر ہوا ہے، اس سے مراد گوہر شاہی ہے۔ واضح رہے کہ گیتا اور مختلف ہندو عقائد کی کتابوں میں یہ ذکر ہے کہ کالکی اوتار وہ شخص ہوگا جو سب کو ہندو بنائے گا۔ اس عقیدہ کو گوہر شاہی فتنہ کے حاملین نے اس انداز میں لیا کہ گوہر شاہی کالکی اوتار ہے اور گیتا میں تمام انسانوں کو ہندو بنانے کا جو ذکر آیا ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ گوہر شاہی تمام انسانوں کو ایشور کا پریمی بنائیں گے اور ہندو بنانے سے مراد یہ ہے کہ وہ تمام انسانوں کو ہند سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا بھگتی یا پیروکار بنائیں گے اور گوہر شاہی چونکہ برصغیر سے تعلق رکھتا ہے، لہٰذا اس سے مراد گوہر شاہی ہے۔

5- اس نئے نظریے کے تحت کسی دین دھرم یا مذہب کو برا نہیں کہا جائے گا۔

6- تمام دین، دھرم اور مذہبوں کو معاذ اللہ، اللہ عزوجل نے بھیجا ہے۔

7- مسلمان جسے رحیم کہتا ہے، ہندو اسے رام کہتا ہے عیسائی اسے God کہتا ہے۔
8- اس عقیدے کی رو سے معاذ اللہ یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گوہر شاہی کو آخری خلیفہ کے بطور مہدی، کالکی اوتار اور مسیحا بنا کر کل انسانیت کی فلاح کے لیے مبعوث کیا ہے۔
9- چاند، حجر اسود، شیومندر، سورج، مریخ پر گوہر شاہی کی شبیہ کا آنا معاذ اللہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ تمام مذاہب کے لیے آیا ہے۔
10- گوہر شاہی معاذ اللہ رب کا آخری نمائندہ، آخری خلیفہ ہے اور آخری پیغام ہے۔ اس کے بعد کوئی ہستی نہیں آئے گی۔
11- کسی مذہب کو اپنی منزل نہیں سمجھنا چاہیے۔ منزل صرف خدا کی ذات ہے اور مذہب اس تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔
12- خدا نہ تو مسجد میں ہے، نہ مندر میں ہے، نہ گرجا میں ہے۔
13- معاذ اللہ انبیاء علیہ السلام کا لایا یا بتایا ہوا دین فانی ہے۔
14- گوہر شاہی کی کفریہ تحریر پر مبنی کتاب "دین الٰہی" کو کتاب مقدس قرار دیا گیا ہے۔

مذکورہ کفریہ عقائد کا یہ پرچار منظّم انداز میں بہت تیزی سے کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں ایک تحقیق کے مطابق عربی، جرمن، انگریزی، فرانسیسی، ہندی، اطالوی، فارسی، پرتگالی، اسپینی، تھائی اور اردو زبانوں میں ان گستاخانہ عقائد کی تبلیغ کی جا رہی ہے۔

ہندو مسیحی عقائد سے منسلک کرتے ہوئے گوہر شاہی عقائد میں اس بات کو خاص اہمیت دی گئی ہے کہ جس مذہب میں مذہبی رسومات کی ادائیگی کا جو طریقہ ہے، اسے گوہر شاہی تعلیمات کی رو سے درست تسلیم کیا گیا ہے۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ ہندوؤں کے عقائد میں اوتار کو خدا کا ایک روپ قرار دیا جاتا ہے۔ اس نظریے کو گوہر شاہی عقائد میں ڈھالنے کے لیے یہاں تک کہا گیا ہے کہ درگا ماں کی طرح گوہر شاہی کی شبیہ بھی مخصوص مندروں میں ظاہر ہوئی ہے۔ اس حوالے سے انتہائی کفریانہ اور مشرکانہ عقائد کا پرچار جاری ہے۔

عیسائی و ہندو عوام کو ان عقائد سے روشناس کرانے کے لیے اس تنظیم نے عالمی سطح پر اپنے کفریہ و اسلام دشمن عقائد کا پرچار منظّم بنیادوں پر کیا ہے۔ اس حوالے سے کراچی میں ایک پروگرام بھی منعقد ہوا۔ 4 گھنٹے سے زائد جاری رہنے والے اس پروگرام کا انعقاد انٹرفیتھ اسپریچوئل موومنٹ کے نام سے مقامی شادی ہال میں کیا گیا۔ یہ تقریب مخصوص عیسائی افراد کے لیے تھی جنہیں ایک خاص شناخت کے بعد ہال میں اندر داخل ہونے کی اجازت دی گئی۔ اس پروگرام میں جس کو عشق الٰہی کانفرنس کا نام دیا گیا تھا، نہ صرف بیہودہ انڈین فلمی گانے گائے گئے بلکہ مسیحی گیت بھی گائے گئے۔ اس پروگرام میں مسیحی عوام کو اس جانب راغب کیا گیا کہ گوہر شاہی مسیح کا روپ ہیں (معاذ اللہ)۔ ان کی تعلیمات تمام انسانوں کے لیے ہیں ان کے ساتھ رہنے والا اور ان کی تعلیمات پر عمل کرنے والا کامیاب ہوگا جبکہ اسی نوعیت کے کفریہ عقائد کی بنیاد پر حاضرین پر زور دیا گیا کہ وہ اس پیغام کو عام کریں اور یہ یقین رکھیں کہ گوہر شاہی جو معاذ اللہ عیسیٰ علیہ السلام کا نور ہیں، ان کے لیے باعث برکت ثابت ہوں گے۔

گوہر شاہی نظریات کے خلاف علماء کرام نے بہت پہلے تفصیلی طور پر فتوؤں کی صورت میں یہ اعلان کیا تھا کہ گوہر شاہی عقائد و نظریات سراسر کفریانہ اور دین کی بنیاد سے متصادم ہیں۔ ان فتوؤں میں اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ جو کوئی ان عقائد و نظریات پر عمل پیرا ہوگا، ان کو درست تسلیم کرے گا، اس کے ایمان کے ضائع ہونے کا احتمال ہے۔ امت مسلمہ کو اس فتنہ سے دور رہنا چاہیے اور اس تنظیم کے لٹریچر اور اس کے منعقدہ پروگرامات میں شرکت سے بھی منع کیا ہے۔

گوہر شاہی نظریات کے حامل نے بھاری مالی سرمایہ کے ساتھ دنیا بھر میں اپنی کفریہ مہم کا آغاز کیا ہے۔ اب اس سلسلے میں اگلے مرحلے کے طور پر انہوں نے پاکستان میں بدامنی اور فرقہ وارانہ کشیدگی پھیلانے کی سازش بھی تیار کی ہے۔ اس حوالے سے گوہر شاہی کی مخالفت کرنے والے علماء اور عوام کے خلاف زبردست مزاحمت کرنے کی بھی سازش تیار کر لی گئی ہے۔ اس دعوے کی تصدیق گوہر شاہی کے نام پر دی جانے والی

دعوت میں ہوتی ہے جسے گوہر شاہی ڈاٹ کام نے ''سرکار گوہر شاہی کا بلاوا'' کے نام سے جاری کیا ہے۔

گوہر شاہی کے بلاوے کے نام سے اس مزاحمتی تحریک کا آغاز ایک عوامی احتجاجی مظاہرے کی صورت میں کیا جائے گا۔اس تحریک کا مقصد بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ گوہر شاہی کے فرمان کے مطابق منجانب اللہ ظاہر ہونے والی نشانیوں کی تحقیق نہ کی گئی تو خونریزی ہوگی اور ملک میں خانہ جنگی ہوگی۔ چنانچہ حکومت کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر وہ ملک میں ہونے والی خانہ جنگی سے بچنا چاہتی ہے تو منکرین گوہر شاہی اوران کے عقیدت مندوں کوایک پلیٹ فارم پر جمع کرے اوراس میں طرفین ثابت کریں کہ کون حق پر ہے۔ حکومت کواس مذاکرات پر مجبور کرنے کے لیےعوامی تحریک چلانے کا بھی فیصلہ ہوا ہے جس کے تحت شہروں میں کھلے مظاہرے ہوں گے اور گوہر شاہی کے عقیدت مندوں کو ہدایت کی گئی ہے، وہ ان مظاہروں میں شرکت یقینی بنا کر گوہر شاہی سے اپنی وفاداری ثابت کریں۔ اس حوالے سے مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کا پلیٹ فارم استعمال کیا جائے گا۔

انٹرنیشنل اسپریچوئل موومنٹ نامی یہ تنظیم بنیادی اعتبار سے آئرلینڈ سے کام کر رہی ہے اور عالمی سطح پر اس کو فنڈنگ بھی ہو رہی ہے۔ مذکورہ تنظیم نے اپنے طور پر گوہر شاہی کے عقائد پر مبنی کتاب دین الٰہی کا مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی کیا ہے اور اس کے ذریعے وہ ہندوؤں اور عیسائیوں میں خصوصیت کے ساتھ اپنی تبلیغ کر رہے ہیں۔ یہاں اہم بات یہ ہے کہ گوہر شاہی کو ہلاک ہوئے تقریباً 2 سال ہونے کو ہیں اور تا حال اس کے نام پر عقائد باطلہ کا پرچار جاری ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ انجمن سرفروشان اسلام کے عقائد کے حوالے سے بھی ماضی میں علماء کرام نے اسے واضح طور پر کفریہ عقائد کی حامل تنظیم قرار دیتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ گوہر شاہی فتنہ کا اگر سدباب نہ ہوا تو یہ فتنہ آئندہ بھی کسی نہ کسی شکل میں نمودار ہو کرامت کو تقسیم کرنے کا سبب بن سکے گا۔ اس حوالے سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ انجمن سرفروشان اسلام جو اب آہستہ آہستہ پس پردہ چلی گئی ہے، اس کی جگہ مہدی فاؤنڈیشن اور انٹرنیشنل اسپریچوئل موومنٹس

نامی تنظیم نے لے لی ہے۔ یہ تنظیم اب انٹرنیٹ کے ذریعے دنیا بھر میں ایسے عقائد کا پرچار کر رہی ہیں جو سراسر کفریہ ہیں اور ان کے ذریعے روزانہ سینکڑوں افراد متاثر بھی ہو رہے ہیں لیکن سرکاری سطح پر اور علماء کی جانب سے تا حال کوئی پیشرفت نہیں ہو رہی۔

اسلامی نظریاتی کونسل اور سرکاری طور پر حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے عقائد باطلہ کے حامل لوگوں اور ان کی سرپرستی کرنے والوں کی بیخ کنی کرے اور اس بات کی تحقیقات کی جائے کہ لاکھوں روپے کے سرمائے سے کام کرنے والی ان تنظیموں کی پشت پناہی کہاں سے ہو رہی ہے؟ اور کون لوگ اس قسم کے عقائد باطلہ کو عام کر کے امت کو تقسیم کر رہے ہیں، اسی طرح عوام کو بھی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے افراد اور تنظیموں سے دور رہیں۔

............❁............

کچھ روز قبل کراچی کے مختلف علاقوں میں بعض نامعلوم افراد نے کلمہ طیبہ میں تحریف پر مبنی چاکنگ کی اور کلمہ طیبہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ**(صلی اللہ علیہ وسلم) کے بجائے **لا الہ الا** ریاض تحریر کیا گیا، اس ضمن میں سب سے پہلے معاصر روزنامہ امت نے اس فتنہ کی طرف حکومت کی توجہ دلائی اور اس سلسلے میں تین علماء کرام مفتیان عظام سے بھی رابطہ کیا اور عوام کو آگاہ کیا کہ وہ اس فتنہ سے چوکنا رہیں اور جو شرپسند عناصر اس تحریف پر مبنی چاکنگ کر رہے ہیں، ان پر نظر رکھی جائے۔

مذکورہ چاکنگ کے حوالے سے تحقیق کے ذریعے معلوم ہوا کہ یہ کام گوہر شاہی کے فتنہ کاران کارندوں کا ہے جو اس سے قبل بھی گوہر شاہی کو امام مہدی قرار دے چکے ہیں۔ سردست گوہر شاہی کی تدفین عمل میں آ چکی ہے مگر ذمہ دار ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ اس تدفین کے پس پشت بھی بہت سی سازشیں کارفرما ہیں اور خیال کیا جا رہا ہے کہ بہت جلد یہ فتنہ ایک نئے روپ میں جلوہ گر ہو کر مسلمانوں کا ایمان خراب کرے گا۔ تحقیقات کے مطابق مذکورہ چاکنگ کے ٹھیک 4 روز بعد گوہر شاہی کے کارندوں نے اپنی قائم کردہ ویب سائٹ **www.goharshahi.com** پر کلمہ کی تحریف شدہ عبارت کو نہ صرف نمایاں کر کے دنیا بھر میں اس کی تشہیر کی ہے بلکہ اس حوالے سے یہ

انکشاف بھی سامنے آیا کہ گوہر شاہی کو اب امام مہدی کے مرتبہ سے بھی (معاذ اللہ) بلند کر کے مقام الوہیت پر فائز کیا جا رہا ہے۔ اس ضمن میں مذکورہ ویب سائٹ اور اس سے منسلکہ دیگر لنکس (Links) پر جن کفریہ کلمات وعقائد کا پرچار ہو رہا ہے، وہ ایک ایسا خاموش زہر ہے جو دھیرے دھیرے نئی نسل کے اذہان میں انڈیلا جا رہا ہے۔

ہفت روزہ تکبیر (کراچی) نے گوہر شاہی عقائد ونظریات کے اس تبدیل ہوتے ہوئے رخ کا پیچھا کیا تو معلوم ہوا کہ چاند وسورج پر گوہر شاہی کی تصویر عیاں ہونے کے دعوؤں کا سلسلہ اب دراز ہوتا ہوا مریخ اور ستارۂ نبیولا تک بھی پہنچا دیا گیا ہے۔ گوہر شاہی کے کارندے بڑی تیزی سے گوہر شاہی کی عکسی نقول مختلف مقامات پر تلاش کر کے بے نقاب کرنے میں مسلسل مصروف ہیں۔ اس ضمن میں حجر اسود تک پر گوہر شاہی کی تصویر نمایاں ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے جبکہ گزشتہ کچھ عرصہ قبل عمر کوٹ کے ایک مندر جس کا نام شومندر بتایا جاتا ہے اس میں موجود ایک پتھر پر بھی گوہر شاہی کی تصویر کے عکس نمایاں ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔

تکبیر نے اس ضمن میں جب گوہر شاہی سے بعض ناراض افراد تک رسائی حاصل کی تو ان کے ذریعے یہ انکشاف ہوا کہ گوہر شاہی فتنہ کے حوالے سے ان کے انتقال کے بعد جو خیال کیا جا رہا تھا کہ اب یہ فتنہ دم توڑ گیا ہے، غلط ہے بلکہ حقیقی صورتحال یہ ہے کہ اس فتنہ کو اب ایک دوسرے مگر بہت خطرناک انداز میں سامنے لایا جائے گا۔ واضح رہے کہ گوہر شاہی کے انتقال کی تمام تر اطلاعات محض ان کے جاری کردہ بیانات تک ہی محدود ہیں اور ان کی آخری رسومات کے حوالے سے بھی آزاد ذرائع ابلاغ کے پاس کوئی مصدقہ معلومات نہیں ہیں۔ تاہم گزشتہ ایک سال سے گوہر شاہی فتنہ کے حاملین نے گوہر شاہی کو مالک الملک جیسے خطاب سے نوازنا شروع کر دیا ہے جبکہ (معاذ اللہ) ان سے متعلق جن عقائد کا پرچار باقاعدہ کیا جا رہا ہے، اس سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس فتنہ کے حاملین ایک گہری سازش کے تانے بانے بنتے ہوئے امت مسلمہ کو تقسیم در تقسیم کے عمل سے گزارنے کے درپے ہیں۔ گوہر شاہی ڈاٹ کام

نیٹ پر گوہر شاہی کے فرمودات کے حوالے سے ایک جملہ تحریر ہے جس سے اس گہری سازش کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے اس کفریہ جملے کے تحت (معاذاللہ) فرمان گوہر شاہی کے عنوان سے یہ جملہ لکھا گیا ہے:

- ''ہمارے پاس اللہ سے کچھ کم نہیں ہے، ہمارے جہان کا نام ریاض الجنتہ ہے ہم چاہیں تو ایک لے جائیں یا کروڑوں'' (معاذاللہ)

یہی نہیں بلکہ اسی نوعیت کے دیگر کفریہ عقائد کا اظہار کرتے ہوئے ایک جگہ یہ عبارت بھی درج ہے:

- ''آداب تقدس مہدی کا کم از کم پیمانہ آداب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا ہے کیونکہ امام مہدی ریاض احمد گوہر شاہی کے جسم نازنین کی تشکیل ارضی، ارواح محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی ہے۔'' (معاذاللہ)

گوہر شاہی فتنہ کے حاملین نے ایک خاموش مہم کے تحت گوہر شاہی کو جس مقام تک پہنچانے کی کوشش کی ہے، وہ اسلامی عقائد و اکابر علماء کے نزدیک کفر ہیں۔ اس ضمن میں تمام مسلک کے مستند علماء کرام نے گوہر شاہی نظریات وعقائد، اسلام دشمن اور کفریہ قرار دیئے ہیں مگر حقیقی معنوں میں صورتحال یہ ہے کہ یہ فتنہ بہت خاموشی سے دنیا کا سفر طے کر رہا ہے۔ تشویش کی بات یہ ہے کہ اس فتنہ کا یہ سفر بظاہر تو بہت خاموش سفر ہے مگر جس برق رفتاری سے یہ سازش ہمارے معاشرے میں نمو پا رہی ہے، اس کے اثرات جلد بہ دیر بہت خوفناک ہوں گے۔

گوہر شاہی فتنہ کے حاملین نے گوہر شاہی عقائد ونظریات کی بنیاد پر کس نوعیت کے عقائد اپنا لیے ہیں، اس ضمن میں جب تحقیق کی گئی تو معلوم ہوا کہ ایک خصوصی ویب سائٹ تیار کی گئی ہے جو گوہر شاہی فتنہ کے عقیدت مندوں نے گوہر شاہی سے متعلق اپنے جذبات واحساسات کے اظہار کے لیے مخصوص کی ہے۔ اس سائٹ پر گوہر شاہی فتنہ کے حاملین جن عقائد باطلہ کی بنیاد پر فکر وفلسفہ کو اپنا رہے ہیں، اس کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔www.goharshahi.plus.com/urdu.html

نامی اس سائٹ پر تقریباً 81 افراد کی مختلف دلی کیفیات منظوم بنیاد پر رکھی گئی ہیں اور اس میں اضافہ جاری ہے۔ تشویش ناک بات یہ ہے کہ ان منظوم خراج عقیدت سے جو تصویر ابھر رہی ہے، اس کے تحت گوہر شاہی (معاذ اللہ) اللہ عزوجل کا دوسرا روپ ہے۔ اس سلسلے میں طور کے نام سے موجود ایک نظم میں یہ شعر لکھا ہے۔

دیدارِ ریاض مانگے ہے موسیٰ کے روپ میں
کیوں لن ترانی کہہ دیا معلوم ہو گیا
اے مالک جہاں کیوں ٹھکانہ بدل ہوئے
قصر ریاض ہے کہاں معلوم ہو گیا
یوں تو خدا بھی مکر کا بے تاج شہنشاہ
تو مثل لامثل ہے معلوم ہو گیا
(نعوذ باللہ)

مہاراج کے نام سے ایک منظوم یوں ہے۔

تمرے دم سے رونق جگ میں تم ہی سے سنسار
تم ہی سب کے رام ہو گوہر تم ہو پالنہار
من مندر میں تری صورت تم بھگوان سرکار
تن بھی تمرا، من بھی تمرا، تمرا ہے گھر بار

مذکورہ سائٹ میں اسی نوعیت کے انتہائی کفریہ عقائد ونظریات کے ذریعے گوہر شاہی کو (معاذ اللہ) اللہ عزوجل قرار دیا گیا ہے جبکہ اس حوالے سے گوہر شاہی ویب سائٹ پر گوہر شاہی کی تصویر پر گوہر شاہی کا نام ''مالک الملک ریاض احمد گوہر شاہی'' لکھ کر اس عقیدے کا پرچار کیا گیا ہے۔

تکبیر نے اس ضمن میں جب گوہر شاہی ڈاٹ نیٹ سے متعلق معلومات حاصل کی تو معلوم ہوا کہ مذکورہ سائٹ کو گوہر شاہی کے بعض خصوصی کارندے بھاری سرمائے سے چلا رہے ہیں۔ تکبیر نے فتنہ گوہر شاہی کے حوالے سے ملک کے ممتاز علماء

کرام سے بھی ان کی رائے معلوم کی ہے جو درج ذیل ہے۔

ممتاز عالم دین اور مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے سابق چیئرمین و اسلامی نظریاتی کونسل کے سابق رکن مفتی منیب الرحمٰن کا کہنا ہے کہ کلمہ طیبہ میں تحریف کفر ہے اور اس کے مرتکب افراد اور اس کو درست تسلیم کرنے والے دائرہ اسلام سے خارج ہوں گے، اسی طرح ''مالک الملک'' جیسے القابات صرف اللہ عزوجل کے لیے مخصوص ہیں کہ وہی تمام جہانوں کا مالک ہے۔ جو افراد اس قسم کے کفریہ عقائد رکھیں گے، وہ اسلام سے خارج ہیں اور ان سے راہ ورسم نہیں رکھی جاسکتی، حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کے خلاف کارروائی کرے۔

پروفیسر شاہ فریدالحق نے کہا کہ فتنہ گوہر شاہی ماضی میں بھی کفریہ عقائد کی وجہ سے کفر کے درجے پر پہنچ چکا ہے اور علماء حق نے اس کی بیخ کنی کی ہے، یہ فتنہ موجود ہے اور اس کے خلاف عوام اور حکمرانوں کو مل کر کام کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ذہنوں میں جو عقائد اس تنظیم کے ذریعے ڈالے جارہے ہیں، وہ اسلام دشمن ہیں اور ان کا مقصد اسلام میں فرقہ واریت اور انہیں تقسیم کرنا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ان کو مساجد و مدارس سے دور رکھا جائے، ان کا بائیکاٹ کیا جائے اور ان کے خلاف توہین رسالت ﷺ کے قانون کے تحت مقدمہ قائم کیا جائے۔

ڈاکٹر خالد سومرو نے اس سلسلے میں کہا کہ اسلام کو ایسی ہی بد باطن قوتوں نے نقصان پہنچایا ہے۔ ماضی میں بھی علماء نے اس فتنہ کے خلاف عملی جدوجہد کی اور اب بھی ضرورت ہے کہ علماء مساجد میں خطبات کے ذریعے اور ذرائع ابلاغ ان کے کفریہ عقائد سے لوگوں کو آگاہ کرتے ہوئے انہیں اس فتنہ سے دور رہنے کی تلقین کریں۔ انہوں نے کہا کہ بدقسمتی سے حکمرانوں کی عدم توجہی کے سبب یہ فتنے آئے دن جنم لیتے رہتے ہیں لیکن ضروری ہے کہ عوام حکومت کو مجبور کریں کہ وہ ان فتنوں کا فوری سدباب کرے تاکہ امت تقسیم ہونے سے بچ جائے۔

مفتی عثمان یار خان نے کہا کہ جو لوگ کلمہ طیبہ میں تحریف کریں، وہ دائرہ

اسلام سے خارج ہیں اور اس فتنہ کے حاملین جس طرح کے عقائد کا اظہار کرتے رہے ہیں، ان پر پہلے ہی کفر کے فتویٰ لگ چکے ہیں۔ چونکہ ان کی ریشتہ دوانیاں اب بڑھ رہی ہیں تو ضروری ہے کہ علماء اس پر متفقہ لائحہ عمل لائیں تا کہ قوم و ملت اس فتنہ سے محفوظ رہے اور اس میں ذرائع ابلاغ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس فتنہ کے سدباب کے لیے اپنا مثبت و تعمیری کردار ادا کرے۔

مولانا محمد سلفی نے کہا کہ اسلام دین فطرت ہے اور بعض طاقتیں ابتدائے اسلام سے ہی اس کے خلاف علانیہ و غیر علانیہ سازشیں کرتی رہی ہیں۔ اس قسم کے فتنہ ماضی میں بھی جنم لیتے رہے ہیں مگر یہ اپنی موت آپ مر گئے ہیں اب جبکہ زمانہ ترقی کر رہا ہے تو اس فتنہ نے نیا روپ اپنا لیا ہے۔ ہمیں اس سے بچنا ہوگا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمیں اپنی نسل کو آگاہ کرنا ہوگا کہ وہ ان اسلام دشمن قوتوں سے محفوظ رہیں۔

محمد طاہر

گوہر شاہی کی گوہر افشانیاں

انجمن سرفروشان اسلام کے سرپرست ریاض احمد گوہر شاہی کے پرستاروں کا دعویٰ ہے کہ ان کی شبیہ چاند پر نظر آتی ہے۔ 17 اکتوبر 1996ء کو جمعرات کی شب نشتر پارک کراچی میں ہونے والی 'اسم ذات اللہ کانفرنس' میں گوہر شاہی کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے دو اہم غیر ملکی شخصیات شریک ہوئیں۔ کانفرنس میں گوہر شاہی کے خاص مرید یونس الگوہر نے کہا کہ لندن میں جب نماز پڑھتے ہوئے سجدہ میں جاتے ہیں تو گوہر شاہی کی تصویر سامنے آجاتی ہے۔ اس نے مزید کہا کہ اللہ خود گوہر شاہی سے عشق کرتا ہے اور اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ لوگ گوہر سے عشق نہ کرنے لگیں۔ یونس الگوہر کا کہنا تھا کہ آج کل تو یہ صورت حال ہے کہ اچانک اوپر سے روشنی آئی اور پتھر پر ان کی تصویر بن گئی۔ ایک موقع پر اسٹیج سے کہا گیا کہ ''گوہر شاہی رسول اللہ کے جانشین ہیں اور انہیں حضور ﷺ نے یہ ذمہ داری دی ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں میں اسم ذات پیدا کریں۔''

ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ''کچھ دنوں سے اشارے ہو رہے تھے کہ اس پیغام کو دیگر مذاہب میں پھیلاؤ۔ میں نے سوچا مسلمانوں میں نہیں پھیلا تو دیگر مذاہب میں کیا ہوگا؟ میں نے سوچا کہ کہیں یہ شیطانی اشارہ تو نہیں کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کچھ ایسے اشاروں کی وجہ سے کافر کہلایا وگرنہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں تھی۔'' گوہر شاہی نے مزید کہا کہ ''ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ میرے پاس دو علم ہیں ایک وہ جو بتا چکا ہوں اور دوسرا اگر بتاؤں تو تم برداشت نہیں کرو گے میں نے بھی جب اس علم کے بارے میں کچھ بتایا تو مجھے بھی واجب القتل قرار دیا گیا۔'' گوہر شاہی

نے اس بات کی کوئی وضاحت نہیں کی کہ جو علم حضرت ابو ہریرہؓ نے نہیں بتایا، وہ ان تک کیسے پہنچ گیا اور انہوں نے کیوں بتا دیا؟

انجمن سرفروشان اسلام 1979ء/1980ء میں قائم ہوئی۔ رفتہ رفتہ اس انجمن نے اپنی ایک منفرد شناخت قائم کر لی۔ اس کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی خود کو سید ظاہر کرتے ہیں جبکہ فی الحقیقت وہ مغل ہیں۔ عقیدت مند انہیں شاہ صاحب، مرشدِ کامل، سائیں اور قبلہ عالم کہتے ہیں۔ کراچی میں انجمن کا ایک مرکز ہے جسے آستانہ کہا جاتا ہے لیکن انجمن کا اصل مرکز کوٹری میں ہے۔ جہاں عارف میمن نامی ایک شخص پورے ملک میں انجمن کی سرگرمیوں کی نگرانی کرتا ہے۔ یہ انجمن کا امیر بھی ہے۔ ملک بھر میں ان کے مراقبہ ہال قائم کیے گئے ہیں۔

ریاض احمد گوہر شاہی جو چاند اور خلاء میں اپنی شبیہ دکھائی دینے کا دعویٰ کرتا ہے، اس کے عقائد کیا ہیں اور وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں کیا نظریات رکھتا ہے، اس کا تفصیلی مطالعہ ضروری ہے۔

گوہر شاہی کے نزدیک ''شرع اور عشق میں فرق ہے'' اس وجہ سے اس نے اپنی کتاب ''روشناس'' کے صفحہ 3 پر نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کو ''وقتی'' ارکان کہا ہے اور ظاہری و حقیقی عبادات کی تخصیص کرتے ہوئے نماز کو دو خانوں میں تقسیم کر دیا ہے یعنی ''نمازِ حقیقت اور نمازِ صورت''۔ اپنی کتاب روشناس کے صفحہ 24 پر رقمطراز ہے:

- ''نمازِ صورت کا تعلق زبان سے ہے۔ 72 فرقے والے یہی نماز پڑھتے ہیں۔ خوارج بھی، منافق بھی اور جن پر علمائے اسلام نے کفر کا فتویٰ دیا، وہ قادیانی بھی یہی نماز پڑھتے ہیں حتیٰ کہ کافر جاسوس بھی ایسی نماز پڑھ پڑھا کر چلے گئے۔ حضور پاک ﷺ کے زمانے میں ایک پری نے شیطان کو بھی نماز پڑھتے دیکھا تھا۔ اگر ایسی نماز جنت کی کنجی ہے تو پھر سارے ہی جنتی ہوئے۔''

اس کے بعد صفحہ 26 پر نماز حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''قلب اس

نماز کو عرش تک پہنچانے کا ذریعہ ہے اور وہی نماز پھر مومن کی معراج ہے۔ ایسی نماز اگر پورے دن میں دو رکعت بھی میسر آ جائے تو پھر بھی بخشش کی امید ہے۔ نمازِ صورت دن رات پڑھتا رہے تب بھی رب سے دور ہی ہے۔''

مذکورہ اقتباس سے صاف ظاہر ہے کہ نماز کا طریقہ اور نصاب گوہر شاہی کے نزدیک قابل لحاظ نہیں بلکہ اس کا اپنا طریقہ ہے جس کے مطابق دن بھر میں دو رکعت نماز بھی کافی ہے۔ پوری اسلامی تاریخ میں کسی نے بھی براہ راست ''نماز'' ایسے رکن پر حملہ نہیں کیا۔ گوہر شاہی نے قرآن و حدیث، جمہور علماء و آئمہ کرام اور سلف و صالحین کی 14 سو سالہ روش سے ہٹ کر پورے اسلام کو ایک نئے اسلوب میں ڈھالنے کی کوشش کی ہے یہاں تک کہ اپنی کتاب ''مینارۂ نور'' میں جگہ جگہ ''ذکر'' کا عجیب و غریب تصور پیش کر کے اسے ''نماز'' پر مقدم قرار دیا ہے اور ''نماز'' کو ''ذکر'' سے خارج کر دیا ہے۔ ''تحفۃ المجالس'' نامی ایک اشاعت میں گوہر شاہی کہتا ہے:

❑ ''پچیس، تیس سال نمازیں پڑھتے رہنے کے باوجود انسان گمراہ کن فرقوں دیوبند یا مرزائیوں میں شامل ہو جائے تو ایسی عبادت کا فائدہ! لیکن یقین کریں دین اسلام گارنٹی ہی گارنٹی ہے۔ دن رات میں پتہ لگ جاتا ہے کہ انسان کیا ہے اور اس کی حقیقت کیا ہے۔ یہ گارنٹی ذکرِ قلب کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔''

آخر وہ کون سا ''ذکر'' ہے جو گوہر شاہی، قلب سے جاری کرا دیتا ہے اور جو پورے مذہب کی تمام عبادات وارکان سے زیادہ اہم ہے۔ ''راہنمائے طریقت واسرار حقیقت'' میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے گوہر شاہی لکھتا ہے:

❑ ''تزکیہ نفس اور تصفیۂ قلب کا سب سے بڑا اور زود اثر ہتھیار اسم ذات (اللہ) چار لفظوں کا مرکب ہے۔ اس اسم کا عرق تین لفظوں (للہ) میں ہے پھر ان تین کا عرق دو لفظوں (لہ) میں ہے اور پھر دو لفظوں کا عرق صرف ایک لفظ یعنی (ھو) میں ہے۔ قرآن مجید کا عرق کلمہ طیبہ ہے۔ کلمہ کا عرق اسم اللہ اور اسم اللہ کا عرق ھو میں ہے۔''

گوہر شاہی نے اپنی منظومات ''تریاق قلب'' کے صفحہ 83 پر اس ذکر کی

فضیلت کو یوں بیان کیا ہے:

کہا دل نے اللہ ھو ملا ثواب 72 ہزار قرآنوں کا
ہوا ھو سے پھر باھو کاش سمجھے تو ذکر سلطانی کیا ہے

گوہر شاہی اسی ذکر کے ساتھ ''اسمِ اعظم'' کا مدعی بھی ہے۔ تمام اذکارِ اسلام خود ہادیٔ عالم حضور اکرم ﷺ سے ثابت ہیں جو بالیدگیٔ روح کے لیے 14 صدیوں سے علمائے کرام و مشائخ اسلام کی مشق میں رہے ہیں لیکن اس کے برعکس یہ واحد ذکر ہے جو قرآن و حدیث سے ثابت ہے نہ اولیائے کرام نے اس ''ذکر'' سمیت کسی بھی ذکر کو دیگر عبادتوں اور پورے اسلام سے زیادہ فضیلت بنایا ہے۔ یہاں یہ نکتہ مدِنظر رہے کہ طریقت کی کوئی منزل اور مشق شریعتِ اسلامی سے باہر نہیں ہوسکتی اور نہ ہی کسی صوفی کو اس کے ''ذکر'' سے ارکان اسلام میں کوئی گنجائش ملی ہے۔ لیکن گوہر شاہی نے ''ذکر'' کو مقدم کر کے اسلام کے ارکان و عبادات پر عمل کی اہمیت گھٹانے کی کوشش کی ہے۔

ریاض احمد گوہر شاہی نے اس ذکر'' کو اسم ذات'' سے تعبیر کرنے کے بعد اسی پیمانے پر انبیا علیہم السلام کو بھی پرکھا ہے۔ اپنی کتاب ''مینارۂ نور'' کے صفحہ 38، 39 پر لکھا ہے:

- ''ولایت کے پانچ درجے ہیں۔ قلب کی ولایت حضرت آدم علیہ السلام کو ملی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو روح کے ذریعہ ولایت کے دو درجے ملے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لطیفہ سری کے ذریعہ ولایت کے تین درجے ملے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لطیفہ خفی کے ذریعے ولایت کے چار درجے ملے اور حضور پاک ﷺ کو لطیفہ اخفی کے ذریعہ ولایت کے پانچوں درجے عطا ہوئے۔ یعنی پہلے درجے والا بقدمِ آدم علیہ السلام، دوسرے درجے والا بقدم ابراہیم علیہ اسلام، تیسرے درجے والا بقدم موسیٰ علیہ السلام، چوتھے درجے والا بقدم عیسیٰ علیہ السلام اور پانچویں درجے والا بقدمِ حضور پاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔''

اس کے بعد امت محمدیؐ کے اولیائے کرام کو ان تمام ''کرامتوں'' کا حامل قرار دیا جو حضرت آدمؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کو حاصل تھیں۔

اس کے بعد گوہر شاہی نے اولیاء کے مقام کو انبیاء سے بھی مقدم کر دیا ہے۔ وہ مینارۂ نور کے صفحہ 39 پر لکھتا ہے:

- ''نبی دیدارِ الٰہی کو ترستے آئے اور ''یہ'' دیدار میں رہتے ہیں۔''

گوہر شاہی تحفۃ المجالس کے صفحہ 13 پر کہتا ہے:

- ''یہ اسم ذات اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کے علاوہ کسی نبی کو عطا نہیں کیا۔ یہی وجہ تھی کہ بنی اسرائیل کے نبی اللہ کا دیدار نہیں کر سکے اور حضورؐ کے امتیوں نے اللہ تعالیٰ کا دیدار کر لیا۔''

گوہر شاہی نے اپنے ذاکرین اور اولیاء کا مقام بلند کرنے کے لیے انبیاء علیہم السلام پر بہتان باندھنے سے بھی گریز نہیں کیا۔ حضرت آدم علیہم السلام کے متعلق اپنی کتاب مینارہ نور کے ''صفحہ 11'' پر لکھا ہے:

- ''جب آدم علیہم السلام کا بت 'جسم' بنایا گیا تو ابلیس نے نفرت سے تھوکا جو مقام ناف پر گرا اور اس تھوک سے ایک جراثیم پیدا ہوا۔ جس کی شکل خبیث جِن جیسی تھی۔ (کیونکہ ابلیس بھی جنات میں سے ہے) پھر یہی جراثیم بت کے اندر گھس گیا۔ گویا نفس شیطان کا جاسوس کہلایا۔ اسی کے متعلق حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ: ''جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ایک شیطان جن بھی پیدا ہوتا ہے۔ اصحاب پاکؓ نے پوچھا کہ یارسول اللہ آپ کے ساتھ بھی پیدا ہوا تھا۔ فرمایا پیدا ضرور ہوا تھا مگر وہ میری صحبت سے مسلمان ہو گیا ہے۔ جب آدم علیہ السلام اسی نفس کی شرارت سے زمین پر پھینکے گئے تو توبہ تائب میں لگ گئے۔ ابلیس نے دیکھا کہ آپ کا نفس کمزور ہو رہا ہے، اس کی مدد کے لیے خناس کو آپ کے جسم میں داخل کرنا چاہا۔

(مینارہ نور از ریاض گوہر شاہی صفحہ 11)

چنانچہ شیطان کی اس منشا کی تکمیل کا ایک پورا منصوبہ بیان کیا گیا جس کے تحت ابلیس نے خناس کو حضرت آدم علیہ السلام کے جسم میں داخل کرنے کے لیے

ترکیبیں اختیار کیں۔ اس کا توڑ کرنے کے لیے خود حضرت آدمؑ نے کئی کوششیں کیں۔ مگر ہر بار خناس حاضر ہو جاتا۔ چنانچہ ''آدمؑ کو سخت غصہ آیا اور کوئی تدبیر بھی نظر نہ آئی تب آپ نے اسے (خناس کو) ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھا لیا۔ اب ابلیس آپ کی موجودگی میں آیا۔ آواز دی تو آدمؑ کے دل کے قریب سے ہی حاضری کا جواب آیا۔ ابلیس نے کہا کہ اب یہیں رہ۔ میرا یہی مطلب تھا۔''

گوہر شاہی کی مختلف کتابوں میں حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضر علیہ السلام کی شان میں بھی گستاخیاں کی گئی ہیں۔ لیکن اس کے طویل اقتباسات کو سپرد قلم کرنے کے بجائے یہاں خود اللہ کی شان میں گستاخی کا ایک حوالہ ہی کافی ثبوت ہوگا۔ گوہر شاہی روشناس کے صفحہ 13 پر لکھتا ہے:

❑ ''ایک دن اللہ تعالیٰ کو خیال آیا کہ میں خود کو دیکھوں۔ سامنے جو عکس پڑا تو ایک روح بن گئی، اللہ اس پر عاشق اور وہ اللہ پر عاشق ہو گئی۔''

واضح رہے کہ مذکورہ اقتباس میں ''اللہ تعالیٰ کو خیال آیا'' سے ''اللہ کے'' ''عالم وخبیر'' ہونے کی نفی ہوتی ہے۔

گوہر شاہی خود اپنی برگزیدگی کا ذکر اس طرح کرتا ہے:

❑ ''چلہ گاہ میں بیٹھا حسب معمول فاتحہ پڑھ رہا تھا ایک شخص آ کر قریب ہی بیٹھ گیا اس کے ہاتھوں میں کٹے ہوئے سیبوں کی پلیٹ تھی میں نے پلیٹ پہچان لی۔ یہ وہی پلیٹ تھی جس میں سیب کاٹ کر میں راولپنڈی میں فاتحہ دیا کرتا تھا۔ اس نے پلیٹ میرے ہاتھوں میں دی اور کہاں کہ یہ سیب حضرت فاطمۃ الزہراؓ نے بھیجے ہیں۔'' (روحانی سفر)

اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں کسی بھی روحانی شخصیت نے اپنی واردات قلبی اور طریقت کی منزلوں کا ذکر اس طرح نہیں کیا جیسے ''روحانی سفر'' میں گوہر شاہی لکھتا ہے۔ وہ ''راہِ طریقت'' میں اپنی ''منزل'' کی تلاش کرتے ہوئے جنگل جنگل گھوم رہا تھا کہ اس کے ساتھ ساتھ ایک گدھا چلنے لگا۔ ان کے اپنے الفاظ میں تفصیل یوں ہے:

❑ ''میری نظر گدھے پر جا پڑی تو وہ مجھے دیکھ کر ہنستا ہے۔ میں حیران سا ہو گیا

کہ یہ کیسا گدھا ہے جو ہنس رہا ہے۔اب وہ مجھے آنکھوں سے اشارہ کرتا ہے اور آواز بھی آتی ہے کہ میرے اوپر سوار ہو جاؤ، میں ہٹتا ہوں اور بچتا ہوں۔ پھر گدھے کے ہونٹ ہلتے ہوئے جیسے کچھ پڑھ رہا ہو۔ جوں جوں اس کے ہونٹ ہلتے گئے میں ان کی طرف کھنچتا گیا اور آخر خود بخود اس کے اوپر سوار ہو گیا۔ وہ گدھا تھوڑی دیر بھاگا اور پھر ہوا میں اُڑنے لگا میں نے باقاعدہ ....، یعنی اس گدھے نے پورے پاکستان کی سیر کرا دی اور پھر جا کر وہیں اتارہ جہاں سے اٹھایا تھا۔''

گوہر شاہی نے روحانی سفر کے صفحہ 31 پر لکھا ہے:

- ''اب یہی خواہش ہے کہ کسی طریقہ سے حضور پاکﷺ کا دیدار ....، رات کا پہلا ہی حصہ تھا دیکھا کہ ایک سانولے رنگ کا .... سر سے ننگا میرے سامنے موجود ہے۔ گلے میں ایک ''تختی پر بغیر زیر و زبر کے محمد لکھا ہوا ہے آواز آئی یہی رسول اللہ ہیں۔ سجدۂ تعظیمی کر لو۔ میرے ذہن میں سوال ابھرا، رسول اللہ تو نوری ہیں، یہ کالے کیوں ہیں؟ جواب آیا تیرا دل ابھی سیاہ ہے۔ سیاہ آئینے میں خود بھی سیاہ ہی نظر آتا ہے۔ بات سمجھ میں آئی۔ اٹھنا چاہا لیکن معلوم ہوا کہ جسم پر سخت گرفت ہے اور وہی سایہ سر پر مسلط ہے۔''

یہ سایہ کون سا تھا۔خود گوہر شاہی نے اس کے بارے میں لکھا ہے کہ:

- ''ایک دن پتھریلی جگہ پر پیشاب کر رہا تھا پیشاب کا پانی پتھروں پر جمع ہو گیا اور ویسا ہی سایہ مجھے پیشاب کے پانی میں ہنستا ہوا نظر آیا، جس سائے سے مجھے ہدایت ملی تھی میری اس وقت کیا حالت تھی میں بیان نہیں کر سکتا۔ ......اگر وہ سایہ رحمانی ہوتا تو ناپاک جگہ کیوں نظر آتا۔''

اس مشکل کا حل بالآخر اس بکرے نے نکالا جو دوران ذکر اس کے جسم سے باہر نکلا تھا۔ گوہر شاہی نے بکرے کے وجود پر پورا ڈارون کا ''نظریہ ارتقا'' آزمایا ہے۔ وہ لکھتا ہے:

- ''کچھ ماہ بعد اس بکرے کی شکل بدلنا شروع ہو گئی۔ کبھی تو وہ مجھے بکرا دکھائی دیتا اور کبھی میری شکل بن جاتا اور وہ میری شکل بن چکا تھا۔''

پھر گوہر شاہی کی شکل کے بکرے نے ایک دن اپنا سر قدموں میں رکھ دیا اور گوہر شاہی سے کہا:

❑ ''اے باہمت شخص، جانتا ہے کہ میں کون ہوں! میں نے کہا خبر نہیں، کہنے لگا میں تیرا نفس ہوں۔ اس نے کہا جس سایہ سے تجھے ہدایت ہوئی، وہ تیرا مرشد تھا اور جس کی وجہ سے تجھے بہ گمانی ہوئی، وہ میرا مرشد ابلیس تھا جو تیرے مرشد کے روپ میں پیشاب میں نظر آیا جو مصنوعی ...... رسول ...... بن کر آیا تھا۔''

گوہر شاہی نے اپنی کتاب روحانی سفر میں رابعہ بصری کو طوائفہ اور حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں بھی نازیبا کلمات کہے ہیں۔ روحانی سفر میں گوہر شاہی نے لکھا ہے:

❑ ''کچھ بزرگوں کے حالات کتابوں میں پڑھے تھے کہ وہ ولایت کے باوجود کئی بدعتوں میں مبتلا تھے، جیسا سمن سرکار کا بھنگ پینا، لال شاہ کا نسوار اور چرس پینا، سدا سہاگن کا عورتوں جیسا لباس پہننا اور نماز نہ پڑھنا، امیر کمال کا کبڈی کھیلنا، سعیدی خزاری کا کتوں کے ساتھ شکار کرنا خضر علیہم السلام کا بچے کو قتل کرنا، قلندر پاک کا نماز نہ پڑھنا، داڑھی چھوٹی اور مونچھیں بڑی رکھنا حتیٰ کہ رقص کرنا، رابعہ بصری کا طوائفہ بن کر بیٹھ جانا، شاہ عبدالعزیز کے زمانے میں ایک ولیہ کا ننگے تن گھومنا۔''

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں کسی نے ''حب الوطنی'' کے عنوان سے سیاست کی۔ کسی نے ''نعروں پر سیاست کی، یہاں تک کہ مذہب کو بھی سیاست کا موضوع بنایا لیکن گوہر شاہی نے ان تمام سے آگے بڑھ کر براہ راست ''اللہ'' کے نام پر سیاست شروع کی۔ وہ کہتا ہے کہ'' آپ کا تعلق کسی بھی مذہب یا فرقہ سے ہو، اللہ کی پہچان اور رسائی کے لیے روحانیت سیکھیں۔'' **فاعتبرو یا اولی الابصار**

ناصر شیخ

گوہر شاہی کی رنگیلا شاہی

ضلع دادو کے آدھے درجن تھانوں کی پولیس نے ایس ڈی ایم کوٹری رشید زرداری اور ایس پی کوٹری خادم رند کی سربراہی میں 10 اگست 2000ء کی صبح کوٹری کے نواحی علاقے خورشید کالونی میں واقع ریاض احمد گوہر شاہی کے محل نما آستانے پر چھاپہ مارا اور 21 دہشت گردوں کو گرفتار کرلیا جو ملک کے مختلف شہروں سے یہاں آ کر مقیم تھے۔ وہاں موجود گرفتار شرپسندوں سے پولیس نے 4 عدد رائفل، 2 عدد ریپیٹر، ایک عدد تلوار اور سینکڑوں گولیوں اور کارتوسوں کے علاوہ گمراہ کن مواد اور لاکھوں روپے مالیت کے امریکی ڈالر، برطانوی پونڈ اور پاکستانی کرنسی برآمد کرلی۔ جن افراد کو پولیس نے آستانہ گوہر شاہی سے گرفتار کیا تھا، ان میں منیر میمن نامی شخص بھی شامل تھا جو آستانہ گوہر شاہی میں قتل کیے جانے والے صائم جونیجو کے قتل میں نامزد ملزم تھا اور اس مقدمے کو بھاری رشوت کے عوض ختم کرا دیا گیا تھا۔ پولیس نے آستانہ گوہر شاہی سے گرفتار کیے جانے والے تمام دہشت گردوں کو کوٹری پولیس اسٹیشن کے لاک اپ میں بند کر دیا اور وہاں موجود ایس پی کوٹری خادم رند نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ انجمن سرفروشان اسلام کی طرف سے 13 اگست کو جلسہ کرنے کی اجازت طلب کی گئی تھی لیکن ان کی تنظیم کی جانب سے مذہبی دہشت گردی کا خدشہ تھا اور اسی کارروائی کے لیے انہوں نے ملک کے دیگر شہروں سے اسلحہ اور کارکنوں کو جمع کیا۔ ایس پی کوٹری کا کہنا تھا کہ مذکورہ آستانہ روحانی نہیں، بلکہ دہشت گردی کا اڈا ہے لیکن ہم علاقے میں کسی قسم کی مذہبی دہشت گردی برداشت نہیں کریں گے۔

ذرائع کے مطابق گوہر شاہی کا ایک بچپن کا دوست آج کل ایک حساس

ادارے میں حساس مقام پر تعینات ہے جو برا وقت پڑنے پر گوہر شاہی کی ہر ممکن مدد کرتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف حساس اداروں کے افسران کے بھی گوہر شاہی سے رابطے ہیں جو اس سے بھرپور تعاون کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جرائم کے مختلف مقدمات میں ملوث ہونے کے باوجود 17 اگست 1999ء کو جب توہین رسالت کا سزا یافتہ مجرم گوہر شاہی لاہور ایئرپورٹ سے برطانیہ کے لیے روانہ ہوا تو اسے کسی نے بھی نہیں روکا۔ گوہر شاہی پہلے لاہور سے برطانیہ پھر امریکا گیا اور اب پھر واپس برطانیہ میں یونس گوہر نامی انجمن سرفروشان اسلام کے راہنما کے گھر پر مقیم ہے۔ یونس گوہر اور ظفر ایڈووکیٹ کراچی میں رہتے تھے لیکن یونس گوہر نے برطانیہ میں کسی لڑکی سے شادی کر کے وہاں کی شہریت اختیار کر لی اور یونس گوہر ہی برطانیہ اور امریکا سے فنڈز جمع کر کے گوہر شاہی کو دیتا ہے۔ 1994ء میں جب گوہر شاہی برطانیہ گیا تھا تو اس نے واپس آ کر کراچی کے ایک شو روم سے ایک لینڈ کروزر خریدی جس کی 60 ہزار پونڈ نقد رقم شوروم کے مالک کو ادا کی جس پر خود شوروم کے مالک کی حیرت ہوئی۔ یونس گوہر برطانیہ اور امریکا سے جو فنڈز جمع کرتا ہے، وہ اسے مسلمانوں سے زیادہ غیر مسلم دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ کرائم برانچ کے اعلیٰ افسران بھی گوہر شاہی کے رابطے میں رہتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ہر مقدمے کی انکوائری کرائم برانچ سے کراتا ہے۔ کرائم برانچ کے افسران گوہر شاہی کی حمایت میں انکوائری کر کے کیس کو خراب کر دیتے ہیں۔ آمنہ خاتون کے قتل کے مقدمے کی انکوائری میں بھی اسی طرح کی صورت حال سامنے آئی۔

ریاض احمد گوہر شاہی نے 1990ء میں مشرق وسطیٰ کا دورہ کیا تھا اور دبئی میں، انجمن سرفروشان اسلام کراچی کے آرگنائزر سعید صدیقی جو کہ پنڈی میں ہونے والے گوہر شاہی کے جلسے میں شرکت کے لیے جاتے ہوئے راستے میں ٹریفک حادثے میں جاں بحق ہو گیا تھا، کے بڑے بھائی اقبال صدیقی کے گھر میں قیام پذیر تھا۔ وہاں گوہر شاہی نے ایک رنگین فرمائش کی تو اقبال صدیقی کی آنکھیں کھل گئیں اور اس نے گوہر شاہی کو اپنے گھر سے نکال دیا۔ بعد میں پولیس نے گوہر شاہی کو گرفتار کرنے کے

لیے چھاپہ مارا تو وہ وہاں سے فرار ہو گیا جس کے بعد سے گوہر شاہی نے مشرق وسطیٰ جانا چھوڑ دیا۔ یہاں غور طلب بات یہ ہے کہ ریاض احمد گوہر شاہی جو کہ مفلسی کی زندگی گزار رہا تھا، اس کے پاس اس قدر مالی وسائل اچانک کہاں سے آ گئے؟

انجمن سرفروشان اسلام کے حیدر آباد اور اندرون سندھ میں کارکنوں کی تعداد ایک سو سے زیادہ نہیں ہے لیکن مالی وسائل بے پناہ ہونے کی وجہ سے پبلسٹی زیادہ ہے اور ایک عام تاثر یہ دیا جاتا ہے کہ انجمن کے ہزاروں کارکنان ہیں اور ان میں سے بھی بیشتر کارکنان وہ ہیں جو بے روزگار اور مالی طور پر بدحال ہیں، اور انہیں خصوصی مراعات دی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ شیطانی علم کے ذریعے ان کے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت بھی مفلوج کر دی جاتی ہے اور وہ گوہر شاہی کے ہر بے بنیاد دعویٰ پر اندھا یقین کر لیتے ہیں۔

کوٹری خورشید کالونی میں تقریباً 40 ایکڑ رقبے پر بنا ہوا آستانہ گوہر شاہی جس کے لیے علاقے کے لوگوں کے بیان اور مختلف خفیہ اداروں کی رپورٹوں کے مطابق وہاں ملک بھر سے مختلف جرائم میں ملوث افراد آ کر روپوشی اختیار کرتے ہیں جن کے رہنے سہنے، کھانے پینے اور دیگر تمام اخراجات مقامی لوگ برداشت کرتے ہیں۔ آستانہ گوہر شاہی پر کئی افراد کو قتل بھی کیا جا چکا ہے۔ 4 اور 5 نومبر 1997ء کی درمیانی شب کو آستانہ گوہر شاہی پر آمنہ خاتون کو پراسرار طور پر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ جس کے ردعمل میں کوٹری میں زبردست احتجاج کیا گیا تھا جس پر مجبوراً کوٹری پولیس نے گوہر شاہی کے ایک خاص مرید منیر میمن کو حراست میں لے لیا تھا۔ منیر میمن 1994ء میں بھی آستانہ گوہر شاہی پر ایک نوجوان، صائم جونیجو کے پراسرار قتل میں ملوث تھا۔ آمنہ خاتون کیس میں مقتولہ کے بڑے بیٹے محمد احسان نے کوٹری پولیس اسٹیشن پر ایف آئی آر نمبر 120/97 زیر دفعہ 302 تعزیرات پاکستان درج کرائی تھی جس میں ریاض احمد گوہر شاہی اور دیگر کو ملزمان کے طور پر نامزد کیا گیا تھا لیکن پولیس نے گوہر شاہی کو گرفتار نہیں کیا اور اس نے 14 نومبر تک ہائی کورٹ حیدر آباد سے ایک لاکھ روپے کی حفاظتی ضمانت کروا لی۔ اسی دوران ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج دادو نے گوہر شاہی کی ضمانت کی درخواست

مسترد کر دی تو ہائی کورٹ حیدر آباد سے گوہر شاہی کو 5 لاکھ روپے کی عبوری ضمانت کرانی پڑی۔ اس کے بعد آمنہ خاتون قتل کے مقدمے میں مدعی مقتولہ کے بیٹے احسان کو پاگل قرار دے کر آمنہ خاتون کے قتل کو طبعی موت قرار دے دیا گیا لیکن متعلقہ ہسپتال کے ایک سینئر ڈاکٹر جس نے آمنہ خاتون کی لاش کا پوسٹ مارٹم کیا تھا، وہ اسے بہیمانہ قتل قرار دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ مقتولہ کا بیٹا محمد احسان بتاتا ہے کہ اس کی والدہ کو، جو گوہر شاہی کی مریدنی تھی، آستانے پر ایسی بات معلوم ہوگئی تھی جس کے افشاء ہونے سے ان لوگوں کو خطرہ تھا اس لیے اسے قتل کروا دیا گیا۔ 1999ء میں تین مسلح افراد نے ریشم بازار میں سنار کی دکان پر بیٹھے ہوئے عبدالمجید خاصخیلی ایڈووکیٹ کو گولیاں مار کر قتل کر دیا تھا۔ مقتول کے بھائی نے سٹی پولیس اسٹیشن پر ایف آئی آر نمبر 10/99 زیر دفعہ Q/D-ord-302-34 324-109-P.P.C درج کرائی تھی جس میں ریاض احمد گوہر شاہی، ندیم اور دیگر کو ملزمان نامزد کیا گیا تھا لیکن اس وقت سٹی تھانے کے ڈی ایس پی قاضی چاند نے، جو رشوت کی وصولی کے ماہر بتائے جاتے ہیں، انجمن کے تین چار کارکنوں کو حراست میں لیا لیکن بعد میں رشوت وصول کر کے خاموشی اختیار کر لی۔ پھر انکوائری کرائم برانچ میں چلی گئی جہاں حسب روایت گوہر شاہی کی فتح ہوئی۔ عبدالمجید خاصخیلی، جو کہ ابتدائی دنوں سے گوہر شاہی کا رازداں تھا اور دونوں نے مل کر زمین بھی خریدی تھی۔ تاہم بعد میں اختلاف ہو جانے پر مجید خاصخیلی نے گوہر شاہی پر مقدمہ کر دیا تھا۔

کوٹری خورشید کالونی میں آستانہ گوہر شاہی پر منعقدہ سالگرہ کی ایک تقریب کے سلسلے میں 1999ء میں ایک اسٹیکر شائع کرایا گیا جس پر لا الہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ کی جگہ، ریاض احمد گوہر شاہی تحریر تھا اور اسی قسم کی دیگر خرافات پر 2 مئی 1999ء کو ٹنڈو آدم تھانے میں گوہر شاہی کے خلاف ایف آئی آر نمبر 108/99 زیر دفعہ 295-A، 295-B، 295-C درج کی گئی جو کہ توہین رسالت ﷺ، توہین قرآن اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کا مقدمہ تھا۔ مذکورہ مقدمے کا چالان انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں پیش کیا گیا۔ خصوصی عدالت کے جج جناب عبدالغفور میمن نے

مقدمے کی مسلسل سماعت کر کے انجمن سرفروشان اسلام کے بانی سرپرست اعلیٰ اور عالمی روحانی تنظیم کے سربراہ ریاض احمد گوہر شاہی کو توہین رسالتؐ، توہین عدالت اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کا جرم ثابت ہونے پر تین بار عمر قید اور جرمانے کی سزا سنائی۔ اس کے علاوہ توہین رسالتؐ اور گمراہ کن مواد شائع کرنے پر لیاقت کالونی حیدر آباد میں راجپوت پرنٹنگ پریس پر سخی پیر پولیس نے چند ماہ قبل چھاپہ مار کر وہاں سے دین الٰہی نامی گوہر شاہی کی کتاب کا مواد اپنی تحویل میں لے لیا تھا۔ مذکورہ کتاب پر واشنگٹن امریکا کی پرنٹ لائن تھی لیکن اس کی طباعت حیدر آباد لیاقت کالونی میں ہو رہی تھی۔ دین الٰہی میں بھی مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے والا مواد تھا۔ تاہم سخی پیر پولیس نے ریاض احمد گوہر شاہی، اس کے بیٹے طلعت گوہر شاہی، پرنٹنگ پریس کے مالک عابد خانزادہ اور وصی قریشی و دیگر کے خلاف مقدمہ درج کر کے پریس کے مالک عابد خانزادہ اور اس کے ملازم کو گرفتار کر کے ان کے مقدمات کے چالان بھی انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت برائے حیدر آباد میں پیش کر دیئے ہیں جہاں مقدمہ زیر سماعت ہے۔ کچھ عرصے قبل واشنگٹن کے اخبارات میں خبریں شائع ہوئی تھیں کہ لاؤڈن کاؤنٹی پولیس نے پاکستان کے مشہور پیر گوہر شاہی کو اس کے پیروکار مظہر فیروز کے گھر واقع ASHRURN سے گرفتار کر لیا۔ خبر کے مطابق 25 سالہ خوبصورت خاتون فرح درانی نے، جو کہ دو بچوں کی ماں ہے، 29 ستمبر 1999ء کو مقامی مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہو کر گوہر شاہی پر مجرمانہ حملے کا الزام لگایا جس کے نتیجے میں پولیس نے گوہر شاہی کے وارنٹ گرفتاری حاصل کر لیے مگر گوہر شاہی چونکہ ورجینیا ریاست سے باہر گیا ہوا تھا۔ اس لیے ان وارنٹ پر عمل نہ ہو سکا لیکن گوہر شاہی نے جونہی ورجینیا ریاست میں قدم رکھا اس کو گرفتار کر کے مقامی جیل میں بند کر دیا گیا۔ واقعات کے مطابق نیو جرسی ریاست میں مقیم رضوان یاسین نامی نوجوان نے انٹرنیٹ پر پاکستانی دوشیزہ فرح درانی سے دوستی کر لی جس کی 17 سال کی عمر میں شادی ہوئی تھی اور وہ اپنے شوہر سے خوش نہیں تھی۔ اسے ورجینیا سے نیو جرسی لے جایا گیا، وہاں اس

نے نکاح پر نکاح پڑھوا لیا۔ فرح درانی اپنے بچے چھوڑ کر آئی تھی جن کی یاد میں وہ ڈیپریشن کا شکار ہوگئی۔ 23 ستمبر کولڑکی کو اس کا شوہر دم کرانے کے لیے گوہر شاہی کے پاس لے کر گیا۔لڑکی کے بقول اس سے کہا گیا کہ اس کے دل پر شیطانی حملے ہو رہے ہیں اور غلط وسوسے آ رہے ہیں، اس لیے پیر گوہر شاہی سے علیحدگی میں ملاقات ضروری ہے۔ چنانچہ لڑکی کو گوہر شاہی کے کمرے میں بھیج کر دروازہ بند کر دیا گیا۔ اخبار کے مطابق گوہر شاہی نے دوشیزہ پر مجرمانہ حملے کی کوشش کی،لڑکی اپنی عزت بچانے کے لیے بھاگ نکلی، باہر اس کا خاوند موجود تھا جو اسے ہسپتال لے گیا۔ ڈاکٹروں نے ابتدائی چیک اپ کے بعد اس کے جسم پر نشانات دیکھتے ہوئے پولیس کو اطلاع دے دی۔ پولیس نے پوری تحقیق کے بعد گوہر شاہی کے خلاف مجرمانہ حملہ کرنے اور لڑکی کو اس کی مرضی کے خلاف حبس بے جا میں رکھنے کے جرم میں مقدمہ درج کر لیا اور وارنٹ حاصل کر لیے۔

عبدالحفیظ عابد

ارتداد کی نئی صورت: فتنہ گوہر شاہی

علم و تحقیق کی دنیا میں بعض شخصیات ایسی ہوتی ہیں جو نہ صرف علمی افق پر روشنی بکھیرتی بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی فکر و نظر کے نئے در وا کرتی ہیں۔ معروف صحافی اور کالم نگار جناب عبدالحفیظ عابد صاحب کا شمار ایسی ہی عبقری شخصیات میں ہوتا ہے۔ فتنہ گوہر شاہی پر زیرِ نظر ان کا مبسوط مضمون ایک بیش قیمت علمی کاوش ہے جو اپنے موضوع پر گہرائی اور جامعیت کے اعتبار سے ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔ یہ مضمون جناب عبدالحفیظ عابد صاحب کی علمی بصیرت، تحقیقی مہارت اور فکری پختگی کا شاہکار ہے۔ انہوں نے اس موضوع پر وسیع تحقیق کے بعد نہایت متوازن، مدلل اور محققانہ انداز میں اسے پیش کیا ہے۔ ناقابل تردید دلائل اور چشم کشا حقائق پر مبنی اِن مضامین کی اشاعت پر انہیں جن خوفناک حالات سے گزرنا پڑا، وہ ایک الگ خونچکاں داستان ہے۔ ظلمت میں جو دِیا جلایا جائے، وہی چراغِ وفا ہوتا ہے۔ اِن نامساعد حالات میں جو حق پر قائم رہے، ہمیشہ وہی بہادر اور باوفا ہوتا ہے۔ حق اور عزیمت کے اِس سفر میں جناب عبدالحفیظ عابد صاحب نے سر جھکایا نہ ضمیر فروخت کیا اور یوں تاریخ میں تاابد سرخرو ہو گئے۔ مجھے امید ہے کہ یہ گرانقدر مضمون فتنہ گوہر شاہی سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے ایک بنیادی حوالہ بنے گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس علمی کاوش کو قبول فرمائے اور مزید تحقیق و تحریر کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(نوٹ: چونکہ یہ مضمون جناب عبدالحفیظ عابد صاحب کے کئی مضامین کا مرقع ہے جو مختلف اوقات میں ہفت روزہ تکبیر کراچی میں شائع ہوتے رہے۔ لہٰذا بعض واقعات کی تکرار سے بچنے کے لیے ان میں معمولی ترمیم کی گئی ہے تاکہ قاری کی دلچسپی قائم رہے۔ م م خ)

انجمن سرفروشان اسلام اور عالمی روحانی تحریک کے سرپرست اعلیٰ ریاض احمد گوہر شاہی کا مرکز (ہیڈ کوارٹر) دریائے سندھ کے دائیں کنارے آباد کوٹری شہر کی دور افتادہ آبادی ''خدا کی بستی'' میں واقع ہے۔ کوٹری کو حیدر آباد کا جڑواں شہر بھی کہا جا سکتا ہے۔ صدر دروازے سے محض ایک بلند کشادہ مکان نظر آنے والا یہ مرکز اب شمال مشرق میں واقع پہاڑی کے وسیع علاقے پر قبضہ کر کے دور تک پھیلا دیا گیا ہے۔ جوں جوں یہ

مرکز قلعہ نما وسعت اختیار کر رہا ہے، اس کی پراسراریت میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

گوہر شاہی کے مرکز میں جہاں وہ رہائش پذیر ہے، سیکورٹی کے نظر آنے والے انتظامات کے ساتھ خفیہ نظام بھی قائم ہے۔ کیمروں کی آنکھیں ہر نقل وحرکت کی نگرانی کرتی ہیں۔ گوہر شاہی کا ماضی، حال، اس کے بیرونی دورے، مرکز کے اندر اور باہر اس کے معمولات، اس کے تنخواہ دار ملازمین اور خادموں کی تعداد، ان کے غیر معمولی اخراجات، روحانیت کے درس کا اس کا خاص انداز، اپنے اپنے مسائل کا شکار پڑھے لکھے کم علم مردوں کے علاوہ نوعمر کچے ذہن کے لڑکوں اور خصوصاً ہر عمر کی عورتوں کا اس کے گرد ہجوم یہ سب کچھ بہت پراسرار ہے لیکن جاننے والے کہتے ہیں کہ اس کے کردار کے بہت سے گوشے ابھی پوشیدہ ہیں جن کا اس کے روحانی مشن میں خصوصی مقام ہے۔ روحانی مرکز کے علاقے کے محنت کش اور غریب لوگ یہاں ہونے والی سرگرمیوں سے خوفزدہ رہتے ہیں اور سرعام زبان نہیں کھولتے۔

گوہر شاہی نے گزشتہ چند سال میں بڑی تیزی سے یہ حیثیت حاصل کی ہے۔ اس وقت ملک کے اندر بیشتر شہروں میں ہی نہیں بلکہ ملک سے باہر بھی کئی مقامات پر اس کے دفاتر قائم ہیں۔ اس کی تنظیم انجمن سرفروشان اسلام 1975ء سے رجسٹرڈ ہے لیکن اس کا کوئی حساب کتاب نہیں کہ ان کی تنظیم کے ملک کے اندر اور باہر کے یونٹوں کو اور خود ان کے مرکز کو چلانے کے لیے بڑے پیمانے پر جو مالی وسائل درکار ہوتے ہیں، وہ کن ذرائع سے آتے ہیں اور کس طرح خرچ ہوتے ہیں؟ کیونکہ کسی رجسٹرڈ تنظیم کے شعبہ مالیات کی تفصیلات ریکارڈ پر لانا قانون کا تقاضا ہے۔ خیر یہ بات تو برسبیل تذکرہ آ گئی، اصل بات یہ ہے کہ اس ہفتے ریاض احمد گوہر شاہی کے مرکز میں ایک خاتون کی پراسرار ہلاکت نے لوگوں کو ایک بار پھر چونکا دیا ہے۔

5 نومبر 1997ء کو کراچی کی آمنہ خاتون زوجہ محمد سلیمان بہاری گوہر شاہی کے مرکز میں ہلاک ہوگئی۔ آمنہ خاتون کا ایک بیٹا احسان کوٹری سائٹ ایریا کی ہدایت اللہ ٹیکسٹائل ملز میں ملازم ہے۔ بدھ کی صبح اسے اطلاع دی گئی کہ اس کی والدہ کا انتقال

ہو گیا ہے۔ احسان نے اسے قتل قرار دیا اور کوٹری پولیس تھانے میں ایف آئی آر درج کرانے کی کوشش کی۔ بڑی ردوکد کے بعد شام ساڑھے 5 بجے زیر دفعہ تعزیرات پاکستان 302، 34 قصاص و دیت کے تحت ایف آئی آر نمبر 120/97 درج کی گئی جس میں ریاض احمد گوہر شاہی کو ملزم نامزد کیا گیا ہے اور بعض خاص مقربین کا ذکر کیا گیا ہے جن کو مدعی دیکھ کر شناخت کر سکتا ہے۔

کوٹری غریب آباد کالونی کے احسان کی طرف سے اپنی والدہ کے قتل کے الزام میں ایف آئی آر درج کرانے کے بعد گوہر شاہی ایک روز تو منظر سے ہٹ گیا اور دوسرے روز اس نے ہائی کورٹ سٹرکٹ بینچ سے 14 نومبر تک کے لیے حفاظتی ضمانت منظور کرا لی۔

احسان کا کہنا ہے کہ اپنی والدہ کے انتقال کی اطلاع ملنے پر وہ گھر پہنچا تو گوہر شاہی کے آستانے کے محمد انور عرف حافظ جی سمیت دو افراد میت لے کر پہنچے۔ اس نے ان سے پوچھا کہ اس کی والدہ کا کیسے انتقال ہوا ہے تو جواب ملا کہ اللہ کی مرضی ہے۔ تاہم کفن دفن کے انتظامات گوہر شاہی صاحب کی طرف سے کیے جائیں گے۔

آمنہ خاتون کی لاش کوٹری تعلقہ ہسپتال لے جائی گئی تو وہاں معائنہ کرنے والے ڈاکٹر شمس الدین شورو نے اپنی ابتدائی رپورٹ میں بتایا کہ مقتولہ کے جسم پر سر سے پاؤں تک سخت تشدد کے نشانات ہیں اور دم گھٹنے کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں خون جم گیا ہے۔ احسان نے پولیس کو بتایا کہ اس کی والدہ گوہر شاہی کی مریدنی تھی اور دو دن پہلے کراچی سے یہاں آئی تھی۔ وہ پہلے اس کے پاس رہی پھر شام کو آستانے پر چلی گئی تھی۔ اس نے مزید بتایا کہ گوہر شاہی کے افراد دباؤ ڈالتے تھے کہ ان کی تنظیم میں شامل ہو جاؤں مگر میں نے انکار کر دیا تھا جس پر گوہر شاہی کے خادم اس سے ناراض تھے۔ کوٹری کے سابق کونسلروں نعیم بہاری اور یعقوب بہاری نے آمنہ کے قتل کے خلاف احتجاجی ہڑتال کی اپیل کی جس پر جزوی عمل ہوا۔

کوٹری پولیس نے ایف آئی آر درج ہونے کے بعد بھی کسی سرگرمی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ صرف ایک شخص کو وقتی طور پر حراست میں لیا اور کہہ دیا کہ گوہر شاہی وہاں

موجود نہیں تھا۔ گوہر شاہی جیسے بااثر شخص کے خلاف قانونی کارروائی کے سلسلے میں ظاہر ہے پولیس کو بھی بہت کچھ سوچنا پڑا، اسی لیے اب تک کارروائی آگے نہیں بڑھی ہے۔ پولیس پر مختلف اطراف سے نہ صرف دباؤ ڈالا جا رہا ہے بلکہ ایف آئی آر درج کرانے والے احسان کو بھی خطرہ ہے۔ اسے فاترالعقل ثابت کرنے کے لیے گوہر شاہی کی تنظیم نے مقتولہ کے خاندان کو مجبور کر کے اخبار میں وضاحتی اشتہار بھی چھپوایا ہے۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ اپنی مرضی کے مطابق بنوانے کے لیے بھی گوہر شاہی کے افراد سرگرم ہیں اور ڈاکٹروں پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ گوہر شاہی کی تنظیم نے کیس کے سلسلے میں وکلاء کی خدمات بھی حاصل کر لی ہیں۔ بھٹائی ہسپتال کے ایک ڈاکٹر قاضی جمیل کے بارے میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ وہ اثر انداز ہونے کے لیے بڑی بھاگ دوڑ کر رہے ہیں لیکن اس ہسپتال کے ایک ذمہ دار نے بتایا کہ ڈاکٹر قاضی جمیل گوہر شاہی کے پکے مرید تو ہیں مگر پوسٹ مارٹم رپورٹ تبدیل کرانے کے لیے انہوں نے کچھ نہیں کیا اور نہ ہی وہ ایسا کرانے کی پوزیشن میں ہو سکتے ہیں۔

اس سے پہلے آستانہ گوہر شاہی میں اسی طرح قائم الدین جونیجو نامی ایک شخص اور ایک خاتون بھی پراسرار حالات میں ہلاک ہو گئے تھے لیکن چونکہ ان کے لواحقین میں سے کسی نے پولیس تھانے میں رپورٹ درج کرانے کی جرأت نہ کی تھی، اس لیے ان واقعات کو دبا دیا گیا تھا۔

گوہر شاہی کے حلقہ ارادت میں بڑے بڑے دولت مند، کرپٹ افسران اور بڑے کاروباری قسم کے افراد بھی شامل ہیں جو تحائف کی صورت میں بڑے وسائل فراہم کرتے ہیں۔ امریکی اور یورپی عیسائی بھی ان کے حلقے کو مراعات دے رہے ہیں۔ گوہر شاہی اور ان کے معتمدین کی تحریروں میں مسلمانوں کے فرقوں کے ساتھ قادیانیوں کا بھی ذکر کیا جاتا ہے جس سے محسوس ہوتا ہے کہ وہ قادیانیوں کے عقائد کو کم از کم کافرانہ نہیں سمجھتے۔

گوہر شاہی کے دو خاص نعرے ہیں۔ ''خواہ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب یا

فرقے سے ہو، اللہ کی پہچان اور رسائی کے لیے روحانیت سیکھیں۔'' ''اللہ کی محبت کے ذریعے تمام مذاہب کے انسان ایک ہو جائیں۔''

ریاض احمد گوہر شاہی کی سرپرستی میں شائع ہونے والے انجمن کے رسالے ''گوہر 97-1996'' میں صفحہ نمبر 5 پر ''تعلیمات حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی'' کے عنوان سے ان نعروں کی تشریح یوں کی گئی ہے۔

❑ ''مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے کہ آپ کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں یا نہیں بلکہ میری غرض و غایت ان لوگوں سے ہے جو اللہ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بہت اچھی بات ہے کہ آپ کا کوئی مذہب ہو اور آپ میں اللہ کی محبت موجود ہو مگر آپ میں اللہ کی محبت نہ ہو اور آپ کسی مذہب کو مانتے ہیں تو یہ بہتر نہیں ہے۔ یہ زیادہ بہتر ہے کہ آپ میں اللہ کی محبت ہو خواہ آپ کسی مذہب میں نہ ہوں۔''

گوہر شاہی نے 'روحانی سفر' نامی اپنی کتاب میں عجیب چیزیں پیش کی ہیں جیسے کہ صفحہ نمبر 8 پر براق کے مماثل ایک اُڑنے والے گدھے پر بیٹھ کر پورے پاکستان کی سیر کرنے، حلال وحرام کی تمیز کے بغیر بے ایمانی وفراڈ میں اور مرزائیت کے زیر اثر آنے، صفحہ 15 پر پہاڑوں میں رفع حاجت کے دوران موٹے موٹے مکوڑوں کے ان کی حفاظت پر مامور ہونے، صفحہ 16 پر اسم ذات کی مشق کے دوران خوبصورت قسم کی عورتوں کے انہیں جھک کر سلام کرنے اور بال بچوں کی یاد ستانے پر خاص طور پر ان عورتوں کے آنے سے سکون ملنے، صفحہ 19 پر حضرت فاطمۃ الزہرہؓ کے بھیجے ہوئے سیب ملنے، صفحہ 20 پر پیشاب میں وہ چہرہ نظر آنے جس سے انہیں ہدایت ملی، صفحہ 21 پر موٹا تازہ کتا سانس کے ذریعے باہر نکلنے اور اپنے پیٹ میں اپنے کتے کے ناف کی جگہ رونے کی آوازیں آنے، صفحہ 24 پر مراقبے کے دوران ایک سانپ کی طرف سے تین بار ماتھا چومنے، صفحہ 29 پر جنگل میں ایک عورت نے ان سے اپنے پیٹ پر ہاتھ پھروایا کہ دیکھیں بچہ ہے یا نہیں۔ صفحہ 33 پر بھنگ اور چرس کے نشہ کو یہ کہہ کر حلال قرار دینے کہ جو نشہ اللہ کے عشق میں اضافہ کرنے، یکسوئی قائم رہے، خلق خدا کو تکلیف نہ ہو، وہ مباح

بلکہ جائز ہے۔ صفحہ 36 پر مستانی نامی عورت کے ساتھ 3 سال گزارنے سمیت بہت سی لایعنی باتوں کا ذکر کیا ہے۔

اپنی تحریروں میں گوہر شاہی یہ تاثر دینے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ اہل سنت خصوصاً بریلوی مسلک سے تعلق رکھتا ہے لیکن شاید وہ مسلمانوں کے ایک بڑے حصے کی مخالفت سے بچنے کے لیے خود کو اہل سنت ثابت کرتا ہے ورنہ اب اہل سنت کے تمام مسالک کے جید علماء کرام و مشائخ اس کے عقائد سے برأت کا اعلان کر چکے ہیں اوران علماء کے فتوے ریکارڈ پر موجود ہیں۔

گوہر شاہی ایمان اور اسلام کے دائرے میں داخل ہوئے بغیر ہر مذہب کے لوگوں کو روحانیت کے ذریعے براہ راست اللہ تک پہنچانے کا دعویدار ہے لیکن نبوت اس کے نزدیک فالتو چیز ہے۔ اس کے نزدیک آپ اللہ تعالیٰ کے آخری اور پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کا راستہ اختیار کریں یا نہ کریں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بس روحانیت کے ذریعے آپ کو اللہ مل جائے گا۔ (نعوذ باللہ)

............❀............

ریاض احمد گوہر شاہی کے کوٹری میں واقع مرکز پر آمنہ خاتون نامی عورت کے پراسرار قتل کا معمہ ابھی تک حل نہیں ہو سکا۔ دو ہفتے گزرنے کے باوجود کوٹری پولیس نے بھی کسی سرگرمی کا مظاہرہ نہیں کیا ہے۔ مختلف حوالوں سے ترغیب و تحریص اور دباؤ کا سلسلہ بڑے پیمانے پر جاری ہے تاکہ کسی طرح قتل کے اس واقعہ کو دفن کرایا جا سکے۔

50 سالہ آمنہ خاتون 4 اور 5 نومبر کی درمیانی شب آستانہ گوہر شاہی میں پراسرار طور پر ہلاک ہو گئی تھی اور اس کے جواں سال بیٹے محمد احسان نے کوٹری پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کرائی تھی جس میں گوہر شاہی کو ملزم کی حیثیت سے نامزد کیا گیا تھا۔ کوٹری پولیس نے گوہر شاہی کے ایک خاص معتمد منیر میمن کو حراست میں لیا تھا مگر اس کے بعد مزید کوئی کارروائی سامنے نہیں آئی۔

ادھر تعلقہ ہسپتال کوٹری کے وہ تمام ڈاکٹر جنھوں نے آمنہ خاتون کی لاش کا

معائنہ کیا تھا، قطعی طور پر اس رائے پر قائم ہیں کہ اس عورت کی موت طبعی ہرگز نہیں تھی، اسے قتل کیا گیا تھا کیونکہ اس کے جسم پر تشدد کے واضح نشانات ہونے کے ساتھ ساتھ گلا گھونٹے جانے کی علامات بھی تھیں۔ اطلاع تو یہ ہے کہ گوہر شاہی کے مرید ڈاکٹر جمیل اور ڈاکٹر ضیاء جو پہلے روز بضد تھے کہ آمنہ خاتون طبعی موت مری ہے، اب ان کے دل میں بھی اللہ بزرگ و برتر کا کچھ خوف بیٹھ رہا ہے اور اپنے خاص حلقے میں دبے لفظوں میں وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہاں کچھ نہ کچھ غلط تو ضرور ہوا ہے۔

تعلقہ ہسپتال نے آمنہ خاتون کے معدے، پھیپھڑے اور جنسی اعضا کے کچھ نمونے لیبارٹری ٹیسٹ کے لیے کراچی بھیجے ہیں تا کہ اس کا تعین ہو سکے کہ اس خاتون کے ساتھ کس نوعیت کا تشدد ہوا اور اس کی سانس کس طرح بند ہوئی۔ گوہر شاہی کے حلقے کے بااثر افراد کی کوشش ہے کہ جس قیمت پر بھی ممکن ہو، ڈاکٹروں کی رائے یہ آئے کہ اس خاتون کی موت طبعی تھی لیکن ابھی تک اپنے منفرد پیشے کے وقار کا لحاظ کرتے ہوئے اور بحیثیت مسلمان کوئی بھی ڈاکٹر خون کا سودا کرنے پر آمادہ نظر نہیں آتا۔

کوٹری پولیس کے ذمہ دار بھی اسی طرح کی صورت حال سے دوچار ہیں اور مزید کسی کارروائی سے گریز کر رہے ہیں۔ بہت بااثر سرکاری اور غیر سرکاری شخصیات بھی اس کیس کو رفع دفع کرانے کے لیے متحرک ہیں۔ حساس اداروں کے بعض افسران بھی اعلیٰ پولیس افسران کے دفاتر میں دیکھے گئے ہیں۔ گوہر شاہی کے بااثر مرید بھی ان ملاقاتوں میں ان کے ساتھ تھے۔

واقعے کے پہلے روز منیر میمن نامی جس شخص کو پولیس نے حراست میں لیا تھا، اس کے بارے میں پولیس کے ذرائع کا کہنا ہے کہ گوہر شاہی کے آستانہ میں 1994ء میں ایک نوجوان صالح جونیجو کو کنپٹی پر گولی مار کر قتل کرنے کی واردات کے حوالے سے بھی اسے گرفتار کیا گیا تھا لیکن چونکہ مقتول کے وارث بھی گوہر شاہی کے مرید تھے، اس لیے بعد میں راضی نامے پر کیس ختم ہو گیا تھا۔ مرنے والی ایک اور خاتون کا کوئی وارث نہیں بنا تھا، اس لیے یہ کیس بھی دب گیا تھا۔ گوہر شاہی کے مریدوں میں جیولری کے

کاروبار سے متعلق افراد خصوصاً کافی تعداد میں ہیں اور ان کے حیدر آباد صرافہ اور شاہی بازار میں کافی دوکانیں ہیں۔

آمنہ خاتون کا بڑا بیٹا محمد احسان، جس نے کوٹری تھانہ میں ایف آئی آر درج کرائی ہے، کوشش کی جارہی ہے کہ اسے کسی طرح مقدمے کی پیروی سے منحرف کر دیا جائے۔ اس کے لیے اس کے چھوٹے بھائی مبین سے جو کہ گوہر شاہی کا مرید ہے، پریس کانفرنس بھی کرائی گئی ہے اور یہ بات پھیلائی جارہی ہے کہ احسان دماغی مریض ہے اور اس کے پاگل پن کی باتوں کو بنیاد بنا کر گوہر شاہی کے مخالفین ان کی ذات اور ان کی جماعت کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں جبکہ احسان سے ملاقات کر کے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ ایک صحتمند اور ذمہ دار انسان ہے اور فی الحال اپنی والدہ کے کیس کے معاملے میں کسی دباؤ میں آنے کے لیے تیار نہیں ہے۔

گوہر شاہی نے، جو کہ **14** نومبر تک ہائی کورٹ سے حفاظتی ضمانت پر تھا، ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن کوٹ دادو میں قتل کیس کی ضمانت کے لیے درخواست دائر کی تھی جو فاضل عدالت نے مسترد کر دی تھی جس کے بعد اس نے ہائی کورٹ سرکٹ بنچ حیدر آباد میں درخواست دائر کی۔ پیر کو عدالت عالیہ نے **21** نومبر تک کے لیے ان کی **5** لاکھ روپے کی عبوری ضمانت منظور کر لی۔ عدالت نے ضمانت کی منظوری کا جیسے ہی حکم صادر کیا گوہر شاہی کی طرف سے وہیں کھڑے کھڑے **5** لاکھ روپے کی نقد رقم عدالت میں جمع کرا دی گئی۔

............❀............

انجمن سرفروشان اسلام کا سربراہ ریاض گوہر شاہی، آمنہ خاتون قتل کیس سے پیچھا چھڑانے کے لیے جو حربہ استعمال کرتا ہے، وہ الٹا اس کے گلے پڑ جاتا ہے اور ان کی عالمی سطح کی ''روحانی قوت'' ان کے کچھ کام نہیں آرہی۔

خاتون کی لاش پر تقریباً **14** ایسے نشانات تھے جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ آمنہ کو بری طرح تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ نیز اس کی گردن پر دباؤ ڈالنے سے سیاہ حلقہ بنا ہوا

تھا اور آنکھوں میں خون جم گیا تھا۔ انہی ٹھوس آثار اور شواہد، کی بناء پر ابتدائی طور پر متعلقہ ہسپتال کوٹری کے ڈاکٹروں اور پولیس نے پوسٹ مارٹم کے بعد یہی نتیجہ اخذ کیا تھا کہ اس خاتون کو قتل کیا گیا ہے، وہ طبعی موت نہیں مری۔ البتہ یہ طے ہونا باقی تھا کہ اس کی موت کس طرح کی ضرب سے واقع ہوئی جس کے لیے لاش کے اجزا رپورٹ کے لیے لیبارٹری بھیجے گئے تھے۔

گوہر شاہی کی بے پناہ دولت اور غیر معمولی اثر و رسوخ کے سامنے کوٹری پولیس کا پتا پانی ہو گیا اور وہ پولیس جو بے گناہوں کو پکڑ کر نہ جانے اگلے پچھلے کن کن کردہ ناکردہ جرائم کا اعتراف کرا لیتی ہے، وہ قتل کے ملزموں کی گرفتاری کے لیے چھاپہ مارنے کا کوئی ڈرامہ بھی نہ رچا سکی اور گوہر شاہی ہائی کورٹ سے 5 لاکھ روپے کی ضمانت کرانے میں کامیاب ہو گیا۔

کوٹری پولیس اور کرائم برانچ حیدر آباد کے بعض افسران نے تو مدعی اور اس کے گواہوں کو ہراساں اور پریشان کر کے گوہر شاہی کا حق نمک ادا کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ البتہ ہسپتال کوٹری کے ڈاکٹر اپنی پیشہ وارانہ دیانتداری کا سودا کرنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ گوہر شاہی اور ان کے مریدوں نے ترغیب و تحریص اور دھونس ہر طرح کے حربے آزمائے لیکن ڈاکٹر اپنا یہ راستے تبدیل کرنے پر آمادہ نہ ہوئے کہ آمنہ خاتون طبعی موت نہیں مری ہے۔ مقتولہ کے بیٹے احسان کو بھی خوفزدہ کر کے مقدمے سے دستبردار اور صلح پر آمادہ نہ کیا جا سکا۔

لیبارٹری ٹیسٹ کی رپورٹ موصول ہونے میں تاخیر سے گوہر شاہی کو فائدہ پہنچا لیکن مارچ 1998ء کے آخری عشرے میں جب یہ رپورٹ آئی تو اس نے بھی ثابت کر دیا کہ آمنہ خاتون کی موت گردن ٹوٹنے کے نتیجے میں واقع ہوئی تھی۔

آخری حربے کے طور پر گوہر شاہی نے مقتولہ کے چھوٹے بیٹے مبین کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا جو کہ پہلے سے ان کا مرید تھا اور اپنی والدہ کے قتل کے مقدمے میں گوہر شاہی کو ملوث کرنے پر احسان سے سخت ناراض تھا۔ اس کے ذریعے گوہر شاہی نے

کراچی کی عدالت میں درخواست دلائی کہ آمنہ خاتون کی لاش قبر سے نکال کر اس کا پوسٹ مارٹم کرایا جائے اور اس کی موت کے اسباب کا از سر نو تعین کیا جائے۔ عدالت نے یہ درخواست منظور کر لی جس پر سیکرٹری صحت سندھ نے کارروائی کے لیے بورڈ مقرر کر دیا۔ پولیس سرجن کراچی ڈاکٹر رفیق میمن نے 18 مارچ کے لیٹر نمبر 969/979 کے ذریعے ہسپتال کوٹری کے ڈاکٹروں، ڈاکٹر کوثر سومرو، ڈاکٹر شمس الدین شورو اور ڈاکٹر محمد رمضان چنہ کو 25 مارچ کو کراچی طلب کیا لیکن ہڑتال کی وجہ سے وہ نہ جا سکے، پھر 28 مارچ کو یہ صاحبان کراچی گئے۔ آمنہ کی لاش کا ابتدائی پوسٹ مارٹم کرنے والے ہسپتال کے یہ ڈاکٹر اور کراچی سے بورڈ کے ارکان سارا دن قبرستان میں مجسٹریٹ کا انتظار کرتے رہے لیکن وہ نہ پہنچے جس پر لاش کا دوبارہ پوسٹ مارٹم نہ ہو سکا۔ لیکن 29 اپریل کو دوسری مقررہ تاریخ پر آمنہ خاتون کی لاش کا پوسٹ مارٹم کرنے کے بعد پروفیسر عارف مرزا اور پولیس سرجن نے اپنی ابتدائی رپورٹ میں تصدیق کی کہ آمنہ کی موت گردن کی ہڈی ٹوٹنے کے نتیجے میں واقع ہوئی تھی۔

ریاض احمد گوہر شاہی کے ایک قریبی ساتھی اور کاروباری رازدار عبدالمجید خاصخیلی ایڈووکیٹ کو ہفتے کے روز شام کے وقت مسلح افراد نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ وہ اس وقت ریشم بازار حیدر آباد میں اپنے قریبی رشتہ دار اقبال میمن کی دکان پر بیٹھے ہوئے تھے۔ دکان کے ملازمین اور گاہکوں کے درمیان جس طرح عبدالمجید خاصخیلی کو قتل کیا گیا، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں ایک خاص منصوبہ بندی سے ہدف بنا کر راستے سے ہٹایا گیا۔ ایف آئی آر میں ریاض احمد گوہر شاہی سمیت 4 افراد کو نامزد کیا گیا ہے۔ اس طرح دوسری بار بھی گوہر شاہی قتل کا نامزد ملزم بن گیا ہے اور اس کا نام نہاد روحانی کردار مزید مشکوک ہو گیا ہے۔

گزشتہ سال 3 دسمبر کو مسلم ٹاؤن ٹیلی گراف کوٹری کے علاقے سے بوری میں بند ایک لاش ملی تھی جسے بعد میں دولت خان خٹک ولد حبیب اللہ خٹک کے نام سے

شناخت کیا گیا تھا جو کہ چند سال پہلے خورشید چوک کوٹری میں رہتا تھا اور فروٹ کا کام کرتا تھا۔ گوہر شاہی سے اس کی بڑی قربت تھی اور اب وہ اٹک منتقل ہو گیا تھا جہاں سے وہ اپنے بھائی اجمل خٹک کی شادی میں کوٹری آیا تھا اور گوہر شاہی کے آستانے پر حاضری دینے گیا تھا۔ لاش کے پوسٹ مارٹم سے اس کے جسم پر تشدد کے واضح نشانات پائے گئے تھے اور ایک کان بھی نہیں تھا۔ مقتول کے بھائی اجمل خٹک نے واضح طور پر اس قتل کا الزام گوہر شاہی پر عائد کیا لیکن کوئی اثر رسوخ نہ ہونے کی وجہ سے پولیس نے گوہر شاہی کے خلاف ایف آئی آر درج نہیں کی اور پھر سخت دباؤ اور سنگین دھمکیوں کی وجہ سے اجمل خٹک خاموش ہو گیا۔ آج تک اس قتل کا کوئی سراغ لگا نہ ہی پولیس نے کوئی کوشش کی۔ غریب دولت خان کے تین بیٹوں اور ایک بیٹی کو یتیم اور اس کی بیوہ کو بے سہارا کرنے والے کون تھے؟ اس پر آج تک پردہ پڑا ہوا ہے۔ اس سے پہلے ایک عورت آمنہ خاتون گوہر شاہی کے آستانہ کوٹری میں پراسرار طور پر قتل کر دی گئی تھی۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ میں اس پر شدید تشدد اور گلا گھونٹے جانے کی واضح نشاندہی کی گئی تھی۔ اس کے معدے سے حاصل شدہ اور جنسی اجزاء لیبارٹری ٹیسٹ کے لیے کراچی بھیجے گئے جن کی رپورٹ آنے سے قتل کی تصدیق ہو گئی۔ اس طرح ثابت ہو گیا کہ مقتولہ کے بیٹے نے کوٹری تھانہ میں گوہر شاہی اور اس کے خاص مریدوں کے خلاف قتل کی جو ایف آئی آر درج کرائی ہے، وہ درست ہے۔

گوہر شاہی اپنے وسیع اثر رسوخ اور دولت کو استعمال کر کے اس قتل کیس سے گلو خلاصی کرانے کی کوشش کرتا رہا۔ کوٹری تعلقہ ہسپتال کے وہ ڈاکٹر جنہوں نے آمنہ خاتون کی لاش کا پوسٹ مارٹم کیا تھا، انہیں بھی سنگین نتائج کی دھمکیاں دی جاتی رہیں، انہیں خریدنے کی کوشش کی گئی۔ اس میں ناکامی پر اعلیٰ سطح پر اثر رسوخ استعمال کر کے مقتولہ آمنہ خاتون کی لاش کو کراچی کے قبرستان میں قبر کھود کر نکلوایا گیا اور ڈاکٹروں کے خصوصی بورڈ کے ذریعے اس کا پوسٹ مارٹم کرایا گیا۔ اس بورڈ نے بھی آمنہ کے قتل کی تصدیق کر دی لیکن گوہر شاہی اور اس کے ساتھی مسلسل یہی کہتے رہے کہ آمنہ خاتون طبعی موت مری ہے۔

آمنہ قتل کیس میں ریاض احمد گوہر شاہی ضمانت پر تھا۔ اسے یقین تھا کہ اگر عدالت میں کیس چلا تو الزام ثابت ہو جائے گا۔ اس لیے وہ اپنی بے تحاشا دولت پولیس، تفتیشی ایجنسیوں اور متعلقہ سرکاری افسران پر لٹاتا رہا۔ اگر وہ بے گناہ ہوتا یا سازش کے تحت اسے پھانسا گیا ہوتا تو وہ ضرور عدالت کے انصاف پر بھروسا کرتا اور عدالت سے اپنی بے گناہی کا سرٹیفکیٹ حاصل کرتا لیکن اس نے اپنی دولت اور اثر و رسوخ کے بل بوتے پر آخر کار کرائم برانچ پولیس کے ذریعے ایسی نام نہاد رپورٹ حاصل کر لی جس کی بنیاد پر ان کا نام آمنہ خاتون کیس سے خارج کر دیا گیا۔ آمنہ خاتون کے قتل میں اگر گوہر شاہی کے ملوث نہ ہونے کی رپورٹ درست ہے تو اب کرائم برانچ اور کوٹری پولیس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اصل قاتل کو کیفر کردار تک پہنچائے۔

ریاض احمد گوہر شاہی نے آمنہ خاتون قتل کیس کی ایف آئی آر سے اپنا نام خارج کرانے پر نہ صرف انتہائی اثر رسوخ استعمال کیا بلکہ دولت پانی کی طرح بہائی۔ اس کی خوشی میں جشن ''فتح مبین'' منایا گیا۔ اس کے لیے بڑے پیمانے پر پروپیگنڈے کا انتظام کیا گیا، پوسٹر لگائے گئے۔ گوہر شاہی کے مخالفین کو لعنت ملامت کی گئی کہ ان کا منہ کالا ہو گیا ہے۔

عبدالمجید خاصخیلی ایڈووکیٹ کے مقدمے میں گوہر شاہی سندھ ہائی کورٹ سرکٹ پہنچا۔ حیدر آباد سے چار لاکھ روپے کی عبوری ضمانت قاتل از گرفتاری منظور کرا لی ہے لیکن قدرت کی پکڑ جب آتی ہے تو اسے کوئی انسان خواہ کتنا بڑا ہی فرعون کیوں نہ ہو، اس کے لیے فرار کا کوئی راستہ باقی نہیں رہتا۔ عبدالمجید خاصخیلی ایڈووکیٹ کے قتل کے خلاف پیر کو حیدر آباد، لطیف آباد، قاسم آباد اور کوٹری میں صراف برادری نے احتجاجاً اپنا کاروبار بند رکھا اور کئی نے بینر اور کتبے بھی اپنی دکانوں پر لگائے جن پر ریاض احمد گوہر شاہی اور دیگر قاتلوں کی گرفتاری کے مطالبے درج تھے۔

اتوار کو کوٹری پھاٹک کے قریب واجد بری کے قبرستان میں مقتول کی تدفین کی گئی۔ عبدالمجید خاصخیلی چند سال پہلے تک ریاض گوہر شاہی کے خاص مریدوں میں شامل

تھا لیکن اختلافات پیدا ہونے پر وہ الگ ہو گیا تھا۔ اس کے گروپ کے لوگوں نے بھی علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ مقتول کے کاروباری پارٹنر اور برادر نسبتی اقبال میمن نے صحافیوں کو بتایا کہ عبدالمجید خاصخیلی نے انہیں کئی بار بتایا تھا کہ اسے قتل کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ اس نے مزید بتایا کہ مقتول کا گوہر شاہی سے زمین اور پلاٹ کے معاملے پر جھگڑا چل رہا تھا۔ مقتول کے بھائی سابق کونسلر حسین بخش خاصخیلی کا کہنا ہے کہ مقتول پہلے ہی گوہر شاہی سے خوفزدہ رہتا تھا۔ اطلاع یہ ہے کہ کوٹری میں زرعی زمین اور کوآپریٹو سوسائٹی کے نام پر زمین مقتول اور گوہر شاہی نے مل کر خریدی تھی لیکن گوہر شاہی نے اپنی قوت پر سب چیزوں پر قبضہ کر لیا۔ عدالت میں بھی اس سلسلے میں مقدمات چل رہے ہیں۔

مقتول عبدالمجید خاصخیلی ایڈووکیٹ چونکہ گوہر شاہی کا رازداں تھا، اس لیے اختلافات کے نتیجے میں انجمن سرفروشان اسلام سے اس کے علیحدگی اختیار کرنے کے باوجود گوہر شاہی نے خطیر رقم، دکان اور مکان انہیں دے کر خوش کرنے کی کوشش کی لیکن کوٹری کی وہ زمین جو آستانہ گوہر شاہی کے ساتھ پلاٹ بنا کر فروخت کی گئی اور دیگر زرعی اور رہائشی زمین کا تنازع برقرار رہا۔ کیا حکومت اور سرکاری ایجنسیوں میں اعلیٰ سطح پر اثر رسوخ اور دولت کے بل بوتے پر ریاض احمد گوہر شاہی، عبدالمجید خاصخیلی کے قتل کے مقدمہ میں بھی ''فتح مبین'' کے حصول میں کامیاب ہو جائے گا، اس کا امکان کم ہے کیونکہ گوہر شاہی کے آستانے پر قتل ہونے والے دیگر تین چار افراد غریب اور بے سہارا تھے۔ پہلے گوہر شاہی کی دہشت بھی بہت زیادہ تھی اور لوگ زبان کھولتے ہوئے بھی اس مافیا سے سہمے ہوئے رہتے تھے لیکن اب حالات بہت تبدیل ہو چکے ہیں۔

13 فروری کو مقتول کے برادر نسبتی اور کاروباری حصہ دار اقبال میمن ولد عبدالقادر کاٹھیاواڑی میمن نے رات ساڑھے سات بجے سٹی تھانے میں عبدالمجید خاصخیلی کے قتل کے ایف آئی آر زیر دفعہ 109 / پی پی سی۔ 302، 34 اور 324 درج کرائی۔

مدعی اقبال میمن نے ایف آئی آر میں بتایا ہے کہ مہندی گلی، ریشم گلی میں بخاری جیولرز کے نام سے ان کی دکان ہے، عبدالمجید خاصخیلی اس کا بزنس پارٹنر تھا۔ وقوعے کے

وقت میں خود عبدالمجید خاصخیلی، اس کے بھائی حسین بخش، رفیق، حفیظ دکان پر بیٹھے تھے۔ گاہک عورتیں بھی موجود تھیں۔ میں گاہک سے بات کر رہا تھا کہ تقریباً 6:10 بجے شام 3 افراد دکان پر آئے جن کو میں پہچانتا ہوں۔ وہ ندیم، طارق اور راشد ولد قاسم تھے جو کہ ریاض احمد گوہر شاہی کے ساتھ رہتے تھے۔ ندیم کے ہاتھ میں ٹی ٹی پستول تھا جس نے آتے ہی سیدھے فائر کیے اور گولیاں عبدالمجید خاصخیلی کو لگیں اور وہ گر گیا۔ ملزموں نے جایا گیا جہاں وہ تھوڑی دیر بعد انتقال کر گیا۔ ملزموں نے ریاض احمد گوہر شاہی کے کہنے پر عبدالمجید خاصخیلی پر فائرنگ کی جس سے وہ فوت ہو گیا۔ ہماری زمین پر ریاض احمد گوہر شاہی نے قبضہ کیا ہوا ہے، اس سلسلے میں مقدمہ چل رہا ہے۔ گوہر شاہی کئی بار ہمیں جان سے مارنے کی دھمکیاں بھی دے چکا تھا اور مقتول نے بتایا تھا کہ ہمیں گوہر شاہی سے جان و مال کا خطرہ ہے۔ پولیس نے ابھی تک نہ گوہر شاہی کو پکڑنے کی کوشش کی ہے اور نہ ہی اس کے ساتھ نامزد ملزموں میں سے کوئی پکڑا گیا ہے البتہ ان کے کچھ رشتہ داروں کو حراست میں لیا گیا ہے۔

.... ❁ ....

ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف توہین رسالت کے دو مقدمات اس وقت میر پور خاص کی انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں زیر سماعت ہیں جن کی نئی تاریخ سماعت اب 23 دسمبر 1999ء مقرر کی گئی ہے۔ گوہر شاہی اور اس کے ساتھی عدالت میں حاضر نہیں ہو رہے ہیں، اس لیے فاضل عدالت نے ایک بار پھر نئی تاریخ سماعت کے لیے گوہر شاہی کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے ہیں۔

گوہر شاہی کے خلاف زیر دفعہ 295 اے، بی، سی تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمہ نمبر 285/99 ضلع سانگھڑ کے تھانہ ٹنڈو آدم میں 18 نومبر 1999ء کو درج ہوا۔ یہ مقدمہ انجمن سرفروشان اسلام کے ترجمان پندرہ روزہ رسالہ صدائے سرفروش کی 17 ستمبر 1999ء کی اشاعت میں شائع ہونے والے گوہر شاہی کے ایک بیان اور گوہر شاہی کے خطاب کے جاری شدہ ایک وڈیو کیسٹ کی بنیاد پر درج ہوا۔

ایف آئی آر میں صدائے سرفروش کے شماروں میں گوہر شاہی کی ہرزہ سرائی کا حوالہ دیا گیا ہے جس کے مطابق ''ریاض احمد گوہر شاہی نے کہا ہے کہ حجرِ اسود میں اس کی شبیہ ازل سے ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسی لیے حجر اسود کا بوسہ لیا تھا کیونکہ اس (گوہر شاہی) کی اور حضور اکرم ﷺ کی روحیں آسمان پر ایک ساتھ رہتی تھیں اور حضور پاک ﷺ کو (اس) گوہر شاہی سے بڑا پیار تھا۔ دونوں بڑے خوش وخرم رہتے تھے۔ جب حضور پاک ﷺ دنیا میں آئے تو انہوں نے اس (گوہر شاہی) کی شبیہ کو (حجر اسود) میں دیکھ کر پہچان لیا اور اسے بوسہ دیا۔ (استغفر اللہ)

ایف آئی آر میں کہا گیا ہے کہ حضور پاک ﷺ اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بلند مرتبہ اور برتر ہیں۔ ان کا ہم نشین اللہ کا کوئی رسول یا نبی اور ان کے بعد ان کے صحابی یا اہل بیتؓ ہی ہو سکتے ہیں نہ کہ ایک ایسا شخص (گوہر شاہی) جس پر ایک سے زیادہ زنا اور قتل کے الزامات ہوں اور اس کے خلاف مقدمات بھی درج ہوں۔ حال ہی میں امریکہ میں ایک نوجوان لڑکی سے زنا اور اسے قتل کرنے کی کوشش میں وہ گرفتار ہوا اور پھر ضمانت پر رہا ہوا ہے۔ اخبار کے علاوہ ملزم کے خصوصی خطاب کی ایک وڈیو کیسٹ ملی ہے، اس میں اس (گوہر شاہی) نے قرآن مجید، نماز، روزے، حج، زکوٰۃ اور اللہ پاک کی شان میں گستاخی کی ہے۔ مزید کہا کہ ''قرآن پاک کے 40 پارے ہیں، 30 پارے قرآن مجید میں موجود ہیں جبکہ 10 پارے ولیوں کے پاس ہیں۔''

انسداد دہشت گردی کی میر پور خاص کی عدالت گزشتہ 4 ماہ میں گوہر شاہی کے کئی بار وارنٹ گرفتاری جاری کر چکی ہے لیکن وہ خود اور اس کی طرف سے کوئی عدالت میں حاضر نہیں ہوا بلکہ گوہر شاہی نے پہلے اس مقدمے کو چیلنج کیا اور سندھ ہائی کورٹ سرکٹ بینچ حیدر آباد سے ضمانت کرانے کی کوشش کی لیکن وہ خود عدالت میں حاضر نہیں ہوا اور آخر اس کے وکیل نے درخواست واپس لے لی تھی۔ بعد میں پتہ چلا کہ گوہر شاہی خاموشی سے ملک سے فرار ہو گیا ہے۔

پیر کو توہین رسالت ﷺ کے دونوں مقدمات کی میر پور خاص کی انسداد

دہشت گردی کی عدالت میں سماعت ہوئی لیکن ملزموں میں سے نہ تو کوئی خود موجود تھا اور نہ ہی ان کا کوئی نمائندہ حاضر تھا۔ اس لیے فاضل عدالت نے 23 دسمبر 1999ء تک سماعت ملتوی کرتے ہوئے گوہر شاہی سمیت تمام ملزموں کے ناقابل ضمانت وارنٹ جاری کرنے کا حکم صادر کیا۔

گزشتہ دنوں واشنگٹن (امریکہ) کے اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں جو بعد میں پاکستان کے اخبارات میں بھی شائع ہوئیں جن کے مطابق واشنگٹن میں ریاض احمد گوہر شاہی اپنے ایک پیروکار مظہر فیروز کے گھر واقع "ASHBURN" میں ٹھہرا ہوا تھا۔ جہاں اس نے اس کی بیوی فرح درانی پر مجرمانہ حملے کی کوشش کی جس پر 25 سالہ فرح نے 29 ستمبر کو مقامی مجسٹریٹ کی عدالت میں حاضر ہو کر مقدمہ دائر کیا جس پر لاؤڈن کاؤنٹی پولیس نے گوہر شاہی کے وارنٹ گرفتاری عدالت سے حاصل کر لیے لیکن وہ چونکہ ریاست ورجنیا سے باہر گیا ہوا تھا، اس لیے گرفتار نہ ہو سکا۔ بعد میں کارروائی ہوئی اور گوہر شاہی کو ان کے معتقدین نے ضمانت پر رہا کرا لیا۔ مقدمے میں فرح نے جنسی حملے کی کوشش کی تمام تفصیلات درج کرائی ہیں لیکن گوہر شاہی اور اس کے مریدوں نے اس کی مختلف نوعیت کی وضاحتیں جاری کی ہیں۔ ایک وضاحت میں یہ کہا گیا کہ لڑکی بیمار تھی، اس کے خاوند کی اجازت سے ایک کمرے میں بند کر کے گوہر شاہی اس کا علاج کر رہے تھے کہ کسی شبہ کی بنیاد پر مریضہ نے گوہر شاہی پر جنسی حملے کی کوشش کا الزام لگا دیا۔ دوسری وضاحت میں بتایا گیا ہے کہ ایک مرید اپنی بیوی کو طلاق دے چکا تھا اور اسی طرح بعد میں اس کے ساتھ ایک گھر میں رہ رہا تھا۔ گوہر شاہی نے اسے مسئلہ سمجھانا چاہا تو جھگڑا ہو گیا اور مقدمے میں گوہر شاہی کا نام بھی بلاوجہ شامل کر دیا گیا جبکہ مقدمے کی رپورٹس میں بتایا گیا کہ بند کمرے سے دروازہ زبردستی کھول کر فرح اپنی عزت بچانے کے لیے بھاگ نکلی۔ اس کا خاوند اسے ہسپتال لے گیا۔ لڑکی کے جسم پر ''جبر'' کے نشانات دیکھتے ہوئے پولیس کو اطلاع دی گئی جس نے تحقیق کے بعد عدالت سے گوہر شاہی کے وارنٹ گرفتاری حاصل کیے۔ گوہر شاہی ان دنوں بھی منظر عام سے غائب ہے۔

گوہر شاہی کے بیرون ملک قیام کے دوران گوہر شاہی کی فرضی نام سے قائم تنظیم آراے جی ایس انٹرنیشنل یو کے نے جنگ لندن میں 7 ستمبر 1999ء کی اشاعت میں ایک اشتہار چھپوایا جس میں کہا گیا کہ گوہر شاہی نے امریکہ میں لاعلاج مریض شفایاب کر دیئے جس کے بعد گوہر شاہی کو یہاں مسیحا قرار دیا گیا ہے۔ شفایاب ہونے والے مسٹر اے راڈ ریکس اور اس کے دو ساتھیوں نے گوہر شاہی کے مشن کو پھیلانے کے لیے ایک بلین ڈالر سالانہ کی امداد کی پیشکش کی ہے اور عنقریب چند ہی دنوں میں یہ رقم ''گوہر شاہی'' کے حوالے کر دی جائے گی۔

گوہر شاہی کا وہ مشن کیا ہے؟ جسے عیسائی اور یہودی بھی پوری دنیا میں پھیلانے میں اس قدر دلچسپی رکھتے ہیں کہ ایک ارب ڈالر سالانہ امداد دے رہے ہیں۔ خصوصاً پاکستان اور صوبہ سندھ کے مسلمانوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ یہ مشن یقینی طور پر پاکستان اور مسلمانوں کے حق میں نہیں ہوسکتا۔ گوہر شاہی اپنی ناجائز دولت اور اثر ورسوخ سے اپنے خلاف قتل کے کئی مقدمات کو ختم کرا چکا ہے۔ اب عبدالمجید خاصخیلی قتل کیس کو ختم کرانے کے لیے بھی اس نے اپنا تمام تر دباؤ کامیاب طور پر استعمال کیا ہے۔ تاہم مقدمہ ابھی عدالتی سطح پر ختم نہیں ہوا۔ یہ حیرت ناک امر ہے کہ قتل اور توہین رسالت ﷺ کے سنگین مقدمات میں ملوث گوہر شاہی کو ملک سے باہر آنے جانے کی کھلی آزادی ہے جبکہ نادہندگان اور حکومت کے مخالفین پر پاکستان سے باہر سفر پر پابندیاں لگائی جاتی ہیں۔

............❋............

انگریزوں کے خود کاشتہ پودے مرزا غلام قادیانی نے ملت اسلامیہ میں نفاق اور انتشار پیدا کرنے کے لیے سازشوں کا جو جال بچھایا، وہ تاریخ کا حصہ ہے۔ عالم کفر کی مکمل سرپرستی اور بے پناہ وسائل رکھنے والے فتنہ مرزائیت اور قادیانیت کا اصل چہرہ آخر بے نقاب ہو گیا اور ملت اسلامیہ نے اس ناسور کو اپنے جسد سے کاٹ پھینکا۔ اگرچہ اس کی سازشیں اب بھی جاری ہیں لیکن وہ اب زیادہ مؤثر نہیں رہا، اس لیے عالم کفر نے مسلمانوں کے اندر نئے فتنے پیدا کرنے کی تگ و دو شروع کر رکھی ہے۔

یہودی، صلیبی اور برہمی چانکیہ قوتیں اس سلسلے میں خاص طور پر سرگرم ہیں اور اس مقصد کے لیے بے پناہ مالی وسائل استعمال کیے جا رہے ہیں۔

بدقسمتی سے ریاض احمد گوہر شاہی اور اس قماش کے دیگر افراد انہی قوتوں کے آلہ کار ہیں جو اسلام کی تعلیمات کو مسخ کر کے اس کی اصل روح جہاد کو ختم کرنا چاہتے ہیں جس سے آج امریکہ، یورپ، اسرائیل اور بھارت سمیت تمام عالم کفر خوفزدہ ہے۔ اگر امت مسلمہ کے نوجوانوں میں جذبہ جہاد سے محبت میں اسی طرح اضافہ ہوتا رہا تو نام نہاد سپر طاقتیں ملیامیٹ ہو جائیں گی اور ملت اسلامیہ اپنی عظمت رفتہ کو اس طرح پا لے گی کہ کفر کو اپنا وجود برقرار رکھنا مشکل ہو جائے گا، اس لیے نام نہاد روحانیت، انسانی حقوق، این جی اوز کی آڑ میں جو بھی اسلامی تعلیمات، اسلامی اقدار و اعمال کے خلاف سوچتا ہے یا کام کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، بین الاقوامی اسلامی دشمن قوتیں انہیں مادی وسائل فراہم کرتی ہیں اور اس بات کی تربیت بھی دیتی ہیں کہ وہ کس طرح مسلمانوں کے ہمدرد، خیر خواہ بن کر کام کریں اور ان کے ایمان اور اعتقادات کو متزلزل کرنے اور بگاڑنے کے لیے کس طرح خوبصورت اور مسحور کن ناموں پر ان کی برین واشنگ کریں، ان کی مجبوریوں، غربت و افلاس، ضعیف الاعتقادی کا فائدہ اٹھائیں۔

حیدر آباد، کوٹری اور جام شورو کے لوگ ریاض احمد گوہر شاہی کے ماضی اور حال سے کافی حد تک واقف ہیں۔ اس کے کردار کے بعض انتہائی مکروہ پہلوؤں کی سرے گھاٹ اور لطیف آباد کے پرانے لوگ جہاں تصدیق کر سکتے ہیں، وہیں تھانے کے ریکارڈ سے بھی اس کا پتا چل سکتا ہے۔ ریاض احمد گوہر شاہی نے یہودیوں اور عیسائیوں کی دولت اور ان کے طفیل حاصل ہونے والے اثر رسوخ کے بل بوتے پر نام نہاد روحانیت کے نام پر قادیانیت جیسا فتنہ کھڑا کر کے اسلام، عیسائیت، ہندو ازم اور دیگر مذاہب کا فرق مٹانے اور سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی جو سازشیں شروع کر رکھی ہیں، وہ پوری امت مسلمہ کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ ان کا قلع قمع کرنا پاکستان کے علماء کرام، مشائخ عظام، دینی جماعتوں کی قیادت، فہم و فراست رکھنے والے تمام مسلمانوں

اور حکمرانوں کا فرض ہے اور اس پر اولین فرصت میں توجہ دی جانی چاہیے۔

ویسے گوہر شاہی فتنے کو قدرت نے لگام دینے اور اسے بے نقاب کرنے کے اسباب خود پیدا کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ میر پور خاص کی عدالت سے سزا سے پہلے اور بعد میں بھی گوہر شاہی اور اس کے کارندے یہ مؤقف اختیار کرتے رہے ہیں کہ توہین رسالت ﷺ، توہین قرآن اور شعائر اسلام کی توہین پر مبنی لٹریچر، اسٹیکرز اور کتب وہ خود نہیں چھپوا رہے بلکہ وہ تو ان کی اشاعت رکوا رہے ہیں۔ بیرون ملک رہنے والے عیسائی اور ہندو اپنے عقیدے کے مطابق گوہر شاہی سے محبت کے اظہار کے لیے یہ چیزیں چھپواتے ہیں لیکن 22 اپریل 2000ء کو فردوس کالونی حیدر آباد کے راجپوت پریس چھاپے کے دوران گوہر شاہی کی نئی کتاب ''دین الٰہی'' کی زیر طبع ہزاروں کاپیاں پکڑے جانے سے اس مؤقف کا جھوٹا ہونا ثابت ہو گیا اور یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ اسلام اور شعائر اسلام کی توہین پر مبنی گوہر شاہی کی کتابیں، کتابچے، ہینڈ بل، اسٹیکرز سب نہ صرف پاکستان بلکہ حیدر آباد میں چھپتے ہیں اور یہیں سے تقسیم کیے جاتے ہیں لیکن قانون کو دھوکا دینے کے لیے جعلسازی یہ کی جاتی ہے کہ ان پر پرنٹر، پبلشر کے نام اور مقام اشاعت پر امریکہ، آئر لینڈ یا کسی اور ملک کا لکھ دیا جاتا ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ گوہر شاہی اور اس کے خاص افراد دانستہ طور پر یہ توہین آمیز لٹریچر شائع کراتے ہیں، اس کا عیسائیوں ہندوؤں وغیرہ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

22 اپریل ہفتے کے روز صبح سوا دس بجے سخی پیر تھانے کے ایس ایچ او آغا عبدالمجید کی مقرر کردہ پولیس پارٹی نے انسپکٹر محمد شفیق راجپوت کی سرکردگی میں فردوس کالونی میں بشیر آئل مل والی گلی میں واقع راجپوت پریس پر اچانک چھاپہ مارا جہاں توہین رسالت ﷺ کے مجرم ریاض احمد گوہر شاہی کی نئی کتاب ''دین الٰہی'' (خدا کے پوشیدہ راز) زیر طبع تھی۔ اس کتاب کی ہزاروں زیر طبع کاپیاں پکڑی گئیں جبکہ ہزاروں کتب شائع ہو کر تقسیم ہو چکی تھیں۔ راجپوت پریس رجسٹرڈ بھی ہے یا نہیں، یہ پتا نہیں چل سکا لیکن باہر کے گودام نما نظر آنے والے دو بڑے ہال پریس کے لیے استعمال ہو رہے ہیں

اور غیر معمولی طور پر جدید آفسٹ کلر پرنٹنگ کی مشینیں لگی ہوئی ہیں۔ باہر پریس کی کوئی شناختی علامت نہیں، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ عمومی طور پر اس پریس میں بڑے پیمانے پر غیر قانونی کاروبار ہوتا ہے۔

پولیس نے کارروائی کے دوران پریس کے اندر سے پریس انچارج محمد اسماعیل ولد محمد یاسین ملک رہائش پذیر نزد مدینہ کپڑا مارکیٹ پریٹ آباد سمیت 29 ملازمین کو گرفتار کر لیا جبکہ کتاب کی زیر طبع ہزاروں کاپیاں، پلیٹیں اور دیگر متعلقہ اشیاء اپنی تحویل میں لے لیں۔ ان ملازمین نے پولیس کو بتایا کہ محمد قاسم نامی شخص کتاب کا میٹریل اور دیگر سامان پریس لے کر آیا تھا۔ چھپنے کے بعد کتاب ایک سوزوکی نمبر 0256 کے ذریعے مختلف علاقوں میں منتقل کی گئی جبکہ پریس کا مالک محمد عابد ولد حاجی عبدالرشید خانزادہ رہائش پذیر لطیف آباد نمبر 10 ہے۔ پولیس نے دیگر ملزمان کی گرفتاری کے لیے چھاپے مارے اور ساتھ ہی اسٹیشن روڈ پر عارف پلازہ کے عقب میں گوہر شاہی کے سابق مرید خاص عارف میمن کے گھر کے قریب اس کے گودام پر چھاپہ مار کر بھی کتاب کی چھپی ہوئی کاپیاں اور دیگر میٹریل برآمد کر لیا جہاں سے کچھ افراد بھی حراست میں لیے گئے۔ عابد خانزادہ کا بھائی شاہد خانزادہ معلومات کرنے تھانے پہنچا تو پولیس نے اسے بھی حراست میں لے لیا جس پر تیسرے روز عابد خانزادہ نے خود ہی گرفتاری پیش کر دی۔ اگرچہ پولیس کا کہنا ہے کہ اسے علاقے سے گزرتے ہوئے پکڑا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ عابد خانزادہ کے والد حاجی عبدالرشید خانزادہ نے خود ایک روز پہلے بعض علمائے کرام کو بتایا تھا کہ ان کا بیٹا پیر کو گرفتاری پیش کر دے گا۔ عابد خانزادہ کو تھانے میں دیگر 16 افراد سے الگ کمرے میں رکھا گیا ہے جہاں اسے تمام سہولتیں حاصل ہیں، شاید اس کی وجہ یہ بھی ہو کہ عابد خانزادہ کا ایک قریبی رشتہ دار طارق خانزادہ اسی تھانے میں اے ایس آئی ہے۔

راجپوت پریس میں گوہر شاہی کی کتاب چھ سات رنگوں میں مع تصاویر نہایت اعلیٰ قسم کے آرٹ پیپر پر چھپ رہی تھی۔ ملک کے اندر شاید ہی اس معیار کی کبھی کوئی

مذہبی کتاب شائع ہوئی ہو۔ یہ کتاب چھپ تو فردوس کالونی کے پریس سے رہی تھی لیکن اس کے صفحہ نمبر 2 پر ناشر کا نام آل فیتھ اسپریچوئل موومنٹ (زاہد گلزار، سبھاش شرما) تعاون آر اے جی ایس انٹرنیشنل برطانیہ اور امریکن صوفی انسٹیٹیوٹ، امریکہ۔ مقامِ اشاعت ورجینا۔ امریکہ۔ مقام اجراء 58۔ ناک موئل ڈرائیو اینٹرمBT41-IHE ناردرن آئرلینڈ اور پرنٹرز ای 1333 شیپرڈ ڈرائیو، سٹرلنگ ورجینا 2016 ریاست ہائے متحدہ امریکہ لکھا جا رہا تھا۔ یہ جعلسازی اس لیے کی جا رہی تھی تا کہ اس کے خلافِ اسلام مواد پر اعتراض کی صورت میں یہ موقف حسب روایت اختیار کیا جا سکے کہ یہ کتاب ملک سے باہر چھپی ہے۔

اس سلسلے میں سخی پیر پولیس نے ریاض گوہر شاہی، انجمن سرفروشان اسلام کے عالمی امیر وصی قریشی، گوہر شاہی کے بیٹے طلعت گوہر، تنظیم کے خاص افراد بشیر بھٹی، سید محمد قاسم، اسماعیل ملک اور راجپوت پریس کے مالک عابد خانزادہ کے خلاف ایف آئی آر نمبر 24/2000 درج کی ہے جس میں 295 اے، مذہبی جذبات مجروح کرنے، 295 بی قرآن پاک کی بے حرمتی کرنے، 295 سی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے، 298 اے امہات المومنینؓ، خلفائے راشدینؓ، صحابہ کرامؓ کی توہین کرنے کے علاوہ 109-34 پی پی سی کی دفعات شامل ہیں۔

میرپور خاص کی عدالت سے توہین رسالت ﷺ کے مقدمہ میں سزا پانے کے بعد سے گوہر شاہی خود مفرور ہے (ملک سے باہر ہے)۔ عابد راجپوت اور اسماعیل ملک پولیس کی تحویل میں ہیں جبکہ طلعت گوہر، قاسم، بشیر بھٹی اور وصی قریشی بھی ابھی پکڑے نہیں جا سکے ہیں، پریس اور اس کے گودام سر بمہر کر دیئے گئے ہیں۔

............❁............

خانہ کعبہ سے بھی گوہر شاہی فتنے کی مذمت میں فتوی صادر ہو گیا ہے، جو اس بات کی علامت ہے کہ قدرت نے خود اس فتنہ کی سرکوبی کے اسباب پیدا کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ جو مسلمان ضعیف الاعتقادی، سادہ لوحی یا کسی مفاد کے سبب گمراہی کا شکار ہو

گئے تھے، اب انہیں بھی رب ذوالجلال کی رحمت و مغفرت پر مکمل بھروسا کرتے ہوئے حق کی روشنی میں آ جانا چاہیے کیونکہ اتمام حجت ہو چکا ہے۔

فردوس کالونی کے راجپوت پریس پر 22 اپریل 2000ء کو سخی پیر تھانہ کی جمعیت نے چھاپہ مار کر گوہر شاہی کی کتاب ''دین الٰہی'' کی غیر قانونی طور پر زیرِ طبع ہزاروں کاپیاں برآمد کر لی تھیں اور ریاض احمد گوہر شاہی، اس کے بیٹے طلعت گوہر، انجمن سرفروشان کے عالمی امیر وصی قریشی، پریس کے مالک عابد خانزادہ، منیجر محمد اسماعیل ملک، خصوصی کارندے محمد قاسم، شبیر بھٹی کے خلاف توہین رسالت ﷺ، توہین قرآن پاک اور توہین صحابہؓ کا مقدمہ درج کیا تھا۔ اب مقدمے کا چالان انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت حیدر آباد میں پیش کر دیا گیا ہے جس میں عابد خانزادہ اور محمد اسماعیل ملک کو گرفتار (دونوں جیل میں ہیں) اور باقی 5 ملزموں کو مفرور ظاہر کیا گیا ہے۔ گوہر شاہی تو ملک سے باہر ہے، جبکہ دیگر ملزم روپوش ہیں۔

آمنہ قتل کیس، عبدالمجید خاصخیلی قتل کیس اور گوہر شاہی کے خلاف دیگر مقدمات میں تفتیش کرنے والے زیادہ تر پولیس افسران اور دیگر تفتیشی ایجنسیوں کے اہلکار سودے بازی کر کے قیمت وصول کر کے تفتیش کا رُخ تبدیل کرتے رہے یا محدود طور پر کارروائی کر کے اسے تحفظ دیتے رہے، اس لیے گوہر شاہی کے کارندے یہ پروپیگنڈا کرتے رہے کہ جو پولیس افسر گوہر شاہی کے خلاف قدم اٹھائے گا، وہ اسے اپنی روحانیت کے زور پر بھسم کر دیں گے۔ اب گوہر شاہی کے خلاف نیا مقدمہ درج ہونے پر بھی اس کے کارندوں نے یہی پروپیگنڈا شروع کیا کہ وقتی طور پر ''شر'' کی قوتیں غالب ہو گئی ہیں، لیکن بہت جلد گوہر شاہی کے مخالفین چت ہو جائیں گے۔ یہ گمراہ کن پروپیگنڈا اس وقت دم توڑ گیا جبکہ سخی پیر تھانہ اور پنیاری تھانہ کی پولیس کی بھاری جمعیت نے حیدر آباد سے جا کر دریائے سندھ کے دائیں کنارے واقع صنعتی شہر کوٹری کے مضافاتی علاقے خدا کی بستی میں گوہر شاہی فتنے کے مرکز آستانہ گوہر شاہی پر مفرور ملزموں کی تلاش میں چھاپہ مارا، تلاشی لی اور گوہر شاہی کے بھائی طارق محمود اور ایک

خصوصی کارندے منیر میمن کو حراست میں لے کر تھانہ لے گئی۔توہین رسالتؐ کے جرم میں عدالت سے عمر قید کی سزا پانے کے بعد گوہر شاہی تو ملک سے مفرور ہو چکا ہے، اس لیے اب گوہر شاہی کے نیٹ ورک کو چلانے میں اس کے بھائی کا کافی عمل دخل بتایا جا رہا ہے۔ آستانہ گوہر شاہی پر پولیس کے چھاپے اور گرفتاریوں نے گوہر شاہی کی نام نہاد روحانیت کے کرشموں کی اصلیت کھول دی ہے اور لوگ دہشت اور فریب سے نکل رہے ہیں۔

راجپوت پریس پر چھاپے کے دوران گوہر شاہی کی زیر طبع کتاب کی جو ہزاروں کاپیاں پکڑی گئی تھیں، ان میں پرنٹر، پبلشر اور مقام اجراء آئرلینڈ، برطانیہ، امریکہ لکھ کر کھلا فراڈ کیا جا رہا تھا جو بے نقاب ہو گیا جس پر کہا گیا کہ کتاب تو تمام کی تمام ملک سے باہر ہی تیار ہوئی تھی، لیکن صرف چھاپنے کا انتظام یہاں کیا گیا تھا مگر تحقیقات کے دوران یہ حقیقت سامنے آئی کہ کتاب کا سرورق بھی یہیں تیار ہوا تھا۔ کتابت اور تزئین بھی یہیں ہوئی اور سارے عمل میں شریک ایمان فروش افراد نے گوہر شاہی کے پاس یہود و ہنود کی جمع دولت میں سے خوب حصہ وصول کیا۔گوہر شاہی کا سارا لٹریچر پہلے بھی حیدرآباد میں ہی چھپتا رہا ہے۔ چھپائی اور اس سے متعلق کام کرنے والے اب نشانات مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں۔کتاب کی پلیٹیں تیار کرنے والے پلیٹیں ضائع کر رہے ہیں۔ چھپائی کرنے والے ردّی تک راتوں کو اٹھوا کر غریب نواز پل کے قریب کچے مٹکے اور برتن بنانے والی بھٹیوں میں جلا رہے ہیں، کوئی پرانے ملازمین کو اِدھر اُدھر کر رہا ہے اور زبان بند رکھنے کی قیمت ادا کی جا رہی ہے۔اس طرح اب کلی طور پر گوہر شاہی کی جعلسازی بے نقاب ہو گئی ہے۔ عابد خانزادہ کا خاندان گوہر شاہی کی کتاب 'دین الٰہی' کی اشاعت کو پہلی غلطی بتاتا ہے جو کہ پانچ گنا زیادہ معاوضے کے لالچ میں کی گئی لیکن تحقیقات سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ ''راجپوت پریس'' گوہر شاہیت کا ترجمان اخبار ''سرفروشان اسلام'' کئی ماہ تک چھاپتا رہا ہے۔

ذمہ دار ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ عابد خانزادہ کو بچانے کے لیے اعلیٰ سطح پر کوششیں کی جا رہی ہیں۔ عابد خانزادہ کا خاندان جہاں انتظامیہ میں اعلیٰ سطح پر اپنا اثر و

رسوخ استعمال کر رہا ہے، وہیں پریس کے منیجر اسماعیل ملک کو بھی ترغیب وتحریص اور دباؤ کے ذریعے اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ وہ عدالت میں اعتراف کرے کہ توہین رسالتؐ اور توہین قرآن پر مبنی گوہر شاہی کی کتاب غیر قانونی طور پر چھاپنے کا سارا انتظام اسی نے کیا تھا۔ عابد خانزادہ کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسماعیل ملک کو یقین دلایا جا رہا ہے کہ دولت اور اثر ورسوخ کے بل بوتے پر اسے بچا لیا جائے گا۔ اس طرح اسے قربانی کا بکرا بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے کیونکہ اس صورت میں اسے خصوصی عدالت سے موت کی سزا کا فیصلہ یقینی ہو جائے گا۔ ادھر یہ بات بھی علم میں آئی ہے پرنٹنگ پریس والوں کی یونین کے ایک عہدیدار نے بھی ''دین الٰہی'' نامی گوہر شاہی کی کتاب میں سرمایہ لگایا تھا۔ یونین کے کچھ عہدیدار بھی عابد خانزادہ کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں اور اکثر ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں نظر آتے ہیں اور بار بار تھانے آتے جاتے دیکھے گئے ہیں۔ ایک ملزم قاسم کو شہر کے مرکزی علاقوں میں ہی دیکھا گیا ہے لیکن شاید پولیس بروقت اس پر ہاتھ نہیں ڈال سکی۔

یہ ساری صورت حال اس بات کو واضح کر رہی ہے کہ قدرت نے فتنہ گوہر شاہی کو سرکوبی کا خود سامان پیدا فرما دیا ہے۔ اس ضمن میں نئی اہم ترین یہ بات ہوئی ہے کہ مسجد الحرام کے امام اور خطیب شیخ محمد بن عبداللہ السبیل نے بھی گوہر شاہی فتنے کی مذمت میں فتویٰ جاری کر دیا ہے۔

گوہر شاہی نے جہاں جھوٹ اور فریب کا ہر طرف جال بُننے کی کوشش کی، وہیں روئے زمین پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے مقدس ترین گھر خانہ کعبہ اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بہتان تراشنے میں شرم محسوس نہیں کی۔ نعوذ باللہ پہلے حضور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بیان دیا (جو سرفروش اخبار میں چھپا) کہ میری اور حضور اکرم ﷺ کی روحیں آسمان پر ساتھ رہتی تھیں اور ان میں بڑی انسیت تھی۔ جب نبی اکرم ﷺ زمین پر آئے تو انہوں نے حجر اسود میں میری (گوہر شاہی کی) شبیہہ کو دیکھ کر پہچان لیا اور اسے بوسہ دیا۔ پھر گوہر شاہی نے یہ جھوٹ باندھا کہ خانہ کعبہ کے امام حماد

بن عبداللہ نے بھی میری (گوہر شاہی) کی تصویر حجر اسود میں نظر آنے کی تصدیق کی ہے۔ امام کعبہ نے واضح کیا کہ گوہر شاہی یا کسی اور کی کوئی تصویر حجر اسود میں نظر نہیں آ رہی۔ گوہر شاہی امام مہدی نہیں بلکہ سب سے بڑا جھوٹا اور دجالوں میں سے ایک دجال ہے۔ فضیلت مآب شیخ حرم نے مزید بتایا ہے کہ حرم شریف میں حماد بن عبداللہ نام کا کوئی امام ہی نہیں ہے۔ امام کعبہ کے اس واضح اور دوٹوک فتوے نے گوہر شاہی فتنے کو قطعی بے نقاب کر دیا ہے۔

............❁............

ریاض گوہر شاہی نے نام نہاد روحانی بہروپ دھار کر بے تحاشا دولت جمع کی۔ بڑی جائیدادیں بنائیں۔ بہتر ہوتا کہ اس کا خاندان اسی کو مل بانٹ کر کھانے پر اکتفا کرتا، لیکن اس کے خاندان اور پیروکاروں میں دولت اور املاک پر قبضے کی دوڑ شروع ہو گئی اور اب کچھ عرصے سے گوہر شاہی کی دکانداری کو پھر منظّم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تا کہ مزید مال و دولت سمیٹنے کا راستہ کھل سکے اور یہود و ہنود سے موجودہ سازگار عالمی فضا میں رابطے بحال کر کے ان کی سرپرستی پہلے سے زیادہ حاصل کی جا سکے۔

مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کی طرف سے کرسمس کے موقع پر حیدرآباد اور دیگر علاقوں میں ''مسیح عیسیٰ ابن مریم کو یوم ولادت مبارک ہو'' کے عنوان سے ایک پوسٹر چسپاں کیا گیا۔ جس میں کہا گیا ہے کہ ''اس متبرک موقع پر ہم اعلان کرتے ہیں کہ مسیح ابن مریم اس دنیا میں تشریف لا چکے ہیں''۔ ''امام مہدی گوہر شاہی گوشہ نشینی میں ہیں اور پوری کائنات آپ کی منتظر ہے، حامل روح القدس عیسیٰ ابن مریم اور امام مہدی گوہر شاہی کا اس دنیا کے قلوب پر تسلط قائم ہو جائے گا، کیونکہ وہ عنقریب دجال اور اس کے شیطان صفت ساتھیوں کو شکست دیں گے۔''

گوہر شاہی کے خلاف مقدمے کی اصل بنیاد بننے والا گستاخانہ اسٹیکر ''لا الہ الا اللہ ریاض احمد گوہر شاہی'' گوہر شاہی کی زندگی میں **1999**ء میں اس کی سالگرہ کے موقع پر خود انجمن نے چھپوایا تھا اور گوہر شاہی کے آستانے کے مختلف مقامات پر چسپاں کیا

گیا تھا۔اسی طرح گوہر شاہی کی زندگی میں اس کی آخری کتاب ''دین الٰہی'' منظر عام پر آئی تھی۔کتاب کا نام دین الٰہی، کیا اکبر کے دین الٰہی سے متاثر ہو کر لکھا ہے؟ اس کتاب کو خدا کے پوشیدہ رازوں پر مشتمل قرار دیا گیا ہے۔مہدی فاؤنڈیشن نے اب اس کتاب کی بڑے پیمانے پر اشاعت کا اہتمام کیا ہے اور اس کا ترجمہ دنیا کی 7 زبانوں میں کیا گیا ہے۔

کتاب ''دین الٰہی'' کے پیش لفظ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ''وہ دن دور نہیں جب تعلیمات گوہر شاہی کی بدولت اس دنیا میں تمام مذاہب ایک ہو کر دین الٰہی میں داخل ہوں گے اور پوری دنیا میں اس انقلاب کی بدولت امن قائم ہوگا۔'' گویا یہ کتاب کا نام نہیں بلکہ اسلام کے مقابلے میں ایک نئے دین کا نام ہے۔گوہر شاہی اپنی زندگی میں اپنی تصاویر سورج، چاند، حجر اسود میں نظر آنے کے جھوٹے دعوے کر کے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہا۔''کتاب الٰہی'' میں بھی ایسی متنازعہ اور گستاخانہ رنگین تصاویر شائع کی گئی ہیں۔اس کتاب کی خرافات کا تفصیلی ذکر یہاں ممکن نہیں،صرف چند حوالوں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔صفحہ نمبر 51 پر ''فرمان گوہر شاہی'' کے عنوان سے لکھا گیا ہے۔

❑ ''تمام انسانوں کی ارضی ارواح اس دنیا میں کئی بار دوسرے جسموں میں جنم لیتی ہیں۔ پاکیزہ لوگوں کی ارواح پاکیزہ جسموں میں جبکہ حضور پاک ﷺ کی ارضی ارواح کو مہدی علیہ السلام کے لیے روکا ہوا تھا، جس طرح آپ ﷺ کے جسم کے کسی بھی علیحدہ حصے یعنی ہاتھ یا پاؤں کو بھی آمنہ کا لعل کہہ سکتے ہیں، اسی طرح حضور ﷺ کی سماوی روح کے کسی علیحدہ حصے کو بھی عبداللہ کا فرزند اور آمنہ کا لعل کہا جا سکتا ہے۔اہل بیت کی ارواح بھی اہل بیت میں ہی شامل ہیں۔''

نعوذ باللہ گوہر شاہی نے بالواسطہ نبوت کا دعویٰ بھی کر دیا، وہ امام مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا رہا اور اس میں اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کی روح، امام مہدی کے جسم میں منتقل ہونے کی بات کر کے اپنا ذہن واضح کر دیا۔ ارواح کا دوسرے جسموں میں داخل ہو کر دنیا میں آنا آواگون کا ہندوؤں کا عقیدہ ہے۔نعوذ باللہ گوہر شاہی نے اس کا اطلاق حضور نبی برحق آخر الزماں ﷺ پر کرنے کی مکروہ جسارت بھی کر ڈالی۔

کتاب کے صفحہ نمبر 9 پر ''جشن منانے کی وجوہات'' کے عنوان سے لکھا گیا ہے:

❑ 15 رمضان 1977ء کو اللہ کی طرف سے خاص الہامات کا سلسلہ بھی شروع ہوا تھا۔ راضیہ مرضیہ کا وعدہ اور مرتبہ بھی ارشاد ہوا تھا چونکہ آپ کے ہر مرتبے اور معراج کا تعلق پندرہ رمضان سے ہے، اس لیے اسی خوشی میں جشن شاہی اس روز منایا جاتا ہے۔ یہاں دانستہ ایسی اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں جن کا تعلق صرف حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ سے ہے۔

اس صفحے پر یہ عبارت ملاحظہ فرمائیے۔

❑ ''چاند، سورج حجر اسود، شیومندر اور کئی دوسرے مقامات پر بھی تصویر گوہر شاہی نمایاں ہونے کے بعد اکثر مسلم اور غیر مسلم کا خیال اور یقین ہے کہ یہی شخصیت مہدی، کالکی اوتار اور مسیحا ہے، جس کا مختلف مذہبی کتابوں میں ذکر آیا ہے۔

صفحہ نمبر 23 کے آخری پیراگراف کے آغاز کی سطر ہے:

❑ ''اگر کوئی بھی آپ کے تصور میں اگر آپ کی مدد نہ کرے تو پھر گوہر شاہی کو ہی آزما کر دیکھیں، مذہب کی قید نہیں۔ یقین جانیے چاند والی صورت (گوہر شاہی تصویر کی طرف اشارہ) بہت سے لوگوں سے ہر زبان میں بات چیت بھی کر چکی ہے آپ بھی دیکھ کر بات چیت کی کوشش کریں۔

صفحہ نمبر 39 پر تحریر ہے:

❑ ''اس علم کے متعلق ابوہریرہ نے فرمایا تھا کہ مجھے حضور ﷺ سے دو علم عطا ہوئے۔ ایک تمہیں بتا دیا، اگر دوسرا بتاؤں تو تم مجھے قتل کر دو۔ تاریخ گواہ ہے کہ جنہوں نے بھی اس علم کو کھولا، شاہ منصور اور سرمد کی طرح قتل ہوئے اور آج ہم (گوہر شاہی) بھی اس علم کو عام کرنے کی وجہ سے قتل کے دہانے پر کھڑے ہیں'' (نعوذ باللہ) اس طرح گوہر شاہی نے صحابی رسول حضرت ابوہریرہؓ کی طرح ان کے برابر کے علوم سے بہرہ ور ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

صفحہ نمبر 48 پر ''گوہر شاہی کا عقیدہ'' کے عنوان سے لکھا ہے:

❑ ''سب مذاہب کے نیکوکاروں اور عابدوں کو ایک لائن میں کھڑا کر دیا جائے، اب تو کہو کس کو دیکھے گا؟ جس طرح تیری نظر چمکتے ہوئے ستاروں پر پڑتی ہے، وہ مریخ ہو یا عطارد ہو یا بے نام ستارہ، اسی طرح اب بھی چمکتے دلوں کو دیکھتا ہے، وہ مذہب والے ہوں یا بے مذہب۔''

گوہر شاہی کا یہ وہی عقیدہ ہے جو وہ دوسرے انداز میں بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تک رسائی حاصل کرنے کے لیے روحانیت اختیار کرو خواہ تمہارا کسی بھی مذہب سے تعلق ہو۔ اللہ تعالیٰ تک رسائی کے لیے ایمان لانے کی کوئی ضرورت نہیں، اس میں یہی کہا گیا ہے کہ کوئی اسلام کو مانے یا نہ مانے یا اسلام کے سوا کسی اور مذہب سے بھی تعلق رکھتا ہو، اگر اس کا دل چمکدار ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ ہوگا۔

یہ انتہائی افسوس اور صدمے کا مقام ہے کہ توہین رسالت ﷺ، توہین صحابہؓ اور توہین شعائر اسلام کا مجرم قرار پانے کے باوجود گوہر شاہی کی تصنیفات پر ملک میں نہ تو پابندی عائد کی گئی اور نہ ان کے پیروکاروں کی سرگرمیوں کو روکا گیا ہے۔ دنیا کی کئی زبانوں میں اعلیٰ معیار کی کتب، پوسٹر اور دیگر پروپیگنڈا لوازمہ کی اشاعت اور سرگرمیوں کے لیے اتنا سرمایہ کہاں سے آ رہا ہے؟ اس کا پتہ چلانے کی کوئی ضرورت بھی محسوس نہیں کی گئی۔ اب المہدی فاؤنڈیشن کی آڑ میں فساد برپا کرنے کے لیے مہم شروع کی گئی ہے لیکن اس کے سدباب کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا جا رہا، شاید کسی بڑے حادثے کا حکمرانوں اور انتظامیہ کو انتظار ہے؟

............❀............

موسم سازگار دیکھ کر بہت سے کیڑے مکوڑے بھی گندے نالوں اور نالیوں سے نکل آتے ہیں اور گندگی میں اضافے کا سبب بننے میں اپنا خوب کردار ادا کرتے ہیں۔ اس وقت بھی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت و عداوت رکھنے والوں اور ان کے آلہ کاروں کے لیے عالمی اور مقامی طور پر موسم اچھا ہے، اس لیے انہوں نے دنیا کی واحد اسلامی نظریاتی مملکت و جوہری قوت کے خلاف سازشوں کا جال پھیلانا شروع کر رکھا

ہے۔اس کے لیے عالم کفر کے سرخیل امریکہ اوراس کے اتحادی یہود و ہنود نے بے پناہ وسائل جھونک دیئے ہیں۔ اسلحے اور بارود کے ساتھ تخریب کاری اور دہشت گردی کے علاوہ نظریاتی وفکری دہشت گردی سے انتشار، تفرقہ اورنفرتوں کی آبیاری کی جارہی ہے۔

ریاض احمد گوہرشاہی بظاہراپنے آپ کوایک صوفی اور روحانی شخصیت کے طور پر پیش کرتا تھالیکن اپنی موت سے پہلے وہ کھلے طور پر امام مہدی ہونے کا دعویٰ کر چکا تھا۔اس کی نام نہاد و روحانی تعلیمات کا حاصل یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ تک رسائی اوراس کی خوشنودی حاصل کرنے اور آخرت کی کامیابی کے لیے ایمان لانا ضروری نہیں بلکہ کوئی بھی شخص ہندو، عیسائی، یہودی، آتش پرست رہتے ہوئے بھی یہ مقصد حاصل کر سکتا ہے۔تمام مذاہب کو یکجا کرنے اور مذاہب کی تفریق کے بغیر روحانیت اختیار کر کے اللہ تک رسائی حاصل کرنے کے نعرے، گوہرشاہی کی ہر کتاب اوراس کے پیروکاروں کے جاری کردہ ہینڈ بلز، پمفلٹس اوراسٹیکرز میں عام دیکھے اور پڑھے جاسکتے ہیں۔گوہرشاہی کی موجودگی میں کوٹری میں اس کے نام نہاد روحانی مرکز اور عام جگہوں پر ایک اسٹیکر بڑی تعداد میں 1998ء میں چسپاں اور تقسیم کیا گیا تھا جس میں کلمہ طیبہ میں کھلی تحریف کی گئی تھی۔محمد رسول اللہ ﷺ کی جگہ نعوذ باللہ ریاض احمد گوہرشاہی لکھا گیا تھا، اس طرح ختم نبوت سے نہ صرف صریحاً انکار کیا گیا تھا بلکہ گوہرشاہی نے اپنے آپ کواس مرتبے پر کھڑا کرنے کی ناپاک جسارت کی تھی۔جب اس پر بڑے پیمانے پراعتراض ہوااوراحتجاج کیا گیا تو گوہرشاہی نے اس اسٹیکر کی اشاعت کی ذمہ داری اپنے غیر مسلم عیسائی اور ہندو پیروکاروں پر ڈال دی تھی۔ حالانکہ یہ اسٹیکر حیدر آباد کے مقامی پریس سے خود انجمن سرفروشان اسلام کے ذمہ داروں نے چھپوایا اور تقسیم کرایا تھا۔

گوہرشاہی کی کتابوں اور اس کے پیروکاروں کے شائع کردہ کتابچوں میں مسلمانوں کے مسلمہ عقائد اور بنیادی ایمانیات کے خلاف اور بھی بہت کچھ ریکارڈ پر لایا گیا تھا۔ 7 دسمبر 1998ء کوگوہرشاہی نے کوٹری میں ایک پریس کانفرنس کی تھی جوشدید گستاخانہ اور دلآزار تھی، گوہرشاہی کے خلاف ٹنڈوآدم تھانے میں علامہ احمد میاں حمادی

نے جو مقدمہ نمبر 108/99 درج کرایا تھا، اس کی بنیاد یہی کفریہ اسٹیکر تھا اور پھر 11 مارچ 2000ء کو انسداد دہشت گردی کی عدالت میرپور خاص کے جج جناب عبدالغفور میمن نے توہین رسالت ﷺ، توہین قرآن اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کا مجرم قرار دیتے ہوئے گوہر شاہی کو تین بار عمر قید اور یوں مجموعی طور پر 92 سال قید کی سزا سنائی تھی اور اپنے فیصلے میں لکھا تھا کہ مجرم سزائے موت کا حقدار ہے لیکن چونکہ مفرور ہونے کی وجہ سے عدالت میں خود پیش ہو کر اس نے مقدمے کی پیروی نہیں کی، اس لیے اسے عمر قید کی سزا سنائی گئی ہے۔

اس پس منظر کو بیان کرنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ ''مہدی فاؤنڈیشن پاکستان'' نے ان دنوں گوہر شاہی کو امام مہدی ثابت کرنے کے لیے نہ صرف مہم شروع کر رکھی ہے بلکہ اسلامی تنظیموں اور دینی مدارس کے خلاف دشنام طرازی بھی اس مہم کا باقاعدہ حصہ ہے۔ اس کے لیے نہ صرف مظاہرے، سیمینار، جلسے کرائے جا رہے ہیں بلکہ انٹرنیٹ پر بھی کفریہ مواد بڑے پیمانے پر پھیلایا گیا ہے۔ بڑے پیمانے پر مالی وسائل استعمال کرنے اور لالچ و ترغیبات کے باوجود عام مسلمانوں کو مہدی فاؤنڈیشن کے پروگراموں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے لیکن عیسائی مشنریز اور بیرونی سرمائے سے امریکی اور مغربی ایجنڈے پر کام کرنے والی این جی اوز کو آگے لایا گیا ہے تاہم پھر بھی کہیں کوئی بہت بڑا پروگرام منعقد نہیں ہو سکا۔ نوجوان لڑکیوں کو چست جاذب نظر لباس پہنا کر بھی مظاہروں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مہدی فاؤنڈیشن حیدرآباد کے مظاہرے میں ایسی لڑکیوں کو بسوں میں بھر کر کراچی سے لایا گیا تھا۔ گوہر شاہی بہت قیمتی گاڑی میں جب شہر میں گھومتا پھرتا تھا تو کچھ نوجوان لڑکیاں ان کے ساتھ ضرور ہوتی تھیں۔ غالباً گوہر شاہی کی روحانیت انہی کے دم قدم سے تھی۔ مہدی فاؤنڈیشن والے بھی شاید اسی کی یاد تازہ کرنے کے لیے نوجوان لڑکیوں کو اپنے پروگراموں میں پیش کرنے کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں۔

گوہر شاہی اپنے خلاف قتل، توہین رسالت ﷺ اور توہین قرآن کے مقدمات درج ہونے کے بعد ملک سے فرار ہو گیا تھا۔ نومبر 2001ء میں بیرون ملک

ہی اس کا انتقال ہو گیا تھا اور اس کی مسخ شدہ لاش لا کر کوٹری میں دفن کی گئی تھی۔ اس وقت گوہر شاہی کے والد اور بیٹیوں سمیت خاندان نے یہی پروپیگنڈا کیا تھا کہ ”حضرت دنیا سے پردہ فرما گئے ہیں اور مناسب وقت پر واپس دنیا میں آئیں گے“ اب مہدی فاونڈیشن کے کرتا دھرتا گوہر شاہی کو مہدی ثابت کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ انہیں آسمان پر اٹھا لیا گیا ہے۔ مہدی فاؤنڈیشن نے اپنا تحریری موقف جاری کیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ”یہی دور آخر ہے امام مہدی سیدنا گوہر شاہی بھی (چاند پر منجانب اللہ، تصویر کے ظہور اور دین الٰہی (گوہر شاہی کی کتاب) کی روشنی میں منظر عام پر آ چکے ہیں اور عیسیٰ (ریاض گوہر شاہی) بھی اس دنیا میں تشریف لے آئے ہیں عیسیٰ کی چاند اور حجر اسود پر تصویر ظاہر ہو چکی ہے۔“

مہدی فاؤنڈیشن کی آفیشل ویب سائٹ goharshahi.com کے پہلے صفحے پر تو انتہا کر دی گئی ہے اور گوہر شاہی کو نعوذ باللہ مالک الملک قرار دیا گیا ہے۔ گزشتہ سال ایسے پوسٹرز اور ہینڈ بل بھی لائے گئے تھے۔ گوہر شاہی کے اخبار ہاتف مہدی کی مئی کی اشاعت میں جو اقتباسات شائع ہوئے ہیں، ان میں نعوذ باللہ، لا الہ اللہ ریاض گوہر شاہی کے کلمہ کو سب کلموں سے افضل قرار دیا گیا ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری اور نسب کے حوالے سے ایسی گستاخانہ الزام تراشی کی گئی ہے کہ کوئی مسلمان اس کو دہرانے کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ گوہر شاہی کو حضرت عیسیٰ کا مرشد بتایا گیا ہے۔ اس ملعون کو رب الارباب (تمام ربوں کا رب) لکھا گیا ہے۔

.... ❁ ....

کوٹری کے آستانہ شاہی کے مالک ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنی زندگی میں مختلف بہروپ اختیار کر رکھے تھے، جن کے ذریعے وہ اپنی اصل شخصیت اور شناخت کو چھپاتا تھا۔ ان میں سے ایک روحانیت کا لبادہ تھا اور اس کے لیے ہر فریب، پروپیگنڈا کرنے، عام سادہ لوح لوگوں خصوصاً خواتین کو پھانسنے کے لیے اس نے کئی تنظیمیں بنا رکھی تھیں، جن میں سے ایک انجمن سرفروشان اسلام تھی جس کو بعد میں ”عالمی“ کہا

جانے لگا۔اس کا امیر تقریباً دوعشروں سے ایک ریٹائرڈ ٹیچر وصی محمد قریشی چلا آ رہا تھا جو کہ گوہر شاہی کی زندگی میں اس کا معتمد خاص تھا۔ 15 دسمبر 2011ء کو اسے لطیف آباد نمبر 5 میں ان کے گھر کے سامنے موٹر سوار افراد نے فائرنگ کر کے قتل کر دیا اور فرار ہو گئے۔ بی سیکشن لطیف آباد تھانے میں قتل کی ایف آئی آر نامعلوم ملزموں کے خلاف درج کرائی گئی ہے، تاہم ایک ہفتہ گزرنے کے باوجود پولیس ملزموں کا سراغ لگانے میں کوئی پیش رفت نہیں کر سکی اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ معاملے کو دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور مقتول کے پسماندگان خوفزدہ ہیں۔ گوہر شاہی کے پیروکار عام ضعیف الاعتقاد سادہ لوح لوگوں کو شاید اس کا علم نہ ہوا لیکن تنظیم کو جو لوگ اگلی صفوں سے چلا رہے ہیں، وہ بخوبی جانتے ہیں کہ روحانیت کے اندر کے رازوں کو چھپانے کے لیے رازوں سے واقف ہو جانے والوں کو اور اختلاف کرنے والوں کو راستے سے ہٹا دینے کی روایت قائم ہے۔ گوہر شاہی اور تنظیم کے اربوں روپے کے اثاثوں اور منافع بخش گدی کے تنازعات کے باعث گروہ بندی بھی اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں اور کئی معاملات عدالتوں میں بھی اس حوالے سے زیر سماعت ہیں۔ وصی قریشی کو راستے سے ہٹانے کا اصل سبب کیا بنا، یہ تو اگر پولیس سنجیدگی اور دیانتداری سے تحقیقات کرے گی تو ہی پتہ چل سکے گا، لیکن ابتدائی طور پر پولیس حکام یہی سمجھتے ہیں کہ گوہر شاہی کی بیوہ کا مہدی گروپ اور وصی قریشی کی انجمن ایک دوسرے مقابل کھڑے تھے۔

حیدر آباد کا جڑواں شہر کوٹری دریائے سندھ کے دائیں کنارے واقع ہے۔ دونوں کے درمیان قدیم ریلوے پل آمد و رفت کا واحد ذریعہ ہے۔ کوٹری بیراج کے پل سے فاصلہ طویل ہو جاتا ہے، کوٹری کی خورشید شاہ کالونی کے ساتھ خدا کی بستی کے نام سے آبادی ہے جہاں گوہر شاہی نے اپنا آستانہ قائم کیا تھا۔ گوہر شاہی اس سے پہلے حیدر آباد سرے گھاٹ، لطیف آباد نمبر 11 جام شورو میں سندھ یونیورسٹی کے قریب قیام پذیر تھا جو بعد میں گوہر شاہی کے نام سے ایک روحانی گدھی بنا کر بیٹھ گیا اور ایک عام مزدور شخص چند برسوں میں کروڑ پتی بن گیا۔

گوہر شاہی کے اس آستانے کے اسرار سے واقف لوگوں کی تعداد بھی کم نہیں ہے، لیکن پیسے، اثر و رسوخ اور وحشیانہ طرزِ عمل سے لوگوں کی زبانیں بند رکھی گئیں۔ یہاں سرکاری اور پولیس افسران اور ایجنسیوں کے لوگوں کا عام آنا جانا کئی عشروں سے ہے جن کی ہر طور پر یہاں خدمت کا اہتمام ہوتا تھا۔ اس لیے وہ بھی گوہر شاہی اور اس کے کارندوں کی سرپرستی کرتے تھے اور زبان کھولنے والوں کو راستے سے ہٹانے میں مدد فراہم کرتے تھے۔ اس سے پہلے 4 اور 5 نومبر 1997ء کی درمیانی شب آستانے میں ایک مریدنی آمنہ کو پراسرار طور پر قتل کر دیا گیا تھا، اس لیے کہ وہ گوہر شاہی کی خلوت کے رازوں سے واقف ہو گئی تھی۔

انجمن سرفروشان اسلام انٹرنیشنل، مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، آل فیتھ سپریچوئل موومنٹ کے سربراہ ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف اس کے وضع کردہ عقائد کی بنیاد پر ٹنڈو آدم تھانے میں ایف آئی آر نمبر 108/99، بتاریخ 18 نومبر 1999ء کو درج ہوئی تھی اور اس مقدمے کا چالان انسداد دہشت گردی کی عدالت میر پور خاص میں پیش ہوا۔ کیس نمبر SP 1, 27/99 ریاست بنام ریاض احمد گوہر شاہی ولد فضل حسین مغل سکنہ خدا کی بستی کوٹری کئی ماہ تک زیر سماعت رہا اور 11 مارچ 2000ء کو عدالت کے فاضل جج جناب عبدالغفور میمن نے 38 صفحات پر مشتمل تاریخی فیصلہ صادر کیا تھا جو ثابت کرتا ہے کہ گوہر شاہی کے خود ساختہ عقائد، اسلام کے بنیادی عقائد اور ایمانیات سے قطعی متصادم ہیں اور مسلمانوں کے مسلمہ مسالک اور مکاتب فکر سے بھی اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، بلکہ اس نے ''خواہ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب یا فرقہ سے ہو، اللہ کی پہچان اور رسائی کے لیے روحانیت سیکھیں'' کا نعرہ اختیار کر کے عملاً نبوت اور حضور نبی اکرم ﷺ کے 'خاتم النبیین' ہونے کا انکار کیا اور اپنا نیا مذہب ایجاد کر لیا اور اپنے آپ کو امام مہدی اور نعوذ باللہ مرتبہ نبوت کے قریب ثابت کرنے کے لیے گمراہ کن تحریروں کا ایک طوفان کھڑا کیا۔ اس کے لیے قیامت تک کے لیے نازل کلام اللہ،

قرآن مجید اور اس کی تشریح پر مبنی ارشادات نبوی ﷺ احادیث پاک میں تحریف کی گھٹیا اور کفریہ جسارت بھی کی اور اپنی آخری کتاب کا نام 'دین الٰہی' رکھ کر خود ہی واضح کر دیا کہ وہ دین اکبری سے بھی آگے بڑھ کر ایک خود ساختہ مذہب کا بانی ہے۔

فاضل عدالت میں گوہر شاہی کی اپنی کتابوں، اس کی تنظیموں کے جرائد کی تحریروں اور گوہر شاہی کے بیانات کے حوالے سے اس کے مذہبی عقائد پر بہت باریک بینی سے جرح و بحث کی گئی تھی۔ فاضل عدالت نے گوہر شاہی کی طرف سے سرکاری خرچ پر وکیل مقرر کیا تھا۔ گوہر شاہی خود تو عدالت میں پیش نہیں ہوا لیکن اس کی تنظیموں کے عہدیدار اس وکیل صاحب سے مستقل رابطے میں رہتے تھے اور کیس کی پیروی کے لیے ہدایات بھی دیتے تھے اور اپنے مؤقف کے حوالے سے مواد بھی فراہم کرتے تھے۔ کیس کی سماعت میں بھی مسلمانوں کے مسلمہ مکاتب فکر اور مسالک میں پائے جانے والے علمی مباحث واختلافات کی آڑ لے کر گوہر شاہی کے عقائد کا دفاع کرنے کی ناکام کوشش کی گئی، مگر بالآخر یہ ثابت ہوا کہ گوہر شاہی عقائد کا قرآن مجید، احادیث نبوی ﷺ اور چاروں مسلمہ مسالک سے کوئی تعلق نہیں اور اسی بناء پر گوہر شاہی کو توہین رسالت ﷺ، توہین قرآن اور توہین شعائر اسلام کا مجرم قرار دے کر عدالت نے سزا سنائی تھی۔

فاضل عدالت نے 295 اے (دانستہ معاندانہ طور پر ایسے افعال کرنا جن سے کسی فرقے کے مذہبی احساسات اس کے مذہب یا مذہبی عقائد کی توہین یا بے حرمتی ہو) کا جرم ثابت ہونے پر گوہر شاہی کو 10 سال بامشقت 5 ہزار روپے جرمانہ اور عدم ادائیگی جرمانہ پر مزید 6 ماہ کی سخت کی سزا سنائی۔ 295۔بی (قرآن پاک کی بے حرمتی) کا جرم ثابت ہونے پر عمر قید اور 295۔سی (حضور نبی اکرم ﷺ کی بابت خلاف شان الفاظ کا استعمال) کا جرم ثابت ہونے پر عمر قید اور 50 ہزار روپے جرمانے اور عدم ادائیگی جرمانہ پر مزید 12 ماہ کی سزا سنائی۔ فاضل عدالت نے فیصلے کے صفحہ نمبر 36 پر ان سزاؤں کے ساتھ قرار دیا کہ 295۔سی تعزیرات پاکستان کے تحت مجرم سزائے موت کا حقدار تھا لیکن یہ سزا اس لیے نہیں دی گئی کیونکہ یہ مقدمہ مجرم کی غیر حاضری میں زیر سماعت رہا۔

انسداد دہشت گردی ایکٹ 1997ء کے تحت بھی مجرم کو 7 سال قید سخت اور 15 ہزار روپے کی سزا دی گئی۔ انسداد دہشت گردی ایکٹ کی دفعہ 6(بی) اور 7 کے تحت بھی مجرم کو عمر قید اور 50 ہزار روپے جرمانے اور عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید 12 ماہ کی قید کی سزا دی گئی۔ فاضل عدالت نے قرار دیا کہ قید کی سزائیں الگ الگ اور ایک دوسرے کے بعد شمار ہوں گی اور یہ کہ مجرم چونکہ اشتہاری ہے، اس لیے اس کے ناقابل ضمانت مستقل وارنٹ جاری کیے جا رہے ہیں۔

اس طرح مجرم گوہر شاہی کو 92 سال قید سخت اور ڈیڑھ لاکھ روپے جرمانے کی مجموعی طور پر سزا سنائی گئی تھی۔ گوہر شاہی، کوٹری (ضلع جام شورو) خدا کی بستی میں اپنے نام نہاد آستانے پر پولیس، خفیہ اداروں کے کارندوں اور اعلیٰ افسران کی ہر طرح کی غیر معمولی خدمت کرتا تھا اور باہر بھی اس کی یہ نوازشات جاری رہتی تھیں۔ اس لیے ان کی مدد سے گوہر شاہی مقدمے کی ساعت کے آغاز پر ہی ملک سے فرار ہو گیا تھا۔ اگر وہ سچا ہوتا اور اپنے گمراہ کن عقائد پر اسے غیر متزلزل یقین ہوتا تو وہ ضرور عدالت میں پیش ہوتا۔ خود اپنے وکیل کے ذریعے اپنا دفاع کرتا، پکڑے جانے پر چونکہ اسے خوف تھا کہ اس نے کئی عشروں کی محنت سے جو نیا مذہب ایجاد کیا ہے، اپنی نام نہاد روحانیت کی دھاک بٹھا کر سادہ لوح لوگوں کو گمراہ کر کے اپنا پیروکار بنایا ہے، اس کی آڑ میں بڑے پیمانے پر لوٹ مار کی ہے اور مجرمانہ حرکات کی ہیں، ان سب کا پول کھل جائے گا، اس لیے ملک سے فرار ہونے میں ہی اس نے عافیت سمجھی۔

عدالت سے سزا کے بعد گوہر شاہی کی طرف سے اس کے کارندوں نے ہائی کورٹ میں اپیل داخل کرنے کی کوشش کی۔ چونکہ مفرور اور اشتہاری مجرم کی طرف قانونی طور پر اپیل داخل نہیں کی جا سکتی جب تک کہ وہ گرفتاری پیش نہ کرے، اس لیے اسے ناکامی ہوئی اور آخر نہایت عبرتناک حالت میں گوہر شاہی کا برطانیہ میں 25 نومبر 2001ء کو انتقال ہو گیا۔

بیرون ملک بھی اپنی کج روی کے باعث وہ سنگین اخلاقی الزامات کی زد میں

رہا اور اسے موت بھی توہین رسالت ﷺ اور توہین قرآن کے مجرم کی حیثیت سے آئی۔ قدرت چاہتی تو گوہر شاہی کو اس وقت تک موت نہ آتی جب تک وہ ان سنگین جرائم سے بری نہ ہو جاتا۔ لیکن اللہ کی مشیت سے ہی، آخرت کے ساتھ دنیا کی یہ ذلت بھی اس کا مقدر بنی۔ گوہر شاہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی رضا و منشا یہی تھی کہ وہ ایک سنگین مجرم کی حیثیت سے آخرت کی جواب دہی کے لیے پیش ہو۔ مقدمہ کی سماعت کے دوران گوہر شاہی کی مختلف آڈیوز، ویڈیوز اور اس کی کتابیں روحانی سفر، مینارہ نور، تریاق قلب، روشناس، یادگار لمحات اور گوہر شاہی کی تنظیم کے مختلف جرائد و رسائل کے حوالے پیش کیے گئے تھے۔ ان میں اسلام اور شعائر اسلام کے بارے میں جو توہین آمیز تحریریں تھیں اور اسلامی عقائد سے متصادم جو عبارتیں تھیں، ان پر باریک بینی سے بحث ہوئی تھی اور خصوصاً گستاخانہ عبارت پر مبنی ایک اسٹیکر بھی اس مقدمہ چالان میں شامل تھا۔

ریاض گوہر شاہی کے خلاف مقدمے کی اصل بنیاد ایک اسٹیکر اور اس کی پریس کانفرنس بنے، رنگین اسٹیکر پر لا الہ الا اللہ ریاض احمد گوہر شاہی لکھا گیا تھا۔ (نعوذ باللہ) یہ گوہر شاہی کی طرف سے کھلم کھلا دعویٰ نبوت تھا کہ کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ کی جگہ اپنا نام شامل کر دیا۔ نام نہاد آستانہ گوہر شاہی میں یہ اسٹیکر جگہ جگہ لگایا گیا۔ معاصر روزنامہ امت کراچی نے جب اس کا عکس شائع کیا تو گوہر شاہی کے کارندوں نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ گوہر شاہی کے مریدوں اور عقیدت مندوں میں صرف مسلمان نہیں ہیں بلکہ ہندو، عیسائی، سکھ اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی ہیں اور یہ اسٹیکر ہندوؤں نے چھپوایا ہے جو کہ گوہر شاہی کے اوتار کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ اگرچہ یہ مؤقف بھی نہایت بے ہودہ تھا لیکن آستانہ گوہر شاہی میں اور آس پاس کے علاقوں میں اس سٹیکرز کے لگائے جانے سے واضح تھا کہ گوہر شاہی کی مرضی اور پسندیدگی اس میں قطعی طور پر شامل ہے اور وہ اپنے آپ کو مسیلمہ کذاب اور غلام احمد قادیانی کی صف میں شامل کر رہا ہے۔

گوہر شاہی کا طرز زندگی کسی بڑے سرمایہ دار، جاگیردار اور شاہانہ مزاج رکھنے والے شخص کا تھا۔ وہ کھلی جیپ میں لڑکیوں کے محافظ دستے کے ساتھ حیدر آباد میں چلتا

تھا۔اس کے پاس بی ایم ڈبلیو گاڑی تھی، اپنی مرید عورتوں سے خصوصی شفقت رکھتا تھا، اس کے عقیدت منداپنے آپ کو گوہر شاہی کا کتا کہلانے میں فخر محسوس کرتے تھے اور شاید وہ اس صفت کے حامل بھی تھے کیونکہ اگر کوئی شخص گوہر شاہی کے خرافات کے بارے میں لکھنے کی جرأت کرے تو یہ کتوں کی طرح اس پر جھپٹتے تھے۔

شاید یہی وجہ تھی کہ روزنامہ امت میں مختلف خبریں شائع ہونے پر گوہر شاہی نے اپنے آستانے پر جو پریس کانفرنس کی اس میں صحافیوں کی بھرپور نمائندگی تھی لیکن کسی نے اس کو رپورٹ نہیں کیا۔صرف روزنامہ امت نے اس کی تفصیلی خبر دی اور این این آئی کے جاری کردہ ایک مقامی سندھی روزنامے نے دو خبریں شائع کیں۔گوہر شاہی کی ان خرافات اور ان کے ایک رسالے پندرہ روزہ صدائے سرفروش میں شامل کفریہ عقائد پر مشتمل عبارات کے حوالے سے ہی علامہ احمد میاں حمادی نے ٹنڈو آدم تھانے میں ایف آئی آر درج کرائی تھی۔ کچھ پختہ ایمان پولیس افسران اور اہلکاروں نے بھی اپنا فرض نبھایا اور قانون کے تمام تقاضوں کی تکمیل کرتے ہوئے میرپور خاص کی انسداد دہشت گردی کی عدالت کے جج جناب عبدالغفور میمن نے تاریخی فیصلہ صادر کیا۔حکومت کی طرف سے پبلک پراسیکیوٹر سینئر قانون دان جناب انور جمال نے نہایت محنت اور لگن سے مقدمے کی پیروی کی جب کہ گوہر شاہی کے سرکاری وکیل نظام الدین پیرزادہ تھے۔

ایک اسٹیکر میں کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ کی جگہ گوہر شاہی نے اپنا نام شامل کر کے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا، اس کا ذکر پہلے آچکا ہے۔میرپور خاص کی عدالت میں جو مقدمہ چلا، اس کی ایف آئی آر میں بھی اس کا ذکر تھا۔کوئی مسلمان اسی طرح کے تصورات کا سوچ بھی نہیں سکتا۔گوہر شاہی نے کہا ''اس کی شبیہہ حجر اسود میں ازل سے چھپی ہوئی ہے، حضور نبی کریم ﷺ نے حجر اسود کو بوسہ دیا کیونکہ اس (ریاض گوہر شاہی) کی روح اور حضور نبی کریم ﷺ کی روح آسمان پر اکٹھی رہتی تھیں، (نعوذ باللہ) آپ ﷺ کو اس سے بڑا پیار تھا اور دونوں خوش وخرم رہتے تھے۔حضور نبی کریم ﷺ جب دنیا میں آئے تو اس (ریاض گوہر شاہی) کی شبیہہ کو دیکھ کر پہچان لیا اور بوسہ

دیا(استغفراللہ) گوہر شاہی نے کہا ''قرآن مجید کے 40 پارے ہیں۔ 30 پارے موجودہ قرآن مجید میں اور 10 پارے ولیوں کے پاس ہیں۔ یہ قرآن کچھ کہتا ہے اور 10 پارے کچھ اور کہتے ہیں۔ یہ قرآن نماز پڑھنے کی تاکید کرتا ہے تو وہ دس پارے نماز پڑھنے کو گناہ کہتے ہیں۔ اسی طرح کی گمراہ کن باتیں روزہ، زکوٰۃ کے بارے میں کہتا ہے۔ ریاض گوہر شاہی کا کہنا ہے کہ اللہ پاک کے بارے میں یہ قرآن کہتا ہے کہ بہت دور ہے، ملنا مشکل ہے اور اس کا دیدار مشکل ہے اور وہ 10 پارے کہتے ہیں کہ اللہ زمین پر کبھی خواجہ کے روپ اور کبھی داتا کے روپ میں گھومتا رہتا ہے۔ اس ایف آئی آر میں سرفروش کے ایڈیٹر ظفر کاظمی، پبلشر وصی محمد قریشی، سب ایڈیٹر محمد صابر روشن اور زبیر شاہی کے نام بھی شامل تھے، وصی محمد قریشی تو انجمن کا عالمی امیر کہلاتا تھا اور چند سال پہلے اپنے لوگوں کے ہاتھوں قتل ہو گیا تھا، اسی لیے آج تک قاتلوں کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔

تکبیر کے شمارہ 3 مئی 2001ء میں گوہر شاہی کے بارے میں اس کی خرافات کے حوالے سے راقم نے ایک مضمون لکھا تھا جس پر تکبیر کو 8 مئی 2001ء کا کسی خان افسر شاہی کے نام سے انجمن سرفروشان اسلام مرکزی سیکریٹریٹ ڈھوک منگنل راولپنڈی ڈویژن کے لیٹر پیڈ پر لکھا ہوا پانچ صفحات پر مشتمل خط موصول ہوا تھا جو ہمیں پہنچا دیا گیا تھا اور محفوظ ہے۔

اس خط کے صفحہ اول پر ہمیں مخاطب کیا گیا ہے کہ ''آپ نے لکھا ہے کہ انگریزوں کے خود کاشتہ پودے مرزا غلام احمد قادیانی نے ملت اسلامیہ میں نفاق اور انتشار پیدا کرنے جو جال بچھایا، وہ تاریخ کا حصہ ہے مگر ایک خاص بات جو آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ غلام احمد قادیانی کا کوئی مرشد نہیں تھا اور تاریخ گواہ ہے کہ جن عالموں کے مرشد نہیں تھے، وہی گمراہ ہوئے، کیونکہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جس کا کوئی مرشد نہیں، اس کا مرشد شیطان ہے اور آپ نے جس طرح حضرت ریاض احمد گوہر شاہی سے متعلق گفتگو فرمائی ہے وہ اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ آپ اللہ کے ولیوں کے دشمن ہیں۔'' ہم نے مختلف مکاتب فکر کے علمائے کرام سے رجوع کیا، کسی

نے بھی تصدیق نہیں کی آیا ایسی کوئی حدیث ہے، اس طرح اس خط میں اپنے مؤقف کو تقویت پہنچانے کے لیے جان بوجھ کر حضور سرور دوعالم ﷺ پر جھوٹ باندھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس تحریر سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ مرزا غلام قادیانی بڑا عالم تھا اور اس نے جو دعویٰ نبوت کیا، وہ بھی ٹھیک تھا، بس مرشد نہ ہونے کی وجہ سے گمراہ ٹھہرا۔ صفحہ نمبر 2 لکھا گیا کہ ''آج بھی علماء سو جن کے اندر کفر بھرا ہوا ہے، حضرت گوہر شاہی کے خلاف من گھڑت، بے بنیاد اور شر انگیز الزامات لگانے میں مصروف ہیں۔ اس سے پہلے جتنے اولیاء کرام روئے زمین پر آئے، ان کی تعلیمات روحانی تعلیمات تھیں۔ وہ قلب و روح کی تعلیمات تھیں، مگر کافی عرصہ یہ روحانی تعلیمات نہ ہونے سے امت مسلمہ فرقوں میں بٹ گئی اور اللہ پاک نے کرم فرماتے ہوئے اس دور میں بھٹکی ہوئی امت کو راہ راست پر لانے کے لیے عظیم روحانی ہستی حضرت گوہر شاہی کا انتخاب کیا، انھی کے فیض کے متعلق علامہ اقبال نے فرمایا۔ 300 سال سے ہیں ہند کے میخانے بند، اب ضرورت ہے تیرا فیض ہو عام ساقی'' علامہ اقبال نے جب یہ فرمایا تھا تو گوہر شاہی ابھی شکم مادر میں ہی ہوں گے لیکن ان کا قلبی فیض پیدائش سے بھی پہلے شروع ہو چکا تھا۔'' انبیاءؑ کے بارے میں اللہ رب العزت نے ایسی کوئی بات نہیں کی لیکن گوہر شاہی ان سے آگے چلا گیا جس کی بدکرداری کو سینکڑوں افراد براہ راست جانتے ہیں کہ جن کے درمیان وہ مختلف بہروپ دھارنے کے دوران موجود رہا۔

اسی طرح اس خط میں گوہر شاہی کے امام مہدی ہونے کے بارے میں دلائل دیئے گئے اور کہا گیا کہ آج کے دور میں گوہر شاہی ہی تمام مذاہب کے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے سمیت وہ تمام کام کر رہے ہیں جن کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ امام مہدی کریں گے۔ کچھ عرصہ پہلے مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کے نام سے کرسمس کے حوالے سے مسیح ابن مریم کا یوم ولادت مبارک کا ایک رنگین پوسٹر بڑی تعداد میں چسپاں کیا گیا تھا جس میں لکھا گیا تھا:

''اس متبرک موقع پر اعلان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ

السلام اس دنیا میں دوبارہ تشریف لا چکے ہیں۔ امام مہدی گوہر شاہی کی تعلیمات عشق خدا پر مبنی ہیں۔ امام مہدی گوہر شاہی، گوشہ نشینی میں ہیں اور پوری کائنات آپ کی منتظر ہے۔ حامل روح القدس عیسیٰ ابن مریم اور امام مہدی گوہر شاہی کا اس دنیا کے قلوب پر تسلط قائم ہو جائے گا۔''

مہدی فاؤنڈیشن کے نام سے گوہر فاؤنڈیشن کے کارندوں نے ایک پروگرام میں یکم اگست 2005ء کو ''ریاض گوہر شاہی، امام مہدی'' کے عنوان سے دو ورقہ پمفلٹ تقسیم کیا جس میں لکھا گیا ''عیسیٰ بھی اس دنیا میں دوبارہ تشریف لا چکے ہیں اور ان کی چاند اور حجر اسود میں تصویر ظاہر ہو چکی ہے۔''

گوہر شاہی نے سورج اور چاند کے ساتھ حجر اسود میں بھی اپنی تصویر نظر آنے کا بے ہودہ دعویٰ کیا۔ یہ اسی طرف اشارہ ہے یعنی گوہر شاہی عیسیٰ ابن مریم ہونے کا دعویدار بھی ہے جو صریح فراڈ اور جھوٹ ہے۔

مہدی فاؤنڈیشن نے اس کے ساتھ ایک اور ہینڈ بل تقسیم کیا جس میں لکھا گیا کہ ''سیدی مرشدی مولائی ریاض احمد گوہر شاہی کی تعلیمات اور چاند، سورج، مریخ، شیو مندر، حجر اسود اور دیگر مقامات پر تصاویر کے ذریعے ثابت ہو چکا ہے کہ سرکار گوہر شاہی مہدی ہیں۔''

گوہر شاہی کی خرافات بیان کرنے کے لیے سینکڑوں صفحات چاہئیں۔ چند ایک آپ پہلے پڑھ چکے ہیں۔ مزید دو چار ہی بیان کرنا ممکن ہے، اللہ کی پناہ یہ شخص روحانیت کا بہروپ دھار کر شیطانی طرز عمل اپنانے میں کس قدر دیدہ دلیر ہو گیا ہے اور کائنات کے خالق و مالک کے بعد جس ہادی برحق حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کا سب سے بلند ترین مقام ہے، ان کا مذاق اڑانے میں ذرا برابر شرم محسوس نہیں کرتا۔ 'روحانی سفر' نامی کتاب کے صفحہ 21 پر لکھتا ہے کہ ''اب یہی خواہش ہے کہ کسی طریقے سے حضور پاک ﷺ کا دیدار ہو جائے۔ رات کا پہلا ہی حصہ تھا کہ دیکھا کہ ایک سانولے رنگ کا آدمی سر سے ننگا میرے سامنے موجود ہے۔ گلے میں ایک تختی پر بغیر زیر و زبر کے محمد لکھا ہوا ہے، آواز آئی یہی رسول اللہ ہیں۔ سجدہ تعظیمی کر لو، میرے ذہن میں سوال ابھرا، رسول اللہ

تو نوری ہیں۔ یہ سانولے کیوں ہیں جواب آیا تیرا دل ابھی سیاہ ہے۔" (نعوذ باللہ)

احادیث نبوی ﷺ سے پتہ چلتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سرو قد، بہترین متوازن خدوخال اور بے پناہ حسن و جمال کی حامل ہستی ہیں اور پھر خود حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ شیطان میری صورت اختیار کر کے دھوکہ نہیں دے سکتا۔ لیکن ملعون گوہر شاہی نے گستاخانہ طور پر آپ ﷺ کی شان اقدس کے بارے میں پہلے ہرزہ سرائی کی اور پھر اس کا رخ موڑنے کے لیے اپنے قلب کی سیاہی کا ذکر کر دیا، اس کو شیطانیت کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

اپنی کتاب روشناس کے صفحہ 10 پر گوہر شاہی لکھتا ہے "کچھ مسلمان شیخ صفان اور کچھ مرزا غلام احمد کو نبی مانتے ہیں" یعنی گوہر شاہی کے نزدیک محمد رسول اللہ خاتم النبیین نہیں۔ (استغفر اللہ) شیخ صفان اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے والے کو بھی وہ مسلمان کہتا ہے۔ (یاد رہے کہ نئے ایڈیشن میں یہ جملہ شامل نہیں۔)

گوہر شاہی کا یہ عام نعرہ رہا کہ "خواہ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب یا فرقے سے ہو، اللہ کی پہچان اور رسائی کے لیے روحانیت سیکھیں"، اس سے واضح ہوتا ہے کہ گوہر شاہی نبوت کا منکر ہے۔ تمام مسلمانوں کا ایمان ہے کہ اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ پر ایمان لائے بغیر کوئی دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ کی پہچان اور اس تک رسائی بھی حضور خاتم النبیین ﷺ کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ لیکن گوہر شاہی کا عقیدہ رہا کہ کوئی شخص سکھ، ہندو، عیسائی، پارسی کچھ بھی رہتے ہوئے صرف روحانیت سیکھ کر اللہ کی پہچان اور اس تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ یہ واضح طور پر کفریہ عقیدہ ہے۔

گوہر شاہی کی آخری کتاب دین الٰہی شائع ہوئی۔ اس کا پیش لفظ کسی بیرسٹر ظفر حسین ایل ایل بی (آنرز) برمنگھم (لندن) نے لکھا ہے۔ وہ اس میں کہتے ہیں کہ کچھ لوگوں کا اعتراض ہے کہ شاید کسی نئے دین کی بات کی جا رہی ہے، جبکہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ قرآن میں اس کا حوالہ سورہ النصر میں پہلے سے موجود ہے "اور تم دیکھو گے لوگوں کو دین الٰہی میں فوج در فوج داخل ہوتے۔"

لیکن اس سے پہلے یہ آیت پاک ہے کہ ''جب اللہ کی مدد آ جائے اور فتح نصیب ہو جائے تو (اے نبی ﷺ) تم دیکھ لو کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں'' اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کو مخاطب فرمایا ہے۔ یہ مدنی سورت ہے اور فتح مکہ نے اس سورۃ پاک کی حقانیت کو سو فیصد ثابت کر دیا لیکن بیرسٹر ظفر نے کمال مکاری سے ان آیات کا مخاطب گوہر شاہی اور اس کے نام نہاد و مکروہ اعتقادات پر مبنی جھوٹے دھرم کو دین الٰہی بنانے کی کوشش کی ہے۔ یہ بالکل غلام احمد قادیانی جیسا اسلوب ہے۔ کتاب کے صفحہ 8 پر لکھا ہے کہ ''15 رمضان 1985ء میں جبکہ آپ اللہ کے حکم سے دنیاوی ڈیوٹی پر حیدر آباد مامور ہو چکے تھے، وہی نطفہ نور طفل نوری کی حیثیت پا کر مکمل طور پر حوالے کر دیا گیا۔ جس کے ذریعے دربار رسالت ﷺ میں تاجِ سلطانی پہنایا گیا۔ طفل نوری کو بارہ سال کے بعد مرتبہ عطا ہوتا ہے لیکن آپ کو دنیاوی ڈیوٹی کی وجہ سے یہ مرتبہ 9 سال میں ہی عطا ہو گیا۔'' گوہر شاہی حیدر آباد میں سرے گھاٹ، لطیف آباد نمبر 11 اور پھر جام شورو میں رہا۔ اس کے قول و عمل اور بدکرداری سے براہ راست واقف لوگ اب بھی زندہ ہیں لیکن اس سلسلے میں تذکرہ کرنا مناسب نہیں کیونکہ اب وہ دنیا میں نہیں ہے۔ اس لیے اس کے عقائد اور اعمال پر ہی بات محدود رکھی جائے گی۔

25 نومبر 2004ء کے صدائے سرفروش کے صفحہ نمبر 2 پر گوہر شاہی کا پیغام لکھا ہوا ہے جو ایک سوال پر اس نے کبھی دیا تھا۔ ''ہمارا پیغام یہ ہے کہ کوئی مفتی ہے مولوی ہے، عابد، زاہد ہے، شیعہ، سنی، ہندو، سکھ کافر سب کو اللہ کے روبرو کھڑا کرو، اللہ ان کے دل دیکھے گا، جن کے دل چمک رہے ہوں گے، وہ کسی مذہب سے ہوں نہ ہوں، جاہل ہو، یا عالم ہوں یا غیر مذہب جن کے دل چمک رہے ہوں گے، ان پر اللہ مہربان ہوگا۔''

یعنی گوہر شاہی کے نزدیک اللہ کی رضا، خوشنودی اور مہربانی کا مستحق ٹھہرنے کے لیے دائرہ اسلام میں داخل ہونا یا اس پر ایمان لانا ضروری نہیں، ہندو سکھ کافر مسلمان سب برابر ہیں۔ یہ نہایت گمراہ کن اور اسلام دشمن عقیدہ ہے جس کے پرچار کا مطلب یہ

ہے کہ لوگوں کو یہ یقین دلایا جائے کہ آخرت کی کامیابی کے لیے اسلام لانے اور اس پر عمل کرنے کی کوئی اہمیت نہیں، اس لیے ریاض احمد گوہر شاہی نے دین الٰہی کے صفحہ نمبر 49 پر رسولوں کے کلمے کے عنوان سے لکھا ہے کہ ''ہر امت کو چاہیے کہ اپنے نبی کے کلمے کو یاد کریں اور صبح و شام جتنا بھی ہو سکے ان کو پڑھیں۔'' یعنی آج بھی صرف کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا لازم نہیں ہے، اس لیے اس کا کہنا ہے کہ ''ہر مذہب والا خواہ کوئی بھی زبان رکھتا ہو، لیکن یہ کلمے اللہ کی سریانی زبان میں اس کی پہچان اور نجات ہیں۔'' یعنی اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر آج بھی کوئی لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ پڑھتا ہے اور محمد رسول اللہ پر ایمان نہیں لاتا تو بھی وہ آخرت میں نجات پا سکتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

گوہر شاہی کی روحانیت یہ تھی کہ بیرون ملک خصوصاً یورپی ممالک میں اسے بڑی پذیرائی ملتی تھی۔ وہ مختلف مذاہب کے لوگوں کے پروگراموں میں شریک ہوتا۔ وہاں اسلام کی نہیں صرف نام نہاد روحانیت کی بات کرتا مخلوط اور موسیقی کی مجالس اس کی پسندیدہ جگہ تھیں۔ اسلامی تعلیمات کو مسخ کرنے پر ہی اسے برطانوی پاؤنڈز اور امریکی ڈالروں سے نوازا جاتا۔ کوٹری میں اس کے نام نہاد آستانے کے بارے میں پولیس اور سرکاری خفیہ اداروں کو اچھی طرح علم تھا کہ یہاں اسلحہ، منشیات اور جنسی کاروبار ہوتا تھا اور سرکاری افسران اور اہلکار بھی اس سے بھرپور فیضیاب ہوتے تھے۔

گوہر شاہی کے مرنے کے بعد اس کے والد فضل حسین مغل، اس کے بیٹوں، انجمن سرفروشان اسلام کے عالمی امیر وصی محمد قریشی اور دیگر ذمہ داروں کی دولت، املاک اور نام نہاد روحانی گدی کے حوالے سے کافی کھینچا تانی رہی جس پر بظاہر قابو پا لیا تھا مگر پھر دسمبر 2011ء میں وصی محمد قریشی لطیف آباد میں اپنے گھر کے دروازے پر دہشت گردوں کی گولیوں کا نشانہ بن گیا تھا۔ ایس ایس پی نے اسے ٹارگٹ کلنگ کا واقعہ قرار دیا تھا اور بتایا تھا کہ وصی محمد اور مہدی شاہ کے گروپوں میں تنازعات چل رہے تھے، لیکن عملاً تحقیقات ماضی کے قتل کے واقعات کی طرح کسی حتمی نتیجے پر نہ پہنچ سکی۔

اس طرح کے واقعات کے بعد گوہر شاہی ٹولے کی سرگرمیاں کافی ماند رہیں مگر

اب وہ پھر سرگرم ہو رہا ہے۔ گوہر شاہی کی زندگی میں بھی اور اب بھی یہ ٹولہ اپنی اہلیت کو چھپانے کے لیے یہ دعویدار رہا ہے کہ اس کا تعلق چونکہ جماعت اہلسنّت بریلوی مسلک سے ہے اس لیے دیوبندی، اور غیر مقلد وہابی، مسلک کے اختلاف کی بناء پر اس کے خلاف ہیں اور انہیں جھوٹے مقدمات میں پھنسایا جاتا رہا ہے۔ ان کے خلاف انتقامی طور پر جھوٹے الزامات لگا کر مقدمات درج کراتے آ رہے ہیں لیکن عملی طور پر یہ صریح جھوٹ ہے۔ بریلوی مسلک کے جید علماء کرام نے واضح بھی کیا ہے کہ گوہر شاہی مذہب کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ لیکن یہ گروہ جشن عید میلاد النبی ﷺ کے جلوسوں میں شریک ہو کر اپنے آپ کو بریلوی مسلک سے ثابت کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور کافی حد تک اس میں کامیاب بھی ہے کیونکہ گوہر شاہی عقائد کے بارے میں عام مسلمانوں میں اسی طرح کوئی زیادہ شعور ابھی نہیں ہے۔ جیسا کہ 1970ء کی دہائی سے پہلے قادیانیوں کے بارے میں بھی ایسا کوئی شعور نہیں تھا اور بہت کم لوگ انہیں مرتد یا اسلام سے الگ کسی مذہب کا پیروکار سمجھتے تھے۔ جس طرح قادیانی مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر سازشیں کرتے تھے، گوہر شاہی کا طرز عمل بھی اس سے مختلف نہیں ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ فتنہ گوہر شاہی کے خلاف منظّم تحریک چلائی جائے۔ سادہ لوح افراد جو لاعلمی میں اس فتنہ کا شکار بن رہے ہیں، ان کو اپنا ایمان سلامت رکھنے میں مدد دی جائے۔ گوہر شاہی کے گمراہ کن لٹریچر پر مکمل پابندی لگوائی جائے اور اگر ضرورت پڑے تو ان کی سرگرمیوں کو قانونی طور پر روکنے کے لیے قانون سازی بھی کی جائے۔ اس سے ہزاروں عام لوگوں کے ایمان کو بچایا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے علماء کرام، مفتیان عظام، دینی جماعتوں کے راہنماؤں اور مذہبی تنظیموں کو مل کر لائحہ عمل مرتب کرنا چاہیے خصوصاً اہل سنت والجماعت بریلوی مکتبہ فکر کے ذمہ داران کو اس سلسلے میں آگے بڑھ کر اپنا حقیقی کردار ادا کرنا چاہیے۔

ریاض احمد گوہر شاہی دینی علم وشعور سے بے بہرہ مگر نہایت شاطر شخص تھا۔

یہودی لابی اور مشنریز کا آلہ کار بن کر اس نے غیر معمولی مالی وسائل حاصل کیے اور ان کو اپنی شہرت، پروپیگنڈے اور املاک بنانے کے لیے استعمال کیا۔ ایک ایسا گروہ پیدا کیا جو اسے ولی اور امام مہدی ثابت کرنے کے لیے ذرائع ابلاغ سمیت ہر فورم استعمال کرتا تھا۔ اس گروہ کو مختلف سرکاری اداروں سے متعلق مجرمانہ ذہنیت رکھنے اور کالا دھندہ کرنے والے مافیا کی معاونت بھی حاصل تھی۔ اس لیے یہ گروہ اپنے آپ کو گوہر شاہی کا کتا کہلانے میں فخر محسوس کرتا تھا اور بھونکنے کے ساتھ کاٹ کھانے کے لیے بھی اس میں شامل افرار تیار رہتے تھے۔ اس لیے گوہر شاہی گروہ کے بہت سے کارندوں پر قتل، اقدام قتل، قتل کی دھمکیاں دینے کے مقدمات بھی کوٹری مرکز سے لے کر ملک کے مختلف اضلاع میں درج ہوئے اگر چہ ان میں بیشتر مزید دھمکیوں اور دباؤ کے باعث فیصلہ تک نہ پہنچ سکے لیکن اس سے گوہر شاہی گروہ کی دہشت کا اندازہ ضرور ہوتا ہے۔ گوہر شاہی کی عبرتناک موت کے بعد املاک اور دولت کے خاندانی اور گروہی جھگڑوں کی وجہ سے اگر چہ اس کی خونخواری میں کمی آئی ہے۔ عام مسلمان بھی اس کے مکروہ چہرے کو کافی حد تک پہچاننے لگے ہیں اور نام نہاد روحانیت کی فریب کاری اور دھوکہ دہی واضح ہونے سے اس کا وہ ہپناٹائز کرنے والا اثر نہیں رہا۔

ریاض احمد گوہر شاہی کا اصل تعلق ڈھوک گوہر شاہ تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی سے تھا۔ کوٹری جام شورو، حیدر آباد، بازار حسن، لطیف آباد نمبر 11، سیہون شریف تک اس کے کردار کی سیاہ داستانیں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس کے جن اعمال اور تحریروں کو پیش کر کے ان کے پیروکار گمراہی پھیلا رہے ہیں، مزید مال بٹور رہے ہیں ان کی حقیقت پیش کرنا اور بیخ کنی کرنا ضروری ہے۔ یہ کوئی پوشیدہ بات نہیں کہ کوٹری خورشید کالونی میں گوہر شاہی کا چار ایکڑ پر پھیلا ہوا آستانہ ان جرائم پیشہ سیاہ کردار کے لوگوں کی سرگرمیوں اور مختلف طرح کے شرمناک کاموں کی آماجگاہ ہے۔

گوہر شاہی ویسے تو پنجاب اور سندھ میں ایک عرصے سے گمراہی پھیلا رہا تھا، اپنے ولی اور مہدی ہونے کے پروپیگنڈے میں اپنی روحانیت اور کرامتوں کی داستانیں

لکھ رہا تھا اور اپنے تنخواہ دار مالی مفادات رکھنے والے گروہ کے ذریعے پھیلا بھی رہا تھا لیکن اس کے کردار کی حقیقت آہستہ آہستہ واضح ہوئی۔ وہ کینیڈا کے عیسائی مشنریز کی طرف سے گفٹ کی گئی بی ایم ڈبلیو مہنگی گاڑی میں نوجوان لڑکیوں کے دستے کے ساتھ حیدرآباد میں جب اپنی رونمائی کرنے لگا اور کوٹری آستانہ پر عورتوں کو جمع کرنے کے لیے ان کی طرف سے جمعرات کو خصوصی اہتمام کیا جانے لگا تو پس پردہ خباثتیں ظاہر ہوتی چلی گئیں۔ اس دوران چاند سورج میں نہ صرف اس کی تصویر دیکھے جانے کا فراڈ سامنے آیا بلکہ گوہر شاہی نے یہ گستاخانہ دعویٰ بھی کر دیا کہ حجر اسود میں بھی اس کی شبیہہ ہے اور نعوذ باللہ گوہر شاہی کی روح عالمِ ارواح میں رحمت دو عالم خاتم الرسل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی روح کے ساتھ رہی تھی، اس لیے حضور پاک ﷺ نے بھی حجر اسود میں گوہر شاہی کی شبیہہ کو پہچان لیا تھا۔ اس فراڈی شخص کی دیدہ دلیری اس حد تک بڑھی کہ اس نے اپنی سالگرہ پر 1999ء میں بالواسطہ نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اس کے لیے ایک اسٹیکر شائع کیا گیا جس پر لا الہ الا اللہ کے بعد ریاض احمد گوہر شاہی لکھا ہوا تھا۔ یعنی محمد رسول اللہ کے کلمہ پاک کی جگہ گوہر شاہی نے اپنا کلمہ جاری کرنے کی ناپاک جسارت کی۔ یہ اسٹیکر گوہر شاہی آستانہ میں اندر باہر کئی جگہ لگا ہوا تھا جس کا واضح مطلب تھا کہ اس کی مرضی اور ہدایت پر ہی یہ کافرانہ اسٹیکر شائع کرایا گیا ہے۔

گوہر شاہی نے اپنی پریس کانفرنس میں کہا تھا کہ نعوذ باللہ جو کچھ مجھے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پڑھاتے ہیں، میں وہی بتاتا ہوں۔ حضور نبی پاک ﷺ سے اکثر ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔ جس اسٹیکر پر لا الہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ کی جگہ پر اس کا نام ریاض احمد گوہر شاہی تحریر ہے، یہ شائع کرانا کوئی جرم نہیں ہے۔ قیمتی گاڑیوں میں نوجوان لڑکیوں کے ساتھ سفر کرنے اور عیش کی زندگی گزارنے کو گوہر شاہی نے رسول پاک ﷺ کے جہادی سفر میں اعلیٰ قسم کے گھوڑوں پر سواری کے مانند قرار دے کر جائز کہا۔ ان خرافات اور گستاخانہ کلمات پر ریاض گوہر شاہی کے خلاف مقدمہ بھی درج ہوا۔ مقدمہ کی سماعت کے دوران گوہر شاہی اپنے سرپرستوں کے پاس امریکہ

فرار ہو گیا تھا۔ وہ عیسائیوں، یہودیوں اور ملحدوں کی مجالس میں شرکت کرتا۔ آزاد خیال عورتوں کے ساتھ موسیقی کی مجالس میں شریک ہوتا تھا۔ نام نہاد روحانیت کے ان مظاہر سے اسلامی تعلیمات کو مسخ کرنے کا بڑا صلہ پاتا تھا جس سے ملک کے اندر اور باہر اس کے پروموٹر اور اعلیٰ کارندے بھی خوب مستفید ہوتے تھے۔ اس سے ان میں بہت سے لوگوں نے بیرون ملک کروڑوں کی جائیدادیں بنائیں، کاروبار کھولے اور شہریت حاصل کی۔ یونس الگوہر، گوہر شاہی گروہ کا اہم کارندہ ہے جو بیرون ملک بیٹھ کر پاکستان کے خلاف سازشوں میں شریک ہے۔ اس کے پاکستان مخالف لابیوں سے قریبی رابطے ہیں۔ گوہر شاہی کی ذیلی تنظیم مہدی فاؤنڈیشن کے ذریعے وہ پوری دنیا میں خرافات پھیلاتا ہے۔ گوہر شاہی کی آخری کتاب دین الٰہی اسی نے چھپوائی تھی۔

دین الٰہی کے صفحہ 9 پر یونس الگوہر لکھتا ہے: ''جشن گوہر شاہی منانے کی وجوہات یہ ہیں کہ 15 رمضان 1977ء کو اللہ کی طرف سے خاص الہامات کا سلسلہ بھی (ریاض گوہر شاہی) پر شروع ہوا۔ راضیہ مرضیہ کا وعدہ ہوا۔ مرتبہ بھی ارشاد ہوا تھا۔ چونکہ آپ (ریاض گوہر شاہی) کے ہر مرتبے اور معراج کا تعلق پندرہ رمضان سے ہے، اس لیے اس خوشی میں جشن شاہی اس روز منایا جاتا ہے۔'' پھر اسی صفحے پر لکھا ہے کہ ''چاند، سورج، حجر اسود، شیومندر اور کئی دوسرے مقامات پر بھی تصویر گوہر شاہی نمایاں ہونے کے بعد اکثر مسلم اور غیر مسلم کا خیال اور یقین ہے کہ یہی شخصیت مہدی، کالکی اوتار اور مسیحا ہے جس کا مختلف مذہبی کتابوں میں ذکر آیا ہے۔''

گوہر شاہی 25 نومبر 2001ء کو برطانیہ میں نہایت عبرتناک حالت میں انتقال کر گیا تھا، اس کی میت کوٹری لائی گئی تھی اور پروپیگنڈا کیا گیا کہ حضرت پردہ فرما گئے ہیں پھر واپس آئیں گے۔ گوہر شاہی خود بھی ہندو، عقیدے کے مطابق آواگون کا قائل تھا۔ اس کی کتاب دین الٰہی میں صفحہ نمبر 51 پر فرمان گوہر شاہی میں لکھا گیا ہے کہ ''تمام انسانوں کی ارضی ارواح اس دنیا میں کئی بار دوسرے جسموں میں جنم لیتی ہیں۔ پاکیزہ لوگوں کی ارواح پاکیزہ جسموں میں جب کہ حضور پاک ﷺ کی ارضی روح کو

مہدی علیہ السلام کے لیے روکا ہوا تھا۔'' یاد رہے کہ گوہر شاہی خود کو امام مہدی کہلاتا تھا، اس طرح اس نے انتہائی درجے کی گستاخی کرتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ کی روح کو اپنے جسم میں موجود ہونے کا تاثر دینے کی مذموم کوشش کی۔

............❁............

امت مسلمہ کے جسد میں نقب لگانے کے لیے عالم کفر ہمیشہ ہی ہر طرح کے وسائل کے ساتھ سرگرم رہا ہے۔ ہر دور میں نئے ہتھکنڈے استعمال کیے جاتے ہیں۔ نئے نئے روپ دھارے جاتے ہیں۔ یہ عالم اسلام کی حکمرانی خصوصاً دینی قیادت کے لیے بڑا چیلنج ہے کہ وہ اس کا مقابلہ کرنے کے لیے کیا تیاری کرتی ہے، کیا اقدامات اٹھاتی ہے مگر افسوس کہ چند اسلامی تحریکوں کے سوا اسلامی دنیا کو اس کا کم ہی احساس ہے۔ بدقسمتی ہے کہ کئی اہم مسلم ممالک کے موروثی حکمران اپنے خاندانی سیاسی اور اقتدار کے مفادات کی وجہ سے کفریہ طاقتوں کے آلۂ کار بنے ہوئے ہیں۔ یوں مسلم دنیا کی افرادی قوت اور مادی وسائل بھی دشمن کے مذموم اہداف کے لیے استعمال ہو رہے ہیں۔ برصغیر میں اگرچہ انگریز استعمار اور اسلام و مسلم دشمن طاقتوں نے بہت سے فتنے اٹھائے ہیں تاکہ مسلمانوں کو ذہنی اور مادی طور پر غلام بنا کر توحید ایمان اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی محبت و عقیدت سے محروم کیا جائے، اس سلسلے میں قادیانی فتنے کو کامیابی سے پروان چڑھایا گیا۔ لیکن چند عشروں سے فتنہ گوہر شاہی بھی اس نہج پر اٹھایا گیا، اسے ملکی اور غیر ملکی وسائل فراہم کیے گئے کہ انجمن سرفروشان اسلام کے نام پر اس کی شاخیں اور سرگرمیاں ربع صدی پہلے پورے ملک میں پھیل گئیں اور سادہ لوح مسلمانوں میں کفریہ، مشرکانہ اور جاہلانہ فکر و عمل کو فروغ دیا جانے لگا۔

ریاض احمد گوہر شاہی مافوق الفطرت شخصیت ہونے اور امام مہدی کے طور پر ظہور پذیر ہونے کا دعویٰ تو کر چکا تھا اور اگر اس کی شدید مزاحمت نہ ہوتی اور ملک سے فرار ہو کر لقمہ اجل نہ بن جاتا تو شاید پیغمبر ہونے کا دعویٰ بھی (نعوذ باللہ) کر گزرتا۔ اس کی موت کے بعد خاندان اور باہمی طور پر انتشار بڑھ گیا کیونکہ گوہر شاہی نے بڑی

جائیدادیں اور مال و دولت چھوڑی تھی۔اس فتنے کی سرگرمیوں پر بھی زد پڑی لیکن آہستہ آہستہ اس کے پیرکاروں نے پھر پر نکالنے شروع کر دیے۔اہل سنت کے مکتبہ فکر کے جید علمائے کرام سمیت علماء و مشائخ کی بڑی تعداد گوہر شاہی کے عقائد و اعمال کو کفریہ، مشرکانہ اور گمراہ کن قرار دے چکی ہے۔اس کی تنظیم کی رجسٹریشن منسوخ ہو چکی ہے مگر اس کے باوجود گوہر شاہی فتنے کو سرگرمیوں کی اجازت دی جا رہی ہے۔جبکہ بہت سے سرکاری افسران تو مفادات کی وجہ سے اس کے سہولت کار ہیں اور اس طرح اس فتنے کو پھر تقویت پہنچانے کے لیے معاونت کر رہے ہیں جبکہ گوہر شاہی کا دست راست یونس الگوہر جو ملک سے فرار ہے، بیرون ملک بیٹھ کر اسلام، پاکستان اور مسلمانان عالم کے خلاف یہودی قادیانی لابی کا آلہٗ کار بنا ہوا ہے، جو اللہ تعالیٰ قادر مطلق، حضور خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کا اور شعائر اسلام کی برملا توہین کرتا ہے، انتہائی زہر اگلتا ہے۔اس کی غلیظ اور تعفن زدہ زبان کو کوئی لگام دینے والا نہیں ہے۔وہ کبھی کبھار پاکستان میں بھی دیکھا جاتا ہے مگر حکومتوں اور اداروں کے ذمہ داروں کی حمیت اور غیرت دم توڑ چکی ہے۔انہیں توہین اللہ تعالیٰ توہین رسول پاک ﷺ اور توہین شعائر اسلام کی کوئی پرواہ نہیں۔

محمد متین خالد

مرزا قادیانی اور ریاض گوہر شاہی، کیوں امام مہدی نہیں؟

امام مہدیؑ کا تصور اسلام میں امت مسلمہ کے نجات دہندہ کی حیثیت سے پایا جاتا ہے۔ مسلمانوں میں قرب قیامت کے نزدیک ان کے ظہور ہونے کے بارے میں بہت سی احادیث پائی جاتی ہیں۔ حضرت امام مہدیؑ کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول بھی ہوگا اور یہ دونوں علیحدہ علیحدہ شخصیات ہیں۔ حضرت امام مہدیؑ وہ شخصیت ہیں جن کے بارے میں حضور نبی کریم ﷺ کے ارشادات تمام مستند کتب مثلاً صحیح بخاری، صحیح مسلم وغیرہ میں ملتے ہیں۔ احادیث کے مطابق ان کا ظہور قیامت کے نزدیک ہوگا۔ مسلمانوں کے نزدیک حضرت امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے نزدیک اسلامی حکومت قائم کر کے دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ ان کی آمد اور ان کی نشانیوں کی مستند احادیث میں ضروری تفاصیل موجود ہیں۔ اس کے باوجود بھی اب تک مہدویت کے کئی جھوٹے دعویدار پیدا ہوئے اور اپنے ناکام ارادوں میں خائب و خاسر ہو گئے۔ ظہور مہدی کے سلسلہ میں احادیث اور روایات اس درجہ کثرت سے آئی ہیں کہ وہ درجہ تواتر کو پہنچی ہیں اور اس درجہ صراحت اور وضاحت کے ساتھ آئی ہیں کہ ان میں ذرہ برابر کسی اشتباہ کی گنجائش نہیں۔ مثلاً امام مہدیؑ کا نام کیا ہوگا؟ ان کا حلیہ کیا ہوگا؟ ان کی جائے ولادت کہاں ہوگی؟ جائے ہجرت اور جائے وفات کہاں ہوگی؟ اپنی زندگی میں کیا کیا کریں گے؟ اوّل بیعت ان کے ہاتھ پر کہاں ہوگی اور کتنی مدت تک ان کی سلطنت اور فرمانروائی رہے گی۔ وغیرہ وغیرہ۔ تقریباً حدیث کی ہر کتاب میں امام مہدیؑ کے بارے میں جو روایات آئی ہیں، وہ ایک مستقل باب میں درج ہیں۔ امام جلال الدین سیوطیؒ نے امام مہدیؑ کے بارے میں ایک مستقل رسالہ ''المعروف الوردی فی اخبار المہدیؑ'' لکھا ہے

جس میں ان تمام احادیث کو جمع کیا ہے جو حضرت امام مہدیؑ سے متعلق ہیں۔

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں حضرت امام مہدیؑ کی کئی ایک مستند نشانیاں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مہدی میری عترۃ یعنی اولاد فاطمہؓ میں سے ہوگا۔ ان کا نام میرے نام کے موافق (یعنی محمد بن عبداللہ اور ایک روایت میں احمد بن عبداللہ) ہوگا۔ ان کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا۔ ان کی والدہ محترمہ کا نام حضرت آمنہؓ ہوگا۔ ان کا لقب مہدی ہوگا۔ ان کی کنیت ابوالقاسم ہوگی۔ ان کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوگی۔ ظہور کے وقت اُن کی عمر تقریباً 40 سال ہوگی۔ امام مہدیؑ سے آسمان والے بھی راضی ہوں گے اور زمین کے باشندے بھی خوش ہوں گے۔ آسمان اپنے تمام قطرے بہا دے گا، زمین اپنی تمام پیداوار اگل دے گی۔ یہاں تک کہ زندہ لوگ، مُردوں کی تمنا کرنے لگیں گے۔ حضرت مہدی کم از کم سات یا نو سال تک خلیفہ رہیں گے۔ ان کے زمانے میں نعمتوں کی ایسی فراوانی ہوگی کہ اس سے پہلے اس کی مثال بھی نہ سنی گئی ہو۔

عقیدۂ ظہور امام مہدی صحیح احادیث سے ثابت ہے اور چودہ سو سال سے مسلمانوں میں مسلم اور مشہور ہے۔ اس ضمن میں چند احادیث درج ذیل ہیں:

- ❑ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دنیا کا صرف ایک ہی دن باقی رہ جائے تو بھی اللہ تعالیٰ اُس دن کو طویل کر دے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُس میں ایک آدمی مبعوث فرمائے گا جو میرے اہل بیت میں سے ہوگا، اُس کا نام میرے نام پر ہوگا، اُس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا (یعنی محمد بن عبداللہ) وہ زمین کو انصاف اور عدل سے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم وزیادتی سے بھر چکی ہوگی۔ (جامع ترمذی، سنن ابی داؤد)
- ❑ صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ ہمیشہ میری امت میں ایک جماعت حق کے لیے لڑتی رہے گی اور وہ غالب رہے گی، یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (آسمان سے) اتریں

گے تو مسلمانوں کے امیر اُن سے عرض کریں گے کہ آیئے نماز پڑھایئے وہ فرمائیں گے کہ نہیں اِس امت کے لوگ خود بعض کے لیے امام اور امیر ہیں۔ (صحیح مسلم)

مذکورہ بالا حدیث میں مسلمانوں کے امیر سے مراد امام مہدی ہیں۔ صحیح مسلم کی شرح ''فتح الملھم'' میں لکھا ہے کہ قربِ قیامت سے متعلق وہ سب احادیث جن میں امیر یا خلیفہ کا لفظ مبہم مذکور ہو، اِس سے مراد امام مہدی ہیں۔ (فتح الملھم، شرح صحیح مسلم)

❑ ابن ماجہ میں ہے کہ امام مہدی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر پیچھے ہٹیں گے تو آپ علیہ السلام ان کی پشت پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے کہ تم ہی نماز پڑھاؤ کیونکہ اس نماز کی اقامت تمہاری امامت کے لیے ہو چکی ہے۔ چنانچہ اُس وقت کی نماز امام مہدی ہی پڑھائیں گے۔ پس امام مہدی نماز پڑھائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کی اقتداء کریں گے (چنانچہ اس وقت کی نماز سب کو امام مہدی ہی پڑھائیں گے پھر اس کے بعد (کی نمازوں میں) امام حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔) نماز سے فارغ ہو کر امام مہدی پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہیں گے: ''یا نبی اللہ! اب لشکر کا انتظام آپ کے سپرد ہے جس طرح چاہیں انجام دیں۔'' اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: ''نہیں، یہ کام بدستور آپ کے تحت رہے گا، میں تو صرف قتل دجال کے واسطے آیا ہوں جس کا میرے ہی ہاتھ سے مارا جانا مقدر ہے۔''

یہاں قارئین کے ذہنوں میں یقیناً یہ سوال ابھرے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز کی امامت کیوں نہیں فرمائیں گے؟ علامہ ابن جوزی علیہ الرحمہ نے اس کے جواب میں فرمایا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھ کر امامت کرا دیں تو دل میں شبہ پیدا ہوگا کہ آیا وہ نائب کی حیثیت سے آگے بڑھے ہیں یا وہ نئی شریعت لائے ہیں؟ آپ مقتدی کے طور پر نماز پڑھیں گے کیونکہ ایسا نہ کرنے کی صورت میں ممکن ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول شک وشبہ سے غبار آلود ہو جائے کہ ''میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔'' (فتح الباری) یہ بڑی ہی خوبصورت اور پختہ توجیہہ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جانب سے نماز کی امامت نہ فرمانے کی۔ پھر نماز کے ختم ہونے کے فوراً بعد حضرت عیسیٰ

علیہ السلام، دجّال کے قتل اور باقی ماندہ یہودیوں کے خاتمے کا کام اپنے ذمے لیں گے۔

حضرت شاہ رفیع الدینؒ محدث دہلوی اپنی کتاب ''علاماتِ قیامت'' میں حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کے متعلق فرماتے ہیں:

''حضرت امام مہدیؑ کے ظہور سے قبل ملک عرب و شام میں ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو سادات کو قتل کرے گا۔ اس کا حکم ملک شام و مصر کے اطراف میں چلے گا۔ اس درمیان میں بادشاہِ روم کی عیسائیوں کے ایک فرقہ سے جنگ اور دوسرے فرقہ سے صلح ہوگی۔ لڑنے والا فریق قسطنطنیہ پر قبضہ کر لے گا۔ بادشاہِ روم دارالخلافہ کو چھوڑ کر ملک شام میں پہنچ جائے گا اور عیسائیوں کے دوسرے فریق کی اعانت سے اسلامی فوج ایک خونریز جنگ کے بعد فریق مخالف پر فتح پائے گی۔ دشمن کی شکست کے بعد موافق فریق میں سے ایک شخص نعرہ لگائے گا کہ صلیب غالب ہوگئی اور اسی کے نام سے یہ فتح ہوئی۔ یہ سن کر اسلامی لشکر میں سے ایک شخص اس سے مار پیٹ کرے گا اور کہے گا نہیں، دینِ اسلام غالب ہوا اور اسی کی وجہ سے یہ فتح نصیب ہوئی۔ یہ دونوں اپنی اپنی قوم کو مدد کے لیے پکاریں گے جس کی وجہ سے فوج میں خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔

بادشاہ اسلام شہید ہو جائے گا۔ عیسائی ملک شام پر قبضہ کر لیں گے اور آپس میں ان دونوں عیسائی قوموں کی صلح ہو جائے گی۔ باقی مسلمان مدینہ منورہ چلے آئیں گے، عیسائیوں کی حکومت خیبر تک (جو مدینہ منورہ سے قریب ہے) پھیل جائے گی۔ اس وقت مسلمان اس فکر میں ہوں گے کہ امام مہدی کو تلاش کرنا چاہیے، تاکہ ان کے ذریعہ سے یہ مصیبتیں دُور ہوں، اور دشمن کے پنجے سے نجات ملے۔

حضرت امام مہدی اُس وقت مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوں گے مگر اس ڈر سے کہ مبادا لوگ مجھ جیسے ضعیف کو اس عظیم الشان کام کی انجام دہی کی تکلیف دیں، مکہ معظّمہ چلے جائیں گے۔ اس زمانے کے اولیائے کرام اور ابدالِ عظام آپ کو تلاش کریں گے۔ بعض آدمی مہدی ہونے کے جھوٹے دعوے بھی کریں گے۔ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے کہ

مسلمانوں کی ایک جماعت آپ کو پہچان لے گی اور آپ کو مجبور کر کے آپ سے بیعت کر لے گی۔ اس واقعہ کی علامت یہ ہے کہ اس سے قبل گذشتہ ماہِ رمضان میں چاند اور سورج کو گرہن لگ چکے گا، اور بیعت کے وقت آسمان سے یہ آواز آئے گی۔ هٰذَا خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِیُّ فَاسْتَمِعُوا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا اس آواز کو اس جگہ کے تمام خاص و عام سن لیں گے۔ بیعت کے وقت آپ کی عمر چالیس سال کی ہوگی۔ خلافت کے مشہور ہونے پر مدینہ کی فوجیں آپ کے پاس مکہ معظّمہ چلی آئیں گی۔ شام و عراق اور یمن کے اولیائے کرام و ابدال عظام آپ کی صحبت میں اور ملک عرب کے لاتعداد لوگ آپ کے لشکر میں داخل ہو جائیں گے اور اس خزانہ کو جو کعبہ میں مدفون ہے (جس کو ''تاج الکعبہ'' کہتے ہیں) نکال کر مسلمانوں پر تقسیم فرمائیں گے۔ جب یہ خبر اسلامی دنیا میں پھیلے گی تو خراسان سے ایک شخص ایک بہت بڑی فوج لے کر آپ کی مدد کے لیے روانہ ہوگا، جو راستہ میں بہت سے عیسائیوں اور بددینوں کا صفایا کر دے گا۔ اس لشکر کے مقدمتہ الجیش کی کمان منصور نامی ایک شخص کے ہاتھ میں ہوگی۔ وہ سفیانی اہل بیت کا دشمن ہوگا۔ اس کی ننھیال قوم بنو کلب ہوگی۔ حضرت امام مہدی کے مقابلہ کے واسطے اپنی فوج بھیجے گا۔ جب یہ فوج مکہ و مدینہ کے درمیان ایک میدان میں پہاڑ کے دامن میں مقیم ہوگی تو اسی جگہ اس فوج کے نیک و بد سب کے سب دھنس جائیں گے اور قیامت کے دن ہر ایک کا حشر اس کے عقیدے اور عمل کے مطابق ہوگا۔ ان میں سے صرف دو آدمی بچیں گے۔ ایک حضرت امام مہدی کو اس واقعہ کی اطلاع دے گا اور دوسرا سفیانی کو۔ عرب کی فوجوں کے اجتماع کا حال سن کر عیسائی بھی چاروں طرف سے فوجوں کے جمع کرنے کی کوشش میں لگ جائیں گے اور اپنے اور روم کے ممالک سے فوجِ کثیر لے کر امام مہدی رضی اللہ عنہ کے مقابلہ کے لیے شام میں جمع ہو جائیں گے۔ ان کی فوج کے اس وقت ستر جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ بارہ ہزار سپاہ ہوگی (جس کی تقریباً کل تعداد 8,40,000 ہوگی) حضرت امام مہدی مکہ مکرمہ سے روانہ ہو کر مدینہ منورہ پہنچیں گے اور حضور نبی کریم ﷺ کے روضہ اقدس کی زیارت سے مشرف ہو کر

شام کی جانب روانہ ہو جائیں گے۔ دمشق کے پاس آ کر عیسائیوں کی فوج سے مقابلہ ہوگا۔ اس وقت حضرت امام مہدی کی فوج کے تین گروہ ہو جائیں گے۔ ایک گروہ تو نصاریٰ کے خوف سے بھاگ جائے گا، خداوند کریم ان کی توبہ ہرگز قبول نہ فرمائے گا۔ باقی فوج میں سے کچھ تو شہید ہو کر بدر و اُحد کے شہدا کے مراتب کو پہنچیں گے اور کچھ بتوفیقِ ایزدی فتحیاب ہوں گے۔ حضرت امام مہدی دوسرے روز پھر نصاریٰ کے مقابلہ کے لیے نکلیں گے، اس روز مسلمانوں کی ایک جماعت یہ عہد کر کے نکلے گی کہ میدانِ جنگ فتح کریں گے یا مر جائیں گے۔ یہ جماعت سب کی سب شہید ہو جائے گی۔ حضرت امام مہدی باقی ماندہ قلیل جماعت کے ساتھ لشکر میں واپس آئیں گے۔ پھر ایک بڑی جماعت یہ عہد کرے گی کہ فتح کے بغیر میدان جنگ سے واپس نہیں آئیں گے یا مر جائیں گے، اور حضرت امام مہدی کے ہمراہ بڑی بہادری کے ساتھ جنگ کریں گے اور آخر یہ بھی جام شہادت نوش کریں گے۔ شام کے وقت حضرت امام مہدی تھوڑی سی جماعت کے ساتھ لوٹیں گے۔ تیسرے روز اسی طرح ایک بڑی جماعت قسم کھا کر نکلے گی اور وہ بھی شہید ہو جائے گی اور حضرت امام مہدی تھوڑی سی جماعت کے ساتھ اپنی قیام گاہ پر واپس تشریف لے آئیں گے۔ پھر حضرت امام مہدی رسدگاہ کی محافظ جماعت کو لے کر دشمن سے پھر نبرد آزما ہوں گے۔ یہ جماعت تعداد میں بہت کم ہوگی مگر خداوند کریم ان کو فتح مبین عطا فرمائے گا۔ عیسائی اس قدر قتل ہوں گے کہ باقیوں کے دماغ سے حکومت کی بُو نکل جائے گی اور بے سروسامان ہو کر نہایت ذلت و رسوائی کے ساتھ بھاگ جائیں گے۔ مسلمان ان کا تعاقب کر کے بہتوں کو جہنم رسید کر دیں گے۔ اس کے بعد حضرت امام مہدیؑ بے انتہا انعام و اکرام اس میدان کے شیروں جانبازوں پر تقسیم فرمائیں گے مگر اس مال سے کسی کو خوشی حاصل نہ ہوگی کیونکہ اس جنگ کی بدولت بہت سے خاندان و قبیلے ایسے ہوں گے جن میں فی صدی صرف ایک ہی آدمی بچا ہوگا۔ اس کے بعد حضرت امام مہدی بلادِ اسلام کے نظم ونسق اور فرائض وحقوق العباد کی انجام دہی میں مصروف ہوں گے۔ چاروں طرف اپنی فوجیں پھیلا دیں گے اور ان مہمات

سے فارغ ہو کر فتحِ قسطنطنیہ کے لیے روانہ ہو جائیں گے۔ بحیرۂ روم کے کنارے پر پہنچ کر قبیلہ بنو اسحٰق کے ستر ہزار بہادروں کو کشتیوں پر سوار کر کے اس شہر کی خلاصی کے لیے جس کو آج کل استنبول کہتے ہیں مقرر فرمائیں گے۔ جب یہ فصیلِ شہر کے قریب پہنچ کر نعرۂ تعبیر بلند کریں گے تو اس کی فصیل نامِ خدا کی برکت سے یکایک گر جائے گی۔ مسلمان ہلّہ کر کے شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ سرکشوں کو ختم کر کے ملک کا انتظام نہایت عدل و انصاف کے ساتھ کریں گے۔ ابتدائی بیعت سے اس وقت تک چھ سات سال کا عرصہ گزرے گا۔ امام مہدی ملک کے بندوبست ہی میں مصروف ہوں گے کہ افواہ اُڑے گی کہ دجال نکل آیا اور مسلمانوں کو تباہ کر رہا ہے۔ اس خبر کے سنتے ہی حضرت امام مہدی ملک شام کی طرف واپس ہوں گے اور اس خبر کی تحقیق کے لیے پانچ یا نو سوار جن کے حق میں حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ میں ان کے ماں باپوں وقبائل کے نام اور ان کے گھوڑوں کا رنگ جانتا ہوں۔ وہ اس زمانے کے روئے زمین کے آدمیوں سے بہتر ہوں گے۔ لشکر کے آگے بطور طلیعہ روانہ ہو کر معلوم کر لیں گے کہ یہ افواہ غلط ہے۔ پس امام مہدی عجلت کو چھوڑ کر ملک کی خبر گیری کی غرض سے آہستگی اختیار فرمائیں گے۔ اس میں کچھ عرصہ نہ گزرے گا کہ دجال ظاہر ہو جائے گا اور قبل اس کے کہ وہ دمشق پہنچے حضرت امام مہدی دمشق آ چکے ہوں گے اور جنگ کی پوری تیاری و ترتیبِ فوج کر چکے ہوں گے۔ ایک دن لوگ نماز فجر کی تیاری میں ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کندھوں پر تکیہ لگائے ہوئے آسمان سے دمشق کی مرکزی جامع مسجد کے مشرقی منارہ پر جلوہ افروز ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، امام مہدی سے ملاقات فرمائیں گے۔ امام مہدی نہایت تواضع و خوش خلقی سے آپ کے ساتھ پیش آئیں گے اور فرمائیں گے: یا نبی اللہ! امامت کیجیے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرمائیں گے کہ امامت تم ہی کرو کیونکہ تمھارے بعض، بعض کے لیے امام ہیں اور یہ عزت اسی اُمت کو خدا نے دی ہے پس امام مہدی نماز پڑھائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اقتدا کریں گے۔ نماز سے فارغ ہو کر امام مہدی پھر حضرت عیسیٰ سے کہیں گے کہ یا نبی

اللہ! اب لشکر کا انتظام آپ کے سپرد ہے جس طرح چاہیں انجام دیں۔ وہ فرمائیں گے نہیں یہ کام بدستور آپ ہی کے تحت میں رہے گا۔ میں تو صرف قتلِ دجال کے واسطے آیا ہوں جس کا مارا جانا میرے ہی ہاتھ سے مقدر ہے۔

تمام زمین حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے عدل و انصاف سے (بھر جائے گی) منور و روشن ہو جائے گی۔ ظلم و بے انصافی کی بیخ کنی ہوگی۔ تمام لوگ عبادت و طاعت الٰہی میں سرگرمی سے مشغول ہوں گے۔ آپ کی خلافت کی میعاد تقریباً نو سال ہوگی۔ واضح رہے کہ سات سال عیسائیوں اور دیگر فتنوں اور ملک کے انتظام میں، آٹھواں سال یہودیوں اور دجال کے ساتھ جنگ و جدال میں اور نواں سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں گزرے گا۔ اس حساب سے آپ کی عمر 49 سال کی ہوگی۔ بعد ازاں امام مہدی رضی اللہ عنہ کی وفات ہو جائے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے جنازے کی نماز پڑھا کر انھیں بیت المقدس دفن فرمائیں گے۔ اس کے بعد تمام چھوٹے بڑے انتظامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں آ جائیں گے۔'' (رسالہ علاماتِ قیامت مؤلفہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین قدس سرہٗ)

یہ سب علامات ایسی ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے ساتھ مختص ہیں۔ جن میں سے ایک بھی آنجہانی مرزا قادیانی یا ریاض گوہر شاہی کے وقت میں نہیں پائی گئی۔

حضرت ثوبانؓ جو حضور نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ سیاہ جھنڈے خراسان کی جانب سے آ رہے ہیں تو ان میں شامل ہو جانا، اگرچہ برف کے اوپر گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ چلنا پڑے کیونکہ ان میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔ (احمد و بیہقی)۔

سوال یہ ہے کہ کیا مرزا قادیانی یا ریاض گوہر شاہی کے دور میں خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈے قادیان یا حیدر آباد کی طرف آئے تھے؟ مہدی کے معنی ہیں ہدایت یافتہ اور ہدایت یافتہ شخص جھوٹ نہیں بولتا۔ مرزا قادیانی چونکہ جھوٹ بولتا اور لکھتا

تھا۔ لہٰذا جھوٹ بولنے والا مہدی نہیں ہوسکتا۔ اس لیے مرزا قادیانی مہدی نہیں تھا۔ مہدی ہونا تو درکنار جھوٹ بولنے والا تو شریف انسان بھی نہیں سمجھا جاتا۔ اگر کسی قادیانی کا یہ دعویٰ ہے کہ مرزا قادیانی جھوٹ نہیں بولتا اور لکھتا تھا تو وہ ہمارا چیلنج قبول کرے، ہم اگر مرزا قادیانی کو جھوٹا ثابت نہ کر سکے تو ہر قسم کی سزا بھگتنے کو تیار ہیں اور اگر ثابت کردیا تو پھر ہمارے حریف کو مرزا قادیانی پر لعنت کرنی ہوگی۔ اگر کسی قادیانی میں ہمت ہے تو سامنے آئے۔ ہمارا یہی چیلنج کذاب ریاض گوہر شاہی کے متعلق بھی ہے۔ ہے کوئی گوہر شاہی کا مخلص مرید جو اس چیلنج کو قبول کرے!

محمد متین خالد

فتنہ گوہر شاہی سے منحرف، مہدویت کا نیا دعویدار

فتنہ قادیانیت کے بانی آنجہانی مرزا قادیانی نے امام مہدی، مسیح موعود اور نبی و رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔ وہ عقیدہ ختم نبوت کا منکر تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ نبوت جاری ہے۔ چنانچہ اس کی پیروی میں اس کے کئی مریدوں نے بھی نبوت کے دعوے کر دیئے۔ ان میں سرفہرست اس کا خاص مرید چراغ دین جموی تھا جس نے مرزا قادیانی کے دور میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ آنجہانی مرزا قادیانی نے ایک دن چراغ دین جموی کو بلا کر پوچھا کہ تم کس طرح نبی ہو سکتے ہو تو اس پر اس نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا: جس طرح تم! اس نے مرزا قادیانی سے کہا کہ جن دلائل کی بنیاد پر تم نبوت کا دعویٰ کرتے ہو، انہی دلائل کی بناء پر میں بھی نبی ہوں۔ اس پر مرزا قادیانی کو سانپ سونگھ گیا۔ چراغ دین جموی نے اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لیے کئی ایک مضامین لکھے۔ آنجہانی مرزا قادیانی نے اس کے اجرائے نبوت پر مبنی مضامین کا رد کیا اور انہیں زہریلے، خطرناک اور اسلام کے لیے مضر قرار دیا۔ اہم بات یہ ہے کہ جس طرح مرزا قادیانی نے چراغ دین جموی کے مضامین کو زہریلا، خطرناک، اسلام کے لیے مضر، سر سے پیر تک لغو اور باطل باتوں سے بھرا ہوا کہا۔ ہمارے نزدیک مرزا قادیانی کی کتابیں اور مضامین بھی اسی تعریف میں شامل ہیں۔ جس نظریہ سے وہ اس بات پر معترض ہے کہ چراغ دین نے کیونکر اس کی بیعت کر کے اور اس کی جماعت میں داخل ہو کر، اس کے مقابلہ میں نبوت کا ادعا کر دیا، اسی نظریہ کے مطابق مرزا قادیانی ہی کو کب یہ حق حاصل تھا کہ وہ خود کو مسلمان کہہ کر اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا کلمہ پڑھ کر، آپ ﷺ کا امتی ہونے کے باوصف آپ ﷺ ہی کے مقابلہ میں نئی نبوت کا ڈھکوسلا کھڑا کر دے؟ خود

اس نے بھی اپنے مضامین اور اپنے دعویٰ رسالت پر کیوں نہیں غور کیا؟ جب چراغ دین جموی کو یہ حق نہیں پہنچتا، کہ وہ مرزا قادیانی کا مدمقابل بن کر آ جائے، تو مرزا قادیانی کو کب یہ استحقاق ہے کہ وہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے مدمقابل آئے؟ (نعوذ باللہ) جس طرح مرزا قادیانی کے خیال کے مطابق چراغ دین کے دعویٰ نبوت سے اس کی ساری امت کی توہین ہوئی ہے، اسی طرح خود مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت سے بھی پوری امت مسلمہ کی توہین ہوئی ہے۔ اگر یہ جرأت چراغ دین کے لیے جائے غیرت تھی تو مرزا قادیانی کے لیے بھی جائے غیرت ہے۔ اسے بھی بقول خود یہ ناپاک کلمے منہ پر نہیں لانے چاہئیں تھے۔ اگر چراغ دین نفس امارہ کی غلطی سے خودستائی میں مبتلا ہوسکتا ہے تو مرزا قادیانی اس سے بڑھ کر نفس امارہ کی غلطی سے خودستائی میں گرفتار ہوا۔

اسی طرح فتنہ گوہر شاہی کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی نے بھی امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس کے علاوہ اس نے سورج، چاند، آسمان اور حجر اسود میں اپنی تصویر کے ظاہر ہونے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے امریکہ کے ایک ہوٹل میں بالمشافہ ملاقات کرنے کا بھی دعویٰ کیا۔ اس کے حکم پر اس کے مریدوں نے متنازع اور گستاخانہ اسٹیکرز شائع کر کے ملک کے طول و عرض میں تقسیم کیے اور خاص جگہوں پر چسپاں کیے۔ ان اسٹیکرز پر ''لا الہ الا اللہ ریاض احمد گوہر شاہی'' کے الفاظ اس طرح لکھے گئے کہ ان سے بجائے خود اللہ کا لفظ بنتا ہے۔ اس لفظ اللہ کا آدھا حصہ 'ریاض احمد گوہر شاہی' کے ان الفاظ پر مشتمل ہے۔ ایسی خرافات اور گمراہی کے باوجود ریاض گوہر شاہی کے ہزاروں پیروکار ہیں جو اسے امام مہدی مانتے ہیں۔ دعوی مہدویت کی آڑ میں ریاض گوہر شاہی نے اندرون اور بیرون ملک سے بے تحاشا دولت اکٹھی کی۔ قیمتی املاک بنائیں اور کئی کاروباری لوگوں کے ساتھ پارٹنرشپ قائم کی۔ ریاض گوہر شاہی کی ایسی چمک دمک اور مقبولیت دیکھ کر اس کے مریدوں کی بھی رال ٹپکنے لگی۔ انہی مریدوں میں سے ایک شہباز احمد نامی شخص تھا جس نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔

شہباز کا تعلق ٹوبہ ٹیک سنگھ سے تھا۔ وہ برطانوی شہریت کا حامل تھا۔ اس نے

برطانیہ سے واپس آنے کے بعد 2005ء میں امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ برطانیہ میں ہی اس کے ذہن میں یہ بات ڈالی گئی تھی کہ وہ پاکستان جا کر امام مہدی ہونے کا دعویٰ کرے، اسے عزت، شہرت، دولت اور اثر ورسوخ کے ساتھ ساتھ عقیدت مندوں کی ایک بڑی تعداد مل جائے گی اور یہ کہ وہ بہت بااختیار شخصیت بن جائے گا۔ چنانچہ دولت کے بل بوتے پر اس نے اپنی گمراہ کن تعلیمات کا آغاز کیا اور جلد ہی درجنوں افراد کو اپنے دامِ تزویر میں پھنسانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ لوگوں نے اگر اسے امام مہدی کے طور پر قبول نہ کیا تو فیصل آباد سمیت پورا پاکستان غرق ہو جائے گا۔ صرف وہ اور اس کے پیروکار ہی زندہ رہیں گے اور پاکستان کے مالک ہوں گے۔

بدقسمتی سے جب یہ ملعون اپنے گستاخانہ عقائد کا پرچار کر رہا تھا تو پولیس اور انتظامیہ سمیت مقامی مذہبی جماعتیں بھی اس جانب متوجہ نہ ہوئیں۔ اپنے گرد چند درجن لوگوں کے جمع ہو جانے پر اس بدبخت کا حوصلہ اتنا بڑھ گیا کہ 15 دسمبر 2005ء کو امام مہدی کا دعویٰ کرتے ہوئے اس نے چند درجن مسلح افراد پر مشتمل قافلے کے ہمراہ موٹروے کا رخ کیا۔ ملعون شہباز کے قافلے میں کاریں، ویگنیں اور موٹر سائیکل سوار شامل تھے، جن میں کئی افراد مسلح تھے اور اسلحہ لہرا کر شہباز احمد کے دعوے کے حق میں جذباتی نعرے بازی کر رہے تھے۔ شہر میں بڑے پیمانے پر جانی نقصان کے خدشے کے تحت اس قافلے کو نہیں روکا گیا۔ لیکن علاقے کی سڑکوں اور موٹروے کے داخلی و خارجی راستے پر ہنگامی حالت کا اعلان کرتے ہوئے اسے بند کر دیا گیا۔ موٹروے پر داخلے کا راستہ بند پا کر شہباز اور اس کے پیروکاروں نے پولیس کی چیک پوسٹوں پر قبضہ کر کے فائرنگ شروع کر دی جس پر ضلع بھر کی پولیس نے اس وقت کے ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر فیصل آباد امین وینس کی قیادت میں ان مسلح افراد کا گھیراؤ کر لیا۔ کئی گھنٹوں تک فضا کشیدہ رہی، لیکن مسلح افراد نے ہتھیار پھینکنے اور اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا۔ آخر کار ڈی پی او امین وینس نے حکمت عملی سے کام لیا اور شہباز احمد کو امام مہدی تسلیم کرتے ہوئے اس کی بیعت کرنے کا اعلان کر دیا۔ وہ اس سے جا کر گلے

ملے۔ اسی معاملے کے دوران پولیس کے مسلح کمانڈوز نے تمام ہتھیار بند افراد پر قابو پا کر انہیں گرفتار کر لیا۔ اس دوران مسلح افراد کی فائرنگ سے ان کے اپنے ہی تین ساتھی شدید زخمی ہو گئے جن میں ایک چند دن بعد ہلاک ہو گیا۔ ملعون شہباز سمیت لگ بھگ 30 افراد کو گرفتار کر لیا گیا اور کچھ افراد فرار ہو گئے۔

اسی دن یعنی 15 دسمبر 2005ء کو ڈی ایس پی نشاط آباد سرکل فیصل آباد کی مدعیت میں دہشت گردی ایکٹ اور تعزیرات پاکستان کے تحت، اقدام قتل، دہشت گردی اور خوف و ہراس پھیلانے کی دفعات کے علاوہ زیر دفعہ 295 بی اور 295 سی کے تحت شہباز احمد و دیگر 26 افراد (1- خضر حیات ولد سکندر علی، 2- تاج دین ولد حشمت اللہ، 3- جاوید اقبال ولد عبدالوحید، 4- طاہر محمود ولد عبدالوحید، 5- تاج انصاری ولد حافظ نور الحسن، 6- ظفر اقبال ولد حبیب اللہ، 7- اعجاز احمد ولد احمد دین، 8- محمد الیاس ولد محمد ابراہیم، 9- طالب حسین ولد فرزند علی، 10- محمد یاسین ولد عبدالمجید، 11- عمران ولد عبدالحمید، 12- عبدالرحمان ولد قاسم علی، 13- محمد اسماعیل ولد خوشی محمد، 14- محمد اقبال ولد بشیر احمد، 15- عتیق الرحمان ولد علی محمد، 16- اسحاق احمد ولد محمد نواز، 17- مختار احمد ولد محمد ریاض، 18- نوید علی شاہ ولد حق دار شاہ، 19- محمد ساجد علی ولد جمشید علی، 20- شوکت علی ولد فضل دین، 21- محمود الحسن ولد شوکت علی، 22- محمد اقبال ولد محمد انور، 23- شہباز احمد عرف بھولو ولد اشتیاق احمد، 24- محمد عابد حسین ولد علی محمد، 25- نوید احمد ولد شاہ محمد، 26- طاہر احمد ولد منیر احمد) کے خلاف ایف آئی آر نمبر 1081/2005 کے تحت پولیس اسٹیشن نشاط آباد میں مقدمہ درج کر لیا گیا۔

ایف آئی آر کے مطابق مختصر حقائق یوں ہیں کہ ملک رشید احمد، ڈی ایس پی/ ایس ڈی پی او، سٹی فیصل آباد کی طرف سے ایک درخواست دی گئی کہ 15 دسمبر 2005ء کو تقریباً دوپہر 12 بجے، اسے وائرلیس پر ایک پیغام موصول ہوا کہ پچیس تیس لوگ نشاط آباد پُل کی طرف سے سرگودھا روڈ کی طرف آ رہے ہیں جو آتشیں اسلحہ سے مسلح ہیں اور انہوں نے پرچم اور بینر تھامے ہوئے ہیں اور وہ ''امام مہدی'' کے ظہور کے

نعرے لگا رہے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ فائرنگ بھی کر رہے ہیں۔ پیغام وصول ہونے پر وہ دو پولیس اہلکاران کے ہمراہ ٹیلیفون ایکسچینج سے ملحقہ بولے دی جھگی پہنچا جبکہ سڑک کی دوسری طرف سے تقریباً تیس افراد جو سرخ رنگ کی وردیاں اور ہلکے آسمانی رنگ کی پٹیاں پہنے ہوئے تھے، بندوقوں، پستولوں سے مسلح اور سفید رنگ کی کرولا کار FSA-8244، کار نمبر FDS-94، رنگ خاکستری، ایک ڈالا نمبر FDT-2680 میں سوار اور آٹھ نو افراد جو موٹر سائیکلوں پر سوار تھے، مسلسل فائرنگ کر رہے تھے جس کے باعث عوام میں خوف و ہراس پھیل رہا تھا۔ اس نے انہیں فائرنگ بند کرنے کو کہا جس پر انہوں نے بیک وقت اور بیک آواز یہ نعرہ بلند کیا کہ ''امام مہدی'' کا ظہور ہو چکا ہے اور ان کے درمیان موجود ہے اور تمام قوم کو 4 بجے شام تک امام مہدی کی اطاعت کر لینی چاہیے ورنہ وہ تمام ملک کو تباہ کر دیں گے۔ پھر انہوں نے اپنے ہتھیاروں کا رخ ان کی طرف کر دیا۔ اس نے اپنی سرکاری گاڑی کی پناہ لیتے ہوئے خود کو بچایا۔ یہ لوگ پنجاب میڈیکل کالج کی سمت چلے گئے۔ یہ افراد (ملزمان) جو ایک ڈالے میں سوار تھے، نے اس پر سیدھی گولیاں چلانا شروع کر دیں۔ گولیاں، اس کی سرکاری گاڑی کے مختلف حصوں پر لگیں جن کے باعث ایک ٹائر پھٹ گیا اور کھڑکی کے شیشے ٹوٹ گئے۔ اس نے اپنے بچاؤ کے لیے سٹی کنٹرول کو مطلع کیا جس پر وہاں اس کے پاس عابد زلفی انسپکٹر، عصمت اللہ انسپکٹر، محمد عثمان انسپکٹر، غلام عباس انسپکٹر، محمد زاہد انسپکٹر، ملک غلام عباس انسپکٹر، محمد اکمل انسپکٹر، ایس ایچ او پولیس سٹیشن سرگودھا روڈ نشاط آباد، ڈی ٹائپ، سول لائنز، بٹالہ کالونی، گلبرگ اور فیکٹری ایریا، پولیس کے دستوں کے ساتھ پہنچ گئے۔ انہوں نے کچھ فاصلہ رکھتے ہوئے ملزمان کا تعاقب کیا۔ حاجی کیمپ، سرگودھا روڈ کے نزدیک ایک راہگیر محمد یونس ولد نور محمد کو ملزمان کی طرف سے چلائی گئی گولیوں نے زخمی کر دیا جس کے باعث وہاں افراتفری اور خوف پھیل گیا اور اس کی وجہ سے لوگ دکانوں کے شٹر نیچے کر کے دکانیں بند کرنے لگے اور علاقے کے لوگ چیخنے چلانے کے علاوہ خوف کے باعث علاقے سے بھاگنے لگے۔ ملزمان سے بار بار فائرنگ روکنے کی درخواست کی گئی

لیکن انہوں نے میگا فون پر ''امام مہدی آ گیا'' کے نعرے لگاتے ہوئے فائرنگ جاری رکھی اور آگے بڑھتے رہے۔ دریں اثناء چودھری محمد فاروق ڈی ایس پی انویسٹیگیشن صدر، رب نواز ڈی ایس پی، جڑانوالہ، چودھری مشتاق خالد انسپکٹر اور جہانگیر خاں ایس آئی سپیشل سکواڈ بھی پولیس دستے میں شامل ہو گئے۔ جب ان جنونی دہشت گردوں کا جلوس موٹروے ٹول پلازا کیمل پور، فیصل آباد پہنچا تو انہوں نے بلاتفریق گولیاں چلانا شروع کر دیں جس کے باعث موٹروے پولیس اور دیگر افسران بھاگ گئے اور ملزمان زبردستی موٹروے پر داخل ہو گئے اور دو فرلانگ کا فاصلہ طے کرنے کے بعد، ملزمان، پولیس دستے کو دیکھتے ہوئے گاڑیوں سے اترے اور پریشانی کے عالم میں اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی جس کے باعث ان کے تین چار ساتھی، بدر شفیع، طاہر، نوید اور عابد، زخمی ہو گئے۔ دریں اثناء شیرانوالہ انٹر چینج کی جانب سے نیو خاں کمپنی کی ایک بس آئی، رکی تو انہوں نے تقریباً اڑھائی گھنٹے تک بس کے مسافروں، کنڈکٹر اور ڈرائیور کو یرغمال بنائے رکھا۔ اس دوران رانا زاہد توصیف ضلعی ناظم، امجد کریم بٹ ایس پی ہیڈکوارٹر اور عبدالنوید سعید ایس پی سٹی وہاں تقریباً 4 بجے پہنچ گئے۔ دریں اثناء چودھری مشتاق احمد ڈی ایس پی، جو ملزمان کے دائیں طرف تھا، نے ملزمان کے قریب جانے کی کوشش کی جس پر انہوں نے اپنے ہتھیاروں کا رخ اس کی طرف کر لیا اور اسے مذاکرات کے لیے بلایا اور متذکرہ ڈی ایس پی نے مذاکرات میں شامل ہونے کی کوشش کی جس پر دہشت گردوں کے سربراہ، شہباز نے جو خود کو 'امام مہدی' کہتا تھا، حضور نبی اکرم ﷺ کے خلاف گستاخانہ الفاظ بولنے شروع کر دیے، اس کے مطالبے پر زخمیوں کو ہسپتال منتقل کر دیا گیا اور مذاکرات کے بعد تمام دہشت گردوں (ملزمان) کو گرفتار کر لیا گیا جن کے قبضے سے ہتھیار بھی برآمد ہوئے جس کے لیے وہ لائسنس یا پرمٹ پیش نہ کر سکے۔ ملزمان، زیر دفعہ 146/148، 295-B، 295-C، 353/324، 427 تعزیرات پاکستان، جرائم کے مرتکب پائے گئے۔ علاوہ ازیں دفعہ 16، ایم پی او، دفعہ 7، انسداد دہشت گردی ایکٹ 1997 اور دفعہ 13، اسلحہ آرڈیننس XX، 1965 کے تحت ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا۔

مقدمہ کے اندراج کے بعد، اس کی تفتیش خالد محمود خان انسپکٹر نے شروع کی جس نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا۔ زیر دفعہ 161 مجموعہ ضابطہ فوجداری، استغاثہ گواہان کے بیانات قلم بند کیے۔ دوران تفتیش ملزم شہباز احمد نے انکشاف کیا کہ 'دینِ یونس' کے متعلق کچھ دستاویزات اور مواد اس کے گھر پر موجود ہے اور اس انکشاف کے نتیجے میں وہ اسے اپنے کرائے کے مکان میں لے گیا اور اس کی نشاندہی پر اس نے اہم دستاویزات برآمد کیں جنہیں اس نے اپنی تحویل میں لے لیا۔ مندرجہ بالا دستاویزات اور مواد، ایک ایسے قابل اعتراض مواد پر مشتمل تھا جس نے مسلمانوں کے جذبات مجروح کیے کیونکہ اس کے باعث حضور نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کے علاوہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہوتی تھی۔

تفتیشی افسر کے مطابق ملزمان جب جتھہ بنا کر موٹروے کی طرف جا رہے تو ساہیوالا انٹرچینج کی جانب سے ایک بس وہاں آن پہنچی، جسے ملزمان نے روکا اور اس میں سوار تمام مسافروں کو یرغمال بنا لیا۔ خواتین سمیت مسافروں کو انسانی ڈھال بناتے ہوئے جوان کے سامنے ایک قطار میں کھڑے تھے، ملزمان نے پولیس کو ہدایت کی کہ اپنے ہتھیار پھینک دیں۔ تمام ملزمان سرخ رنگ کی وردیاں پہنے ہوئے تھے اور انہوں نے اپنے چہروں اور ہتھیاروں پر ''دین یونس'' کے بینر باندھے ہوئے تھے۔ وہ ملزمان کے ساتھ بات چیت کرنے میں مصروف ہو گیا اور وہ کچھ دیر بعد ان کے نزدیک ہو گیا۔ جب وہ موٹروے پر ملزمان کے نزدیک پہنچا تو اسے معلوم ہوا کہ ایک ملزم مر چکا ہے جبکہ تین زخموں سے دوچار تھے۔ ملزمان نے اپنے مطالبات اس کے سامنے رکھنے شروع کر دیے۔ اس نے ملزمان سے درخواست کی کہ یرغمالی بچوں اور خواتین کو رہا کر دیا جائے اور انہیں بس میں ان کی نشستوں پر بیٹھنے کی اجازت دی جائے اور یہ درخواست ملزمان نے تسلیم کر لی۔ ملزمان کا ایک مطالبہ یہ بھی تھا کہ وہ صرف اس شرط پر اپنے ہتھیار پھینکیں گے اگر صدر، جنرل پرویز مشرف کو موقع پر طلب کیا جائے۔ ملزمان کے مطابق، انہوں نے جنرل پرویز مشرف اور کچھ تنظیموں کو کئی خطوط روانہ کیے۔ ملزمان نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ شہباز احمد کی شکل میں ''امام مہدی'' کا ظہور ہو گیا ہے اور اگر 4 بجے شام تک

'امام مہدی شہباز' کی اطاعت نہ کی گئی تو زلزلے آئیں گے اور وہ اپنی قوت سے حکومت کا تختہ الٹ دیں گے۔ وہ اس حیثیت میں نہیں تھا کہ ان کے کسی بھی مطالبے کو جنرل پرویز مشرف تک پہنچایا جائے۔ اس نے ملزمان کی رضامندی سے، اپنے سینئر افسران کو بلایا جس پر ایس پی ہیڈکوارٹر امجد کریم بٹ، سب انسپکٹر کے ہمراہ وہاں آ گیا۔ ان تمام سے ملزمان سے بات چیت جاری رکھی۔ ایس پی ہیڈکوارٹر، موقع سے دو تین بار چلا گیا اور ملزمان کے مطالبات سینئر پولیس افسران کے سامنے رکھے اور واپس آ گیا۔ دریں اثناء وہ ملزمان کو قائل کرنے میں مصروف رہا جس کے باعث موٹروے پر دونوں طرف سے آمدورفت کئی گھنٹوں تک معطل رہی اور عوام میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ وہ اور ایس پی ہیڈکوارٹر نے ملزم شہباز سے موبائل فون پر ڈی پی او فیصل آباد سے رابطہ کرایا اور تمام معاملات حل کر لیے گئے اور بس کے یرغمالی مسافر رہا کر دیے گئے۔ ملزمان میگا فون پر 'امام مہدی' کے ظہور کا اعلان کر رہے تھے۔ دریں اثناء ملزم شہباز احمد نے خود کو ''امام مہدی'' کی حیثیت سے پیش کیا۔ اس نے دوبارہ اپنا 'کلمہ' دہرایا اور نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کے خلاف گستاخانہ الفاظ کہے۔ ڈی ایس پی نے ملزم سے تقریباً دو گھنٹے تک بات چیت جاری رکھی۔ ڈی ایس پی نے اسے یقین دلایا کہ وہ اس کا مطالبہ اعلیٰ حکام کو پہنچا دے گا۔ اس بات چیت کے نتیجے میں، شہباز قائل ہو گیا اور مرد و خواتین پر مشتمل مسافروں کو دوبارہ بس میں سوار ہونے کی اجازت دے دی اور وہ اپنے دوسرے ملزم ساتھیوں کے ہمراہ ہتھیار پھینکنے پر تیار ہو گیا۔ بس، مسافروں کے ساتھ وہاں سے روانہ ہو گئی۔ تمام ملزمان پر قابو پا لیا گیا۔ شہباز (خود ساختہ امام مہدی) کے علاوہ ملزمان کے مطالبے مندرجہ ذیل تھے:

(i) ''اس پر امام مہدی کی حیثیت سے ایمان لایا جائے۔

(ii) صدر پاکستان سے اس کی ایک ملاقات کا اہتمام کیا جائے۔

تمام ملزمان کے خلاف جناب چودھری محمد یوسف اوجلا ایڈیشنل سیشن جج / جج خصوصی عدالت انسداد دہشت گردی فیصل آباد کی عدالت میں مقدمہ نمبر 08/ATC/2006 کے تحت سماعت ہوئی۔ تمام ملزمان نے عدالت میں یہ بیان دیا

کہ وہ اس سے پہلے ریاض گوہر شاہی کے پیروکار تھے اور اس کی موت کے بعد شہباز احمد (خود ساختہ امام مہدی) ہی تھا جس نے انہیں گوہر شاہی کے پنجوں سے بچایا اور انہیں سیدھے راستے پر لے کر آیا۔ ملزمان نے دعویٰ کیا کہ ان کے عقیدے کے مطابق شہباز امام مہدی ہے۔ انہوں نے اس موقع کو منانے کے لیے جلوس نکالا۔ مرکزی ملزم شہباز احمد ولد شاہ محمد (خود ساختہ امام مہدی) نے عدالت میں بیان دیا کہ:

❑ ''یہ اگست 2004 کی بات ہے کہ جب میں لندن برطانیہ کے جنوب مغربی علاقے میں اپنے کمرے میں رہ رہا تھا۔ میں اپنے کمرے میں تنہا تھا اور میں کسی روحانی قوت کے زیر اثر آ گیا تھا اور اس دوران میرا سانس کچھ دیر کے لیے بند ہو گیا لیکن مجھے کسی بھی قسم کی مشکل محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ میں ریاض گوہر شاہی کے پیروکاروں میں سے تھا اور اس دوران میں نے محسوس کیا کہ ریاض گوہر شاہی ایک شیطان ہے اور 'قرآن و سنت' کے مطابق گوہر شاہی کے متعلق تمام معلومات کے علاوہ علم کے دیگر ذرائع مثلاً 'علم دست شناسی' کے متعلق معلومات مجھ پر آشکار ہو گئی تھیں۔ اس لیے، میں نے گوہر شاہی کے پیروکاروں کو للکارا کہ میں اسے 'دجال' ثابت کر سکتا ہوں۔ 'انجمن سرفروشانِ اسلام نامی اس کی ایسوسی ایشن اور مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل جن کا میں 1995 سے ہی ریاض کی زندگی میں ہی رکن تھا۔ پھر میں نے خود پر غالب روحانی قوت سے متذکرہ کلمہ (Rab-ul-Arbab,Shehbaz, Malak Apni Marzi da.Imam Mehdi) کے متعلق استفسار کیا اور پھر مجھے جواب ملا کہ Rab-ul-Arbab وہ اصلی قوت ہے جو مجھے 'Sheh' Denay Wala and Malak Apni Marzi Da کہہ رہی ہے جس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور امام مہدی سے مراد میرا بدن ہے جسے 'امام مہدی' قرار دیا گیا ہے اور یہ بات مجھ پر اس روحانی قوت نے آشکار کی۔ اس روحانی قوت کے زیر اثر میں نے خود کو امام مہدی قرار دیا۔ میرے عقیدے کے مطابق یہ میرا نعرہ ہے 'Rab-ul-Arbab Shehbaz Malik Apni Marzi Da' اور ہر انسان کو اس پر ایمان لانا

چاہیے اور صرف اسی صورت میں ہی ایک انسان خود کو 'دجال' کی لعنت سے محفوظ رکھ سکتا ہے اور اگر وہ مندرجہ بالا کلمہ پڑھتا ہے اور اس کے پڑھنے سے مسلمانوں یا کسی بھی دیگر مذہب کے مضر اثرات سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ یونس الگوہر (یسوع مسیح)، بھی مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کا بانی ہے۔ مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، ایک ہزار سے زائد ارکان پر مشتمل ہے جو دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں اور ان کی اکثریت پاکستان میں ہے۔ میرے عقیدے کے مطابق، یونس الگوہر، یسوع مسیح ہے، جو ایک کتاب بعنوان ''دینِ الٰہی'' کا بھی مصنف ہے۔ میں یہ نعرہ 'Rab-ul-Arbab Shebaz Maalik Apni Marzi Da' اپنے پیروکاروں کے سامنے پڑھا کرتا تھا اور انہوں نے میری ہدایت پر بینر اور پرچم تیار کیے ہیں جو ڈالے اور کاروں پر نصب کیے گئے۔ یہ جلوس میرے سمیت میرے پیروکاروں نے نکالا تا کہ ہم دنیا کے سامنے اپنی طاقت کا مظاہرہ کر سکیں اور میڈیا کے سامنے اپنے اس عقیدے کی تبلیغ کر سکیں کہ گوہر شاہی دجال ہے۔ میں ذہنی طور پر تندرست ہوں، میں شادی شدہ ہوں اور میرے تین بچے ہیں، یعنی، ایک بیٹا اور دو بیٹیاں جو انگلینڈ میں رہتے ہیں جیسا کہ پاکستان اور انگلینڈ کی دہری شہریت رکھتا ہوں۔ میری بیوی برطانوی نژاد ہے اور اس کے خاندان کا تعلق لاہور سے ہے۔ میں پیدائشی پاکستانی ہوں اور میرا تعلق چک نمبر358/GB، ٹوبہ ٹیک سنگھ سے ہے۔ میرا والد ایک کسان ہے۔ ہم پانچ بھائی ہیں اور میرے دو بھائی، سرفراز اور ارشاد بھی انگلینڈ میں رہتے ہیں۔ میری بیوی کا نام مسمات شبانہ احمد جو ایک گھریلو خاتون ہے۔ میں ایک ٹیکسی ڈرائیور تھا، میں مورخہ 08 اکتوبر 2005ء کو پاکستان آیا۔ بینر اور پرچم، میرے پیروکاروں نے اپنے خرچے پر تیار کیے۔ جلوس کے دوران مستعمل ہتھیاروں کا انتظام بھی میرے پیروکاروں نے کیا۔ میری کچھ ''کرامات'' بھی ہیں۔ میں نے صرف ان لوگوں کا علاج کیا جن کی فائل، اللہ تعالیٰ کے ہاں کھولی گئی۔ اس واقعہ میں بابا شفیع کی موت کے متعلق مجھے میری روحانی قوت نے بتا دیا تھا کہ جب دجال ظاہر ہوگا اور مردہ لوگوں کے ساتھ رہے گا، میں اس روحانی قوت کے ذریعے دجال کو کہوں گا کہ وہ

میرے پیروکار بابا شفیع کو زندہ کر دے لیکن دجال اصلی بابا شفیع کو زندہ نہیں کرے گا اور وہ دجال کے ساتھ برا سلوک نہیں کرے گا کیونکہ اگر وہ اصلی ہوگا، وہ دجال کو سزا دے گا۔ یہ میرا مطالبہ ہے کہ گوہر شاہی کی قبر خالی ہے اور اس کا بدن اس میں نہیں پایا جائے گا اور اس کی قبر کی کھدائی کی جائے۔ دجال، گوہر شاہی کی شکل میں ظاہر ہوگا۔ میری ایک کرامت یہ ہے کہ ستارے بھی اس روحانی قوت کے زیر اثر حرکت کرتے ہیں اور میں اس روحانی قوت سے پیغامات حاصل کرتا ہوں جب میں اس روحانی قوت کے زیر اثر ہوتا ہوں اور میں یہ سب اس وقت کر سکتا ہوں جب میری مرضی ہوتی ہے۔''

ملزم خضر حیات ولد سکندر علی نے عدالت میں بیان دیا:

- ''میں گوہر شاہی کا پیروکار تھا اور تین برس قبل، میں اس کی تعلیمات سے مایوس ہو گیا تھا۔ میرے دوست عمران ولد عبدالحمید نے مجھے کہا کہ میں فیصل آباد میں گوہر شاہی کے خلاف ایک جلوس میں شرکت کروں۔ میں، مورخہ 14 دسمبر 2005ء کو فیصل آباد آیا۔ میں نے ریلی میں شرکت کی اور یہ نعرہ لگاتا رہا کہ ''گوہر شاہی دجال ہے''۔ شہباز جی کی راہنمائی کے ذریعے میں گوہر شاہی کے چنگل سے آزاد ہو گیا، لہٰذا، شہباز جی، امام مہدی ہے۔''

ملزم تاج دین ولد حشمت اللہ نے کہا:

- ''1998ء سے ہی میں انجمن سرفروشانِ اسلام سے منسلک تھا جس کی سربراہی ریاض گوہر شاہی کے ہاتھ میں تھی اور اپنی تعلیمات کی تبلیغ کیا کرتا تھا۔ ریاض گوہر شاہی نے چاند اور حجر اسود میں اپنی شبیہہ کے متعلق دعویٰ کیا۔ اس نے عمر کوٹ کے ایک مندر میں اپنی شبیہہ کا بھی دعویٰ کیا۔ تقریباً چار برس قبل، ایک ستارہ، آسمان پر نیبولا ستارہ کے نام سے ظاہر ہوا اور اس نے اس ستارے میں بھی اپنی شبیہیں نظر آنے کے متعلق دعویٰ کیا۔ ریاض گوہر شاہی نے سورج میں بھی اپنی شبیہ ظاہر ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس نے سٹیکرز بھی جاری کیے جن پر عربی الفاظ میں ''الف لام را اور کلمہ (نعوذ باللہ)، 'لا الہ الا ریاض صدر اللہ' لکھے ہوئے تھے۔ گوہر شاہی کے پیروکاروں نے ایک کتاب،

بعنوان، دستورِ ریاض، شائع کی جس میں نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کی توہین کی گئی۔ ایک کتاب بعنوان 'دینِ الٰہی' بھی شائع کی گئی۔ میں نے خود کو ان سے الگ کر لیا۔ بعد ازاں میں کراچی میں بذریعہ ٹیلیفون، لندن میں شہباز سے رابطہ کیا جس نے مجھے بتایا کہ ریاض گوہر شاہی دجال ہے۔ پھر میں نے شہباز سے کہا کہ گوہر شاہی اور اس کے پیروکاروں کی مخالفت کی جائے۔ ہم نے دجال (ریاض گوہر شاہی) کی سرگرمیوں سے حکومت پاکستان کو آگاہ کرنے کے لیے ایک منصوبہ بھی بنایا۔ پھر ہم نے ایک ریلی کا انتظام کیا اور پرچم/ بینر تیار کیے اور مورخہ 15 دسمبر 2005ء کو ہم نے ایک ریلی کا انعقاد کیا جب ہم موٹروے انٹرچینج تک جاتے ہوئے فائرنگ کرتے رہے۔ ہم محض اس لیے فائرنگ کر رہے تھے کہ عوام کو شہباز کی طرف متوجہ کیا جائے۔''

ملزم تاج انصاری ولد حافظ نور الحسن نے بیان دیا کہ:

- ''جہاں تک میرا عقیدہ ہے، شریک ملزم شہباز نے کسی روحانی قوت سے علم حاصل کیا اور جو کچھ بھی وہ کہتا ہے، وہ ہمیشہ روحانی قوت کے زیر اثر کہتا ہے۔ شہباز محض ایک میٹریکولیٹ ہے لیکن وہ روحانی اور آسمانی قوتوں کے تحت عمل کرتا ہے۔ اسی روحانی اور آسمانی قوت کے تحت، شہباز نے خود کو امام مہدی قرار دیا۔ 1995ء سے مارچ 2005ء تک، ریاض گوہر شاہی کا پیروکار تھا۔ ریاض گوہر شاہی نے ہمیں اپنی تصویر چاند اور حجر اسود کے علاوہ عمر کوٹ کے ایک مندر میں بھی دکھائی۔ 27 نومبر 2001ء کو گوہر شاہی، لندن میں فوت ہو گیا اور اس کی میت کو کوٹری، سندھ میں دفن کیا گیا۔ گوہر شاہی کے پیروکاروں نے دوبارہ دعویٰ کیا کہ گوہر شاہی ابھی تک زندہ ہے اور اسے لندن، خاص طور پر فیصل آباد کی سڑکوں پر دیکھا جا سکتا ہے۔ اپریل 2005ء میں، مجھے شہباز سے ملاقات کا موقع میسر آیا۔ شہباز نے مجھے دینِ الٰہی، دستورِ ریاض پر مشتمل کتابوں پر مبنی مواد فراہم کرنے کے علاوہ انٹرنیٹ پر ایک ویب سائٹ www.goharshahi.com بھی دکھائی جس میں ملزم شہباز نے مجھے یہ سمجھایا کہ گوہر شاہی ایک شیطان/ دجال ہے۔ مندرجہ بالا مضامین/ کتب میں، اللہ تعالیٰ اور نبی

اکرم حضرت محمد ﷺ اور کلمہ طیبہ کے متعلق گستاخانہ کلمات تھے، اور اس نے اپنا ذاتی 'کلمہ' بھی ایجاد کیا۔ شہباز نے مجھے کہا کہ میں سیدھے راستے پر آ جاؤں اور گوہر شاہی پر گزشتہ ایمان رکھنے پر توبہ کروں۔ شہباز کے سمجھانے پر میں اس پر ایمان لے آیا اور امام مہدی کی حیثیت سے اس کی تعلیمات کی پیروی کرنی شروع کر دی۔"

ملزم ظفر اقبال ولد حبیب اللہ نے بیان دیا کہ:

- "میں ریاض گوہر شاہی کا ایک پیروکار تھا اور میں تقریباً دس برس تک اس کا پیروکار رہا۔ اس واقعہ سے ایک ماہ پہلے شہباز سے میری ملاقات گوجرہ میں ہوئی جس نے گوہر شاہی کو دجال قرار دیا تھا، اور جماعت کے سربراہ کی حیثیت سے، شہباز امام مہدی ہے۔"

ملزم اعجاز احمد ولد احمد دین نے بیان دیا کہ:

- "میں گزشتہ پانچ برس سے ریاض گوہر شاہی کا پیروکار اور انجمن سرفروشانِ اسلام کا رکن تھا۔ تقریباً ایک برس قبل، میں ایک ایسے اجلاس میں شریک ہوا جو انٹرنیٹ پر انجمن سرفروشانِ اسلام کے ارکان کے ساتھ ہوا جہاں ہم نے شہباز احمد کا خطاب سنا جس نے ہمیں یہ بتایا کہ ریاض، ایک دجال ہے اور مسلمانوں کے عقیدے کے لیے خطرہ ہے اور اس نے یہ بھی کہا کہ اس کی تنظیم سے علیحدگی اختیار کی جائے۔"

ملزم محمد الیاس ولد محمد ابراہیم نے بیان دیا کہ:

- "میں گوہر شاہی کے ساتھ منسلک تھا۔ دینِ یونس کا علم محض شہباز جی کو ہے۔ میں نے یونس کو انٹرنیٹ پر دیکھا ہے اور شہباز جی اپنا علم اس سے حاصل کرتا ہے۔"

ملزم طالب حسین ولد فرزند علی نے بیان دیا کہ:

- "میرے عقیدے کے مطابق شہباز احمد، امام مہدی ہے۔"

ملزم محمد یٰسین ولد عبدالمجید نے بیان دیا کہ:

- "میرے عقیدے کے مطابق، ملزم شہباز 'امام مہدی' ہے جبکہ آسمان پر وہ ایک متحرک ستارہ ہے۔ میں نے لوگوں اور میڈیا کو متوجہ کرنے کے لیے اپنے پستول سے فائرنگ کی۔"

ملزم عمران ولد عبدالحمید نے بیان دیا کہ:

- ''اس سے پہلے میں گیارہ برس تک ریاض گوہر شاہی کا پیروکار رہا اور گزشتہ ایک برس سے مجھے شہباز کے متعلق علم ہوا جس نے مجھے یہ سمجھایا کہ ریاض گوہر شاہی دجال ہے اور اس کی کتابیں بعنوان؛ دینِ الٰہی، دستورِ ریاض کا حوالہ دیا۔ اس نے مجھے گوہر شاہی کی تعلیمات سے توبہ کرنے کے لیے کہا۔ پھر میں نے کلمہ طیبہ پڑھ لیا۔ میرے عقیدے کے مطابق، شہباز، 'امام مہدی' ہے۔''

ملزم محمود الحسن ولد شوکت علی نے بیان دیا کہ:

- ''میں گزشتہ دس بارہ برس سے گوہر شاہی سے منسلک تھا۔ محمد زاہد میرا بھانجا ہے۔ آٹھ نو برس قبل، اپنی چھوٹی بہن بشریٰ کے ذریعے شہباز سے واقف ہوا۔ آج کل، شہباز اکثر میرے ہاں رہنے آتا ہے۔ میں شہباز کو امام مہدی سمجھتا ہوں۔ میری بیوی بھی ملزم شہباز کی پیروکار ہے۔''

فاضل پبلک پراسیکیوٹر جس کی معاونت چودھری نذیر احمد سندھو، ایڈووکیٹ نے کی، نے عدالت میں دلائل دیتے ہوئے کہا کہ ملزمان نے جان لیوا آتشیں ہتھیاروں سے لیس ہو کر فساد اور دہشت گردی برپا کی تا کہ وہ اپنے جھوٹے اور بے ہودہ عقیدے کو مسلط کر سکیں کیونکہ ان کے سربراہ شہباز احمد نے خود کو امام مہدی قرار دیا اور ایک نئے کلمے، یعنی ''سبقت والا کلمہ'' (Rab-ul-Arbab, Shehbaz, Malak Apni Marzi da.Imam Mehdi) کے متعلق استفسار کیا اور پھر اسے جواب ملا کہ Rab-ul-Arbab وہ اصلی قوت ہے جو اسے 'Sheh'Denay Wala and Malak Apni Marzi Da' کہہ رہی ہے جس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور امام مہدی سے مراد اس کا بدن ہے جسے 'امام مہدی' قرار دیا گیا ہے۔

عدالت نے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ ملزمان نے بھرپور تیاری، پیشگی منصوبہ بندی اور عوام میں دہشت، خوف و ہراس اور عدم تحفظ کا احساس پیدا کرنے کے مشترکہ

مقصد کی خاطر ایک مسلح جلوس نکالا۔ ملزمان نے مرکزی ملزم شہباز احمد (خودساختہ امام مہدی) کی سربراہی میں وقوعہ سے پہلے بینر، پرچم، گاڑیوں، وردیوں اور آتشیں ہتھیاروں کی بھاری مقدار اکٹھا کرنے کے ذریعے وقوعہ کی بھرپور تیاری کی تھی اور ملزمان کے اس فعل کا مقصد یہ تھا کہ خاص طور پر حکومت پاکستان اور عمومی طور پر عوام کو ڈرایا دھمکایا جائے اور اس کا یہ بھی مقصد تھا کہ ایک ایسے مذہب، مسلک اور نسلی مقصد کی تبلیغ کی جائے تا کہ عوام میں خوف وہراس، انتشار اور گمراہ کن نظریات پھیلانے کے علاوہ امت مسلمہ اور عیسائیوں میں بھی 'فتنہ' پیدا کیا جائے کیونکہ ملزمان ایسے بینر اور پرچم اٹھائے ہوئے تھے جن پر رب الارباب، شہباز، مالک اپنی مرضی دا، امام مہدی' اور 'دینِ یونس' تحریر تھا۔ ایک ایسا بینر بھی تھا جو ملزمان کے پاس تھا جس پر ''سبقت والا کلمہ جس کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے،'' رب الارباب، شہباز، مالک اپنی مرضی دا' تحریر تھا۔ ملزمان، میگافونز پر امام مہدی کے ظہور کا بھی اعلان کر رہے تھے کہ اس پر ایمان لایا جائے ورنہ 4 بجے تک زلزلہ سے تمام ملک تباہ ہو جائے گا۔ ملزمان کا مندرجہ بالا فعل، عوام الناس میں انتشار، خوف و ہراس اور افراتفری پیدا کرنے کے لیے کافی تھا۔ ملزمان نے نیو خان کمپنی کی ایک بس کے مسافروں کو بھی دو گھنٹوں تک یرغمال بنائے رکھا اور انہیں انسانی ڈھال کے طور پر استعمال کیا۔ ملزمان کے اس دہشت ناک فعل کے باعث، فیصل آباد سے لاہور اور یہاں سے اسلام آباد، موٹروے، پانچ گھنٹوں کے لیے بند رہی۔ مرکزی ملزم شہباز احمد کے جلوس سے برآمد کیے گئے مواد میں وہ دو خطوط بھی تھے جن میں صدر پاکستان، جنرل پرویز مشرف کو مخاطب کیا گیا تھا تا کہ ان سے ملاقات کی جائے لیکن ان میں سنگین نتائج کی دھمکیاں بھی تھیں کہ اگر اسے امام مہدی تسلیم نہ کیا گیا جو غداری، پاکستان کے خلاف جنگ شروع کرنے اور مجرمانہ سازش کے بھی مترادف تھا۔ جرم کے ارتکاب میں ملزمان کی شمولیت، کسی بھی شک وشبہ کے بغیر ثابت کر دی گئی ہے کیونکہ ان تمام کو پولیس نے جائے وقوعہ سے گرفتار کیا اور جو وہاں ان کا تعاقب کرتے ہوئے پہنچی جب کہ ان کے پاس ہتھیاروں کے علاوہ ایسا مواد بھی تھا جو انہیں

اس جرم میں ملوث کرتا تھا۔ ملزمان کے خلاف ثبوت سے یہ بات بھی ظاہر ہوئی کہ انہوں نے اپنی گاڑیوں پر وہ بینر اور پرچم لہرائے جن پر مندرجہ ذیل الفاظ تحریر تھے:

''سبقت والا کلمہ، جس کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے اور جس کا انتظار اللہ کو بھی تھا۔ رب الارباب...... شہباز...... مالک اپنی مرضی دا'' اور ''رب الارباب......شہباز...... مالک اپنی مرضی دا......امام مہدی...... دینِ یونس۔''

مندرجہ بالا الفاظ کے محض پڑھنے سے ہی یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ ملزم شہباز احمد (خودساختہ امام مہدی) نے ایک نیا 'کلمہ' متعارف کرایا اور اسے 'سبقت والا کلمہ' کہا جس سے مراد یہ ہے کہ اس کی طرف سے متعارف کردہ مندرجہ بالا 'کلمہ' کو نعوذ باللہ، 'کلمہ طیبہ' پر سبقت حاصل ہے جو 'کلمہ طیبہ' کی بے حرمتی اور اسے مسخ کرنے کے مترادف ہے، جس کا پڑھنا، ہر مسلمان کے عقیدے کی پیشگی شرط ہے۔ ملزمان جو خود کو مسلمان کہتے ہیں، نے 'دینِ اسلام' کے بجائے ایک نیا مذہب ''دین یونس'' نامی متعارف کرایا۔ ہر مسلمان، دین اسلام کا پیروکار ہوتا ہے اور جب زیر دفعہ 342 مجموعہ ضابطہ فوجداری، مرکزی ملزم شہباز نے اپنے بیان قلم بند کرایا، اس نے 'دین یونس' کا ذکر کیا اور اس نے قرآن کے علاوہ نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کے پاک نام کی بھی بے حرمتی کی کیونکہ یہ ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ وہ حضرت آدمؑ سے لے کر آخری نبی حضرت محمد ﷺ تک، اللہ کی طرف سے بھیجے گئے تمام انبیا پر ایمان لائیں جس طرح قرآن میں بیان کیا گیا ہے۔''

عدالت نے مزید کہا:

''ملزم شہباز احمد جو امام مہدی ہونے کا دعویدار ہے، پاکستان کے علاوہ یوکے کی دہری شہریت کا حامل ہے اور اپنے کہنے کے مطابق ریاض گوہر شاہی نامی شخص کا پیروکار رہا جس نے اپنا 'کلمہ' بھی ایجاد کیا اور ملزم نے بیان کیا کہ وہ 'انجمن سرفروشانِ اسلام' اور 'مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل' کا رکن بھی رہا ہے۔ ریاض گوہر شاہی کی موت کے بعد، ملزم شہباز احمد نے لندن (انگلینڈ) کے یونس الگوہر کے گٹھ جوڑ سے ایک الگ 'دین' بطور 'دینِ یونس' اور ایک الگ کلمہ 'رب الارباب، شہباز، مالک اپنی مرضی دا، امام مہدی'

ایجاد کیا۔ ملزم جو خود کو مسلمان کہتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایک نئے 'کلمہ' اور ایک نئے مذہب 'دینِ یونس' کے ساتھ وہ خود کو امام مہدی کہتا ہے اور جبکہ وہ متوقع امام مہدی کی ایک بھی نشانی کا حامل نہیں اور ریاض احمد گوہر شاہی کے سابقہ پیروکار ہونے کی حیثیت اس کے خلاف بہت کچھ بیان کرتی ہے۔ مزید برآں، جبکہ ملزم نے ایک نیا کلمہ اور نیا دین ایجاد کیا، وہ خود کو امام مہدی نہیں کہہ سکتا کیونکہ مندرجہ بالا بیان کردہ حقائق کے مطابق، اس نے نبی اکرم ﷺ کی احادیث مبارکہ پر یقین نہیں کیا اور ان کی خلاف ورزی کی ہے۔ مزید برآں، وقوعہ کے دوران اس کی طرف سے اپنایا جانے والا قابل اعتراض، مکروہ اور دہشت گردانہ طرز عمل، کسی بھی پاکباز اور نیک مسلمان کے لیے سمجھا نہیں جا سکتا اور اس کے ایمان کے متعلق کیا کہا جا سکتا ہے۔ ملزم سید خاندان سے بھی تعلق نہیں رکھتا جبکہ اس کا تعلق ٹوبہ ٹیک سنگھ (پنجاب) کے ارائیں خاندان سے ہے۔

کوئی بھی شخص جو حضور نبی اکرم ﷺ کے فرمودات کا مضحکہ اڑانے کی جسارت کرتا ہے، دراصل مستقبل کے جارح افراد کی حوصلہ افزائی کر رہا ہوتا ہے کہ اسلام کے بنیادی عقائد کا مذاق اڑایا جائے۔ اس قسم کا فعل، درحقیقت، 'فتنہ فی الدین' اور ''فساد الارض'' ہے جبکہ قرآن کے علاوہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاک نام کی بے حرمتی کرنے کے مترادف ہے اور پھر یہ فعل مسلم امہ کے درمیان انتشار پھیلانے کے بھی مترادف ہو گا، اور اگر اسے سزا نہ دی گئی تو امت کا بنیادی عقیدہ متزلزل ہو جائے گا اور دین اسلام کے ستون بے یقینی کے عمیق سمندر میں گر جائیں گے۔ یہ ایک ایسا فعل ہے جو اسلامی امت کے اتحاد کے خلاف ہے۔ اس قسم کا فعل، علمی اور روحانی ایمان میں انتشار پیدا کرے گا۔ اسلام کی پوری تاریخ میں، مختلف افراد، جو انتہائی مایوسی کی حالت میں تھے یا پھر وہ طاقت و اقتدار حاصل کرنے کی خواہش میں مبتلا تھے، نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ ''بہاء اللہ آف ایران'' اور ہندوستان کے ''مرزا غلام احمد قادیانی'' کے مانند چند افراد نے اپنے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور جہاں تک مرزا غلام احمد قادیانی کا تعلق ہے، یہ ''نبوت'' کے بتدریج دعوے کے ارتقا کی طرف محض پیش رفت تھی۔''

عدالت نے اپنے فیصلہ میں قرار دیا کہ:

ملزمان نے زیر دفعہ 342 مجموعہ ضابطہ فوجداری، اپنے بیانات میں کسی قسم کی صفائی پیش نہیں کی بلکہ انہوں نے اس جرم کے ارتکاب کو تسلیم کیا کہ انہوں نے آتشیں ہتھیاروں کی موجودگی میں جلوس نکالا جب کہ وہ فائرنگ کرنے کے علاوہ بینروں، پرچموں اور دستی بینڈوں کا اظہار بھی کر رہے تھے جن پر 'امام مہدی'، 'دینِ یونس'، 'سبقت والا کلمہ' تحریر تھا۔ ملزمان کے پاس صرف صفائی کے لیے صرف ایک ہی نکتہ تھا کہ انہوں نے یہ جلوس لوگوں اور میڈیا کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے نکالا تھا اور فائرنگ کا بھی یہی مقصد تھا۔ انہوں نے اصرار کیا کہ شہباز احمد 'امام مہدی' ہے اور انہوں نے 'دینِ یونس' کی تشریح، یونس کے علم کے طور پر کی جبکہ یونس ''یسوع مسیح'' اور ''سبقت والا'' تھا جس کی تشریح ملزم شہباز نے اللہ تعالیٰ کے نام اور طاقت کے طور پر کی لیکن عدالت کو تعزیرات پاکستان کی تعزیری دفعات کی روشنی میں ملزمان کی صفائی پر غور کرنا تھا اور یہ بھی غور کرنا تھا کہ متذکرہ 'کلمہ' اور 'دین یونس' سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟ ملزمان کے مندرجہ بالا اعلانات، بینروں اور پرچموں، جو انہوں نے ایک نئے دین اور ایک نئے 'کلمہ' کے تعارف کے علاوہ امام مہدی کے اعلان کے لیے لگائے ہوئے تھے، کے ذریعے ایک سمجھدار انسان کے ذہن میں کیا آتا ہے؟ ملزمان نے یہ تمام کچھ بندوق کی نوک پر شہر کے سب سے گنجان علاقے میں کیا۔ انہوں نے نہ صرف اپنے غلط عقائد کی تبلیغ کی بلکہ اسے طاقت کے زور پر نافذ کرنے کی بھی کوشش کی جو اسلام اور عیسائیت کے علاوہ حکومت پاکستان کے خلاف جنگ کرنے کے مترادف ہے۔ ملزمان نے اپنے اس دہشت گردانہ فعل کے ذریعے، اپنے ایک شریک ملزم بابا شفیع کا قتل کیا، نیز اپنے تین شریک ملزمان اور ایک راہگیر کو بھی زخمی کیا۔ ملزمان نے نہ صرف قرآن مجید کے احکامات اور حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت کے خلاف عمل کیا بلکہ مقدس دین اسلام اور عیسائیت کا مضحکہ اڑانے کی بھی کوشش کی۔ یوں، ملزمان نے اسلام، عیسائیت اور پاکستان کے خلاف بدترین دہشت گردی کا ارتکاب کیا ہے۔ یوں، استغاثہ، یہ ثابت کرنے میں

کامیاب ہو گیا کہ ملزمان نے دانستہ، مکروہ انداز میں اور شعوری طور پر مسلمانوں اور عیسائیوں کے مذہبی عقائد کو بھڑکایا اور انہوں نے قرآن مجید کے علاوہ حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقدس نام کی بھی توہین کی۔ ملزمان نے ان تمام جرائم کا ارتکاب ایک مشترکہ مقصد کی خاطر کیا لیکن اس کے باوجود کہ مرکزی ملزم شہباز احمد، جو اس تمام منصوبے کا سرغنہ تھا، کو ان دیگر شریک ملزمان سے الگ سزا ملنی چاہیے جنھوں نے گمراہی کے ذریعے اس کی پیروی کی اور اس وقوعہ کے ارتکاب میں شرکت کی۔ تمام ملزمان کو اپنے ایک شریک ملزم بابا شفیع کے قتل کے علاوہ اپنے تین شریک ملزمان، عابد، نوید اور طاہر کے علاوہ ایک راہگیر یونس کو زخمی کرنے کے جرم کا بھی سامنا ہے لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان میں سے کس کی چلائی ہوئی گولی سے ہلاکت ہوئی اور زخمی بھی ہوئے، اس لیے یہ صورت حال بھی انہیں کم سزا کی مستحق بناتی ہے۔ اس دہشت گردانہ فعل کی سزا بھی قرآن مجید میں دی گئی ہے:

”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کریں اور ملک میں فساد کرنے کو دوڑتے پھریں، ان کی یہی سزا ہے کہ بری طرح قتل کر دیے جائیں یا سولی چڑھا دیے جائیں یا ان کے ایک ایک طرف کے ہاتھ اور ایک ایک طرف کے پاؤں کاٹ دیے جائیں یا انہیں ملک سے جلاوطن کر دیا جائے۔ یہ تو دنیا میں ان کی ذلت و رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا بھاری عذاب تیار ہے۔“ (المائدہ: 33)

6 فروری 2006ء کو انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کے جج جناب محمد شریف اوجلا (ایڈیشنل سیشن جج فیصل آباد) نے مرکزی ملزم شہباز احمد کو سزائے موت اور اس کے دیگر 26 ساتھیوں کو عمر قید کی سزا سنائی۔ ملزمان نے اس سزا کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں اپیل کی لیکن ہائی کورٹ نے بھی یہ سزا برقرار رکھی۔ بعد ازاں سپریم کورٹ نے مرکزی ملزم اور دیگر کے خلاف شواہد اور ثبوت ناکافی قرار دیتے ہوئے سب کو باعزت بری کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ثروت جمال اصمعی

گوہر شاہی کی گمراہی پر عدالت کا فیصلہ

ضعیف الاعتقادی کا پودا بے علمی کی زمین ہی میں پھلتا پھولتا ہے۔ اسی لیے دین کے نام پر بازی گری کرنے والے ہر دور میں دین سے محبت مگر علم دین سے بے خبری میں مبتلا عوام کا بڑی آسانی سے استحصال کرتے رہے ہیں۔ تاریخ اس طرح کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ مختلف مسلم ادوار میں باطنی تحریکیں عوام کی اسی بے علمی کے سبب اتنی طاقت حاصل کرتی رہیں کہ ان کے جال سے لوگوں کو آزاد کرانے میں علمائے حق کو سخت محنت کرنی پڑی۔

ماضی قریب میں دین کے نام پر گمراہی کی سب سے بڑی تحریک مرزا غلام قادیانی کا دعوائے نبوت ہے۔ اس فتنے کو سو سال گزر جانے اور اس کے وابستگان کے آئینی طور پر کافر قرار پا جانے کے باوجود، آج بھی اس کے خلاف علماء کی جدوجہد جاری ہے۔ مختلف ادارے اور تنظیمیں اس مقصد کے لیے قائم اور ہمہ وقت مصروف ہیں۔ دین کے تحفظ کے لیے مستعدی اور چوکسی کی یہ ایک اچھی مثال ہے۔

علمائے حق کو دور حاضر میں اٹھنے والی گمراہیوں کے معاملے میں بھی یہی روش اپنانی چاہیے تاہم ہماری عاجزانہ رائے میں اس حوالے سے ان کے ہاں خاصی کوتاہی نظر آتی ہے۔ مثلاً گزشتہ چند سال کے دوران اپنے عجیب وغریب دعوؤں اور خیالات کی بنیاد پر ملک کے اندر اور باہر ریاض احمد گوہر شاہی کی تحریک نے بڑی شہرت حاصل کی ہے۔ ان دعوؤں میں سورج، چاند، آسمان اور حجر اسود میں گوہر شاہی کے عکس کا ظہور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اس کی ملاقات جیسے دعوے بھی شامل ہیں۔ یہ دعوے واضح طور پر گمراہ کن اور غیر حقیقی نظر آتے ہیں، اس کے باوجود علمائے حق اب تک اس جانب

اس طرح متوجہ نہیں ہوئے جس طرح ہونا چاہیے تھا۔ اسی لیے عوام اس بارے میں کچھ زیادہ باخبر نہیں اور اس تحریک کی تبلیغی سرگرمیاں بلا روک ٹوک ملک بھر میں جاری ہیں۔

1999ء میں ملک کی ایک عدالت نے ریاض احمد گوہر شاہی کو نبی ماننے والے ایک شخص کو گوہر شاہی کے ''غیر اسلامی، توہین آمیز، دشنامی، اشتعال انگیز اور قابل اعتراض خیالات'' کا پرچار کرنے کے جرم میں مجموعی طور پر 17 سال قید بامشقت اور ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی۔

یوں عدالتی اور قانونی طور پر یہ بات طے ہوگئی ہے کہ گوہر شاہی کے دعوے اور خیالات گمراہ کن اور خلاف اسلام ہیں۔ جب ان خیالات کی محض تشہیر قانونی طور پر اتنا سنگین جرم ہے جس پر 17 سال قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے تو جو شخص اس گمراہی کا سرچشمہ ہے اور سادہ لوح افراد کو اس میں مبتلا کرنے کا ذمہ دار ہے، اس کا جرم کس قدر سنگین ہوگا، اس کا اندازہ دشوار نہیں۔

17 مارچ 1999ء کو سنایا جانے والا ڈیرہ غازی خان کی خصوصی عدالت برائے انسداد دہشت گردی کے جج جناب بی اے فخری کا یہ فیصلہ حکمرانوں، علمائے دین اور عوام وخواص سب کی توجہ کا حقدار ہے۔ عدلیہ کے ایک رکن نے اس گمراہی کی روک تھام کے حوالے سے اپنا فرض پورا کیا۔ اب ذمہ داران حکومت اور علمائے کرام کو بھی اس معاملے میں اپنے حصے کا کام بلاتاخیر انجام دینے کی فکر کرنی چاہیے۔

انگریزی زبان میں بارہ فل اسکیپ سائز صفحات پر مشتمل یہ عدالتی فیصلہ جس کے منسلکات میں متعدد اہم دستاویزی شواہد بھی شامل ہیں، یقیناً اس لائق ہے کہ اس کی تفصیلات سے زیادہ سے زیادہ لوگ واقف ہوں۔

جو متنازعہ اور گستاخانہ اسٹیکر اس فیصلے کا محور ہے۔ اس میں ''لا الہ الا اللہ ریاض احمد گوہر شاہی'' کے الفاظ اس طرح لکھے گئے ہیں کہ ان سے بجائے خود لفظ اللہ بنتا ہے۔ اس لفظ اللہ کا آدھا حصہ ''ریاض احمد گوہر شاہی'' کے الفاظ پر مشتمل ہے جسے نکال دینے سے اللہ کا نام نامکمل رہ جاتا ہے۔ اسی اسٹیکر پر حضرت علامہ اقبالؒ کے دو مصرعے

اور ان کے ساتھ سورج، چاند، آسمان اور حجر اسود میں گوہر شاہی کے عکس نمودار ہونے کے دعوے یہ شبہ پیدا کرتے ہیں کہ معاملہ شاید نبوت کے دعوے سے بھی آگے کا ہے کیونکہ کوئی نبی بھی اس شان سے دنیا والوں کے سامنے نہیں آیا کہ آسمان، سورج، چاند اور خلا میں اس کا عکس دکھائی دے رہا ہو۔

”زمانہ آیا ہے بے حجابی کا عام دیدارِ یار ہو گا
سکوت تھا پردہ دار جس کا وہ راز اب آشکار ہو گا“

ان مصرعوں کی ان دعوؤں کے ساتھ اشاعت کا آخر کیا مطلب ہے؟

دنیا میں پرستش کے لیے پیکر محسوس کے خواہش مندوں کی آج بھی کمی نہیں۔ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی موجودگی میں ان کے امتی ایک ایسے خدا کی فرمائش کر سکتے تھے جس کو دیکھا اور چھوا جا سکے اور اس فرمائش کی عدم تعمیل پر بچھڑے کو خدا بنا کر پوج سکتے تھے تو اس دور میں ایسے افراد کی موجودگی کوئی تعجب کی بات نہیں جو فریب عقیدت میں مبتلا ہو کر کسی بازی گر کو نبوت یا اس سے بھی آگے کی منزل پر فائز تصور کر لیں۔

لہٰذا گوہر شاہی فتنے کے معاملے میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حکمرانوں اور علمائے کرام کو اپنی ذمہ داری کا بلاتاخیر احساس کرنا چاہیے۔ اس عدالتی فیصلے کے بعد حکومت کا فرض ہے کہ جس شخص کے خیالات کی اشاعت ملکی قانون کی رو سے اتنا سنگین جرم قرار پائی ہے کہ اس کے مرتکب کو 17 سال قید بامشقت کی سزا سنائی گئی، اس شخص کو بلاتاخیر قانون کی گرفت میں لایا جائے تاکہ اس گمراہی کا مکمل طور پر استیصال ہو سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ علمائے کرام کو مرزا غلام احمد قادیانی سے بڑھ کر ناپاک جسارتوں کے مرتکب اس شخص کی حقیقت کو بے نقاب کرنے کے لیے کام کرنا چاہیے تاکہ خلق خدا کو اس فتنے سے محفوظ رکھا جا سکے۔

جہالت کے اندھیروں کو علم کی روشنی ہی سے دور کیا جا سکتا ہے لیکن یہ بات تشویشناک ہے کہ گمراہی پھیلانے والے جس جاں فشانی سے اپنا کام کرتے ہیں، راہ دکھانے والوں کے ہاں وہ مفقود نظر آتی ہے۔ علمائے حق کو اس حوالے سے اپنی ذمہ

داریاں پوری کرنی چاہئیں ورنہ اللہ کے دربار میں ان کی گلو خلاصی کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ کسی بھی مکتب فکر میں ان عقائد کی گنجائش نہیں ہے جن کا اظہار گوہر شاہی کی کتابوں میں کیا گیا ہے۔ اس لیے تمام مکاتب فکر کے علماء کو مشترکہ طور پر اس فرقے کی شرعی حیثیت کے بارے میں فیصلہ کرنا چاہیے تاکہ لوگوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کے اس گھناؤنے کھیل کا سد باب ہو سکے اور اس فتنے کا معاملہ آئینی اور قانونی طور پر مستقل بنیادیوں پر طے پا سکے۔

فتاویٰ جات

ابوالحسنین مفتی محمد عارف محمود خان رضوی

فرقہ گوہر شاہیہ کے بارے میں اہم فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرح متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ فرقہ گوہر شاہی کے لوگ کیسے ہیں؟ اس کے بانی کے کیا نظریات تھے؟ اور ہمیں اس فرقہ سے تعلقات استوار کرنے اور رشتہ داری قائم کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور سنی حنفی عورت کا گوہر شاہی فرقہ کے مرد سے نکاح کرنا کیسا؟

بینوا بالکتاب توجروا عند الحساب

سائل محمد فضیل قادری آف کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب

اللھم اھد الحق والصواب

قرآن مجید میں ارشاد رب العزت جل مجدہ ہے۔

اھدنا الصراط المستقیم.

ہم کو سیدھا راستہ چلا (الفاتحہ:5، ترجمہ کنز الایمان از اعلیٰ حضرت بریلویؒ)

خلیفہ اعلیٰ حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ الہادی اپنی مشہور زمانہ تفسیر ''خزائن العرفان'' میں اس آیت کریمہ کے تحت یوں رقم طراز ہیں کہ صراط مستقیم سے مراد اسلام یا قرآن یا خُلق نبی کریم ﷺ یا حضور ﷺ یا آل وصحابہؓ ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صراط مستقیم طریق اہل سنت ہے جو اہل بیت واصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور سنت وقرآن اور سواد اعظم سب کو مانتے ہیں۔ (خزائن العرفان فی تفسیر القرآن ص3، مطبوعہ تاج کمپنی لاہور)

نیز ارشاد محبوب رب العزت ﷺ

ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین و سبعین ملته وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملة کلھم فی النار الاملة واحدة قالوا ومن ھی یارسول؟ قال ما انا علیه و اصحابی و فی روایته وھی الجماعه

یعنی بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اور سوائے ایک کے، سب دوزخ میں جائیں گے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ! وہ جنتی لوگ کون ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: میں اور میرے صحابہ جس طریقے پر ہیں۔ ایک دوسری روایت میں ہے جو امیر معاویہؓ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: وہ جماعت ہے۔(جامع ترمذی جلد ثانی ص 89 مطبوعہ کراچی)

عزیز من! آج کے اس پرفتن دور میں ہر طرف گمراہی بے دینی کا طوفان بدتمیزی برپا ہے اور لادینی اور اسلام دشمنی کی کالی گھٹائیں چھارہی ہیں اور مذہب مہذب اہل سنت و جماعت کے خلاف سازشوں کا جال بچھایا جارہا ہے۔ دین وایمان کے ڈاکو طرح طرح کے لباس میں بھولے بھالے سنیوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔ قرآن وسنت میں تحریف مصنوعی کر کے اپنے باطل نظریات پھیلانے میں دن رات مصروف ہیں۔ ایسے پرآشوب دور میں صرف "**ما انا علیه واصحابی**" کے مصداق اکابر علماء و اولیاء کی تشریحات کی روشنی میں صرف مذہب اہل سنت و جماعت ہی ایسا مضبوط قلعہ ہے جس کے اندر رہتے ہوئے ہم ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں۔

حضور جان عالم ﷺ نے تاکیدی حکم فرمایا:

اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذشذ فی النار

(مشکوٰۃ المصابیح ص 30 مطبوعہ کراچی)

بڑی جماعت (اہل سنت) کی پیروی کرو کہ جو اس سے ہٹ گیا وہ دوزخ میں گیا۔

اکابر نے "السودا الاعظم" اور "وھی الجماعۃ" اور "ما انا علیہ واصحابی" کا مصداق اہل سنت و جماعت کو ٹھہرایا، جیسا کہ "غنیۃ الطالبین" میں اور مجدد الف ثانی قدس سرہ

ربانی نے ''مکتوبات شریفہ'' میں اور علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے ''مرقاۃ المفاتیح'' میں فرمایا کہ حق مذہب اہل سنت ہے، اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں ہے۔

استفتاء میں جس نام نہاد انجمن کے بانی کے عقائد ونظریات کے بارے میں سوال کیا گیا ہے، فقیر غفرلہ القدیر نے نام نہاد انجمن سرفروشان اسلام کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی کے رسالہ روشناس، مینارہ نور اور روحانی سفر جو درحقیقت شیطانی سفر کا مطالعہ کیا جس میں کئی عقائد و اقوال و افعال اس کے میرے سامنے آئے جو خلاف عقائد اسلامیہ اور خلاف شرح مطہرہ ہیں اور علماء دین کی بے ادبی پر مشتمل ہیں، جس کی روشنی میں گوہر شاہی کے جاہل، ضال، مضل، گمراہ، بے دین ہونے میں کوئی شک نہیں رہا۔

ہمارے اکابر علماء اہل سنت کے فتوے اس کے رد میں شائع ہو چکے ہیں۔ وہ حق اور صحیح ہیں اور ہمیں ان پر کامل اعتماد ہے۔ میں فقط چند ضروری باتیں اور کچھ اس کے عقائد باطلہ پیش کرتا ہوں۔ ملاحظہ کیجیے۔

نمبر 1: روحانی سفر ص 8 میں اس کا مرزائیت و وہابیت کے اثر کو سوسائٹیوں کی وجہ سے قبول کرنا لکھا ہے لیکن اس اثر ناپاک کے زائل ہونے کا کہیں بھی ذکر نہیں۔

نمبر 2: مینارہ نور ص 11 پر آدم علیہ السلام کے بارے میں تحریر کیا کہ جب آدم علیہ السلام اپنے نفس کی شرارت کی بناء پر زمین پر پھینک دیئے گئے۔

نمبر 3: مینارہ نور ص 14 پر مرزا غلام احمد قادیانی کو عابد و زاہد لکھا جبکہ یہ شخص اعلان نبوت کی بناء پر جمہور علماء کے متفقہ فیصلہ کی وجہ سے کافر و مرتد ہے۔

نمبر 4: مینارہ نور ص 22 پر لکھا ''اگر روزانہ آدمی پانچ ہزار مرتبہ ذکر نہ کرے تو اس کی نماز اور دعا میں نقص ہے''۔ حالانکہ شریعت مطہرہ نے ایسا حکم کہیں بھی نہیں دیا اور یہ اس کا اپنا ذاتی جبروتی حکم ہے جو شریعت پر افتراء ہے۔

نمبر 5: مینارہ نور ص 37 پر ''سورۃ توبہ'' کی آیت جو یہود و نصاریٰ کے گمراہ سربراہوں کے بارے میں ہے، علماء اسلام پر چسپاں کر دی۔

نمبر 6: روحانی سفر اور روشناس میں حضرت آدم و خضر علیہما السلام کی (شان میں)

گستاخیوں کا بیان یوں کیا کہ آدم نفس کی شرارت سے بہشت سے نکال کر عالم ناسوت میں پھینک دیئے گئے اور خضر علیہ السلام نے قتل نفس کیا جو گناہ کبیرہ ہے اوراس طرح مینارہ نور میں بھی لکھا ہے۔

حالانکہ عصمت نبوی کا عقیدہ اجماعی قطعی ہے اور نفس نبی شریر نہیں ہوتا بلکہ حد درجہ شریف ہوتا ہے اور خضر علیہ السلام اگر ولی بھی ہوں تو ان کے بارے میں ایسی گفتگو کرنا ضرور زیادتی اور بے ادبی تھا جبکہ علامہ بدرالدین محمود عینی نے ''عینی شرح بخاری جلد اول ص 447 مطبوعہ بیروت'' میں خضر علیہ السلام کے متعلق نبوت کا قول راجح قرار دیا۔ علامہ خازنؒ اور اعلیٰ حضرتؒ نے بھی اس قول کو راجح قرار دیا اور علامہ عینیؒ نے تو اس پر جماعت علماء کا جزم بتایا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نبی تھے۔

نمبر 7: گوہر شاہی روحانی سفر 35 پر لکھتا ہے اور بھنگ کو خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے حرام قرار دیا ہے۔

نمبر 8: روحانی سفر ص 33 پر بھنگ پینے کو یاد الٰہی کا سبب لکھا ہے۔ (معاذ اللہ)

نمبر 9: روحانی سفر ص 32، 37، 38 پر اجنبیہ عورت سے مصافحہ، معانقہ کرنا اور گلے لگ کر رونا اور ساری رات آپس میں گلے لگ کر سویا رہنا صاف لکھا ہے۔

درج بالا عقائد باطلہ اور افعال فاسدہ کا ارتکاب کرنا اور پھر اس کو خود بیان کرنا اور علماء کے سمجھانے پر بجائے توبہ کے، علماء کے خلاف پروپیگنڈے کرنا اور ان کی تشہیر کرنا گناہ در گناہ اور حرام در حرام ہے۔ لہٰذا ان ساری خرابیوں کے باعث ان کی صحبت زہر قاتل تھی۔ اب وہ خود تو مرکھپ گیا اور اپنے ماننے والوں کا گروہ چھوڑ گیا اور جو آج کل ''مہدی فاؤنڈیشن'' کے نام سے لوگوں کو گمراہ کرنے کی ناپاک جسارت کر رہے ہیں، لہٰذا ان سے ضرور ضرور بچیں۔

ارشاد رب العزت ہے:

یعنی شیطان اگر بھلا دے تو یاد آ جانے پر ظالموں کے پاس مت بیٹھو۔

اور حدیث بخاری میں ہے:

بچاؤ اپنے آپ کو ان سے اور ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں، تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں اور تمہیں گمراہ نہ کر دیں۔

بہر حال ایسا شخص نہ خود پیری کے لائق تھا، نہ اس کے ماننے والوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے بلکہ ان لوگوں کے ساتھ میل جول، شادی بیاہ، ان کے حلقہ ہائے ذکر وفکر میں شرکت کرنا ہرگز جائز نہیں۔ تفصیل کے لیے الحاج مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کا رسالہ ''خطرہ کا الارم'' ملاحظہ کیجیے۔

مولیٰ کریم بطفیل اپنے محبوب کریم ﷺ مسلمانوں کو ان فتنوں سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین۔

محمد اسماعیل غفرلہٗ

رئیس دارالفتاء دارالعلوم امجدیہ کراچی

هذا ماظهرلی و الحق عند ربی

ابوالحسنین مفتی محمد عارف محمود خان رضوی

15 ذوالقعدہ الحرام 1329 ہجری

یوم جمعۃ المبارک 14 نومبر 2008ء

تصدیق کنندہ: گوہر شاہی کے پیروکاروں کو چاہیے کہ اپنی عاقبت درست رکھنے کے لیے اُس کے نظریات کی تبلیغ سے باز رہیں۔ ہر مسلمان کو اُس کی کتابوں و نظریات سے بچنا ضروری ہے اور ہرگز ایسوں کے ساتھ رشتہ داری قائم نہ کریں۔

انجمن سرفروشانِ اسلام کے سربراہ ریاض احمد گوہر شاہی کی کتابوں اور اس کی تعلیمات کو دیکھنے کے بعد مفتیانِ کرام نے اسے جاہل، بعضوں نے کافر، بعضوں نے مرتد، بعضوں نے زندیق، بعضوں نے واجب القتل اور سخت گمراہ قرار دیا ہے۔ جن مفتیانِ کرام نے اس کے خلاف فتاویٰ جاری کیے ہیں، ان کی فہرست ملاحظہ فرمائیں:

1- حضرت علامہ مولانا مفتی محمد وقار الدین (دارالعلوم امجدیہ، کراچی)

2- حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا خان الازہری (ہندوستان)

3- حضرت علامہ مفتی ابوداؤد صادق صاحب (دارالعلوم رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)
4- حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اطہر نعیمی صاحب (دارالعلوم نعیمیہ، کراچی)
5- حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالعزیز حنفی صاحب (دارالعلوم امجدیہ، کراچی)
6- حضرت علامہ مولانا مفتی احمد میاں برکاتی صاحب (دارالعلوم احسن البرکات حیدرآباد)
7- حضرت علامہ مولانا مفتی محمد افضل کوٹلوی صاحب (جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد)
8- حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالعلیم قادری صاحب (دارالعلوم قادریہ سبحانیہ کراچی)
9- حضرت علامہ مولانا مفتی سید ضیاء الحسن جیلانی صاحب (حیدرآباد)
10- حضرت علامہ مولانا مفتی ابوالخیل صاحب (جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد)
11- حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالرشید نوری علیہ الرحمہ (حیدرآباد)
12- حضرت علامہ مولانا مفتی غلام سرور قادری صاحب (دارالعلوم جامعہ رضویہ لاہور)
13- حضرت علامہ مولانا مفتی جمیل احمد نعیمی صاحب (دارالعلوم نعیمیہ کراچی)
14- حضرت علامہ مولانا سید محمد علی رضوی (دارالعلوم احسن البرکات حیدرآباد)
15- حضرت علامہ مولانا محمود شاہ رضوی (دارالعلوم غوثیہ رضویہ اوگی ہزارہ)
16- حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالسبحان قادری (دارالعلوم قادریہ سبحانیہ کراچی)
17- حضرت علامہ مولانا مفتی غلام نبی صاحب (دارالعلوم حامدیہ رضویہ کراچی)
18- حضرت علامہ مولانا مفتی لیاقت علی صاحب (جامعہ غوثیہ حیات علی شاہ سکھر)
19- حضرت علامہ قاری عبدالرشید سعیدی (جامعہ صدیقیہ، مہریہ، تعلیم القرآن ولایت آباد ملتان)
20- حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین صاحب (دارالعلوم امینیہ، رضویہ فیصل آباد)
21- حضرت علامہ مولانا عبدالوہاب سکندری صاحب (حیدرآباد سندھ)
22- حضرت علامہ مولانا چراغ دین صاحب (مدرسہ چشتیہ نظامیہ رضویہ فیصل آباد)
23- حضرت علامہ مولانا حافظ محمد عمر فاروق صاحب (دارالعلوم اسلامیہ حنیفہ مانسہرہ)
24- حضرت علامہ مولانا محمد ریاض احمد سعیدی (دارالعلوم قادریہ فیصل آباد)
25- حضرت علامہ مولانا محمد اشرف رضا صدیقی (ممبئی انڈیا)

26- حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالرحیم سکندری صاحب (پیر جو گوٹھ سندھ)

27- حضرت علامہ مولانا مفتی قمر رضا مصباحی مظفر پوری (ممبئی انڈیا)

28- حضرت علامہ مولانا مفتی غلام فرید رضوی (جامعہ فاروقیہ گوجرانوالہ)

29- حضرت علامہ مولانا پیر سعادت شاہ صاحب (دارالعلوم غوثیہ رضویہ اوگی ہزارہ)

30- حضرت علامہ مولانا قاضی انوارالحق صاحب (دارالعلوم ضیاء القرآن، اوگی مانسہرہ)

31- حضرت علامہ مفتی محمد ممتاز نقشبندی (دارالعلوم غوثیہ رضویہ اوگی ہزارہ)

32- حضرت علامہ مولانا مفتی سید ظفر اللہ (جامعہ رضویہ فیصل آباد)

33- حضرت علامہ مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی (دارالعلوم امجدیہ کراچی)

34- حضرت علامہ مولانا مفتی عبداللطیف نعیمی صاحب (جامعہ مجددیہ نعیمیہ کراچی)

35- حضرت علامہ مولانا عابد علی شاہ صاحب (جامعہ رضویہ قمر الاسلام گوجرانوالہ)

36- حضرت علامہ مولانا حق سید احمد حنفی (جامعہ غوثیہ حلالیہ اویسیہ اُچ شریف بہاولپور)

37- حضرت علامہ مفتی ابوالعلاء محمد عبداللہ قادری اشرفی (شیخ الحدیث و الافتاء و ناظم دارالعلوم جامعہ حنفیہ، قصور)

38- حضرت علامہ مولانا مفتی مراتب علی شاہ صاحب (مفتی جامعہ رضویہ قمر المدارس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ)

39- حضرت علامہ مفتی عبدالحق عتیق صاحب (مفتی مدرسہ عربیہ جامعہ عنایتیہ، خانیوال)

40- حضرت علامہ مولانا مفتی عارف محمود خان رضوی (مفتی دارالافتاء دارالعلوم غوثیہ پرانی سبزی منڈی، کراچی)

فتنہ گوہر شاہی کے بارے میں

مقتدر علماء اہلسنّت و جماعت کے فتاویٰ

دارالعلوم امجدیہ، کراچی کا فتوی

باسمہ تعالیٰ

الجواب: انجمن سرفروشان اسلام کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی کے جو اقوال اور اعمال سائل نے سوال میں ذکر کیے، ان کو اصل کتاب ''روحانی سفر'' سے ملا کر دیکھا تو یہ ثابت ہوا کہ یہ سب باتیں اس نے ''روحانی سفر'' نامی اپنی کتاب میں تحریر کی ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ اس پر قادیانیت وہابیت کا اثر ہے اور اس اثر کے زائل ہونے کا اس نے کہیں تذکرہ نہیں کیا ہے اور عملی اعتبار سے وہ چرسی اور بے نمازی اور بدکردار عورتوں سے تعلق رکھنے والا، فاسق و فاجر ہے۔ اس فسق و فجور سے توبہ کا ذکر اس نے اپنی کتاب میں نہیں کیا، ان کو بیان کر کے مزید گناہ کا ارتکاب کیا ہے اور مشہور بزرگان دین اور حضرت خضر علیہ السلام جن کی نبوت کا قول راجح ہے، کی شان میں گستاخی اور ان پر قتل کا الزام لگا کر اپنے خبث باطنی کا مزید اظہار کیا ہے۔ بخاری میں حدیث ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''**من عادی لی ولیاً فقد آذنته بالحرب**'' یعنی جس کسی نے میرے ولی سے دشمنی کی، بے شک میں اس سے جنگ کا اعلان کرتا ہوں۔ لہٰذا یہ شخص اولیاء کرامؒ کی شان میں گستاخی کر کے اللہ تعالیٰ سے لڑائی کر رہا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جو کچھ کیا، اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا: ''**وما فعلته عن أمری**'' یعنی وہ کام اپنے امر سے میں نے نہیں کیا۔ پھر ان کو قاتل قرار دینا انتہائی گمراہی اور جہالت ہے۔ اس کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس کا

مصنف ریاض احمد گوہر شاہی جاہل اور سخت گمراہ اور ایک نیا فرقہ بنا کر مسلمانوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ مسلمانوں کو اس سے دور رہنا چاہیے اور اس کی صحبت میں بیٹھنے سے احتراز کرنا چاہیے۔ قرآن کریم میں ہے: ''**فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین**'' یعنی مت بیٹھ نصیحت آ جانے کے بعد ظالم قوم کے ساتھ اور بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''**ایاکم و ایاھم لا یفتنونکم ولا یضلونکم**'' بچاؤ اپنے کو ان سے اور ان کو اپنے سے دور رکھو۔ وہ نہ فتنہ میں مبتلا کریں اور نہ گمراہ کریں تم کو۔

وقارالدین غفرلہ

27 شعبان المعظم 1410ھ

25 مارچ 1990ء

الجواب صحیح

قاری عابد حسین

یکم محرم الحرام 1411ھ

الجواب صحیح

والمجیب مصیب

سید فراست علی شاہ غفرلہ

مفتی جامعہ رضویہ کنگن والا، جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

یکم محرم الحرم 1411ء

25 جولائی 1990ء

دارالعلوم قادریہ سبحانیہ، کراچی کا فتوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انجمن سرفروشان اسلام کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے رسالہ ''روحانی سفر'' میں بارہا گناہ کا اقرار و اظہار کیا ہے، اور: ''**والاظہار بالمعصیت معصیت**'' خصوصاً ایک مستانی کے ساتھ مصافحہ کرنا، گلے ملنا اور مستانی کے ساتھ لپٹ جانا وغیرہ۔

لہٰذا ضروری جانا کہ شخص مذکور کے بارے میں ما فی الضمیر کا اظہار کروں اور

اس کے رسالہ ''روحانی سفر'' کے چند اقتباسات کا رد کروں، وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

گوہر شاہی کا اقرار و اظہار کہ:

-1 میں مستانی کے ساتھ لپٹ گیا۔

-2 مصافحہ کیا، معانقہ کیا۔

جبکہ مستانی کے لیے موصوف غیر محرم ہے۔

نامحرم عورتوں کے ساتھ مصافحہ و معانقہ کے رد میں حضور ﷺ کی چند احادیث مبارکہ پیش خدمت ہیں:

-1 حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ سیدنا احمد مختار ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے پاس آنے جانے سے بچو۔ کسی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! شوہر کے بھائی وغیرہ کا کیا حکم ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: شوہر کا بھائی تو موت ہے یعنی فتنہ کا اندیشہ بہت زیادہ ہے۔ (رواہ البخاری و مسلم)

-2 حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مت داخل ہو تم ایسی عورتوں کے پاس جن کے شوہر موجود نہیں ہیں، کیونکہ شیطان تمہاری رگوں میں خون کے ساتھ چلتا ہے۔ (رواہ الترمذی و مشکوٰۃ)

-3 حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے تنہائی میں ملتا ہے تو اس کے ساتھ تیسرا ساتھی شیطان بھی ہوتا ہے۔ (رواہ الترمذی)

-4 حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ عورتوں سے بدون شوہر کی اجازت کے بات چیت کی جائے۔ (رواہ الطبرانی)

-5 حضرت حسن بصریؒ سے مرسلاً روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ عورتیں اپنے محرموں کے سوا دوسرے مردوں سے بات نہ کریں۔ (رواہ ابن سعد)

-6 حضرت ابو ہریرہؓ سے طویل حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ہاتھ کا زنا، نامحرم کو پکڑنا ہے۔ (رواہ مسلم و بخاری)

7- حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کے سر میں سوئی چبھودی جائے، یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لیے حلال نہیں۔ (رواہ الطبرانی والبیہقی ورجال الطبرانی)

8- حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار! جو تو اکیلا کسی عورت کے پاس بیٹھا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جب کوئی مرد کسی عورت سے تخلیہ کرتا ہے تو شیطان ان دونوں کے درمیان گھس آتا ہے۔ کیچڑ میں بھرے ہوئے خنزیر (سور) سے بدن کا لگ جانا اس سے بہتر ہے کہ اس کا کندھا کسی ایسی عورت کے کندھے سے لگ جائے جو کہ اس پر حلال نہیں۔ (رواہ الطبرانی وترغیب ص: 322، ج3)

9- اجنبی عورتوں کو سلام کرنا اور اسی طرح اجنبی مردوں کو (عورتوں کے لیے) سلام کرنا جائز نہیں۔ (کنز العمال ج8، ص263)

اقول ان خبر رسول اللّٰہ ﷺ بمنزلہ الکتاب فی حق لزوم العلم والعمل بہ. فان من اطاعۃ فقد اطاع اللّٰہ عزوجل. وقولہ تعالیٰ: "وما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا" (الحشر: 7)

حضور ﷺ کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نامحرم عورت کے پاس داخل ہونا منع ہے۔ نامحرم عورت کے ساتھ بات چیت منع ہے۔ نامحرم عورت کے ساتھ مصافحہ منع ہے۔ نامحرم عورت کے ساتھ مصافحہ حرام ہے۔ نامحرم عورت کے ساتھ اکیلے بیٹھنا حرام ہے۔ نامحرم عورت کو سلام کرنا جائز نہیں۔

شخص مذکور نے حرام کو حلال جانا ہے اور جو شخص حرام کو حلال کہے: "فھو کافر"۔

حدیث متواتر کے انکار کے لیے علماء نے لکھا ہے: "ویکون ردہ کفراً۔

شخص مذکور نے احادیث متواتر کو رد کیا ہے۔ "فھو کافر"۔

جب میں نے گوہر شاہی کے رسالہ کا مطالعہ کیا، اس کے گناہ کے اقرار و

اظہار کو پڑھا، اور توبہ کرنے کا کہیں ذکر نہیں پایا تو یقین کر لیا کہ گوہر شاہی ضال و مضل ہے بلکہ حرام کو حلال جانتا ہے۔ بناء بریں کافر ہے۔ مسلمانوں سے گزارش ہے کہ ایسے ضال و مضل کی صحبت سے دور رہیں۔

اگر آپ کہیں کہ موصوف سے فیض و برکت کے حصول کے بارے میں آپ کا فتویٰ موجود ہے تو عرض خدمت ہے کہ میں نے استفتاء کے الفاظ کے عین مطابق جواب دیا ہے۔ مجھ سے ''روحانی سفر'' جو حقیقت میں شیطانی سفر پر مبنی ہے، چھپایا گیا تھا۔ مجھے اس سے پہلے اس رسالہ کا قطعاً کوئی علم نہ تھا۔ جس طرح حضرت غزالی دوراں الشیخ سیّد سعید احمد شاہ کاظمیؒ نے علماءِ اہلسنّت کے نام لیٹر جاری کیا تھا۔ پھر میں نے جو انٹرویو گوہر شاہی سے لیا تھا، اس میں بھی کوئی ایسی بات نہ تھی جس پر میں گرفت کرتا۔ اب گوہر شاہی کا مذکورہ بالا رسالہ میرے سامنے ہے اور اس رسالہ کو لے کر میں نے گوہر شاہی سے بالمشافہ ملاقات کر کے کہا کہ یہ جملے غلط ہیں جس کے جواب میں موصوف نے انکار کیا اور کہا کہ یہ صحیح ہیں۔ جس کی دلیل 'روحانی سفر پر اعتراضات اور اس کے جوابات' میں ملاحظہ ہو۔

اتمام حجت کے بعد اور شخص مذکور کے مریدین سے ملاقاتوں کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ گوہر شاہی قرآن و حدیث کی رو سے ضال و مضل ہے اور کافر ہے۔

اللھم احفظنا من ھذا الضال والمضلین. بجاہ سید المرسلین. آمین یا رب العالمین.

فقیر محمد عبدالعلیم قادری۔ بقلم خود

ناظم اعلیٰ دارالعلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی: 5، کراچی

19 مئی 1991ء

دارالعلوم ضیاء القرآن، مانسہرہ کا فتویٰ

الجواب بعون الملک الوھاب:

صورت مسئولہ میں سائل کے بارے میں جو لکھا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے

کہ یہ شخص بے دین ہے اور ظاہری اعتبار سے وہ چرسی ہے، بے نمازی ہے اور بدکردار عورتوں سے تعلق رکھنے والا فاسق ہے۔ اس کا اپنے آپ کو ولی ظاہر کرنا فراڈ ہے۔ یہ مسلمانوں کو دھوکہ میں ڈال رہا ہے۔ ایسے فتنے سے اپنے آپ کو دور رکھو۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایاکم وایاھم ولا یضلونکم ولا یفتنونکم'' (بچاؤ اپنے کو ان سے اور ان کو اپنے سے دور رکھو۔ وہ تم کو فتنہ میں مبتلا نہ کر دیں اور تم کو گمراہ نہ کر دیں۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

قاضی انوار الحق

دارالعلوم ضیاء القرآن مانسہرہ

.... ❁ ....

مدرسہ نظامیہ۔ تجوڑی، مروت، ضلع بنوں کا فتویٰ

جواب: انجمن سرفروشان اسلام کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی کا اصلی کتاب میرے نظر میں آیا نہیں ہے۔ لیکن سائل نے جو کچھ لکھ کر ارسال کیا ہے۔ جواب پیش خدمت ہے۔

حرام کو حلال کہنے والا اگر بہت زیادہ مجاہد کیوں نہ ہو لیکن مسلمان نہیں ہیں۔ ریاض احمد گوہر شاہی کے جو اقوال میرے سامنے پیش کیے گئے۔ ریاض احمد گوہر شاہی ضل و مضل ہے اور مسلمان ان سے اعراض کریں ان سے میل جول کرنا ایمان کے لیے تباہ کن ہے۔

پیر طریقت سید مولانا پیر سعادت شاہ

و

مفتی مولانا جعفری شاہ

مدرسہ نظامیہ اہل سنت والجماعت

تجوڑی، مروت، ضلع بنوں

.... ❁ ....

دارالعلوم انجمن تعلیم الاسلام، جہلم کا فتویٰ

الجواب: انجمن سرفروشان اسلام کے بانی اور کتاب ''روحانی سفر'' کے مصنف ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنی تصنیف کردہ کتاب میں اپنے افعال و اقوال و اعمال کے متعلق واضح کر دیا ہے۔ جب اس کو ''روحانی سفر'' کتاب کے آئینہ میں دیکھا جائے تو ثابت ہو جاتا ہے کہ اس شخص پر قادیانیوں اور وہابیوں کا اثر ہے۔ عملی لحاظ سے وہ خود چرسی، بے نماز اور درود شریف کا منکر ہے۔ بدکردار عورتوں سے تعلق رکھنا، اس کا کتاب میں ذکر کرنا، فخریہ طور پر یہ کہنا کہ نماز پڑھنا ضروری نہیں، درود شریف کی کوئی اہمیت نہیں۔ کتاب سے دیگر غیر اسلامی فعلوں کے ارتکاب کا ثبوت موجود ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ فسق و فجور میں مبتلا ہے جبکہ قادیانی غیر مسلم قرار دیئے جا چکے ہیں۔ لہٰذا قادیانیوں کے اثر والا تو ہے ہی غیر مسلم۔ حضرت خضر علیہ السلام کی شان میں قتل کا الزام لگانا اور اولیائ کرام کے خلاف بہتان تراشی سے اپنی باطنی خباثت کے بے شمار ثبوت اس نے خود ہی مہیا کر دیئے ہیں۔ اس طرح کتاب ''روحانی سفر'' میں شیطانی دعوے، اللہ تبارک و تعالیٰ اور اللہ کریم کے پیارے نبی حضور نبی کریم ﷺ کے احکامات کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ اس لیے ایسے بے دین، بے نماز بلکہ بے اسلام شخص جو مرزا قادیانی کی مانند جھوٹے دعوے کرے اور غیر محرم عورتوں سے عشق و محبت کی پینگیں بڑھانے میں خوشی محسوس کرے، اور پھر علی الاعلان اس کا اظہار کرے، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے بلکہ اس کے ساتھ مسلمانوں کو قطع تعلق کرنا چاہیے۔ اگر ایسے غیر اسلامی فعل اور مکر و فریب کرنے والے انسان کو کھلی چھٹی دے دی گئی تو تمام کلمہ گو مسلمانوں کو گمراہ کر دے گا۔

لہٰذا مسلمانوں کو اس کے شر، غیر اسلامی و گمراہ کن اور باطل عقائد سے آگاہ کیا جائے کہ ریاض احمد گوہر شاہی نامی شخص کا مسلک اختیار کرنا، اور اس کے دام فریب میں آنا، اس کی محفل میں بیٹھنا نہ صرف ناجائز بلکہ بہت بڑا جرم ہے۔ اس لیے ہر مسلمان کو

شخص مذکور سے دور رہ کر اپنے ایمان کو بچانا چاہیے۔

الراقم

سید فدا حسین راجوروی عفی عنہ

بانی و مہتمم دارالعلوم انجمن تعلیم الاسلام (رجسٹرڈ)

شمالی محلّہ، جہلم

جامعہ رضویہ مظہر الاسلام، فیصل آباد کا فتویٰ

الجواب وھو الموفی للصواب

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''**کل مسکر و مفتر حرام**'' (ہر نشہ دینے والی اور دماغ میں فتور لانے والی چیز حرام ہے)

صورت مسئول عنہا میں بر تقدیر صدق سائل، ریاض احمد گوہر شاہی کی کتاب ''روحانی سفر'' کی بعض عبارات دیکھیں جو سراسر خلاف اسلام ہیں۔ خاص کر نشہ دینے والی ہر چیز کو حضور نبی اکرم ﷺ نے حرام فرمایا ہے اور ریاض احمد گوہر شاہی نامی شخص اسے عبادت کا درجہ دے رہا ہے (معاذ اللہ)۔ یہ سراسر فرمان مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انکار ہے اور سینماؤں اور تھیٹروں میں وقت گزارنے والا اور غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی میں رات گزارنے والا، حرام کا ارتکاب کرنے والا (معاذ اللہ) وہ پیر کیسے ہو سکتا ہے؟

پیری کے لیے چار شرطیں ہیں، قبل از بیعت ان کا لحاظ فرض ہے:

1- سنی صحیح العقیدہ ہو۔

2- علم رکھتا ہو، کہ ضروریات کے مسائل کتابوں میں سے نکال سکے۔

3- فاسق مطلق نہ ہو۔

4- سلسلہ، حضور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام تک متصل ہو کیونکہ:

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

پس بہر دستے بناید داد دست

اسی کتاب ''روحانی سفر'' کے صفحہ 7 پر یہ عبارت درج ہے کہ:

''......سوسائٹیوں کی وجہ سے مرزائیت اور کچھ وہابیت کا اثر ہو گیا۔''

صورت مسئول عنہا میں اس کے بعد توبہ نہ کرنی گمراہی ہے اور اسلام اور مسلمانوں کو دھوکا دینا ہے۔ صورت مسئول عنہا میں شخص مذکور پیری کے قابل نہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اس کی بیعت توڑ کر کسی نیک صالح عالم باعمل کی بیعت اختیار کریں۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔

ابوالخلیل

جامعہ رضویہ مظہر الاسلام

فیصل آباد

مدرسہ عربیہ جامعہ عنائتیہ پرانی سبزی منڈی، خانیوال کا فتویٰ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الجواب:

صحیح مسلم شریف میں اور مشکوٰۃ المصابیح میں بھی حضور سرور کائنات ﷺ کا فرمان واجب الاذعان حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

''عن جابر رضی اللّٰہ عنہ ان رجلاً قدم من الیمن فسأل النبی ﷺ عن شراب یشربونہ بارضھم من الذرۃ یقال لہ المزر فقال النبی ﷺ او مسکر ھو قال نعم قال کل مسکر حرام ان علی اللّٰہ عھدًا لمن یشرب المسکر ان یسقیہ من طینۃ الخبال قالوا یارسول اللّٰہ وما طینۃ الخبال قال عرق اھل النار اوعصارۃ اھل النار''. (رواہ مسلم)

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص یمن سے آیا، اور اس نے شراب کا حکم دریافت کیا جو اس کے ملک میں پی جاتی تھی اور وہ شراب جوار سے

بنائی جاتی تھی اور اسے ''مزر'' کہا جاتا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کیا وہ نشہ آور ہے؟ اس شخص نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ! وہ مسکر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر مسکر یعنی نشہ آور شے حرام ہے اور رب تعالیٰ کا عہد ہے کہ جو شخص نشہ آور شے پیئے گا تو وہ اسے طینۃ الخبال پلائے گا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! طینۃ الخبال کیا شے ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: طینۃ الخبال دوزخیوں کا پسینہ اور ان کی پیپ ولہو ہے۔''

فقہ حنفی کی مشہور ومعروف اور مستند کتاب ''البحر الرائق'' شرح ''کنز الدقائق'' میں ہے کہ:

ان حرمة الخمر قطعية فيحد بقليلة وحرمة غيره ظنية فلا يحد الابالسكر منه.''

ترجمہ: بے شک شراب کی حرمت قطعیہ ہے۔ پس تھوڑی پینے پر بھی یعنی ایک گھونٹ پینے پر بھی اسی درے مارے جائیں گے۔ اس کے علاوہ دیگر منشیات (مثلاً بھنگ اور چرس) کے استعمال کی حرمت ظنی ہے۔ اس لیے ان کے استعمال سے اگر نشہ طاری ہوگا تو حد یعنی اسی درے لگیں گے۔ اگر نشہ نہیں ہوگا تو تعزیر لگے گی حد نہیں ماری جائے گی۔

پس محولہ بالا حدیث پاک اور فقہی حکم سے صاف ظاہر ہے کہ کسی بھی مسکر شے سے نشہ حاصل کرنے پر شریعت مطہرہ نے حد لگانے یعنی اسی درے مارنے کا حکم دیا ہے۔

لیکن آپ کے استفتاء کے بیان کے مطابق جو شخص نشہ کو شریعت مطہرہ کے حکم کے بالکل برعکس عبادت قرار دے رہا ہے، تو وہ علی الاعلان، بہ بانگ دہل شریعت محمد مصطفیٰ ﷺ کا مذاق اُڑا رہا ہے اور مسلمانوں کی غیرت ملی کو چیلنج کر رہا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ: ''**الاستهزاء باحكام الشرع كفر**'' یعنی شرعی احکام کا مذاق اُڑانا کفر ہے۔

پس بشرط صحت بیان استفتاء وہ شخص مرتد ہے۔ مرتدین کے تمام احکام اس شخص پر عائد ہوں گے۔

نیز اس کی مبتذل اور متصعف کی ضبطی کے لیے حکومت عالیہ پاکستان کی

طرف رجوع کیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ الفقیر الی اللہ۔

عبدالحق عتیق

مفتی مدرسہ عربیہ جامعہ عنائتیہ، پرانی سبزی منڈی خانیوال

............❀............

جامعہ غوثیہ مدرسہ جلالیہ، عزیز العلوم اویسیہ سعیدیہ اوچ شریف، ضلع بہاولپور

الجواب اللھم اجملہ من الحق والصواب. حامداً و معلیاً و معلما

ریاض گوہر شاہی، نام نہاد بانی انجمن سرفروشان اسلام کی کتاب ''روحانی سفر'' کے اقتباسات، سائل کے سوال میں باندراج صفحات دیکھے جو روح اسلام اور نور ایمان کے سراسر منافی تھے۔

1- مرزائی گستاخ رسول ہیں اور گوہر شاہی پر ان کا اثر ہے جبکہ گستاخ رسول کی توبہ بھی مقبول نہیں ہے۔

2- شریعت مطہرہ نے دھوکہ، فراڈ، جوا اور شراب حرام قرار دیا ہے۔ جو ان کو حلال جانے، وہ خارج از اسلام ہے اور جو ان کو حرام جان کر ان کا مرتکب ہو، وہ فاسق، فاجر اور جری علی الکبائر ہے۔ ایسے شخص سے نفرت اور اجتناب بہت ضروری ہے۔

3- غیر محرمات کے ساتھ تخلیہ و دیگر فحش حرکات ممنوع و حرام ہیں۔ اس اجمال کی مختصر تفصیل یہ ہے:

نشہ کو عبادت کہنا، اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے احکامات سے مذاق اور قرآن و حدیث کا صریح انکار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یاایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون (القرآن)

سید المرسلین ﷺ نے فرمایا: **''کل شراب اسکر فھو حرام''**

(بخاری، مسلم، جامع صغیر ج2، ص98)

اسی طرح دوسری جگہ ہے: **''کل مسکر حرام''**

ایک اور جگہ ہے:

"کل مسکر خمر و کل مسکر حرام ما اسکر منه الفرق فمل، الکف منه حرام" (جامع صغیر ج2،ص99)

4- چرسی، شرابی کو علماً حقہ سے افضل بتانا بھی قرآن وحدیث سے انحراف ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **"انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلماء"** (القرآن)

سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: **"فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم"** (ترمذی، دارمی، مشکوۃ، ص:34 عن ابی امامۃ الباھلی وعن مکحول مرسلاً)

5- درود شریف کو غیر مفید سمجھنا، حماقت، ضلالت اور گمراہی ہے کیونکہ درود شریف عبادات میں سے اعلیٰ، محبوب ومقبول عبادت ہے۔ ہر قاری کے لیے مفید، نافع، سیئات کے لیے دافع اور درجات کے لیے رافع ہے۔ بارگاہ رسالت ﷺ میں قرب کا ذریعہ، اور محشر میں نجات کا سبب ہے۔ ھکذا فی الکتب الاحادیث۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **"یاایھا الذین امنوا صلو علیه وسلموا تسلیما"**

6- غیر محرم عورتوں کے ساتھ اختلاط، شریعت مطہرہ کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **"قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم"**

اور اسی طرح عورتوں کو بھی حکم ہوا ہے کہ:

قل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینئھن۔ "عورتیں بناؤ سنگھار صرف اپنے شوہروں کے لیے کر سکتی ہیں: **"ولا یبدین زینتھن الالبعولتھن"**

قرآن میں عورتوں کا ناچنا منع ہے۔ چنانچہ فرمایا: **"ولا یضربن بأرجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن"**

غیر محرمات سے گلے ملنا تو کجا، ان کی طرف دیکھنا بھی منع ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **"یدنین علیھن من جلابیبھن"**

گوہر شاہی ان تمام احکامات اور شرعی تقاضوں کو کیا سمجھے اور مستانی سے کیوں

تعلق استوار کیسے؟

-7 حضرت خضر علیہ السلام کے اس فرمان کے بعد کہ:’’وما فعلته عن أمری‘‘ (القرآن) اعتراض دراصل رب العالمین پر اعتراض ہے۔ اللہ کی حکمتوں پر معترض کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔

-8 اولیاء اللہ کی طرف غلط باتوں کی نسبت ان سے دشمنی و عداوت ہی ہے اور حدیث قدسی ہے:’’من عادی لی ولیا فقد آذنته بالحرب‘‘

(بخاری، مشکوٰۃ ص: 197)

گوہر شاہی کے افعال واقوال بددینی ضلالت وگمراہی پر مبنی ہیں۔ اس سے اجتناب ونفرت بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے فتنے سے مسلمانوں کو محفوظ فرمائے۔ آمین۔

کتبہ

محمد سراج احمد سعیدی القادری

اوچ شریف بہاولپور

دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور کا فتویٰ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الجواب وھو الموفی للصواب اللھم رب زدنی علماً:

صورت استفتا کو ملاحظہ کرنے کے بعد واضح اور ثابت ہو جاتا ہے کہ انجمن سرفروشان اسلام کا بانی فاسق و فاجر، ضال ومضل، ملحد وزندیق ہے۔ شریعت المطہرہ الغراۤ کا استھزاۤ اور مذاق اڑانے والا ہے اور یہ کفر ہے۔ اس کے خارج عن الاسلام ہونے میں کوئی شک نہیں۔

الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ علامۃ عبدالغنی النابلسی قدس سرہ العزیز میں ہے:

’’واستحلال المعصیة والاستخفاف بالشریعة‘‘ ای عدم المبالات باحکامها واهانتها واحقارها. والیاس من رحمة اللّٰه، والامن من عذابه و

سخطه و تصدیق الکاهن فیما یخبره من الغیب کله کفر" (جلد 1،ص299)

ترجمہ: ''معصیت (گناہ اور نافرمانی) کو حلال سمجھنا اور شریعت مطہرہ غراً کا استخفاف اور استہزاً کرنا، توہین اور تحقیر کرنا اور احکام شرعیہ سے لاپرواہی اور لاابالی پن اور اہانت و احتقار کرنا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامیدی اور اللہ تعالیٰ کے عذاب اور ناراضگی سے امن اور کاہن جو غیبی خبریں دیتے ہیں، ان کی تصدیق کرنا یہ سب کے سب کفر ہیں۔''

سیدنا خضر علیہ السلام مسلک جمہور میں نبی معظم ہیں اور پھر آپ ابھی تک بفضلہٖ تعالیٰ زندہ ہیں، علامہ عینی علیہ الرحمۃ نے عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری میں یونہی وضاحت فرمائی ہے۔ حضرت سیدنا خضر علیہ السلام نبی معظم کو قاتل یعنی مجرم قرار دینا، معاذاللہ، العیاذ باللہ انتہائی خباثت اور ضلالت اور رذالت اور ذلالت اور حماقت ہے۔ نبی معظم حضرت خضر علیہ السلام کو قاتل قرار دینے والا خبیث النفس بلکہ اخبث بلکہ اخبث الخبثاء اور خارج عن الاسلام ہے۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ ''**اذکر الفاجر کی تھجر الناس**'' فاسق و فاجر کا تذکرہ کرو تاکہ لوگ ان کی عیاریوں، مکاریوں، چال بازیوں، فریبوں، دھوکوں سے بچیں۔ ایاکم و ایاھم کے ماتحت اس کی مصاحبت سے بچیں۔ اسی طرح قرآن کریم میں ہے:

واما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین.

یعنی اگر شیطان تجھے بھلا دے تو نصیحت حاصل ہونے کے بعد ظالم قوم کے ساتھ نہ بیٹھ۔

اس فرمان خداوندی کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسے شخص کا اقتصادی، معاشرتی بائیکاٹ کرنا ضروری بلکہ اشد ضروری ہے۔

یہ پیشوا نہیں، گمراہ ہے۔ یہ پیر نہیں، شریر ہے۔ یہ بزرگ نہیں، گرگ ہے۔ یہ ولی نہیں، شقی ہے۔ یہ فیضان نہیں، شیطان ہے۔ مسلمانوں کو ایسے شخص سے بچنا لازمی ہے۔ یہ زہر قاتل ہے اور یہ ریح عاصف ہے جو مسلمانوں کو قصر بطالت میں ڈال دے گی:

دور شو از اختلاط یار بد

یارِبد بدتر بود از مار بد

ایسا بد بخت شخص قوم مسلم کا راہنما نہیں ہے۔ یہ راہ حق کی طرف نہیں لے جا رہا بلکہ یہ راہ باطل کی طرف قوم کو لے جا رہا ہے:

اذا کان الغراب دلیل قوم

سیھدیھم طریق الھالکین

ترجمہ: جب کوا قوم کا راہنما ہو تو عنقریب ان کو ہلاک کرنے والے راستوں کی طرف راہ دکھائے گا۔

نبی تو معصوم ہوتا ہے۔ گناہ صغیرہ، گناہ کبیرہ سے منزہ و مبرا ہوتا ہے۔ شرک و کفر، ظلم و کذب، چوری اور خیانت، عمل باطل، فعل حرام غرضیکہ منہیات شرعیہ اور ممنوعات ملیہ سے بفضلہٖ تعالیٰ پاک ہوتا ہے۔ تفسیر روح البیان میں آیت: ''**ما کنت تدری ماالکتب**'' الآیۃ کے ذیل میں مصنفؒ فرماتے ہیں:

اجتمعوا علیٰ ان الرسل علیھم السلام کانوا مؤمنین قبل الوحی، معصومین من الکبائر ومن الصغائر الموجبۃ لنفرۃ الناس عنھم قبل البعثۃ وبعدھا فضلاً عن الکفر.

ترجمہ: ''اس پر سب معتقدین و متأخرین، اولین و آخرین، سابقین ولاحقین، تمام محدثین ومفسرین، فقہا کرام و اولیاء عظام، علماً ملت وفضلا، ملت و مشائخ عظام کا اتفاق ہے کہ انبیاء کرام و رسل عظام وحی سے پہلے مؤمن تھے۔ گناہ کبیرہ نیز گناہ صغیرہ سے جو لوگوں میں نفرت کا باعث بنیں، نبوت سے پہلے معصوم تھے اور بعد میں بھی معصوم ہوتے ہیں۔ چہ جائیکہ کفر۔'' (معاذاللہ)

لہٰذا نبی معظم حضرت خضر علیہ السلام کو قاتل، مجرم ٹھہرانا اس گوہر شاہی کی جہنم کی تیاری ہے۔ ایسا شخص مورد غضب جبار ہے۔ لعنۃ اللہ والرسول میں گرفتار ہے۔ جہنمی ہے، دوزخی ہے، مردود الشہادت ہے، نا قابل خلافت و نا قابل امامت ہے۔ وہ نا قابل قیادت ہے۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

حضرت سیدنا جنید بغدادی سید الطائفہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں چند صوفیوں نے کہا کہ ہمیں اب نماز، روزہ کی ضرورت نہیں۔ ہم پہنچ گئے!، ہم پہنچ گئے!۔ ’’فقد اوصلنا، فقد اوصلنا‘‘ مریدین ومعتقدین حضرات نے سید الطائفہ رضی اللہ عنہ سے ان کے یہ کلمات عرض کیے تو آپ نے فرمایا سچ کہا: انہوں نے۔’’فقد اوصلوا!، فقد اوصلوا!‘‘ عقیدت مندوں نے عرض کی حضرت آپ بھی ان کی تصدیق وتائید فرما رہے ہیں؟ فرمایا:’’فقد اوصلوا الی جھنم! فقد اوصلوا الی جھنم!‘‘ وہ جہنم کی طرف پہنچ گئے۔ پس وہ جہنم کی طرف پہنچ گئے۔

معیار ولایت:

قرآن حکیم نے معیار حق اور معیار ولایت میں یہ بیان فرمایا:

”قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ و یغفرلکم ذنوبکم واللّٰہ غفور رحیم“.

ترجمہ:’’آپ (ﷺ) فرمائیں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہوتو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں محبوب بنا لے گا اور تمہاری بخشش فرما دے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔‘‘

بغیر اتباع رسول اللہ، بغیر اطاعت نبی اللہ اور بغیر اتباع شریعت محمدیہ کبھی بھی کوئی منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتا۔ اس لیے کہ:

خلاف پیغمبر کسے راہ گزید
ہرگز بہ منزل نخواہد رسید

علمأ کرام، صوفیأ عظام، صلحأ، نجبأ، شرفأ، کملأ، بدلأ، اقطاب واغواث کا بیان کردہ اصول شرح ملاحظہ فرمائیں۔

’’الشریعة کالسفینة، والطریقة کالبحر والحقیقة کالصدف،

والمعرفة كالدر، من اراد الدر رکب علی سفینۃ“

یعنی شریعت المطہرۃ الغرأ کشتی کی مانند ہے۔ طریقت مستقیمہ واسیعہ سمندر کی مانند ہے۔ حقیقت اصلیہ سیپ کی مانند ہے۔ معرفت مطلوبہ موتی کی مانند ہے۔ جو موتی کو حاصل کرنے کا ارادہ کرے، وہ کشتی میں سوار ہو جائے۔

کوئی فرد، ہوا میں اڑے، آگ پر چلے، جب تک اس میں اتباع شریعت نہیں، ولایت نہیں، کرامت نہیں۔ یہ اہانت ہوگی یا استدراج ہوگا۔ جہلا، حمقا، خبثا! کرامت اور اہانت میں فرق نہیں کرتے، شیطان! مشرق میں ہو، آن واحد میں مغرب میں پہنچ جائے، یہ استدراج ہے۔ اگر کسی متبع سنت بزرگ اور ولی کامل سے اس کا صدور ہو تو یہ کرامت ہے۔ خارق عادت یہ ہیں: ارہاص، معجزہ، کرامت، معونت، اہانت اور استدراج۔

ارہاص:

نبی پاک، صاحب لولاک ﷺ سے اظہار نبوت و رسالت سے پہلے جو امور خارق عادت، خلاف عادت صادر ہوئے، ان کو ”ارہاص“ کہتے ہیں۔

معجزہ:

سرکار دو عالم ﷺ سے اعلان نبوت و رسالت کے بعد جو امور خارق عادت اور خلاف عادت صادر ہوئے، وہ ”معجزہ“ ہیں جیسا کہ ”شق القمر“، ”رد شمس“ اور معراج وغیرہ۔

کرامت

سرکار دو عالم ﷺ کے امتی ”مرد کامل“، ”مقرب بارگاہ الٰہی“، ”غوث“، ”قطب“، ”ابدال“، ”ولی اللہ“، ”صحابیِ رسول“، ”تابعی“، ”تبع تابعی“، ”ائمہ مجتہدین“، ”اولیأ کاملین“ سے جو امور خرق عادت، خلاف عادت صادر ہوں، ان کو کرامات کہتے ہیں اور کرامات اولیأ حق ہیں۔ (شرح عقائد)

معونت:

عام مومنین سے جو خارق عادت و خلاف عادت امر صادر ہو، وہ معونت ہے۔

اہانت:

بے باک، فجار یا کفار سے ان کے خلاف خارق عادت امر ظاہر ہو، وہ اہانت ہے۔

استدراج:

بے باک، فجار یا کفار سے ان کے موافق خرق عادت امر ظاہر ہوتو وہ استدراج ہے۔ جیسا کہ ہندو کہتے ہیں کہ ہمارا کرشن جی! اپنی دس گوپیوں کے پاس ایک وقت میں تھا، یہ استدراج ہے۔

مسلمانوں کو اصول شرع مذکورہ کے اعتبار سے سمجھ لینا چاہیے کہ ریاض نوکر شاہی کے تمام افعال و اقوال، اعمال و احوال و کردار مذکورہ گندے اور غلیظ اور فحش اور نجاسات ہیں۔ مسلمانو! اس سے پیچھے ہٹ جاؤ۔ اس کے اگرتم قریب ہوئے تو تمہیں گندگی کی چھینٹیں پڑیں گی۔ مسلمانو! اس سے پیچھے ہٹ جاؤ۔ اس کے اگرتم قریب ہوئے تو تم فحش اور بے حیائی میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ مسلمانو! اس سے پیچھے ہٹ جاؤ۔ اس کے اگرتم قریب ہوئے تو تم نشہ وسکر میں محو ہو جاؤ گے۔

"**اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار.**" سواد اعظم بڑی جماعت کی اتباع کرو جو جماعت سے الگ ہوا، وہ نار جہنم میں الگ ہوا۔ **علیکم بالجماعة** تم جماعت کو لازم پکڑو۔ ایسے عقل کے اندھوں، دل کے گندوں، جاہلوں..........خباثت کے پتلوں کے پیچھے مت جاؤ۔

مسلمانو! اب اس کو کیا کہو گے جو شراب کے نشہ میں مخمور رہتا ہے؟ حالانکہ سرکار دوعالم ﷺ کا فرمان ہے: **کل مسکر حرام** (ہر نشہ دینے والی (شے) حرام ہے۔) لہٰذا شراب، بھنگ، چرس، افیم، گانجا، تاڑی، سپرٹ، الکوحل یہ سب نشہ دینے والی ہیں حرام ہیں۔

نشہ دینے والی شے جبکہ وہ سیال بہنے والی ہو پانی کی صورت میں ہوتو وہ نجس بھی ہیں۔ لہٰذا شراب اور بھنگ، چرس، گانجا جبکہ گھوٹی گئی ہوں اور تاڑی (دودھ) جب اس میں سکر آ جائے اور سپرٹ اور الکوحل یہ سب نجس اور پلید ہیں اور حرام بھی ہیں۔ (کتب فقہ۔ عالمگیری وغیرہ)

مردوں کو عورتوں کا لباس پہننا حرام ہے اور عورتوں کو مردوں کا لباس پہننا حرام ہے۔ حدیث میں ایسے مردوں اور عورتوں پر لعنت آئی ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ فرماتے ہیں:

”لعن اللّٰہ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال.“

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کے مشابہ بنتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔

اب رہا مسئلہ مجذوبیت کا، حقیقی مجذوب احکام شریعت کا انکار نہیں کرتا۔ مجذوب اگر عورتوں کے کپڑے پہن لیتا ہے تو شرعاً اس پر گرفت نہیں کیونکہ وہ مکلّف نہیں رہا کیونکہ وہ سلوک طے کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی تجلی اس کے قلب پر واقع ہوئی اور وہ برداشت نہ کر سکا اور اس پر جذب طاری ہو گیا اور عقل گم ہو گئی جس کی وجہ سے وہ مکلّف نہ رہا۔

رابعہ بصریہ علیہا الرحمۃ ولیہ تھیں، پاکباز تھیں۔ ان کو طوائفہ کہنا یہ ریاض نوکر شاہی کی خباثت اور ضلالت ہے۔

ریاض نامی اور اس کے معتقدین کو مساجد میں حلقۂ ذکر کرنے کی اجازت دینا اور جگہ دینا فتنہ وفساد کو جگہ دینا ہے اور مساجد میں تخریب کاری کا سامان پیدا کرنا ہے۔ سنی مسلمانوں کو لازمی ہے کہ ان کو ہرگز دل و دماغ، ذہن و فکر، منبر و محراب اور مسجد و مدرسہ میں جگہ نہ دیں اور ان کی صحبت سے بچیں۔ للصحبۃ تائیر ولو کان ساء......

نظام مصطفیٰ ﷺ کا نفاذ ہوتا تو قاضیٔ اسلام ایسے لوگوں کو شہر بدر کر دیتا۔

(فتاویٰ عالمگیری، مظہری وغیرہ)

ھذا من عندی واللّٰہ اعلم بالصواب

کتبہ فقیر ابوالعلا محمد عبداللہ قادری اشرفی رضوی

قصور

فقھیہ عصر حضرت مولانا مفتی محمد وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ (دار العلوم امجدیہ کراچی) کا فتنہ گوہر شاہی کے خلاف تاریخ ساز فیصلہ

الاستفتاء:

حضرات علماء اہل سنت کی خدمت میں السلام علیکم

ازراہ کرم شریعت کے مطابق فتوی دے کر اہل سنت کو ایک بڑے فتنہ سے بچایئے۔ ریاض احمد گوہر شاہی نامی ایک شخص نے ''انجمن سرفروشان اسلام'' نامی ایک انجمن بنائی ہے۔ اسی انجمن کے تحت اس نے اپنی ریاضتوں اور مجاہدوں کے واقعات کو کتابی صورت میں بنام ''روحانی سفر'' شائع کیا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ کرنے سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ غالباً کوئی نیا فرقہ جنم لے رہا ہے۔ اس کتاب میں ''ریاض احمد گوہر شاہی'' نے اپنے کارناموں کا اظہار کیا ہے۔

مثلاً کاروبار میں بے ایمانی، فراڈ اور جھوٹ شعار بن گیا۔ یہی سمجھیے کہ نفس امارہ کی قید میں زندگی کٹنے لگی۔ سوسائٹیوں کی وجہ سے مرزائیت اور کچھ وہابیت کا اثر ہو گیا۔

پوری کتاب میں مرزائیت اور وہابیت سے کہیں بھی صراحتاً توبہ کا ذکر نہیں ملتا۔ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ یہ شخص بقول خود کچھ قادیانی اور کچھ کچھ وہابی ہے۔ اس کے علاوہ یہ شخص نشے کو عبادت ٹھہراتا ہے اور کہتا ہے کہ:

ایسے میں اس نے سگریٹ سلگایا اور چرس کی بو اطراف میں پھیل گئی اور مجھے اس سے نفرت ہو گئی۔ رات کو الہامی صورت پیدا ہوئی یہ شخص (یعنی چرسی) ہزاروں عابدوں، زاہدوں اور عالموں سے بہتر ہے جو ہر نشے سے پرہیز کر کے عبادت میں ہوشیار ہیں، لیکن بخل، حسد اور تکبر ان کا شعار ہے۔ یہ شخص جس سے تو نے نفرت کی، اللہ کے

دوستوں سے ہے عشق اس کا شعار ہے اور یہ نشہ (چرس) اس کی عبادت ہے۔

معاذاللہ بالکل واضح طور پر نشہ کو حلال ہی نہیں بلکہ عبادت ٹھہرایا جارہا ہے۔ **لاحول ولا قوۃ الا باللہ.**

''میرے دل میں خیال آیا یہ جو آیت آسمان پر دکھائی گئی اللہ کے حکم سے ہو گی یعنی اللہ کی رضا ہے تو پھر ڈرکس کا، ہمت کر لی اور چلہ گاہ میں پہنچ گیا۔''

علماء اہل سنت کی خدمت میں درخواست ہے کہ شریعت کا حکم واضح کریں کہ یہ شخص ریاض احمد گوہر شاہی جو چرسیوں موالیوں بلکہ موالن مستانی کی صحبت سے فیضیاب ہوا ہے۔ اولیائے کرام جیسی مقدس ہستیوں پر بدعت کے فتوے لگاتا ہے بلکہ نعوذباللہ حضرت خضر علیہ السلام جو اللہ کے نبی ہیں، ان کو بھی بدعتی کہتے ہوئے بچے کا قاتل ٹھہراتا ہے۔ گناہوں کا علی الاعلان فخریہ اظہار کرتا ہے۔ مرزائیت اور وہابیت کا اثر اپنے اوپر ہو جانے کا اقرار کرتا ہے اور نشہ کو عبادت ٹھہراتا ہے۔ اس کے بارے میں فرمائیں یہ شخص اہل سنت ہے یا کہ نہیں؟ اس کی صحبت اختیار کرنا اور اس کی انجمن سرفروشان اسلام میں ممبر بننا کیسا ہے؟

سائل: محمد اسلم قادری، خداداد کالونی، کراچی

الجواب: انجمن سرفروشان اسلام کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی کے جو اقوال اور اعمال سائل نے سوال میں تحریر کیے، ان کو اصل کتاب ''روحانی سفر'' سے ملا کر دیکھا تو یہ ثابت ہوا کہ یہ سب باتیں اس نے اپنی کتاب میں تحریر کی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس پر قادیانیت اور وہابیت کا اثر ہے اور اس اثر کے زائل ہونے کا اس نے کہیں تذکرہ نہیں کیا ہے اور عملی اعتبار سے وہ چرسی، بے نمازی، بدکردار اور عورتوں سے تعلق رکھنے والا فاسق و فاجر ہے۔ اس فسق و فجور سے توبہ کا ذکر بھی اپنی کتاب میں نہیں کیا بلکہ ان کو بیان کر کے مزید گناہ کا ارتکاب کیا ہے اور مستند بزرگان دین اور حضرت خضر علیہ السلام جن کی نبوت کا قول راجح ہے، ان کی شان میں گستاخی اور قتل کا الزام لگا کر اپنے خبث باطنی کا مزید اظہار کیا ہے۔

بخاری شریف میں حدیث ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

من عادیٰ لی ولیا فقد اٰذنته بالحرب.

(بخاری، جلد ثانی، کتاب الرقاق، باب التواضع)

یعنی جس کسی نے میرے ولی سے دشمنی کی، بے شک میں اس سے جنگ کا اعلان کرتا ہوں۔

لہٰذا یہ شخص اولیاء کرامؒ کی شان میں گستاخی کر کے اللہ تعالیٰ سے لڑائی کر رہا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جو کچھ کیا۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا:

وما فعلته عن امری (الکہف:82)

ترجمہ: اور یہ کچھ میں نے اپنے حکم سے نہ کیا۔

پھر بھی ان کو قاتل قرار دینا، انتہائی گمراہی اور جہالت ہے۔ اس کی کتاب دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس کا مصنف ریاض احمد گوہر شاہی جاہل اور سخت گمراہ ہے اور ایک نیا فرقہ بنا کر مسلمانوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ مسلمانوں کو اس سے دور رہنا چاہیے اور اس کی صحبت میں بیٹھنے سے احتراز کرنا چاہیے۔ قرآن کریم میں ہے:

فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظلمین O (الانعام: 68)

ترجمہ: یعنی مت بیٹھ نصیحت آ جانے کے بعد ظالم قوم کے ساتھ۔

مسلم شریف کی حدیث ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فایّاکم وایّاھم لایضلونکم ولایفتنونکم

(مسلم شریف، جلد اوّل صفحہ 10، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

ترجمہ: یعنی اپنے آپ کو ان سے جدا کر لینا اور ان کو اپنے سے جدا کر دینا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں گمراہ کر دیں اور تمہیں فتنوں میں ڈال دیں۔

امام کعبہ: شیخ محمد بن عبداللہ سبیل کا فتنہ گوہر شاہی کے خلاف فتویٰ

گوہر شاہی ملعون کے دجل و افتراء کا یہ عالم ہے کہ اس نے اپنی حجر اسود کی مزعومہ تصویر کے جھوٹ کو سچ باور کرانے کے لیے ائمہ حرم میں سے ایک خود ساختہ امام بنایا، اس کا نام تجویز کیا اور پھر دعویٰ کیا کہ اس نے میری حجر اسود کی تصویر کی تصدیق کی ہے۔ چنانچہ وہ کہتا ہے کہ ''امام حرم حماد بن عبداللہ نے اس کی حجر اسود کی تصویر کی تصدیق کی ہے اور کہا ہے کہ یہ امام مہدی کی تصویر ہے۔'' لیکن جب اس سلسلہ میں شؤن حرمین کے سربراہ شیخ محمد بن عبداللہ بن سبیل سے رابطہ کیا گیا اور انہیں اس ملعون کی مذکورہ بالا ہفوات اور دعوؤں پر مشتمل اخبارات و رسائل اور پمفلٹ پیش کیے گئے اور ان کو بتلایا گیا کہ گوہر شاہی ملعون کا یہ دعویٰ ہے کہ امام حرم حماد بن عبداللہ نے بھی اس کی حجر اسود کی تصویر کی تصدیق کی ہے اور کہا ہے کہ یہ اس کی صداقت کا نشان ہے تو شیخ محمد بن عبداللہ بن سبیل نے اس کو جھوٹ اور فراڈ قرار دیا، اس کی تردید فرمائی اور فتویٰ جاری کیا کہ ایسا دعویٰ کرنے والا شخص دجال و کذاب ہے، اور فرمایا کہ حجر اسود پر ایسی کوئی تصویر ظاہر نہیں ہوئی اور نہ ہی کسی امام نے اس کی تصدیق کی ہے بلکہ اس نام کا کوئی امام ہی نہیں، شیخ سبیل کے فتویٰ کا ترجمہ اور اس کا عکس درج ذیل ہے:

''تمام تعریفیں اللہ وحدہ لاشریک کے لیے ہیں، صلاۃ و سلام اس ذات اقدس ﷺ پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں، اور ان کی آلؓ اور ان کے اصحابؓ پر، اما بعد: ہمیں بعض پاکستانی جرائد کے ذریعہ یہ خبر پہنچی ہے کہ انجمن سرفروشان اسلام کا بانی و

سربراہ جو ریاض احمد گوہر شاہی نامی شخص ہے، نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ مہدی ہے، اور اپنے اس دعویٰ پر اس نے استدلال پیش کیا ہے کہ حجر اسود پر اس کی شبیہ نظر آئی ہے، اور بقول اس کے امام حرم حماد بن عبداللہ نے اس بات کی تصدیق بھی کی ہے۔ میں حقیقت کی وضاحت اور اظہار حق کے لیے یہ بات مسلمانوں کے نام لکھ رہا ہوں کہ کسی بھی شخص کی تصویر حجر اسود میں ظاہر نہیں ہوئی اور نہ حرمین شریفین کے اماموں میں سے کسی نے اس بات کی تصدیق کی ہے بلکہ حرمین شریفین میں حماد بن عبداللہ نام کا کوئی امام سرے سے موجود نہیں ہے۔ یہ شخص ریاض احمد گوہر شاہی امام مہدی نہیں ہے بلکہ یہ شخص سب سے بڑا جھوٹا، سب سے بڑا گمراہ، لوگوں کو گمراہ کرنے والا، سب سے بڑا دھوکہ باز اور دجالوں میں سے ایک دجال ہے‘‘۔

عدالتی فیصلے

(اردو ترجمہ)

جناب بی اے فخری جج خصوصی عدالت
انسداد دہشت گردی ڈیرہ غازی خان
سرکار بنام محمد اسحاق، مارچ 1999ء

دل کی بات

(مقدمہ کا پس منظر، احوال، نتیجہ)

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ اما بعد

چِلّوں اور ریاضتوں کے نام پر انجمن سرفروشان اسلام (فرقہ گوہر شاہیہ) کے بانی ریاض گوہر شاہی نے اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعے جن گمراہ کن عقائد و نظریات کا پرچار لوگوں میں عام کرنا شروع کیا، وہ اسلام کے سراسر منافی اور اخلاقی اقدار سے گرے ہوئے ہیں، جن میں اللہ تبارک وتعالیٰ، اس کے حبیب مکرم ﷺ، انبیا کرام علیہم السلام اور اولیاء کرامؒ کی شان میں حد درجہ گستاخیاں کی گئی ہیں، نیز قرآن مجید کے مکمل ہونے کا انکار، امام مہدی ہونے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ظاہری ملاقات کے دعاوی باطلہ بھی شامل ہیں۔ اس نے چاند، سورج اور حجر اسود میں اپنی تصاویر نظر آنے کا بھی دعویٰ کیا۔ گوہر شاہی ایک بدکردار آدمی تھا جس کی فحاشی اور بدکاری کے متعدد واقعات اخبارات و رسائل میں شائع ہو چکے ہیں۔ مذہب کے نام پر وہ عقیدت مند نوجوان لڑکیوں کی عزتوں کو تار تار کر کے اپنی شیطانی ہوس کی آگ بجھاتا رہا۔ اس کے مریدین اسے بھی روحانیت کا نام دے کر معاملہ رفع دفع کر دیتے۔ 1999ء میں وہ ایسے ہی ایک مجرمانہ فعل کے نتیجہ میں امریکہ میں گرفتار ہوا اور برطانیہ میں جہنم واصل ہوا۔

دسمبر 1998ء میں گوہر شاہی فتنہ کے کچھ افراد نے تھانہ رنگ پور ضلع مظفر گڑھ کی حدود میں پر پرزے نکالے، گوہر شاہی نظریات کی اشاعت کے لیے حرکت کی اور کلمہ طیبہ کی تحریف پر مشتمل ایک اسٹیکر تقسیم کیا۔ اس پر دینی غیرت وحمیت کے حامل ایک نوجوان حافظ محمد اقبال، جو وہاں کے رہنے والے تھے، نے اس فتنہ کے سدباب کی

کوشش کی۔ انہوں نے مقدمہ کے لیے اس واقعہ کے خلاف تھانہ میں درخواست دی۔ حافظ محمد اقبال صاحب کی درخواست لیگل ایڈوائزر کو بھجوا دی گئی۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں ملزم کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295-A کے تحت مقدمہ کے اندراج کی سفارش کی جس پر ملزم کے خلاف تھانہ رنگ پور میں مقدمہ درج ہوا۔ ملزم گرفتار ہوا۔ اس کی نشاندہی پر فتنہ گوہر شاہی سے متعلقہ گستاخانہ اور دل آزار لٹریچر، اسٹیکرز، آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں برآمد ہوئیں۔ رنگ پور کے مسلمانوں نے بھرپور دینی غیرت کا مظاہرہ کر کے کیس کے لیے شب و روز محنت کی۔ ڈیرہ غازی خان کی دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں کیس پیش ہوا۔ ڈیرہ غازی خان کے مجاہد ختم نبوت مولانا صوفی اللہ وسایا صاحب نے اپنے رفقاء سمیت اس کیس کے لیے جانگسل محنت کی۔ ڈیرہ غازی خان کے معروف قانون دان وکیل ختم نبوت جناب ملک محمد حسین صاحب کی اس کیس کے لیے خدمات حاصل کی گئیں۔ انہوں نے عدالت سے اجازت لے کر ملزم سے خصوصی ملاقات کی، اس پر اسلامی تعلیمات پیش کیں، اس کی راہنمائی کی، اسے تبلیغ کر کے گوہر شاہی نظریات کا بطلان اس پر واضح کیا لیکن ملزم اتنا جنونی تھا کہ وہ بدستور ان کفریہ نظریات پر ڈٹا رہا۔ مجبوراً کیس کی سماعت شروع ہوئی۔ ڈیرہ غازی خان انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کے جج جناب بی اے فخری نے قابل فخر فیصلہ دیا۔ فتنہ گوہر شاہی کے خلاف باقاعدہ یہ پہلا تاریخی فیصلہ ہے۔ وکیل ختم نبوت جناب ملک محمد حسین صاحب نے اس کا ترجمہ کیا جس پر وہ نہایت شکریہ کے مستحق ہیں۔

خاکپائے مجاہدین تحفظ ناموس رسالت ﷺ

محمد متین خالد

لاہور

بعدالت جناب بی اے فخری جج خصوصی عدالت انسداد دہشت گردی ایکٹ 1997ء حکومت پاکستان ڈیرہ غازی خان

ابتدائی معلومات

اینٹی ٹیریرسٹ سیشن کورٹ

مقدمہ نمبر	:	6/98
ایف آئی آر نمبر	:	128/1998 بتاریخ 27 جنوری 1999ء
پولیس سٹیشن	:	رنگ پور ضلع مظفر گڑھ
بجرم	:	زیر دفعہ تعزیرات پاکستان 295/A

سرکار

بنام

محمد اسحٰق ولد کرم خاں ذات کھیڑا سکنہ بہرام پور تھانہ رنگ پور ضلع مظفر گڑھ

(ملزم)

وکیل منجانب مدعی: ملک محمد حسین ایڈووکیٹ

وکلا منجانب سرکار: محمود اسحٰق شیخ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی

رانا محمد یاسین ایڈووکیٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی

وکیل منجانب ملزم: ناصر حسین چودھری ایڈووکیٹ

تاریخ فیصلہ: 17 مارچ 1999ء

فیصلہ

جناب بی اے فخری جج خصوصی عدالت انسداد دہشت گردی، ڈیرہ غازی خان

استغاثہ کے مطابق مورخہ 2 دسمبر 1998ء کو اہالیان رنگ پور نے بذریعہ حافظ محمد اقبال مدعی ایک درخواست ایس ایچ او تھانہ رنگ پور ضلع مظفر گڑھ کو پیش کی۔ وہ درخواست برائے قانونی رائے ڈی ایس پی لیگل کو بھجوائی گئی جس نے یہ رائے دی کہ یہ کیس تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295 اے کے زمرے میں آتا ہے۔ چنانچہ یہ مقدمہ ایف آئی آر (Ex.PB/1) کی صورت میں درج کیا گیا۔

ملزم جس کا نام محمد اسحٰق ہے، کو اس مقدمہ میں گرفتار کیا گیا۔ اس کے خلاف الزام ہے کہ یہ شخص ایسا تحریری مواد تقسیم کر رہا تھا جو خوفناک حد تک غلیظ، توہین آمیز اور مسلمانوں کے خلاف تھا اور اسلام کی نص کے بھی خلاف تھا اور اس قسم کا مواد ملزم سے برآمد (پکڑا گیا) ہوا اور اسی طرح کا مواد اس کے قائم کردہ دفتر واقع رنگ پورہ سے برآمد ہوا۔ وہ جگہ جہاں ملزم گستاخانہ مواد تقسیم کر رہا تھا، وہ گورنمنٹ ہائی اسکول رنگ پور اور اس کے ساتھ ہی محمد شفیع کا ٹیوب ویل ہے۔ اس (ملزم) سے اس قسم کا لٹریچر، کتابچے، اسٹیکر، ویڈیو کیسٹ اور ریاض احمد گوہر شاہی کی تصاویر مختلف قسم کے بورڈز اور بینرز برآمد ہوئے۔

اس مقدمہ میں ملزم کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295/A کے تحت چالان کیا گیا جو مورخہ 27 جنوری 1999ء کو اس عدالت میں پیش کیا گیا۔ 3 فروری 1999ء کو ملزم کو ضابطہ فوجداری کی دفعہ 265/C کے تحت فوجداری نقول فراہم کی

گئیں۔ پھر ملزم پر فرد جرم عائد کی گئی جو زیر دفعہ 295 اے تعزیرات پاکستان اور دفعہ ''8'' قانون انسداد دہشت گردی عائد ہوئی جس کا ملزم نے انکار کیا۔ تب مقدمہ کی سماعت استغاثہ کی شہادتوں کے لیے ملتوی کر دی گئی۔ استغاثہ نے اپنے موقف کی تائید میں چھ گواہان پیش کیے۔

15 مارچ 1999ء کو وکیل استغاثہ نے روزنامہ ''جرأت'' کراچی کی اشاعت مورخہ 24 فروری 1999ء اور روزنامہ ''نوائے وقت'' ملتان کی اشاعت مورخہ 11 مارچ 1999ء کے اخباری تراشے پیش کیے۔

گواہ استغاثہ نمبر 1 حافظ محمد اقبال ہے جو رنگ پور ضلع مظفر گڑھ کا امام مسجد ہے۔ اس نے عدالت میں اپنی شہادت بیان کرتے ہوئے کہا کہ مورخہ 2 دسمبر 1998ء کو تقریباً دو اڑھائی بجے بعد دوپہر وہ محمد شفیع کے ٹیوب ویل پر موجود تھا۔ اس نے دیکھا کہ ملزم اسحٰق پوسٹر (EX.PA) تقسیم کر رہا تھا۔ یہ پوسٹر جو ایک اسٹیکر تھا، اس پر کلمہ طیبہ اس طرح شائع ہوا تھا:

''لا الٰہ ریاض احمد گوہر شاہی''

اور اگر لفظ ریاض احمد گوہر شاہی اس میں سے حذف کر دیا جائے تو لفظ اللہ مکمل نہیں رہتا جو کہ کفر ہے اور کلمہ طیبہ کی مخالفت بھی۔ اس اسٹیکر (P-1 EX.PA) میں گوہر شاہی کی تصویر چاند میں دکھائی گئی تھی۔ ریاض احمد گوہر شاہی نے اس تصویر میں اپنے آپ کو سورج میں ظاہر کیا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ ریاض احمد گوہر شاہی ''حجر اسود'' میں دکھایا گیا ہے۔ مزید اس نے اپنے آپ کو فضا (خلاء) میں ظاہر کیا۔ متذکرہ اسٹیکر میں چاند پر ریاض احمد گوہر شاہی کا کلمہ:

''لا الٰہ ریاض احمد گوہر شاہی'' ظاہر کیا گیا ہے۔

ایک شعر جو اس اسٹیکر کے اوپر سامنے تحریر ہے، اس نے صاف ظاہر کر دیا ہے کہ گوہر شاہی پوشیدہ مقام میں سے اب ظاہر ہوا ہے۔ گواہ نے مزید بیان کیا کہ اس (گواہ) نے احتجاج کیا اور ملزم اسحٰق کو متذکرہ بالا اسٹیکر تقسیم کرنے سے روکا لیکن ملزم

نے اصرار کیا کہ ریاض احمد گوہر شاہی اس (ملزم) کا نبی ہے اور وہ (ملزم) اس کے لیے اپنی جان تک دینے کے لیے تیار ہے اور کوئی شخص اس (ملزم) کو اس اسٹیکر پر چھپا ہوا پیغام تقسیم کرنے سے نہیں روک سکتا۔ گواہ نے بتایا کہ دوسرے لوگ جن میں ڈاکٹر ملازم حسین اور محسن مشتاق شامل ہیں، نے بھی ملزم کو لٹریچر، اسٹیکر تقسیم اور چسپاں کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر ایک درخواست (EX-PB) تحریر کی گئی جس پر میں نے دستخط کیے۔ اہالیان رنگ پور کے مطالبے پر ایس ایچ او تھانہ رنگ پور کو پیش کی گئی۔

پھر 6 دسمبر 1998ء کو ایس ایچ او نے مجھے اور خواجہ مشتاق، چودھری الطاف، ملک فرید، حاجی محمد یار اور عاشق وغیرہ کو بلایا اور ملزم ہمیں رنگ پور چوک میں واقع اپنے دفتر لے گیا۔ ملزم ہتھکڑی لگے ہوئے پولیس کی حراست میں تھا۔ اس (ملزم) نے اپنے دفتر کا دروازہ کھولا، لائٹ جلائی اور وہاں سے مندرجہ ذیل کتابیں اور لٹریچر برآمد کرایا۔

کتاب	تعداد
روشناس	5
مینارۂ نور	15
روحانی سفر	9
تریاق قلب	10
یادگار لمحات	2
نور ہدایت	1
تصویر حضرت عیسیٰ	1

اسٹیکر (پی 14) تعداد 8، ویڈیو کیسٹ (پی 15) تعداد 8 ہینڈ بل (پی 17) تعداد 50، فوٹو ریاض احمد گوہر شاہی (پی 18) تعداد í 40 تین بینرز اور آٹھ مختلف تصاویر اور سٹکرز برآمد ہوئے۔

مندرجہ بالا تمام چیزیں پولیس نے بذریعہ فرد مقبوضگی (EX P-C) اس

(مدعی) اور دیگر گواہان کی موجودگی میں قبضہ میں لے لیں اور انہوں نے فرد پر دستخط کیے۔ اگلا گواہ ملازم حسین جو بطور گواہ استغاثہ نمبر 2 کی حیثیت سے پیش ہوا۔ اس نے اپنے شہادتی بیان میں کہا کہ وقوعہ کے روز ملزم، محمد شفیع کے ٹیوب ویل کے نزدیک اسٹیکر تقسیم کر رہا تھا جو سخت قابل اعتراض تھے۔ ان پر کلمہ اس طرح چھپا ہوا تھا ''لا الٰہ ریاض احمد گوہر شاہی'' وہ (گواہ) ان کو پڑھ کر آپے سے باہر ہو گیا اور اس لٹریچر سے بحیثیت مسلمان ہونے کے اس (گواہ) کے جذبات شدید مجروح ہوئے۔ گواہ استغاثہ نمبر 3 محسن مشتاق ہے۔ اس گواہ نے بھی استغاثہ کے مؤقف کی مکمل تائید کی۔ گواہ نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ ملزم اسحٰق اسٹیکر تقسیم کر رہا تھا۔ جس پر ''لا الٰہ ریاض احمد گوہر شاہی'' چھپا ہوا تھا اور الفاظ محمد رسول اللہ تحریر نہیں تھے۔ ''محمد رسول اللہ'' کے بجائے ''ریاض احمد گوہر شاہی'' لکھا ہوا تھا۔ گواہ استغاثہ نمبر 4 خواجہ مشتاق احمد نے کہا کہ وہ چوک رنگ پور کے نزدیک اسحٰق کے دفتر کے قریب موجود تھا کہ پولیس ملزم کو لے آئی۔ وہ (ملزم) اس وقت ہتھکڑی میں تھا۔ اس (ملزم) نے دروازہ کھولا، لائٹ جلائی، لکڑی کی الماری کھولی، اس میں کتب ''روحانی سفر'' (P.9)، ''روشناس'' (P.7)، ''تحفۃ المجالس''، ''تریاق قلب'' (P.18) اور اسی طرح دوسری کتابیں پولیس کے حوالے کیں۔ ملزم نے بہت سارے اسٹیکر جن پر ''لا الٰہ ریاض احمد گوہر شاہی'' چھپا ہوا تھا اور 8، 9 وڈیو کیسٹیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصاویر اور پمفلٹ بھی پولیس کو پیش کیے۔ ایس ایچ او نے کمرے میں تمام چیزوں کی فہرست بنائی اور ریکوری میمو کے تحت ان تمام اشیاء کو اپنے قبضے میں لے لیا۔ اس نے اس میمو پر دیگر گواہوں کے علاوہ گواہ کے طور پر خود اپنے دستخط بھی کیے۔

عبدالرحیم حوالدار محرر نمبر 280 گواہ استغاثہ نمبر 5 کی حیثیت سے پیش ہوا جس نے اس کیس کی FIR جو ڈی ایس پی قانونی کو بھیجی گئی، درج کی۔ فتح محمد خان سب انسپکٹر گواہ استغاثہ نمبر 6 کی حیثیت سے پیش ہوا جس نے مقدمہ کی تفتیش کی۔ اس نے بیان کیا کہ مورخہ 2 دسمبر 1998ء کو وہ بطور ایس ایچ او تھانہ رنگ پور تعینات تھا۔

متذکرہ تاریخ کو حافظ محمد اقبال گواہ استغاثہ نمبر 1 نے درخواست (شکایت) (EX.PB) اور اسٹیکر(EX.PA) مجھے پیش کیے۔ اس کے بعد میں نے روزنامچہ واقعاتی میں رپٹ درج کی۔ ڈی ایس پی لیگل کی قانونی رائے حاصل کرنے کے لیے رپورٹ مرتب کی۔ مورخہ 4 دسمبر 1998ء کو ڈی ایس پی لیگل کی رائے موصول ہوئی۔ اللہ دتہ سب انسپکٹر ایڈیشنل ایس ایچ او تھانہ رنگ پور نے تین گواہانِ استغاثہ کے بیانات تحریر کیے۔ جن کے نام حافظ محمد اقبال گواہ نمبر 1 (مدعی) ملازم حسین اور محسن مشتاق ہیں۔ اس نے یہ بھی کہا کہ وہ (گواہ) متذکرہ بالا سب انسپکٹر کی تحریر کو بھی شناخت کرتا ہے جو اس نے تحریر کی اور دستخط کیے۔ اس نے یہ بھی بیان کیا کہ وہ گواہان استغاثہ کے بیانات پر ان کے دستخطوں اور اس سے متعلقہ ضمنیات وغیرہ کو بھی پہچانتا ہے۔

گواہ نے مزید کہا کہ مورخہ 6 دسمبر 1998ء کو اس نے تفتیش کا آغاز کیا، جائے وقوعہ پر خود جا کر ملاحظہ موقع کیا، نقشہ موقع(EX.PD) تیار کیا۔ اس نے نقشہ جائے برآمدگی بھی تیار کیا۔ گواہان کے بیانات قلمبند کیے۔ تفتیش مکمل ہونے کے بعد ملزمان کو حوالات جوڈیشل بھیجا گیا۔

فاضل وکیل صفائی نے تمام گواہان استغاثہ پر طویل جرح کی اور مؤقف اختیار کیا کہ ملزم سے کوئی قابل اعتراض مواد برآمد نہیں ہوا اور لٹریچر جس کی برآمدگی ملزم سے دکھلائی گئی ہے، جعلی ہے اور ملزم کو محض گواہان سے مذہبی اختلافات کی بنیاد پر ملوث کیا گیا ہے۔ ملزم اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ جبکہ مدعی اور گواہان استغاثہ دیو بندی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ ملزم کا بیان مجموعہ ضابطہ فوجداری 342 کے تحت قلمبند ہوا جس میں اس نے تمام الزامات سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ اسے اس مقدمہ میں غلط طور پر ملوث کیا گیا ہے۔ نیز اس نے اپنے آپ کو بے گناہ ظاہر کیا۔ ملزم نے اپنی صفائی میں دو گواہ پیش کیے۔ جن میں سے گواہِ صفائی نمبر 1 محمد عظیم نے بیان کیا کہ مورخہ 4 دسمبر 1998ء کو ملزم اسحٰق اپنے کھیت کو پانی لگا تا رہا۔ اس کا بھائی احسان احمد (گواہ) اس کے پاس آیا اور کہا کہ وہ پولیس کو مطلوب ہے۔ وہ (ملزم) پولیس کے پاس گیا تو

پولیس نے اسے حراست میں لے لیا۔ گواہ نے کہا کہ وہ اس (ملزم) کے پیچھے تھانہ گیا اور ایس ایچ او فتح محمد نامی سے التجا کی کہ ملزم بے گناہ ہے، اس کو چھوڑ دیں۔ ایس ایچ او نے اسے ہدایت کی کہ مدعی مقدمہ کو قائل کر لے۔ اس (گواہ) نے ایس ایچ او سے کہا کہ معاملہ کو قرآن پر طے کریں۔ ایس ایچ او نے اس (گواہ) سے کہا کہ بیس ہزار روپے رشوت دے تب وہ ملزم کو رہا کرے گا۔ اس نے مزید کہا کہ ملزم اس کا چچا زاد بھائی اور بہنوئی ہے اور وہ بے گناہ ہے۔ گواہ نے مزید بیان کیا کہ ملزم ریاض احمد گوہر شاہی کا پیروکار ہے۔ گواہِ صفائی نمبر 2 محمد امین نے بیان کیا کہ تین چار ماہ قبل تقریباً چار، پانچ بجے شام وہ ہوٹل پر موجود تھا۔ اس کا (چائے کا) ہوٹل شفیع والا ٹیوب ویل کے ساتھ ہے جو رنگ پور سے تین چار کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اس نے مزید کہا کہ اس نے ایسا کوئی وقوعہ نہیں دیکھا جیسا کہ وہاں بجلی نہیں ہے، اس لیے گواہ نے دوپہر ہی کو اپنا چائے خانہ بند کر دیا تھا۔

ملزم نے گواہی کے کٹہرے میں کھڑے ہو کر ضابطہ فوجداری کی دفعہ 340(2) کے تحت اپنی صفائی میں بیان دینا پسند نہیں کیا۔ وکیل صفائی نے ملزم کی جانب سے بحث کرتے ہوئے کہا کہ تفتیشی آفیسر کی جانب سے تیار شدہ نقشہ غلط ہے۔ کیونکہ اس نقشہ میں ٹیوب ویل شفیع والا ظاہر نہیں کیا گیا۔ ملزم کو مدعی اور گواہان نے محض فرقہ وارانہ اختلافات کی بنیاد پر ملوث کیا ہے۔ کیونکہ ملزم اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ جبکہ مدعی اور گواہان دیو بندی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ ملزم نے کوئی اسٹیکر تقسیم نہیں کیا اور نہ ہی اس نے گوہر شاہی کے نظریات کا پرچار کیا۔ وقوعہ کی جگہ سے کوئی آزاد گواہ، استغاثہ نے پیش نہیں کیا۔ تفتیشی آفیسر نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 103 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جائے برآمدگی کا کوئی گواہ نہیں رکھا، جہاں سے لٹریچر اور دوسری چیزیں ملزم کے قبضہ سے اس کے دفتر سے قبضہ میں لیں۔ وکیل صفائی نے کہا کہ استغاثہ اپنا کیس ثابت کرنے میں ناکام ہو گیا ہے اور ملزم بے گناہ ہے۔ آخر میں گواہِ صفائی نے بحث کرتے ہوئے کہا کہ صفائی کے گواہان نمبر 1 اور نمبر 2 نے ملزم کے مؤقف کی تائید کی

ہے۔ فاضل وکیل نے صفائی میں کچھ دستاویزات بھی پیش کیں۔ ان میں سے ایک روزنامہ ''امت کراچی'' میں ایک خبر کی فوٹو کاپی دوسرا مورخہ 1/3/1997 انچارج شعبہ نشر و اشاعت انجمن سرفروشان اسلام ضلع مظفر گڑھ کی طرف سے جاری شدہ ایک خط منی آرڈر وصولی کی رسیدیں بتاریخ 26/8/1998 اور 4/9/1998 جن پر یہ نمبر DB, DB1, DB/3 DB/4 لگائے گئے۔ اس پر پراسیکیوٹر کے اعتراض داخل کیے گئے، اس طرح شہادت صفائی کا اختتام ہوا۔

اس کے برعکس فاضل اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی جن کی معاونت ملک محمد حسین ایڈووکیٹ کونسل مدعی نے کی، نے بحث کرتے ہوئے کہا کہ اسٹیکر (EX-PA) سے صاف ظاہر ہے کہ گوہر شاہی کی نیت دعویٰ نبوت کی ہے۔ اس نے اس اسٹیکر پر لا الہ کے آگے اپنا نام ریاض احمد گوہر شاہی چھپوایا۔ بجائے اس کے کہ اس اسٹکر پر ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' شائع ہوتا، اس اسٹکر پر ''لا الہ ریاض احمد گوہی شاہی'' پرنٹ ہوا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ریاض احمد گوہر شاہی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا نبی ظاہر کر رہا ہے۔۔ متذکرہ اسٹیکر صاف طور پر ظاہر کر رہا ہے کہ ریاض احمد گوہر شاہی اپنے آپ کو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ غلام احمد قادیانی نے کلمہ طیبہ میں اپنا نام شامل کرنے کی جرأت نہیں کی جس کو پوری دنیائے اسلام نے کافر قرار دیا ہے۔ لیکن ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے آپ کو متذکرہ اسٹیکر میں اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے مزید دلائل دیتے ہوئے کہا کہ ریاض احمد گوہر شاہی نے اس اسٹیکر کے ذریعہ اپنے آپ کو چاند، سورج اور اس قسم کی چیزوں میں ظاہر کیا۔ مزید کہا کہ یہ تعجب کی بات ہے کہ وہ چاند اور سورج میں کس طرح پہنچ گیا ہے اور پھر حجر اسود میں۔ جبکہ اللہ کے آخری پیغمبر اور رسول ﷺ بھی معراج النبی کے موقع پر براق پر تشریف لے گئے۔ اس طرح ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے آپ کو دیگر انبیاء سے بھی برتر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے (نعوذ باللہ)۔ انہوں نے تمام کتب اور لٹریچر جو ملزم اسحٰق کے دفتر سے برآمد ہوا، کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ریاض احمد گوہر شاہی کا لٹریچر قابل اعتراض، توہین آمیز اور غلط مواد

اور اسلام کی صریح نص کے بھی خلاف ہے۔ شہادت صفائی جو ملزم کے دفاع میں پیش کی گئی، وہ کوئی مدد نہیں کرتی۔ ایک گواہِ صفائی ملزم کا چچا زاد اور بہنوئی ہے جبکہ گواہِ صفائی نمبر 2 کا جہاں تک تعلق ہے، اس نے کوئی چیز ملزم کے دفاع میں پیش نہیں کی۔ عدالت نے فریقین کے دلائل تفصیل سے سنے اور ریکارڈ کو بھی بغور ملاحظہ کیا۔ بالخصوص لٹریچر، ویڈیو کیسٹ، سمعی کیسٹ، اسٹیکر وغیرہ جو اس کے دفتر سے جو اس نے گوہر شاہی کے غیر اسلامی، توہین آمیز، غلط نظریات اور افکار کو پھیلانے کے لیے کھولا ہوا ہے، ملزم کے قبضہ سے برآمد ہوئے۔ وہ اہم ترین گواہان مقدمہ جو اس کیس کی گہرائی تک گئے ہیں، وہ گواہ استغاثہ نمبر 1 حافظ محمد اقبال (مدعی)، گواہ استغاثہ نمبر 2 ملازم حسین اور گواہ استغاثہ نمبر 3 محسن مشتاق جو کہ چشم دید گواہان ہیں۔ علاوہ ازیں گواہ استغاثہ نمبر 4 خواجہ مشتاق احمد جو اس قابل اعتراض اور خلاف اسلام لٹریچر، ویڈیو کیسٹ، آڈیو کیسٹ اور اسٹیکرز وغیرہ کی برآمدگی کا گواہ ہے۔ تمام مندرجہ بالا گواہان نے استغاثہ کے مؤقف کو ہر قانونی پہلو سے تقویت دی ہے۔ ان کی شہادت ایک دوسرے کی بھی تائید کرتی ہے اور یہ بات کسی بھی شک وشبہ سے بالاتر ثابت ہے کہ ملزم نے جرائم قانون دہشت گردی کی دفعہ 8 اور تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295 اے کا ارتکاب کیا ہے۔ علاوہ ازیں ملزم کی جانب سے پیش کردہ صفائی، ملزم کے مؤقف کی کوئی امداد نہ کرسکی۔ گواہِ صفائی نمبر 1 ملزم کا چچا زاد بھائی اور بہنوئی ہے اور ایک ہی گھر میں ملزم کے ساتھ رہائش رکھتا ہے۔ وہ استغاثہ کی جانب سے پیش کردہ مؤقف اور ثبوت کی تردید میں کچھ نہیں کہہ سکا۔ اس کے علاوہ صفائی کے گواہ نمبر 2 نے ایک لفظ بھی ملزم کے حق میں نہیں کہا۔ ملزم نے قانون انسداد دہشت گردی کی دفعہ 8 کا ارتکاب جرم کیا جو خلاف اسلام، غلط اور توہین آمیز ہے اور اس قسم کا مواد شہادت استغاثہ میں پوری تفصیل کے ساتھ موجود ہے کہ ملزم اس قسم کے عقائد کو پھیلانے کے لیے دفتر چلا رہا تھا۔ مزید برآں ملزم نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 342 کے تحت اپنے بیان میں کہا کہ وہ (ملزم) ریاض احمد گوہر شاہی کا پیروکار ہے۔ اسٹیکر (EX.PA) غیر اسلامی، جذبات کو مجروح کرنے والا اور اسلام کی نظر میں

قابل اعتراض ہے۔ پس محمد اسحٰق کو ارتکاب جرم دفعہ 8 قانون انسداد دہشت گردی میں سات سال قید با مشقت اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزادی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں چھ ماہ قید محض بھگتنی ہوگی۔ ملزم کو تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295 اے کا مرتکب قرار دیتے ہوئے دس سال قید با مشقت اور پچاس ہزار روپے جرانہ کی سزا سنائی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں چھ ماہ قید محض بھگتنی ہوگی۔ ملزم کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ میعاد اپیل 7 یوم ہے۔ مال مقدمہ اپیل ونگرانی کی معیاد گزرنے کے بعد ضبط سمجھی جائے گی۔ ہر دو سزائیں ایک ساتھ شروع ہوں گی۔ دفعہ 382 ب ضابطہ فوجداری کی رعایت ملزم کو دی جاتی ہے۔ فیصلہ کی نقل ملزم اور مقدمہ کے پراسیکیوٹر کو بلا قیمت فراہم کی گئی ہے۔

دستخط:

بی اے فخری

جج خصوصی عدالت انسداد دہشت گردی

ڈیرہ غازی خان ڈویژن

تاریخ فیصلہ

17 مارچ 1999ء

جناب عبدالغفور میمن

جج خصوصی عدالت

انسداد دہشت گردی میرپور خاص

سرکار بنام ریاض احمد گوہر شاہی، مارچ 2000ء

دل کی بات

(مقدمہ کا پس منظر، احوال، نتیجہ)

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ اما بعد

دین اسلام، اس وقت سازشوں کی زد میں ہے۔ گرہ در گرہ اور پیچ در پیچ سازشیں۔ دین فطرت کے خلاف سازشوں کا سلسلہ صدیوں پر پھیلا ہوا ہے۔ اس کے کئی روپ اور بہروپ ہیں۔ بالخصوص گزشتہ اڑھائی سو سال کے دوران تاج برطانیہ نے اپنی بساط سیاست پر ہمہ رنگ کئی مہرے سجائے۔ ان میں فتنۂ انکار ختم نبوت اور فتویٰ تنسیخ جہاد قابل ذکر ہیں۔ ایران میں بہائی اور ہندوستان میں قادیانی تحریک ان سازشوں کا ایک باب ہے۔ انگریزی اقتدار کے زیر سایہ ہر اسلامی ملک میں کسی نہ کسی سیاسی ضرورت کے تحت کوئی نہ کوئی جال پھیلایا اور بچھایا گیا۔ ان میں کئی خوش رنگ اور بظاہر نیک نام تحریکیں بھی شامل ہیں۔ یہ فہرست خاصی طویل ہے اور نا قابل بیان بھی۔ تصوف دشمنی اور تصوف دوستی کے پردے میں روا رکھی جانے والی سازشوں کی ایک علیحدہ کہانی ہے۔ جہالت پیشہ متصوفین، وقتاً فوقتاً دعویٰ مہدویت کی طرف بھی راجع ہوتے رہے ہیں۔ اس لیے کہ وہ سادہ لوح اور کم علم عقیدت مندوں کی وفاؤں کا مرکز و محور ٹھہرنا نیز دین کی چادر میں دنیا چھپانا چاہتے ہیں۔

باطل قوتوں نے اسلام اور اہل اسلام کے خلاف باقاعدہ منصوبہ بندی کر رکھی ہے۔ تاریخی، جغرافیائی، نسلی، سیاسی، معاشی، تہذیبی اور معاشرتی طور پر تباہ کرنے کے علاوہ فکری و نظری لحاظ سے بھی بانجھ رکھنے کی منصوبہ بندی۔ آخرالذکر منصوبے کی تازہ کڑی ریاض گوہر شاہی تھا۔ پرانے انداز میں بالکل نیا فتنہ! صوفیانہ لبادے میں جہالت کا برملا

فروغ۔ ابتداء میں مسیلمۂ پنجاب، مرزا غلام قادیانی کا انداز بھی ہو بہو یہی تھا۔ گویا کہ گوہر شاہی اپنے پیش منظر کی نسبت سے شعوری و لاشعوری طور پر اس کا ہی جانشین ہے۔

زیر نظر مقدمہ میں ریاض گوہر شاہی کا گستاخانہ انٹرویو محض ایک نمونہ ہے، وگرنہ اس کا لٹریچر گمراہی و بد عقیدگی کا ایک قابل نفرت مجموعہ ہے۔ گوہر شاہی نے ''انجمن سرفروشان اسلام'' کے نام سے ایک تنظیم بھی بنا رکھی تھی جو اب بھی ہے۔ اس کے زیر سرپرستی حیدر آباد، سندھ سے پندرہ روزہ ''صدائے سرفروش'' بھی شائع ہوتا ہے۔ اس پرچہ کا متن اور سرخیاں کسی گہری سازش کا پتہ دیتی ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ اب تو اس تنظیم کے مکروہ خیالات، باطل نظریات اور احمقانہ بیانات کو انٹرنیٹ اور الیکٹرانک میڈیا، اسے بڑے منظّم اور خطرناک طریقے سے آہستہ آہستہ آگے بڑھانے پر ادھار کھائے بیٹھا ہے۔

''صدائے سرفروش'' میں ریاض گوہر شاہی کے بارے میں ''سیدی و مرشدی امام زمانہ، مسیحائے عالم اور مردہ دلوں کے مسیحا'' کے الفاظ تو جا بجا لکھے ہوتے ہیں۔ ایک اشتہار کی عبارت میں ہے کہ ہم ان کو مبارک باد پیش کرتے ہیں کہ جن کی شبیہ مبارک چاند، سورج کے بعد اب حجر اسود کی زینت بن چکی ہے۔ مونوگرام کے ساتھ دوسری جگہ اسی انداز میں لکھا گیا ہے کہ عالم انسانیت کو امام مہدی علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی آمد مبارک ہو۔ ایک اور جگہ ''امت مسلمہ کا آخری قائد'' تک کہہ دیا گیا ہے۔ گوہر شاہی حلقے کی طرف سے باقاعدہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اس کی شباہت چاند پر دکھائی دے رہی ہے اور یہ کہ ان کا عکس خانہ کعبہ کے کونے میں حجر اسود پر واضح دکھائی دیتا ہے۔ قبل ازیں گوہر شاہی نے خود یہ انکشاف کیا تھا کہ اس کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے باضابطہ ملاقات ہو چکی ہے۔ اس بارے میں اس کا مندرجہ ذیل بیان مشتہر ہوا: ''اس سال امریکہ کے دورے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہم سے ظاہر میں ملاقات فرمائی ہے۔ اس ملاقات میں راز و نیاز کی باتیں ہوئیں، انہیں ابھی بتانے کا حکم نہیں ہے۔ یہ ملاقات 29 مئی 1997ء کو میکسیکو کے شہر طاؤس کے ایک مقامی ہوٹل میں رات کے وقت ہوئی''۔

مرحلہ اول میں یہ گستاخ مرزا قادیانی کی طرح کھل کر کوئی بات نہیں کہتا تھا۔ جب بھی پوچھا گیا تو گول مول انداز میں انکار ہی کیا، مگر بعد میں معاملہ مکمل طور پر صاف ہوگیا کہ اس نے واضح الفاظ میں امام مہدی ہونے کا دعویٰ داغ دیا۔ اس کے عقیدت مندوں کی جماعت نے جو لندن میں ''ریاض گوہر شاہی انٹرنیشنل تنظیم'' کے نام سے کام کر رہی ہے، اس کی زندگی میں یہ اعلان کیا تھا کہ ریاض گوہر شاہی کی ہدایت پر ان کے پیروکار اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں کہ انہوں نے گوہر شاہی کی پشت پر مہدیت کی مہر کا خود مشاہدہ کیا ہے اور وہ امام مہدی ہیں۔ بناء بریں ان کی تنظیم نے ایک قدم اور آگے بڑھاتے ہوئے یہ مضحکہ خیز دعویٰ بھی کیا کہ حجر اسود پر ریاض گوہر شاہی کی شبیہہ نظر آتی تھی، جس پر سعودی حکومت نے رنگ پھیر دیا ہے۔ اس لیے گزشتہ سال جس نے بھی حج کیا، وہ حجر اسود کو بلا واسطہ بوسہ نہیں دے سکا اور اس وجہ سے گزشتہ سال کسی کا بھی حج قبول نہیں ہوا۔

گوہر شاہی کے بارے میں یہ بات کئی لحاظ سے لائق توجہ ہے کہ حکومت برطانیہ نے لندن میں اس کے دورہ کے موقع پر اسے باقاعدہ سیکیورٹی مہیا کی اور اسے دنیا کی ایک اہم اور تاریخ ساز شخصیت تسلیم کیا۔ نیز میڈیا میں خوب خوب کوریج دی گئی۔ خفیہ گوشے بے نقاب ہوتے اور اسلام کے خلاف یہود و نصاریٰ کی ایک اور بین الاقوامی سازش کا پتہ دیتے ہیں۔

گوہر شاہی ایک مدت سے اپنے ''کھیل'' کے لیے ماحول سازگار بنانے کے چکر میں لگا ہوا تھا۔ ابتداء دعویٰ کیا گیا ''اب مہدی علیہ السلام آئیں گے اور پھر عیسیٰ علیہ السلام ان سے بیعت ہوں گے اور ان کو اللہ کا ذکر مل جائے گا''۔ اس کے ساتھ ہی ایک عجیب و غریب دعویٰ مشتہر کیا گیا۔ ''چونکہ چاند پر سحر (جادو) نہیں چل سکتا، اس لیے امام مہدی کی شبیہہ چاند اور سورج پر دیکھی جائے گی۔ اس سے اگلے سال مزید کہا گیا کہ لوگ اگر ہمیں امام مہدی کہتے ہیں تو یہ ان کا اپنا عقیدہ ہے۔ اصل میں جس کو جتنا فیض ملتا ہے، وہ ہمیں اتنا ہی سمجھتا ہے۔ کچھ لوگ تو ہمیں اور بھی بہت کچھ کہتے ہیں۔ ہم انہیں اس لیے

کچھ نہیں کہتے کہ ان کا عقیدہ جتنا ہماری طرف زیادہ ہوگا، ان کے لیے بہتر ہوگا۔اس کے کچھ عرصہ بعد ان کے جوہر مزید کھلے اور یہ مضمون نئے ڈھنگ میں باندھا گیا ''حضرت امام مہدی علیہ السلام تشریف لا چکے ہیں اور پاکستان کی ایک دینی تنظیم کے سربراہ ہیں''۔

ریاض احمد گوہر شاہی انٹرنیشنل کی ایک ویب سائٹ 'مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل' کے نام سے موسوم ہے۔اس پر گوہر شاہی کے باطل افکار و مذموم نظریات کا بڑی شدت کے ساتھ پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ وہ اسے '' مہدی'' قرار دیتے ہیں۔ مذکورہ ویب سائٹ پر گوہر شاہی کے لیے خدمات سرانجام دینے والے بھرپور انداز میں یہ تاثر دیتے ہیں کہ یہ شخص اپنے پاس آنے والے ہر شخص کے دل کا حال جانتا ہے۔ بے سکونی کی کیفیت سے دوچار اور زندگی سے بیزار نسل نو کے لیے فکری سطح پر یہ ایک انتہائی خطرناک ہتھیار ہے جو مکمل طور سے دشمنان اسلام کے ہاتھ میں ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ گوہر شاہی کی انجمن کا مزاج فتنہ قادیانیت کی مناسبت سے متشکل ہوتا ہے۔قادیان کے خانہ ساز نبی کے بھی ابتداء میں یہی اطوار ہوا کرتے تھے۔ فتنہ گوہر شاہیہ قادیانیوں کی ہی ایک جدید شاخ ہے۔ ریاض گوہر شاہی ایک جگہ بقلم خود تحریر کر چکا ہے کہ ایک وقت میں اس پر مرزائیت کا اثر اور غلبہ ہوگیا تھا۔گوہر شاہی کی تحریر و تقریر کا لفظ لفظ مبنی بر جہالت، سطر سطر اذیت ناک اور ایک ایک صفحہ زہر میں بجھا ہوا ہے۔ گویا کہ یہ توہین رسول ﷺ اور توہین قرآن کا ایک ناپاک دفتر ہے۔

زیر نظر فیصلہ جھوٹے مدعی مہدویت ریاض گوہر شاہی کے خلاف ہے جو جناب عبدالغفور میمن جج خصوصی عدالت انسداد دہشت گردی میر پور خاص نے مارچ 2000ء میں سنایا۔مئی 1999ء میں سندھ کے مختلف اخبارات میں ملعون ریاض گوہر شاہی کا ایک متنازعہ انٹرویو شائع ہوا جس میں اس نے دین اسلام، اللہ تعالیٰ، حضور نبی کریم ﷺ اور قرآن کے متعلق نہایت گستاخانہ اور اہانت آمیز باتیں کیں جس سے مسلمانوں کے جذبات شدید مجروح ہوئے۔ چنانچہ ٹنڈو آدم کے معروف عالم دین مجاہد ختم نبوت علامہ احمد میاں حمادی نے ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف توہین رسالت ﷺ اور توہین قرآن

کا ارتکاب کرنے پر مقامی تھانہ میں مقدمہ درج کروا دیا۔ 10 ماہ تک اس مقدمہ کی سماعت ہوتی رہی۔ استغاثہ کی طرف سے گواہان نے مصدقہ شواہد اور نا قابل تردید ثبوت پیش کیے گئے۔ وکلائے صفائی کی طرف سے ان پر جرح کی گئی۔ معزز جج صاحب نے تمام گواہیوں اور مقدمہ کے ریکارڈ کا مفصل جائزہ لینے کے بعد ملزم ریاض گوہر شاہی کو مختلف جرائم میں ارتکاب پر 92 سال سزائے قید سنائی۔ عدالت کا کہنا تھا کہ ملزم ریاض گوہر شاہی توہین رسالت ﷺ کا مرتکب ہوا ہے چونکہ وہ مفرور ہے، اس لیے ملزم کی غیر موجودگی میں اسے سزائے موت سنائی نہیں جا سکتی۔ محترم جج صاحب کا یہ فیصلہ ''فتنہ گوہر شاہیت'' کی سرکوبی میں ایک اہم سنگ میں ثابت ہوگا۔ اس پر محترم جج صاحب نہایت مبارکباد کے مستحق ہیں۔

اس مقدمہ کے حصول کے لیے قصور کے مجاہد ختم نبوت جناب اللہ دتہ مجاہد کی کاوشیں قابل صد ستائش ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

خاکپائے مجاہدین تحفظ ناموس رسالت ﷺ

محمد متین خالد

لاہور

بعدالت جناب عبدالغفور میمن جج خصوصی عدالت انسداد دہشت گردی ایکٹ 1997ء حکومت پاکستان میر پور خاص

ابتدائی معلومات

مقدمہ نمبر	:	108/99
ایف آئی آر نمبر	:	108/99 بتاریخ 20 مئی 1999ء
پولیس سٹیشن	:	میر پور خاص
بجرم	:	زیر دفعہ تعزیرات پاکستان 295-A، 295-B، 295-C

سرکار

بنام

ریاض احمد گوہر شاہی ولد فضل احمد، ذات مغل، سکنہ خدا کی بستی کوٹری (مفرور) (ملزم)

وکیل منجانب سرکار: انور جمال ایڈووکیٹ

وکیل منجانب ملزم: نظام الدین پیرزادہ ایڈووکیٹ

تاریخ فیصلہ: 11 مارچ 2000ء

فیصلہ

جناب عبدالغفور میمن جج خصوصی عدالت انسداد دہشت گردی میر پور خاص

مندرجہ بالا ملزم (ریاض احمد گوہر شاہی) نے اپنے خلاف جرائم زیر دفعہ 295۔ اے، بی، سی تعزیرات پاکستان، زیر دفعہ 8 انسداد دہشت گردی ایکٹ 1997ء اور زیر دفعہ 6۔ ب انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت ایف آئی آر نمبر 108/99 کی بناء پر کارروائی کا سامنا کیا۔

اس مقدمہ کے واقعات یہ ہیں کہ مدعی علامہ احمد میاں حمادی نے 20 مئی 1999ء بوقت دوپہر ساڑھے بارہ بجے پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم میں ایف آئی آر درج کروائی جس کے مطابق وہ ایف آئی آر میں دیئے گئے پتے پر سکونت رکھتے ہیں اور مسجد ختم نبوت کے خطیب اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے صوبائی کنوینز ہیں۔ ایف آئی آر کے مطابق مورخہ 8 دسمبر 1998ء کو بوقت نو بج کر دس منٹ پر صبح، مدعی اپنے دفتر میں موجود تھا، اس نے کسی کو روزنامہ ''امت'' کراچی اور روزنامہ ''کاوش'' حیدر آباد خریدنے کے لیے بھیجا، جس میں اس نے ریاض احمد گوہر شاہی کا انٹرویو پڑھا جس میں ریاض احمد گوہر شاہی نے کہا کہ:

1- ''جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پڑھاتے ہیں، وہ وہی لوگوں کو بتاتے ہیں''۔

2- ''ان کی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی ملاقاتیں ہوئی ہیں''۔

3- ''انہوں نے اسٹیکر، جس پر محمد رسول اللہ کی جگہ لا الہ الا اللہ کے بعد ریاض احمد گوہر شاہی لکھا ہے، کی تصدیق کی اور کہا کہ اس چھپائی یا اشاعت میں کوئی مضائقہ نہیں۔''

4- ''قرآن مجید کی سورۃ نمبر 10، 11، 12، 14 اور 15 کے (شروع کے لفظ الر) بارے میں اپنے مریدوں کے حوالے سے کہا کہ (الف) کا مطلب ''اللہ'' (لام) کا مطلب ''لا الہ الا اللہ'' اور (ر) ''ریاض احمد'' کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

5- ''اس کے مرید اس کو امام مہدی کہتے ہیں اور یہ کہ اس کی شبیہ چاند اور بیت اللہ میں حجر اسود پر نمودار ہوئی ہے، اور ریاض احمد نے اس کی کوئی تردید نہیں کی''۔

6- ''پرتعیش کاروں میں نوجوان لڑکیوں کے ساتھ سفر اور اپنی پرتعیش زندگی کو اس نے رسول پاک کے دوران جہاد استعمال ہونے والے قیمتی گھوڑوں کے مشابہ قرار دیا ہے اور اس کو درست کہا ہے''۔

7- ''اسلام کے پانچ ارکان میں سے خاص طور پر دو ارکان نماز اور روزہ'' کو ظاہری عبادت قرار دیا ہے اور غیر اسلامی چیزوں کو اہمیت دی ہے اور بنیادی اسلامی ارکان کے خلاف نفرت کا اظہار کیا ہے۔

ایف آئی آر کے مطابق ملزم نے توہین رسالت ﷺ اور توہین قرآن پاک کی ہے اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ مدعی کے مطابق اس نے صوبائی ایڈمنسٹریشن کو قانونی اقدام کے لیے درخواست دی اور ان الزامات کے ثبوت میں ویڈیو اور آڈیو کیسٹ پیش کرنے کی ذمہ داری اٹھائی۔ ایف آئی آر نمبر 108/99 پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ زیر دفعہ 295اے، بی، سی تعزیرات پاکستان اور زیر دفعہ 8 انسداد دہشت گردی ایکٹ کے طور پر درج کی گئی۔ تفتیش کے دوران ملزم کو گرفتار نہ کیا جا سکا، لہٰذا اس کو چالان میں جو کہ اس عدالت میں پیش کیا گیا، مفرور دکھایا گیا۔

چونکہ ملزم کو چالان میں مفرور رکھا گیا ہے، اس لیے مختلف تاریخوں میں اس کے خلاف ناقابل ضمانت وارنٹ جاری کیے گئے، مگر ان میں سے کسی کی بھی تعمیل نہ ہو سکی اور بالآخر عدالتی سمن رساں ایس ایچ او پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ ملزم اپنی گرفتاری کے خطرے کی وجہ سے ملک سے فرار ہو گیا اور امریکہ چلا گیا اور یہ کہ اس کی گرفتاری کے امکانات نہیں۔ اس عدالتی سمن رساں کا حلفیہ بیان قلمبند

کرنے کا حکم دیا گیا جو کہ قلمبند کیا گیا۔ بعد ازاں حلفیہ بیان کی بنیاد پر مورخہ 20 جنوری 2000ء کو ایک حکم جاری کیا گیا، جس کے تحت ملزم کی غیر حاضری میں کارروائی جاری رکھنے کا فیصلہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 512 کے تحت انسداد دہشت گردی ایکٹ کی دفعہ 19(10) کے تحت کیا گیا، اس شرط کے تحت کہ اخبارات جن میں سے ایک اردو کا ہو، میں اعلان شائع کیا جائے۔ لہٰذا ضروری اشتہارات روزنامہ ''ڈان'' مورخہ 24 جنوری 2000ء، روزنامہ ''جسارت'' مورخہ 25 جنوری 2000ء اور سندھی روزنامہ ''سندھ'' مورخہ 23 جنوری 2000ء میں شائع کیے گئے مگر اس کے باوجود ملزم سات یوم کے اندر عدالت میں حاضر نہ ہوا۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جس تاریخ کو چالان پیش کیا گیا یعنی مورخہ 2 اگست 1999ء کو جناب نثار احمد درانی ایڈووکیٹ نے ملزم کی طرف سے وکالت نامہ داخل کیا اور متفرق درخواست داخل کی جس میں صحیح حالات اور واقعات جو کہ درخواست میں دیئے گئے تھے، کو مدنظر رکھتے ہوئے، صحیح اور قانونی حکم جاری کرنے کی استدعا کی گئی۔ اس درخواست کا نوٹس معزز وکیل استغاثہ کو دیا گیا، مگر ملزم کو حکم دیا گیا کہ وہ پہلے عدالت کے سامنے پیش ہو، یہ درخواست فیصلہ طلب ہے، اور جناب نثار احمد درانی ایڈووکیٹ اس کے ساتھ عدالت میں پیش نہ ہوئے۔ بالآخر جب سرکاری خرچ پر وکیل رکھا گیا تو اس درخواست پر یکم مارچ 2000ء کو لاحاصل ہونے کی بناء پر خارج کرنے کا حکم جاری کیا گیا، کیونکہ ملزم کی درخواست روبرو عدالت عالیہ سندھ عدم تعمیل کی وجہ سے خارج کر دی گئی تھی۔ معزز عدالت عالیہ سندھ کا حکم فاضل وکیل استغاثہ نے اس عدالت میں پیش کیا، جس کی ایک نقل اس عدالت کے حکم پر مورخہ یکم مارچ 2000ء کے ساتھ منسلک ہے۔

عدالت نے سرکار کے خرچے پر جناب نظام الدین پیرزادہ کو ملزم کا دفاع کرنے کے لیے مقرر کیا۔ اس عدالت نے ملزم کے خلاف چالان زیر دفعہ 295 اے، بی اور سی تعزیرات پاکستان اور دفعہ 8 تعزیرات پاکستان جو کہ زیر دفعہ 9 انسداد دہشت

گردی ایکٹ کے تحت مستوجب سزا ہے اور زیر دفعہ 6(ب) جو کہ دفعہ 7 انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت مستوجب سزا ہے، پیش کیا۔ چونکہ ملزم مفرور ہے، اس لیے متعلقہ فارم میں ''عذر'' کے خانے میں یہ کہا گیا کہ: تصور کیا جائے گا کہ ملزم نے صحت جرم سے انکار کیا ہے۔ اس سے قبل میں نے عدالت کے پریزائیڈنگ آفیسر کے طور پر زیر دفعہ 16 انسداد دہشت گردی ایکٹ مطلوبہ حلف اٹھایا۔

استغاثہ نے مستغیث کی جانب سے گواہی ریکارڈ کرنے سے قبل ایک درخواست ضابطہ فوجداری کی دفعہ 549 کے تحت دائر کی جس میں سول جج اور فرسٹ کلاس مجسٹریٹ ٹنڈو آدم کو بوجہ ان کا بیان اہم ہونے کے، اور مستغیث کا نام گواہوں کی فہرست میں نہ ہونے کے طلب کرنے کی استدعا کی گئی تھی۔

وکیل دفاع کی طرف سے عدم اعتراض کے بموجب اس درخواست کو منظور کیا گیا، بعد ازاں استغاثہ نے اپنا کیس پایہ ثبوت کو پہنچانے کے لیے مستغیث علامہ احمد میاں حمادی کو بطور گواہ پیش کیا۔ اس گواہ نے ایف آئی آر، اجازت نامہ از ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سانگھڑ زیر دفعہ 196 ضابطہ فوجداری، روزنامہ ''امت'' (اصل)، سندھی روزنامہ ''کاوش'' (اصل) اور ایک کتاب جس کا نام ''گوہر حق کی آواز'' تھا، پیش کی جس کا نام سبز مارکر سے کتاب کے سامنے والے صفحہ پر لکھا ہوا تھا۔ استغاثہ نے ایک اور درخواست ضابطہ فوجداری کی دفعہ 540 کے تحت دائر کی جس میں ڈی ایس پی ٹنڈو آدم شوکت علی کھتیان کو طلب کرنے کی استدعا کی گئی تھی، جنہوں نے ویڈیو کیسٹ ریکارڈ کی تھی، جن کا نام چالان میں نہیں تھا۔ یہ درخواست بھی وکیل دفاع کے عدم اعتراض کے باعث قبول کی گئی۔ بعد ازاں، استغاثہ نے ایک بیان داخل کیا جس کے ذریعے استغاثہ نے گواہ یار محمد کا نام ترک کر دیا۔

اس کے بعد استغاثہ نے گواہان استغاثہ گلزار احمد، محمد اظفر، عبدالحفیظ عابد، جس نے اسٹیکر پیش کیا، کو عدالت میں گواہی کے لیے پیش کیا۔ اس کے بعد محمد ناصر کو پیش کیا گیا جس نے روزنامہ امت، پبلک، انتخاب، پرچم، احتساب، جرأت، سندھو، عبرت،

سچ، بھگوار اور پندرہ روزہ صدائے سرفروش کی کٹنگ کی فوٹو کاپیاں پیش کیں۔ اس کے بعد استغاثہ نے مشیر شفیق کو گواہی کے لیے پیش کیا، اس نے جائے واردات کا مشیر نامہ اور اخبارات، اسٹیکر، میگزین ''شہادت'' کے صفحہ نمبر 20 کی فوٹو کاپی اور ایک پوسٹر کا مشیر نامہ پیش کیا۔ اس مشیر نے ملزم کے ویڈیو کیسٹ کی برآمدگی کا مشیر نامہ بھی پیش کیا۔ مشیر نے اپنا قومی شناختی کارڈ بھی پیش کیا جس کی نقل لے کر اصل کو واپس کر دیا گیا۔

اس کے بعد اے ایس آئی محمد اسحاق، جس نے ایف آئی آر لکھی تھی اور 161 کے تحت گواہان کا بیان لکھا تھا، کی گواہی قلمبند کی گئی، اس نے اپنی درخواست بنام ایس ڈی پی او ٹنڈو آدم برائے طلبی اجازت روانگی برائے دادو، جہاں ملزم رہائش پذیر ہے اور اجازت جو کہ اس درخواست پر دی گئی تھی، پیش کی۔ بعد ازاں سول جج اور فرسٹ کلاس مجسٹریٹ ٹنڈو آدم جناب عبدالحئی میمن کو پیش کیا گیا، جنہوں نے استغاثہ کے گواہان عبدالحفیظ عابد، ناصر، محمد اظفر اور گلزار کا بیان زیر دفعہ 164، ضابطہ فوجداری قلمبند کرنے کے لیے ایس ایچ او کی درخواست پیش کی۔ انہوں نے مندرجہ بالا گواہان کے بیانات زیر دفعہ 164 ضابطہ فوجداری بمعہ ان کے شناختی کارڈ کی نقول کے پیش کیے۔ اس کے بعد سب انسپکٹر عظیم رندھاوا پولیس اسٹیشن منگلی کو پیش کیا گیا جس نے کیس کی کچھ تفتیش کی تھی، اس نے چند اخبارات کے تراشے اور سرفروش پبلی کیشنز کی کتاب یادگار لمحات ''گوہر'' اور ''روحانی سفر'' نامی کتابوں کے کچھ صفحات کی نقول اور ان کتابوں کی ریکوری کا مشیر نامہ پیش کیا۔ اس گواہ نے اسلامک نیشنل نامی کتابچہ، مستغیث کا خط بنام اے ایس پی، اخبار کے تراشوں کی برآمدگی کا مشیر نامہ، ویڈیو کیسٹ، اور روزنامہ جرأت کی نقل پیش کی۔ آخر میں استغاثہ نے پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم کے ایس ایچ او انسپکٹر خالد نگر کو گواہی کے لیے پیش کیا، جس نے روزنامہ ''امت'' کی نقل کا تصدیق نامہ پیش کیا۔ استغاثہ نے گواہ شوکت علی کھتیان کو پیش نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

بعد ازاں استغاثہ نے درخواست دائر کی جس میں استدعا کی گئی تھی کہ ویڈیو کیسٹ کورٹ میں دکھائی جائے، جس کے لیے استغاثہ نے تمام انتظامات کرنے کی

ذمہ داری اٹھائی۔ دونوں پارٹیوں کو سننے کے بعد یہ درخواست قبول کی گئی اور ویڈیو کیسٹ مورخہ 8 مارچ 2000ء کو دیکھنے کا حکم ہوا، جو کہ وکیل استغاثہ اور وکیل صفائی کی موجودگی میں دیکھی گئی۔

اس سے قبل مورخہ 7 مارچ 2000ء کو وکیل صفائی نے ایک بیان داخل کیا کہ ملزم مفرور ہے اور اس کی رہائش کی کوئی خبر نہیں ہے۔ اس لیے اس کا بیان زیر دفعہ 342 ضابطہ فوجداری قلمبند نہ کیا جا سکا اور یہ کہ اس کے نمائندے کو گواہی دینے کی اجازت دی جائے۔ اس کے ساتھ ہی فاضل وکیل نے ایک درخواست زیر دفعہ 540 ضابطہ فوجداری دائر کی جس میں ملزم کے نمائندے شبیر احمد کو بلانے کی درخواست کی کہ اس کی گواہی کیس کا منصفانہ فیصلہ کرنے کے لیے اشد ضروری ہے۔ گو کہ وکیل استغاثہ نے اس درخواست پر کوئی اعتراض نہیں کیا مگر عدالت نے ریکارڈ کی چھان پھٹک کے بعد فیصلہ کیا کہ ملزم جان بوجھ کر غیر حاضر رہا، مفرور ہے یا پھر کم ازکم وہ کیس کا سامنا کرنے سے احتراز کر رہا ہے اور یہ کہ ملزم کو کیس کے بارے میں معلوم ہے جیسا کہ اس کی پچھلی درخواست سے ظاہر ہوتا ہے جو کہ اس نے وکیل یوسف لغاری کے ذریعہ داخل کی تھی۔ لہٰذا اس کے نمائندے کو ملزم کے گواہ کی حیثیت سے گواہی دینے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ مگر انصاف کے تقاضے کو مدنظر رکھتے ہوئے، مذکورہ نمائندے کو بحیثیت عدالتی گواہ پیش ہونے کی اجازت دے دی گئی۔

بعد ازاں شبیر احمد کو عدالتی گواہ کی حیثیت سے پیش کیا گیا۔ اس گواہ نے قرآن مجید کا ایک نسخہ، کتاب مشکوٰۃ شریف، شمائل ترمذی، انجمن سرفروشان اسلام کا رجسٹریشن سرٹیفکیٹ، اس کے اہداف اور نظریات کی نقل، روزنامہ ''امت'' مورخہ 3 دسمبر 1998ء اور 19 جولائی 1997ء روزنامہ ''جرأت'' سندھو، سچ، عبرت، بختاور، پندرہ روزہ صدائے سرفروش کے اصل تراشے اور اخبارات پرچم، جرأت، انتخاب کے تراشوں کی نقول اور روزنامہ ''پبلک'' کے اصل تراشے پیش کیے۔ اس نے آئی جی سندھ کو دی گئی درخواست کی کاپی بھی پیش کی۔ پھر ڈپٹی کمشنر میر پور خاص کے نام درخواست اور اس پر

صادر کیے گئے احکامات، ہائی کورٹ کے نوٹس کی کاپی، ٹی سی ایس کی رسید، کمشنر میر پور خاص کے معاملات کا تبصرہ اور ہائی کورٹ سرکٹ بینچ کا حکم پیش کیا۔

چونکہ ملزم مفرور ہے اور نہ ہی اس کا اپنے کیس کے بارے میں حلفیہ بیان قلمبند کیا گیا ہے، نہ ہی کوئی گواہ ان کی طرف سے پیش کیا گیا ہے، اس وجہ سے ویڈیو کیسٹ دیکھنے کے بعد حتمی دلائل سنے گئے۔

مندرجہ ذیل نکات توجہ طلب ہیں:

-1 کیا ملزم ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے انٹرویو/ کانفرنس جو کہ اخبارات میں شائع ہوئی ہے، میں کہا ہے کہ جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سکھاتے ہیں، وہی وہ لوگوں کو بتاتے ہیں اور یہ کہ وہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کرتے رہتے ہیں اور محمد رسول اللہ کی جگہ جو ''ریاض احمد گوہر شاہی'' اسٹیکر میں لکھا ہوا ہے وہ کوئی گناہ کی بات نہیں ہے، اور اپنے مریدوں کے ذریعے اپنے آپ کو امام مہدی کہلوایا اور دعویٰ کیا کہ اس کی شبیہ، تصویر حجر اسود میں نمودار ہوئی ہے اور اس نے پر تعیش کاروں میں نوجوان لڑکیوں کے ہمراہ اپنے سفر کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد کے دوران نایاب گھوڑوں سے تشبیہ دی ہے اور نماز اور روزوں کو ظاہری عبادت سے تشبیہ دی ہے اور ان عبادات کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کیے ہیں؟

-2 کیا ملزم کا عمل یہی ہے؟ اور اس نے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے؟ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، قرآن شریف اور حجر اسود کی شان میں گستاخی کی ہے؟

-3 کیا ملزم ریاض احمد گوہر شاہی کے اخلاق پر عمل، فرقہ واریت کا ذمہ دار ہے؟

-4 کیا ملزم کا عمل عوام میں دینی عدم تحفظ کا ذمہ دار ہے اور دہشت گردی کے زمرے میں آتا ہے؟

-5 اگر ملزم کو کوئی سزا دی جائے تو کون سی دی جائے؟

میں نے جناب انور کمال فاضل وکیل استغاثہ اور جناب نظام الدین پیرزادہ، فاضل وکیل صفائی سرکار کی طرف سے دلائل کو سنا۔

فاضل وکیل استغاثہ نے 472 ایس ایل 1995ء، پی ایل ڈی 15، 1994 ایم ایل ڈی، 812 پی جی ایل وائی، 1995 اور 10 ایس ایل، 1991 پی ایل ڈی پر انحصار کیا جبکہ وکیل صفائی نے 782 ایس سی ایم آر 1981ء پر انحصار کیا۔ میں نے کیس کی فائل کا تفصیل سے معائنہ کیا ہے اور شہادتوں کا بھی جو کہ قلمبند کی گئی ہیں، مندرجہ بالا نکات پر میری عدالت کی تجویز مندرجہ ذیل ہے:

نکتہ نمبر 1: اس کے بعد حصے ثابت ہو گئے جیسا کہ ذیل میں درج ہے۔

نکتہ نمبر 2: جی ہاں۔

نکتہ نمبر 3: جی ہاں۔

نکتہ نمبر 4: جی ہاں۔

نکتہ نمبر 5: ملزم کو تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295 اے، کا مجرم گردانتے ہوئے دس سال قید بامشقت کی سزا اور پانچ ہزار روپے جرمانہ، عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید 6 ماہ قید، ملزم کو تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295 بی کا مجرم قرار دیتے ہوئے عمر قید اور پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ ملزم کو تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295 سی کا مجرم قرار دیتے ہوئے عمر قید اور پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295 سی کے تحت ملزم کو سزائے موت اس لیے نہیں دی جا رہی کہ کیس کو ملزم کی غیر حاضری میں چلایا گیا ہے۔ ملزم کو سات سال قید بامشقت اور تیرہ ہزار روپے جرمانہ کی سزا بھی دی جاتی ہے اور عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں 8 ماہ قید کی سزا دی جاتی ہے۔ ملزم کو زیر دفعہ 6 (ب) انسداد دہشت گردی ایکٹ جو کہ زیر دفعہ 7 (ب) مذکورہ ایکٹ قابل سزا ہے، عمر قید اور پچاس ہزار روپے سزا دی جاتی ہے اور بصورت عدم ادائیگی مزید ایک سال قید کی سزا دی جاتی ہے۔ سزائے قید علیحدہ علیحدہ یکے بعد دیگرے نافذ العمل ہوں گی۔

وجوہات: مندرجہ بالا نتائج کے لیے مندرجہ ذیل ہیں:

نکات 1 اور 2:

ایف آئی آر میں ملزم کے خلاف درج کیے گئے الزامات کے سلسلے میں مستغیث نے عدالت کے روبرو اپنے بیان میں ایف آئی آر میں درج الزامات کی تصدیق کی ہے۔ اپنی گواہی میں اس نے کہا کہ وہ محکمہ اوقاف کے ضلعی خطیب اور جامع مسجد ٹنڈو آدم کے خطیب ہیں۔ وہ مجلس عمل ختم نبوت کے صوبائی کنویز بھی ہیں۔ انہوں نے اپنی گواہی میں کہا کہ انہوں نے مورخہ 8 دسمبر 1998ء کو دو اخبارات روزنامہ ''امت'' اور روزنامہ ''کاوش'' خریدے جبکہ یار محمد، اظفر، گلزار اور ایک دو دوسرے اشخاص ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے جبکہ وقت تقریباً 9 بجے یا سوا نو بجے کا تھا۔ دونوں اخبارات میں ریاض احمد گوہر شاہی کا انٹرویود چھپا تھا۔ انہوں نے انٹرویو پڑھنے کے بعد اخبار اپنے پاس بیٹھے ہوئے دوسرے لوگوں کو بھی پڑھنے کو دیا۔ انہوں نے انٹرویود میں شامل قابل اعتراض حصوں کی نقل بھی دی جو کہ ایف آئی آر میں درج ہے اور یہ کہ انٹرویو پڑھنے سے ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملزم کے قابل اعتراض انٹرویو کے سلسلے میں انہوں نے ایک درخواست ایس ایچ او پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم اور ایس ایس پی سانگھڑ کو دی اور اسی طرح کی درخواست ڈی سی سانگھڑ اور ہوم سیکرٹری کو بھی دی جس میں اجازت طلب کی گئی تھی کہ ملزم کے خلاف ایف آئی آر زیر دفعہ 295اے تعزیرات پاکستان اور دفعہ 8 انسداد دہشت گردی ایکٹ درج کی جائے۔ بعد ازاں اجازت ملنے پر ایف آئی آر درج کی گئی۔ انہوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سانگھڑ کے اجازت نامہ کو عدالت میں پیش کیا۔ اس موقع پر وکیل صفائی نے اعتراض کیا کہ یہ مواد مستغیث نے اپنی جیب سے پیش کیا ہے، لہٰذا گواہی میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اس اعتراض کا فیصلہ آخری مباحثہ کے وقت طے کرنے کا حکم دیا گیا۔ مگر آخری مباحثہ کے وقت انہوں نے اس اعتراض کے بارے میں دلائل نہیں دیئے۔ لہٰذا یہ تصور کیا گیا کہ انہوں نے اپنے اعتراض پر زور نہیں دیا۔ مستغیث نے روزنامہ امت

8 دسمبر 1998ء کی نقل پیش کی، اور ساتھ ہی روزنامہ کاوش کی بھی اسی تاریخ کی نقل پیش کی۔ جرح کے وقت اس کی گواہی منتشر نہیں تھی۔ اس مقدمے میں گواہان استغاثہ عبدالحفیظ، عابد اور محمد ناصر اہم گواہان ہیں۔

عبدالحفیظ عابد نے اپنی گواہی میں کہا کہ وہ این این آئی کے بیورو چیف ہیں اور روزنامہ ''امت'' کے حیدرآباد کے لیے بیورو چیف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ماہ دسمبر میں ایک اسٹیکر ریاض احمد گوہر شاہی کا ملا جو کہ انہوں نے روزنامہ ''امت'' میں شائع کیا۔ اس اسٹیکر میں ریاض احمد گوہر شاہی کی شبیہ چاند، سورج اور حجر اسود میں دکھائی گئی، اس پر کلمہ طیبہ بھی لکھا ہوا تھا مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ ''ریاض احمد گوہر شاہی'' لکھا ہوا تھا، گواہ نے مزید کہا کہ اس اسٹیکر کی اشاعت کے بعد انجمن سرفروشانِ اسلام، جو کہ ریاض احمد گوہر شاہی کی تنظیم ہے، کا ایک وفد ان کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ چونکہ انہیں (یعنی گواہ کو) ریاض احمد گوہر شاہی کے متعلق کچھ غلط فہمیاں ہیں، لہٰذا وہ ان غلط فہمیوں کو دور کرنے آئے ہیں۔ انہوں نے گواہ مذکورہ کو ایک پریس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔

یہ پریس کانفرنس مورخہ 7 دسمبر 1998ء کو آستانہ گوہر شاہی خدا کی بستی کوٹری میں ہوئی۔ گواہ نے نمائندہ امت ناصر شیخ اور این این آئی کے نمائندے عابد لاکھڑ کو پریس کانفرنس میں شرکت کے لیے بھیجا، جنہوں نے پریس کانفرنس کی روئیداد کو کیسٹ میں اور قلم کے ذریعے نوٹ کیا۔

گواہ نے کہا کہ پریس کانفرنس کی روئیداد کے نوٹس اور کیسٹ ملنے پر انہوں نے انٹرویو کے بارے میں مواد اکٹھا کیا اور اس کو این این آئی کے ذریعے دوسرے اخبارات کے علاوہ اپنے اخبار روزنامہ امت میں بھی شائع کیا۔ گواہ نے کہا کہ پریس کانفرنس کی روئیداد کی اشاعت کے بعد مولانا احمد میاں حمادی نے ان سے رابطہ کیا اور دریافت کیا کہ کیا وہ اس انٹرویو کی حقانیت کا اقرار شائع کرنے کو تیار ہیں؟ بعد ازاں وہ ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن گئے، جہاں پر گواہ کا بیان لیا گیا جس میں انہوں نے اخبار میں

شائع شدہ پریس کانفرنس کے بارے میں حقائق کو تسلیم کیا۔ اس کے بعد ایک پولیس آفیسر ان کو کورٹ لے کر گیا، جہاں پر ان کا بیان لیا گیا، انہوں نے اقرار کیا کہ روزنامہ امت اور روزنامہ کاوش وہی ہیں جن میں انٹرویو چھپا تھا۔ گواہ نے اسٹیکر بھی عدالت کے روبرو پیش کیا، جرح کے دوران گواہ کے بیان سے کسی قسم کا تضاد ظاہر نہ ہوسکا۔

جہاں تک گواہ محمد ناصر کا تعلق ہے، اس نے اپنی گواہی میں کہا کہ وہ روزنامہ امت حیدرآباد کے لیے رپورٹر ہے۔ انہوں نے کہا کہ مورخہ 7 دسمبر 1998ء کو دوپہر 12 بجے انجمن سرفروشانِ اسلام کے کچھ نمائندوں نے اخبارات کے رپورٹرز کو پریس کلب سے اپنی گاڑیوں میں کوٹری پہنچایا، جہاں پر ان کو مدرسہ، مسجد اور مسافر خانے کا دورہ کرایا۔ گواہ نے کہا کہ مرکزی داخلی دروازے پر ایک اسٹیکر نمایاں تھا ''لا الہ الا اللہ'' کے بعد ''ریاض احمد گوہر شاہی'' لکھا ہوا تھا اور اس کی شبیہ اسٹیکر کے چاروں کونوں میں چاند، سورج اور حجر اسود میں دکھائی گئی تھی۔ اس کے بعد ان کو ریاض احمد گوہر شاہی کے آستانے پر لے جایا گیا جہاں پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا اور اس نے نوٹس لیے۔ یہ نوٹس گواہ نے اپنے بیورو چیف کو اشاعت کے لیے فراہم کیے۔ اس کے بعد مورخہ 28 دسمبر 1998ء کو وہ پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم گئے جہاں ان کا بیان ہوا۔ بعدازاں ان کو مجسٹریٹ درجہ اول کے پاس لے جایا گیا، جہاں ان کا بیان زیر دفعہ 164، ضابطہ فوجداری ریکارڈ ہوا۔ اسٹیکر کے بارے میں انہوں نے تصدیق کی کہ یہ وہی ہے جو انہوں نے دیکھا تھا۔ جرح کے دوران ان کے بیان میں بھی کسی قسم کا فرق نہ آیا، لیکن صرف جرح کے دوران انہوں نے کہا کہ مستغیث مولانا حمادی مجسٹریٹ کے ساتھ تقریباً 20 منٹ رک رہے، جب دفعہ 164 مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت ان کا بیان قلمبند ہورہا تھا۔

فاضل وکیل صفائی نے میری توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ مولانا حمادی کس قدر اثر ورسوخ کے حامل ہیں اور یہ کہ بیانات زیر دفعہ 164 صرف ان کے اثر ورسوخ کے تحت قلمبند کیے گئے ہیں۔ اس کے بارے میں، میں اتنا کہوں گا کہ اگر وکیل صفائی کے بیان کو درست تسلیم کیا جائے اور بیانات زیر دفعہ 164 کو رد کر دیا جائے اور

شہادت سے نکال دیا جائے، تب بھی ان دو گواہان کی شہادت، ان کے دفعہ 164 کے بیانات کے بغیر کافی شہادت ہے۔ ان گواہان پر جرح کے دوران یہ بات پایہ ثبوت کو نہیں پہنچی ہے کہ ان گواہان کو سرے سے سول جج اور مجسٹریٹ درجہ اول کے سامنے پیش ہی نہیں کیا گیا۔

مندرجہ بالا گواہان عبدالحفیظ عابد اور محمد ناصر کے علاوہ، گواہان استغاثہ گلزار احمد اور اظفر کی گواہی بھی موجود ہے۔ ان دونوں نے اپنی گواہی میں کہا ہے کہ وہ جامع مسجد ٹنڈو آدم میں موجود تھے جہاں پر مستغیث اور دوسرے بھی موجود تھے، اور یہ کہ وقت تقریباً صبح 9 بج کر دس منٹ کا تھا اور یہ کہ روزنامہ ''کاوش'' حیدر آباد، روزنامہ ''امت'' کراچی خریدے گئے تھے جو کہ انہوں نے پڑھے، جس میں ریاض احمد گوہر شاہی کا انٹرویو شائع ہوا تھا۔ انہوں نے انٹرویو کے اقتباسات دیئے، جس کے سلسلے میں ریاض احمد گوہر شاہی پر فرد جرم عائد کی گئی ہے اور ایف آئی آر اور دعوے کی تصدیق کی ہے۔ ان دونوں نے کہا کہ انٹرویو کی وجہ سے ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ ان دو گواہان کی گواہی میں بھی جرح کے ذریعے کوئی فرق پیدا نہ کیا جا سکا۔

اس کیس میں استغاثہ نے محمد شفقت کو بھی پیش کیا جس نے جائے واردات کے مشیر نامے، روزنامہ ''امت'' مورخہ 8 دسمبر 1998ء کی کٹنگ، مذکورہ اسٹیکر اور دوسرے کاغذات کی برآمدگی کی تصدیق کی۔ مشیر نے کہا کہ 15 جولائی 99ء کو مولانا حمادی نے تین ویڈیو کیسٹ ایس ایچ او ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن کے روبرو ان کی موجودگی میں پیش کیے اور مشیر نامہ تیار کیا گیا، جس پر اس نے دستخط کیے، انہوں نے مشیر نامے کی تصدیق کی۔ گواہ نے تین ویڈیو کیسٹ، روزنامہ ''امت'' کی کٹنگ اور دوسری برآمد کی گئی اشیاء کی تصدیق کی۔

عملہ تفتیش کی جانب سے اے ایس آئی محمد اسحٰق، جس نے ایف آئی آر، بیانات زیر دفعہ 161 ضابطہ فوجداری، مشیر نامہ جائے واردات، اخبارات، اسٹیکر اور دوسری اشیاء کی برآمدگی کی اور اس کیس کی کچھ تفتیش کی ہے، پر جرح ہوئی۔ اس گواہ نے

تصدیق کی کہ مشیر نامے اس نے تیار کیے ہیں اور اشیاء درج شدہ کو اس نے برآمد کیا ہے۔

اس گواہ کی شہادت کو بھی وکیل صفائی دوران جرح کمزور نہ کر سکا۔

جناب عبدالحئ سول جج و مجسٹریٹ درجہ اول کو بھی پیش کیا گیا، جنہوں نے تصدیق کی کہ گواہان کے بیانات زیر دفعہ 164 انہوں نے قلمبند کیے تھے، ملزم کے حق میں کوئی قابل ذکر بیان ان سے اخذ نہ کیا جا سکا۔ وکیل صفائی نے صرف بیانات زیر دفعہ 164 کے بارے میں شکوک پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اس سلسلہ میں یہ بات سامنے لائی گئی کہ ایس ایچ او کے خط بنام سول جج برائے قلمبندی بیان زیر دفعہ 164 پر جج کے حکم کے نیچے مہر موجود نہیں۔ مگر چونکہ مذکورہ خط کورٹ کی فائل سے تیار کیا گیا ہے، جو کہ روزمرہ کے معمولات کا حصہ ہے، لہٰذا اس پر عدالت کی مہر کی ضرورت نہیں۔

سب انسپکٹر محمد عظیم جو کہ اس وقت پولیس اسٹیشن مانگلی کے ایس ایچ او تھے اور انہوں نے اس کیس کی کچھ تفتیش کی تھی، اس گواہ نے اپنی کارروائی کے بارے میں شہادت قلمبند کروائی جس کو جرح کے دوران کمزور نہ کیا جا سکا۔

گواہ استغاثہ خالد تنگڑ ایس ایچ او پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم نے اپنی گواہی میں کہا کہ انہوں نے تین ویڈیو کیسٹ مشیر نامے کے تحت وصول کیے اور تصدیق کی کہ مشیر نامے پر ان کے دستخط ہیں۔

اس کیس میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ دونوں جانب سے فوٹو کاپیاں پیش کی گئیں اور دونوں جانب سے ان فوٹو کاپیوں کی قبولیت پر اعتراض کیا گیا۔ وکیل سرکار نے وکیل صفائی کے اعتراض پر کہا کہ فوٹو کاپیاں گواہی میں قابل قبول ہیں کیونکہ مشینی ذریعے سے حاصل کی گئی ہیں۔

یہ بات حیرت انگیز ہے کہ ایک طرف وہ فوٹو کاپیوں پر اعتراض کرتے ہیں اور دوسری طرف فوٹو کاپیوں کو جو کہ مشینی عمل کے ذریعے حاصل کی گئی ہیں، قابل قبول کہتے ہیں۔ اس سلسلے میں میرا نظریہ یہ ہے کہ فوٹو کاپیاں اس وقت تک قابل قبول نہیں، جب تک اصل پیش نہ کرنے کے لیے کوئی قابل ذکر وجہ نہ بیان کی جائے۔ لہٰذا دونوں

طرف سے پیش کی گئی فوٹو کاپیاں نظر انداز کی جاتی ہیں۔

فاضل وکیل صفائی نے یہ نکتہ اٹھایا کہ 1981 SCMR 734 کے تحت اخبارات کی خبر گواہی میں شامل نہیں، لہٰذا اقتباسات کو نظر انداز کر دیا جائے۔ مگر میں اس سے متفق نہیں کیونکہ قانون اب بدل چکا ہے اور 1995 PCr. L J میں یہ کہا گیا ہے کہ اخبارات کی رپورٹ، اگر رپورٹر ان کی تصدیق کریں، قابل قبول ہیں، اس کیس میں چونکہ عبدالحفیظ عابد بیورو چیف این این آئی اور روزنامہ ''امت'' کراچی اور اسی طرح محمد ناصر شیخ روزنامہ ''امت'' کراچی کے رپورٹر کو پیش کیا گیا، جنہوں نے مذکورہ خبر کی تصدیق کی، لہٰذا وکیل صفائی کے اس اعتراض میں کوئی وزن نہیں۔

اس کیس میں دونوں جانب سے کچھ کتابیں پیش کی گئی، مستغیث نے ایک کتاب پیش کی جبکہ عدالت کے گواہ شبیر احمد نے جو کہ اپنے بیان کے تحت ملزم کا نمائندہ ہے، ملزم کے دفاع میں قرآن مجید، مشکوٰۃ شریف، شمائل ترمذی پیش کی۔ مشکوٰۃ شریف اور شمائل ترمذی کو ناشر یا مصنف کی جانب سے تصدیق کی عدم موجودگی میں زیر غور نہیں لا سکتا۔ عدالت صرف کتب قوانین، نوٹیفکیشن، کیلنڈر اور قرآن شریف کا نوٹس لے سکتی ہے، مگر مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر ان کتابوں کا نوٹس نہیں لے سکتی۔ جہاں تک قرآن شریف کا تعلق ہے، اسے عدالتی گواہ شبیر احمد نے پیش کیا ہے مگر اس نے صرف اتنا کہا ہے کہ ملزم ریاض احمد گوہر شاہی اس قرآن شریف اور احادیث کی روشنی میں تعلیم دیتا ہے، مگر اس نے کسی آیت یا سپارے کا ذکر نہیں کیا۔

فاضل وکیل صفائی نے اپنے بیان میں گواہ استغاثہ گلزار احمد، محمد اظفر، عبدالحفیظ عابد، محمد ناصر سے کیے گئے سوالات کی طرف اشارہ کیا۔ پہلے انہوں نے یہ کہا کہ گلزار احمد اور محمد اظفر کے دستخط جو کہ ان کے بیانات زیر دفعہ 164 پر ہیں اور جو کہ ان کے شناختی کارڈ پر ہیں، ان میں فرق ہے، اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ مذکورہ اشخاص سول جج اور مجسٹریٹ درجہ اول کے روبرو اپنا بیان زیر دفعہ 164 ضابطہ فوجداری قلمبند کرانے حاضر نہیں ہوئے، مگر بیانات زیر دفعہ 164 اور شناختی کارڈ ملاحظہ کرنے کے بعد میرے

خیال میں مذکورہ افراد کے دستخطوں میں کوئی فرق نہیں۔ فاضل وکیل صفائی نے کہا کہ گواہان عبدالحفیظ عابد، محمد ناصر نے اپنے بیانات میں اضافہ کیا ہے اور کچھ واقعات جو کہ انہوں نے اپنی شہادت میں قلمبند کرائے ہیں ان کا ذکر ان کے بیانات زیر دفعہ 164 میں اور زیر دفعہ 161 میں موجود نہیں ہیں۔ مگر میرے نزدیک یہ اعتراض ان کی شہادت کو رد کرنے کے لیے کافی نہیں۔

PLD 1999 S.C 1444 میں کہا گیا ہے کہ اس قسم کی کمزور بات کو نظر انداز کر دینا چاہیے۔ اس کو زیادہ سے زیادہ وضاحتی بیان کہا جا سکتا ہے، مگر بیان میں بہتری نہیں کہا جا سکتا جس کو قانون میں ترقی کے بعد رد نہیں کیا جا سکتا۔

میرے سامنے یہ بھی کہا گیا ہے کہ گواہان استغاثہ گلزار، اظفر، عبدالحفیظ عابد اور محمد ناصر شیخ کے بیانات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کو اسلام اور مذہب کے بارے میں کوئی معلومات نہیں، لہٰذا ان کا کہنا کہ ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں یا یہ کہ ملزم کا عمل قابل اعتراض ہے، اس کو زیر غور نہیں لایا جا سکتا۔ میں فاضل وکیل صفائی سے اس بناء پر متفق نہیں کہ کم از کم ان گواہان کو دین اور اسلام کے بارے میں عام معلومات ہیں اور اسی لیے وہ کہتے ہیں کہ ان کے جذبات مجروح ہوئے اور یہ کہ ملزم کا عمل قابل اعتراض ہے۔

وکیل صفائی نے کہا کہ اس کیس کی تفتیش ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن سے ایس ایچ او مانگلی کو منتقلی کے بعد مستغیث نے تین ویڈیو کیسٹ پیش کیں، اور یہ کہ جب تفتیش ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن سے لے کر ایس ایچ او مانگلی کے سپرد کی جا چکی تھی ''اس قسم کی برآمدگی نہیں کی جا سکتی تھی''۔ چونکہ یہ اعتراض بھی تکنیکی نوعیت کا ہے لہٰذا PLD. 1999. S.C. 1444 کو مدنظر رکھتے ہوئے رد کیا جاتا ہے، بصورت دیگر بھی ایف آئی آر ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن میں درج کی گئی تھی اور ایس ایچ او ٹنڈو آدم نے ہی کیس کا چالان پیش کیا تھا۔ وکیل صفائی، موجودہ کارروائی کے قانونی جواز کو زیر بحث لائے ہیں کہ اجازت زیر دفعہ 196 ضابطہ فوجداری غیر قانونی ہے اور یہ کہ مستغیث نے جامع مسجد کا خطیب ہونے کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا، اور یہ کہ اجازت

نامہ صرف جرم زیر دفعہ 295-A تعزیرات پاکستان کے لیے عطا کیا گیا، لہٰذا بعد کی تمام کارروائی باطل اور غیر قانونی ہے۔

فاضل وکیل سرکار نے اس سلسلے میں دفعہ 196 ضابطہ فوجداری کی طرف توجہ مبذول کرائی جو کہ واضح الفاظ میں کہتی ہے کہ ایسی اجازت صرف جرم زیر دفعہ 295-A کے لیے دی جا سکتی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اجازت نامے کے نیچے سیریل نمبر 3 پر مستغیث کے نام کے بعد ان کو ضلعی خطیب جامع مسجد دکھایا گیا ہے۔ فاضل وکیل صفائی نے اس بات پر بھی اعتراض کیا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اجازت نامہ نہیں دے سکتا چونکہ تفویض شدہ اختیارات مزید کسی کو تفویض نہیں کیے جا سکتے۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ صرف ہوم سیکرٹری جس کو حکومت سندھ نے اختیار تفویض کیا تھا، اجازت دے سکتا تھا، جیسا کہ مستغیث نے کہا ہے کہ پہلے وہ ہوم سیکرٹری کے پاس گئے اور اس کے بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس، جس نے ان کی عرض سننے کے بعد اجازت نامہ دیا، مگر فاضل وکیل نے اس نوٹیفکیشن کو جس کا ذکر اجازت نامہ میں ہے اور جس کے تحت اجازت دی گئی ہے، نظر انداز کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ صوبہ سندھ کا نمائندہ آئین کے تحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہے۔ اس لیے فاضل وکیل کے دلائل میں کوئی زور نہیں ہے۔

لہٰذا مستغیث کو حق حاصل ہے کہ وہ استغاثہ دائر کرے اور مزید یہ کہ جرم زیر دفعہ 295-B اور 295-C تعزیرات پاکستان کے لیے سیکشن 196 کے تحت اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔

جرح کے دوران، وکیل صفائی نے مستغیث کی دینی اسلامی معلومات کو جانچنے کی کوشش کی اور دلائل کے دوران فاضل وکیل صفائی نے کہا کہ قرآن مجید کی سورہ نمبر 10، 11، 12، 14 اور 15 کے بارے میں مستغیث نے لاعلمی ظاہر کی ہے، لہٰذا ان کو دینی علم نہیں ہے، لہٰذا وہ کس طرح ملزم کے خلاف استغاثہ دائر کر سکتے ہیں؟ مگر وکیل صفائی نے خود مشیر شفیق کی جرح کے دوران یہ کہا ہے کہ مستغیث ایک عالم ہے۔

وکیل صفائی کا کہنا ہے کہ یہ کیس مستغیث اور ملزم کے مابین رقابت و دشمنی کا

نتیجہ ہے اور یہ کہ مستغیث ملزم کے خون کا پیاسا ہے، اس لیے ایف آئی آر ایک طے شدہ معاملہ ہے جو کہ بدنیتی کی وجہ سے دو ہفتے کی تاخیر سے درج کی گئی تھی جبکہ اجازت نامہ 13 اپریل 1999ء کو مل گیا تھا، یہ درست ہے کہ اجازت نامہ 13 اپریل 1999ء کو مل گیا تھا اور ایف آئی آر 2 مئی 1999ء کو یعنی دو ہفتے کی تاخیر کے بعد درج کی گئی تھی لیکن فاضل وکیل صفائی نے مستغیث اور ملزم کے مابین دشمنی کی کوئی مثال بطور نمونہ پیش نہیں کی۔

ان حالات میں یہ ممکن ہے کہ چونکہ کیس کا تعلق دینی معاملات سے تھا لہٰذا ممکن ہے کہ پولیس اور انتظامیہ ایف آئی آر درج کرنے سے احتراز کر رہی ہو۔ وکیل صفائی کا کہنا یہ ہے کہ چونکہ ایسا کوئی واقعہ ظہور پذیر نہیں ہوا، اس لیے ضلع دادو کی انتظامیہ نے مدعی کی درخواست کو داخل دفتر کر دیا اور کوئی کیس درج نہیں کیا، مگر فاضل وکیل نے ایسا کوئی حکم کہ مدعی کی درخواست کو داخل دفتر کر دیا جائے، پیش نہیں کیا۔

اس کیس کا ایک اہم پہلو ویڈیو کیسٹ ہیں، یہ ویڈیو کیسٹ وکیل سرکار اور وکیل صفائی کی موجودگی میں کمرہ عدالت میں دیکھے گئے تھے اور اس دوران عدالت کے استفسار پر وکیل صفائی نے انکار نہیں کیا کہ تمام ویڈیو کیسٹ کا تعلق ریاض احمد گوہر شاہی (ملزم) سے ہے۔ ویڈیو کیسٹ زیر عنوان ''ریاض احمد گوہر شاہی سے سوال و جواب'' میں ملزم نے کہا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کے کمپیوٹر پر رپورٹ کے مطابق ملزم کی تصویر چاند پر نمودار ہوئی ہے اور اس نے حکومت سے کہا ہے کہ اگر وہ غلط ہو تو حکومت اس کے خلاف کارروائی کرے۔ لیکن کسی نے اس کے خلاف کارروائی نہ کی۔ اس کیسٹ میں اس نے کہا کہ قرآن شریف کے 40 سپارے ہیں۔ ملزم نے ''الم'' اور ''الر'' کے بارے میں کوئی جواب دینے سے اجتناب کیا۔ اسی کیسٹ میں حجر اسود میں اپنی تصویر کے بارے میں ملزم نے ایک سوال کے جواب میں کہا اگر حجر اسود کو الٹا کر کے دیکھا جائے تو ایک تصویر نظر آتی ہے اور یہ کہ وقت بتائے گا کہ یہ تصویر کس کی ہے اور یہ کہ اس کا کھوج کمپیوٹر کے ذریعے لگایا جائے لیکن اس نے الزامات کا واضح اور صاف انکار نہیں

کیا۔ آخری کیسٹ میں جبکہ ملزم امریکہ میں صوفی ازم کی تعلیم دے رہا ہے، خواتین اور مرد دائرے میں ایک قسم کا رقص کر رہے ہیں، مردوں نے عورتوں کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھے اور ''اللہ، اللہ'' کہہ رہے تھے جبکہ گوہر شاہی درمیان میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ کیسٹ کا یہ حصہ عدالتی گواہ شبیر احمد کے اس بیان کو جھٹلاتا ہے جس میں اس نے کہا ہے کہ ملزم نے سخت پردہ کا حکم دیا ہے اور یہ کہ کوئی عورت بغیر پردہ اس کے سامنے حاضر نہیں ہوسکتی اور یہ کہ عورت صرف پردہ کے پیچھے سے ہی کوئی مسئلہ پوچھ سکتی ہے، کیسٹ کے اس حصہ میں گٹار بھی بجتا ہوا سنایا گیا ہے۔

اپنی تصویر کے چاند اور حجر اسود میں نمودار ہونے کے بارے میں ملزم کے دعویٰ کا پچھلے تقریباً سو سال میں کسی شخص یا ادارے نے مذہبی ہو یا غیر مذہبی کبھی اظہار نہیں کیا۔ صرف ملزم ہی ایسا کر رہا ہے۔ لہٰذا ملزم کے اس دعویٰ نے یقینی طور پر مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ بلا شک وشبہ انسان چاند پر پہنچ گیا ہے مگر ملزم کا دعویٰ اس سے مختلف ہے، وہ اپنے آپ کو ایک بزرگ ہستی کی شکل میں پیش کر رہا ہے اور اپنے آپ کو اسلام کی عظیم شخصیتوں کے برابر کھڑا کر رہا ہے، جبکہ وہ کہتا ہے کہ وہ امام مہدی نہیں ہے، لہٰذا اس کی کوشش ہے کہ مسلمانوں کو ان کے طے شدہ اسلامی اصولوں سے بھٹکا دے، اس لیے مستغیث نے صحیح کہا ہے کہ اس کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ خصوصاً جبکہ اس (ملزم) نے اپنی پر تعیش موٹر کاروں کو حضور علیہ السلام کے گھوڑوں سے تشبیہہ دی ہے، اور خصوصاً جبکہ وہ کہتا ہے کہ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور کیسٹ میں اس کے اپنے بیان کے بموجب حضور علیہ السلام اس کے قریب آئے۔ اس کیسٹ کے ذریعے حجر اسود میں تصویر نظر آنے کا الزام بھی پایہ ثبوت کو پہنچتا ہے۔

جہاں تک اسٹیکر کا تعلق ہے جس پر ''محمد رسول اللہ'' کی جگہ ''ریاض احمد گوہر شاہی'' لکھا ہوا ہے، گواہ محمد ناصر شیخ نے کہا ہے کہ اس قسم کے اسٹیکر ملزم کے مدرسہ اور مسجد میں لگے ہوئے تھے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ اسٹیکر ملزم کی تخلیق اور پیداوار ہیں۔ خاص طور پر کیسٹ میں اس نے ''الم'' اور ''الر'' کے بارے میں جوابات دینے

سے پہلو تہی کی ہے۔

گو کہ گواہ استغاثہ عبدالحفیظ عابد نے اعتراف کیا ہے کہ ملزم کے تردیدی بیان مختلف اخبارات میں شائع ہوئے ہیں مگر مندرجہ بالا کی موجودگی میں ان بیانات کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ فاضل وکیل صفائی نے کوشش کی ہے کہ یہ دکھایا جائے کہ کوئی ہنگامہ اور بلوہ وغیرہ نہیں ہوا، لہٰذا کوئی بھی مجروح نہیں ہوا، لہٰذا کیس جھوٹا ہے، مگر کم از کم اخبارات، استغاثہ کے گواہان عبدالحفیظ عابد اور محمد ناصر شیخ کے بیانات اور ویڈیو کیسٹ تو موجود ہیں۔

اسی طرح مدعی کے بیانات اور ملزم کے قابل اعتراض بیان پایہ ثبوت کو پہنچتے ہیں۔ کیس صرف اس لیے جھوٹا نہیں ہوسکتا کہ کوئی ہنگامہ اور بلوہ نہیں ہوا۔

وکیل صفائی نے اپنے دلائل میں کہا کہ یہ دو مذہبی گروہوں میں مذہبی تنازع کا معاملہ ہے، لہٰذا قانون اور آئین کے تحت اس کو اسلامی نظریاتی کونسل کو بھیج دیا جانا چاہیے۔ انہوں نے مجھے قانون یا آئین کی شق نہیں بتائی۔

وکیل صفائی نے استغاثہ کے گواہان عبدالحفیظ عابد اور محمد ناصر شیخ پر الزام عائد کیا ہے کہ انہوں نے ملزم سے کمپیوٹر کا مطالبہ کیا تھا اور ملزم کے انکار پر انہوں نے غلط خبر کو ملزم سے منسوب کر کے شائع کیا ہے، مگر یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ اخبارات نے، خصوصی طور پر وہ اخبارات جو کہ عدالتی گواہ شبیر احمد نے پیش کیے ہیں، جن میں ملزم نے تردیدی بیانات شائع کیے ہیں، کسی بھی جگہ گواہان عبدالحفیظ عابد اور محمد ناصر شیخ پر اس قسم کے الزامات عائد نہیں کیے ہیں۔ حالانکہ اخبارات جو کہ شبیر احمد نے پیش کیے ہیں، شہادت میں قبول نہیں کیے گئے، جن میں سے کچھ فوٹو کاپی تھے، مگر ناقابل قبول دستاویزات کا بھی اس قسم کے موضوع پر موازنہ کے لیے نوٹس لیا جا سکتا ہے۔

وکیل صفائی کا کہنا ہے کہ یہ کیس ملزم اور مدعی کے مابین مذہبی چپقلش کا نتیجہ ہے، لہٰذا جماعت اسلامی جو کہتی ہے کہ: ''پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ'' شیعہ جو کہتے ہیں کہ: ''حضرت علی خدا ہیں'' اور پیر پگارا کے پیروکار جو کہ ''بھیج پگاڑا'' کا نعرہ لگاتے ہیں، کے خلاف مقدمہ قائم نہیں کیا گیا، جبکہ مدعی نے جرح کے دوران یہ

اعتراف کیا ہے کہ اس کا عقیدہ یہ ہے کہ جو کوئی بھی تعلیمات اسلام جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتائی ہیں، پر عمل کرے گا، اس کو بشارت اور زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو سکتی ہے۔

اس نے یہ اعتراف بھی کیا ہے کہ بشارت یا زیارت کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو ہدایت بھی دے سکتے ہیں، بجز ملزم کے چونکہ اس کا چال چلن قرآن اور سنت کی ہدایت کے مطابق نہیں ہے۔

میں مندرجہ بالا حصہ پر اس فیصلے میں کوئی بحث نہیں کروں گا۔ اس کے علاوہ چاند اور حجر اسود میں تصویر نظر آنے کے الزام اور اسٹیکر میں ''محمد رسول اللہ'' کی جگہ ''ریاض احمد گوہر شاہی'' کے الفاظ جو کہ پایہ ثبوت کو پہنچ چکے ہیں، کے سوا کسی اور الزام پر بحث نہیں کروں گا۔ نعروں اور دیگر الزامات کے بارے میں میرا خیال ہے کہ کافی بحث و تمحیص کی ضرورت ہے جس کا نہ یہاں موقع ہے اور نہ وقت، اور دینی امور کے بارے میں ماہرین کی آراء کی بھی ضرورت ہے۔

آخر میں ضمانت کا حکم جو کہ عدالتی گواہ شبیر احمد نے پیش کیا ہے، کو اس لیے زیر غور نہیں لایا جا رہا چونکہ یہ نقل ہے اور مقدمہ کی اصل کاپی نہیں ہے، بلکہ یہ حکم بھی جداگانہ حیثیت رکھتا ہے کیونکہ اس کا تعلق سٹی پولیس اسٹیشن حیدر آباد سے ہے اور ضمانتی حکم میں ایف آئی آر کے حقائق نہیں دیئے گئے۔

مندرجہ بالا حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے اور وکیل سرکار کی طرف سے جو عدالتی نظائر پیش کیے گئے، ملزم نے مندرجہ بالا اعمال جان بوجھ کر کئے تھے، اور یہ کہ استغاثہ کے ملزم کے خلاف نکتہ نمبر 1 اور نکتہ نمبر 2 پر اب یہ کیس پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ استغاثہ نے ملزم کے خلاف نکتہ نمبر 1 کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے، جبکہ نکتہ نمبر 2 پر میرا جواب اقرار میں ہے۔

نکتہ نمبر 3:

نکات اول اور دوم پر مقدمہ بالا بحث کو مدنظر رکھتے ہوئے اور مدعی کی شہادت

کے ساتھ ساتھ گواہان گلزار، اظفر، عبدالحفیظ اور محمد ناصر شیخ کی گواہیوں کی موجودگی میں یہ عیاں ہے کہ ملزم کے افعال سے توہین رسالت ﷺ، توہین قرآن، توہین حجر اسود اور وکیل صفائی کے استدلال کہ ہنگامے پھوٹ پڑنے چاہیے تھے، ملزم اپنے افعال کے ذریعے مذہبی منافرت پھیلانا چاہتا تھا اور چونکہ اندریں حالات مذہبی منافرت پھیلنے کا اندیشہ ہے، لہٰذا میرا جواب نکتہ نمبر 3 پر بھی اقرار میں ہے۔

نکتہ نمبر 4:

مندرجہ بالا شہادت از مدعی، گواہان استغاثہ گلزار، اظفر، عبدالحفیظ عابد اور محمد ناصر شیخ سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ لوگوں میں مذہبی عدم تحفظ کا احساس پایا جاتا ہے، لہٰذا میرا جواب نکتہ 4 پر بھی اقرار میں ہے۔

نکتہ نمبر 5:

نکات نمبر 1 تا 4 پر میرے جوابات کو مدنظر رکھتے ہوئے، ملزم گوہر شاہی کو زیر دفعہ 295-A تعزیرات پاکستان مجرم قرار دیتے ہوئے 10 سال قید اور پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا اور عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید 6 سال قید کی سزا دی جاتی ہے۔

ملزم کو زیر دفعہ 295-B مجرم قرار دیتے ہوئے عمر قید کی سزا دی جاتی ہے، ملزم کو دفعہ 295-C کے تحت مجرم قرار دیتے ہوئے سزائے عمر قید اور پچاس ہزار روپے جرمانے کی سزا دی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں ملزم کو 12 ماہ قید کی سزا دی جاتی ہے۔ ملزم کو زیر دفعہ 295-C موت کی سزا اس لیے نہیں دی جا رہی کیونکہ عدالتی کارروائی اس کی غیر حاضری میں ہوئی ہے۔ ملزم کو زیر دفعہ 8 انسداد دہشت گردی ایکٹ جو کہ قابل سزا ہے، زیر دفعہ 9 انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت 7 سال قید کی سزا اور پندرہ ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید 8 ماہ قید کی سزا دی جاتی ہے۔ ملزم کو زیر دفعہ 6 (ب) انسداد دہشت گردی ایکٹ مجرم گردانتے ہوئے زیر دفعہ 7 کے تحت عمر قید اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی

جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مجرم کو مزید 1 ماہ قید کی سزا دی جاتی ہے۔ مجرم کی سزائیں علیحدہ علیحدہ ایک کے بعد ایک شروع ہوں گی۔ مجرم مفرور ہے۔ لہٰذا اس کے خلاف نا قابل ضمانت وارنٹ جاری کیے جائیں۔ اس فیصلہ کی ایک نقل ایس ایچ او ٹنڈو آدم کو ارسال کی جائے تا کہ وہ ملزم کو گرفتار کر کے سزا بھگتنے کے لیے سینٹرل جیل حیدر آباد کے حوالے کرے۔

دستخط:

عبدالغفور میمن

جج خصوصی عدالت انسداد دہشت گردی

میر پور خاص

تاریخ فیصلہ

11 مارچ 2000ء

جناب مقرب خاں

ایڈیشنل سیشن جج / جج خصوصی عدالت

انسداد دہشت گردی، لاہور

سرکار بنام راجا فیاض وغیرہ، جولائی 2006ء

دل کی بات

(مقدمہ کا پس منظر، احوال، نتیجہ)

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ اما بعد

موجودہ دور میں فتنہ گوہر شاہی بہت خطرناک شکل اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اس فتنے کا بانی ریاض گوہر شاہی ہے۔ یہ دجالی گروہ ایمان کے رہزنوں کا ایسا ٹولہ ہے جو دین اسلام کی مسلمہ تعلیمات پر شب خون مارنے کے لیے ہمہ وقت مصروف ہے۔ اس کے پیروکار مصنوعی تصوف اور اور جعلی روحانیت کی آڑ میں اہلسنّت کو بدنام کرتے اور نوجوانوں کو راہ حق سے بہکانے کے لیے اہلسنّت کا لیبل لگا کر مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ وہ ریاض گوہر شاہی کو امام مہدی مانتے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ ریاض گوہر کی تصویر چاند، سورج اور حجر اسود پر ظاہر ہوئی ہے۔ انہوں نے ملک بھر کی دیواروں پر یہ نعرہ بھی لکھوایا: ''چاند میں جس کی صورت آئی .... گوہر شاہی، گوہر شاہی''۔

یہ دسمبر 2005ء کا واقعہ ہے۔ گوہر شاہی کے چند پیروکار واپڈا ہاؤن لاہور میں اپنی تنظیم مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کا متنازع لٹریچر تقسیم کر رہے تھے۔ اطلاع ملنے پر پولیس نے فوراً چھاپہ مارا اور جائے وقوعہ پر پہنچ کر سات ملزمان کو گرفتار کر لیا جن سے گستاخانہ پمفلٹس، کتب، آڈیو اور ویڈیو کیسٹس برآمد کیں۔ پمفلٹس اور کتب پر نہ صرف واضح طور پر ریاض گوہر شاہی کو امام مہدی لکھا گیا تھا بلکہ اس کا کلمہ بھی درج تھا۔ اس کے علاوہ ان ملزمان سے غیر قانونی اسلحہ بھی برآمد ہوا۔ ملزمان کے خلاف تھانہ ستوکتلہ میں 23 دسمبر 2005ء کو تعزیرات پاکستان اور انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت مقدمہ درج ہوا۔ کیس کی سماعت تقریباً 6 ماہ تک جاری رہی۔ جرم ثابت ہونے پر 13

جولائی 2006ء کو عزت مآب جناب مقرب خاں ایڈیشنل سیشن جج انسداد دہشت گردی لاہور نے ہر ملزم کو علیحدہ علیحدہ 15 سال قید اور 90 ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی۔

تقریباً 20 سال بعد انسداد دہشت گردی کی عدالت کے اس فیصلہ کی نقل حاصل کرنا بے حد مشکل اور جانگسل مرحلہ تھا۔ اس سلسلہ میں مجاہد ختم نبوت جناب محمد رضوان کی کاوشیں قابل صد ستائش ہیں۔ اگر یہ بھائی کوشش نہ کرتا تو شاید یہ فیصلہ اس کتاب میں شامل نہ ہوتا۔ میں جناب محمد رضوان کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

خاکپائے مجاہدین تحفظ ناموس رسالت ﷺ

محمد متین خالد

لاہور

بعدالت جناب مقرب خاں

ایڈیشنل سیشن جج / جج خصوصی عدالت (نمبر 1) انسداد دہشت گردی لاہور

ابتدائی معلومات

ایف آئی آر نمبر	:	840/2005، بتاریخ 23 دسمبر 2005ء
پولیس سٹیشن	:	ستوکتلہ، لاہور
بجرم	:	زیر دفعہ تعزیرات پاکستان295/A، 7(g)، 9اور W-11 انسداد دہشت گردی ایکٹ 1997ء

سرکار

بنام

1- راجہ فیاض ولد راجہ ریاض، قوم راجپوت، ساکن مکان نمبر 5، گلی نمبر 2، ابراہیم روڈ، معصوم گنج، لاہور

2- محمد بلال ولد اقبال منصور، قوم کھرل، ساکن مکان نمبر P / 99، گلی نمبر 2 ، گڈی محلّہ، گوجرہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

3- ناظر ذاکر حسین ولد مشتاق حسین، قوم گِل جٹ، ساکن مکان نمبر 560-16، سول لائن، لاہور

4- قاضی فاروق احمد ولد بشیر احمد، قوم سید، ساکن مکان نمبر 34-210، واپڈا ٹاؤن، لاہور

5- محمد رفیق ولد گل زمان، قوم مغل، ساکن محلّہ فوجی فاؤنڈیشن، ایبٹ آباد، مانسہرہ

6- محمد صدیق ولد غلام محمد قوم فقیر، ساکن جوجو کے یار، تھانہ فیض آباد، ضلع ننکانہ صاحب

7- غلام حسین ولد گلزار احمد، قوم راجپوت، ساکن مکان نمبر HL-19، تھانہ پپلاں، ضلع میانوالی

ملزمان

تاریخ فیصلہ : 13 جولائی 2006ء

فیصلہ

جناب مقرب خاں
ایڈیشنل سیشن جج / جج خصوصی عدالت (نمبر 1) انسداد دہشت گردی لاہور

پولیس اسٹیشن ستوکتلہ، لاہور نے مقدمہ کا چالان انسداد دہشت گردی عدالت کے منتظم جج کے روبرو پیش کیا۔ لاہور کی انسداد دہشت گردی عدالت میں یہ مقدمہ سماعت کے لیے پیش کیا گیا۔ محمد آصف سب انسپکٹر (گواہ استغاثہ نمبر 2) نے 23 دسمبر 2005ء کو دوپہر 1:30 بجے ایف آئی آر (EX.PA-1) درج کروائی، جس میں اس نے بیان دیا کہ وہ تنویر احمد، محمد طارق اور دیگر اہلکاروں کے ساتھ سرکاری گاڑی نمبر LZG-6921 میں گشت پر تھے، جسے محمد اظہر چلا رہا تھا۔ وہ نواز شریف چوک پر

موجود تھے کہ انہیں مخبر کی اطلاع ملی کہ راجہ فیاض نے واپڈا ٹاؤن میں مکان نمبر 157-B/4 کرایہ پر حاصل کر رکھا ہے اور اس وقت وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس مکان کے سامنے موجود ہے اور (متنازع) پمفلٹس اور لٹریچر تقسیم کر رہے ہیں۔ اس اطلاع پر، وہ جاوید اقبال (ASI)، اللہ رکھا (SI)، عارف حسین (SI)، تاج دین (ASI)، افتخار احمد (ASI)، تنویر احمد (ASI)، وسیم احمد، رزاق خان، محمد ریاض، تنویر احمد اور دیگر (کانسٹیبل) اہلکاروں کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچا۔ مخبر کی نشاندہی پر مکان نمبر 157-B/4 کے سامنے موجود سات افراد کو گھیر کر گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتار ہونے والوں کے نام درج ذیل ہیں: راجہ فیاض ولد محمد ریاض، قوم راجپوت، محمد بلال ولد اقبال قوم کھرل، ناظر ذاکر ولد مشتاق حسین، قاضی فاروق احمد ولد قاضی بشیر، محمد رفیق ولد گل زمان، محمد صدیق ولد غلام محمد، غلام حسین ولد گلزار احمد۔ ان کے پاس ایک کار (نمبر PG-9497) اور ایک موٹر سائیکل (نمبر LRA-379) بھی موجود تھی۔ ملزمان کے قبضے سے (خود ساختہ) امام مہدی ریاض احمد گوہر شاہی سے متعلق قابل اعتراض مواد برآمد ہوا۔ مزید تلاشی کے دوران گاڑی سے ایک بریف کیس بھی ملا، جس کے اندر قابل اعتراض ویڈیو کیسٹس، کتابچے اور لٹریچر جن پر ریاض گوہر شاہی 'امام مہدی' لکھا ہوا تھا، برآمد ہوئے۔ گاڑی، موٹر سائیکل، پمفلٹس، لٹریچر، ویڈیو کیسٹس اور کتابچے قبضے میں لے لیے گئے۔ ملزمان محمد بلال اور محمد صدیق کی ذاتی تلاشی کے دوران ان کی شلوار کی تہوں سے دو پستول 30 بور برآمد ہوئے۔ ملزم راجہ فیاض سے ایک پمپ ایکشن گن برآمد ہوئی۔ ان دونوں کے خلاف آرمز آرڈیننس کے تحت الگ مقدمات درج کیے گئے۔ شکایت میں مزید بیان کیا گیا کہ قابل اعتراض مواد جس میں ریاض احمد گوہر شاہی کو امام مہدی کے طور پر دکھایا گیا تھا، ملزمان نے عوام کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا اور خوف و ہراس پیدا کیا۔

ملزمان راجہ فیاض، محمد بلال، ناظر ذاکر حسین، قاضی فاروق، محمد رفیق، محمد

صدیق اور غلام حسین پر فرد جرم عائد کی گئی۔ انہوں نے جرم سے انکار کیا اور مقدمے کی سماعت کا مطالبہ کیا۔

استغاثہ نے مقدمہ ثابت کرنے کے لیے پانچ گواہ پیش کیے۔

نذیر احمد، سب انسپکٹر (SI) اور استغاثہ کے پہلے گواہ (PW-1) نے بیان دیا کہ وہ 23 دسمبر 2005ء کو تھانہ ستوکتلہ میں بطور ایس آئی تعینات تھا۔ مذکورہ تاریخ کو عبدالرزاق کانسٹیبل نے اس کے سامنے درخواست (برائے اندراج مقدمہ) (Ex.PA) پیش کی، جس پر اس نے ایف آئی آر (Ex.PA-1) درج کی۔

محمد آصف سب انسپکٹر گواہ استغاثہ نمبر 2 اس مقدمے کا شکایت کنندہ ہے اور اس نے اپنی شکایت (ایف آئی آر) (Ex.PA-1) کی تمام تفصیلات کی تصدیق کی جیسا کہ پیرا نمبر 2 میں ذکر کیا گیا ہے۔ تنویر احمد ASI گواہ استغاثہ نمبر 3 نے بیان دیا کہ 23 دسمبر 2005ء کو وہ تھانہ ستوکتلہ میں تعینات تھا۔ اس دن، وہ رانا آصف SI، تاج دین ASI، جاوید اقبال ASI اور دیگر پولیس اہلکاروں کے ہمراہ ہاؤس نمبر 157-B/4 واپڈا ٹاؤن لاہور پہنچا جہاں ملزمان بلال، صدیق، ناظر ذاکر، غلام حسین، اور فیاض تھے جو اس وقت عدالت میں موجود ہیں۔ کل سات ملزمان تھے، لیکن باقی ملزمان کے نام یاد نہیں۔ پمفلٹس ملزمان کے قبضے میں تھے اور انہیں ان کے گھر کے سامنے سے گرفتار کیا گیا۔ وہاں ایک گاڑی اور موٹر سائیکل بھی موجود تھی۔ گاڑی نمبر PG-9497 موقع پر موجود تھی اور مذکورہ گاڑی سے ایک بریف کیس اور کچھ کتابیں برآمد ہوئیں۔

بریف کیس (P2)، موٹر سائیکل P1، پمفلٹس P3/1-145، کتابیں P4/1-8 اور P5/1-4 ایک کتاب P6، لٹریچر P7/1-520، لٹریچر P8، لفافے P9/1-1000، ویڈیوز P10/1-9، آڈیو کیسٹیں P11/1-5 اور ایک سرٹیفکیٹ P12، یہ تمام اشیاء گاڑی سے برآمد ہوئیں اور انہیں تفتیشی افسر (IO) نے قبضے میں لے لیا، جس کی برآمدگی میمو Ex.PB میں درج کی گئی، جس کی تصدیق تاج دین

ASI نے بھی کی۔

طارق بشیر چیمہ SI گواہ استغاثہ نمبر 4 نے بیان دیا کہ 23 دسمبر 2005 کو وہ تھانہ ستوکتلہ میں انچارج انویسٹی گیشن کے طور پر تعینات تھا۔ اسی روز اس کیس کی تفتیش اس کے سپرد کی گئی۔ وہ جائے وقوعہ پر پہنچا جو کہ 157-B/4 واپڈا ٹاؤن لاہور میں واقع تھی۔ وہاں رانا آصف SI نے اس سے ملاقات کی۔ اس نے گواہان کے بیانات مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 161 کے تحت قلمبند کیے، جائے وقوعہ کا معائنہ کیا، موقع کا ابتدائی نقشہ (Ex.PC) تیار کیا اور ملزمان سے تفتیش کی۔

محمد سرور SI گواہ استغاثہ نمبر 5 نے بیان دیا کہ 30 دسمبر 2005 کو وہ تھانہ ستوکتلہ میں تعینات تھا۔ اسی روز اس مقدمے کی تفتیش اسے سونپی گئی۔ 31 دسمبر 2005ء کو اس نے تمام ملزمان کا جسمانی ریمانڈ حاصل کیا۔ 7 جنوری 2006ء کو تمام ملزمان کو جیل بھیج دیا گیا۔ 9 جنوری 2006ء کو اس نے مقدمہ چالان تیار کیا۔

پبلک پراسیکیوٹر (PP) نے گواہان استغاثہ تاج دین ASI، محمد عارف، جاوید اقبال SI، اور اللہ رکھا SI کو غیر ضروری قرار دے کر ان کی شہادتیں خارج کر دیں اور استغاثہ کی دیگر شہادتیں مکمل کر دیں۔

ملزمان راجہ فیاض، محمد صدیق، ناظر ذاکر حسین، محمد رفیق، محمد بلال، قاضی فاروق احمد اور غلام حسین کے بیانات دفعہ 342 مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت ریکارڈ کیے گئے۔

جب ملزمان سے پوچھا گیا کہ یہ مقدمہ آپ کے خلاف کیوں درج کیا گیا اور گواہان نے آپ کے خلاف بیان کیوں دیا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کے رکن ہیں، جس کا چیئرمین ریاض احمد گوہر شاہی تھا۔ ضبط شدہ مواد شہباز سے برآمد ہوا تھا جو ضلع فیصل آباد کا رہائشی تھا اور خود کو ''امام مہدی'' قرار دیتا تھا۔ مذکورہ شہباز کو ''مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل'' سے نکال دیا گیا تھا اور اسی شہباز کے کہنے پر ان کے خلاف برآمد شدہ قابل اعتراض مواد کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کی

گئی۔ملزمان نے اپنے دفاع میں کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔

دلائل سنے گئے۔ریکارڈ کا جائزہ لیا گیا۔

محمد آصف ایس آئی گواہ استغاثہ نمبر 2 اس مقدمے کا شکایت کنندہ ہے۔اس نے 23 دسمبر 2005ء کو ایک بجے دن شکایت کی اور اس دن 1:30 بجے ایف آئی آر (Ex.PA) درج کروائی۔وقوعہ کی جگہ پولیس اسٹیشن سے چھ (6) کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔اس کیس کی رجسٹریشن میں کسی قسم کی کوئی غیر ضروری تاخیر نہیں ہوئی۔استغاثہ نے دو گواہوں کو پیش کیا جنہوں نے ملزم سے قابل اعتراض مواد کی برآمدگی کی گواہی دی۔یہ گواہ محمد آصف ایس آئی گواہ استغاثہ نمبر 2 اور تنویر احمد اے ایس آئی گواہ استغاثہ نمبر 3 تھے۔دونوں نے بیان دیا کہ 23 دسمبر 2005ء کو انہوں نے دیگر پولیس اہلکاروں کے ساتھ واپڈا ٹاؤن لاہور میں ایک گھر پر چھاپہ مارا۔عدالت میں موجود ساتوں ملزمان اپنے ہاتھوں میں (متنازع) پوسٹرز لیے تقسیم کر رہے تھے اور ان پوسٹرز پر ''ریاض احمد گوہر شاہی'' کا نام ''امام مہدی'' کے طور پر لکھا گیا تھا۔مذکورہ پوسٹرز پولیس نے ان سے برآمد کیے۔یہ پوسٹرز، کتابیں، کتابچے، آڈیو کیسٹس اور ویڈیو کیسٹس پولیس نے اس گاڑی سے برآمد کیں جو ملزمان کے قریب موجود تھی۔ملزمان سے برآمد شدہ لٹریچر میں ''ریاض احمد گوہر شاہی'' کو ''امام مہدی'' لکھا گیا تھا اور اس میں ریاض احمد گوہر شاہی کا کلمہ بھی درج تھا۔یہ تمام مذکورہ مواد پولیس نے قبضے میں لے لیا اور اس کی برآمدگی کا میمو Ex.PB کے تحت تیار کیا گیا جو محمد آصف SI گواہ استغاثہ نمبر 2 نے مرتب کیا۔مذکورہ برآمدگی میمو کے گواہ تنویر احمد ASI گواہ استغاثہ نمبر 3 تھا۔

وکیل صفائی نے استغاثہ کے گواہوں پر تفصیل سے جرح کی اور جرح کے دوران کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا کہ یہ مواد قابلِ اعتراض نہیں تھا۔ملزمان نے مؤقف اختیار کیا کہ یہ قابلِ اعتراض مواد شہباز سے فیصل آباد میں پولیس مقابلے کے دوران برآمد ہوا تھا اور ان کے خلاف جھوٹا مقدمہ بنایا گیا۔شواہد میں یہ بات سامنے آئی کہ

شہباز کے فیصل آباد میں پولیس مقابلے کے دوران ایک شخص کو قتل کیا گیا۔ ملزمان نے دفعہ 342 ضابطہ فوجداری کے تحت اپنے بیانات میں کہا کہ مذکورہ شہباز کو ''مہدی فاؤنڈیشن'' سے نکال دیا گیا تھا۔ شہباز خود کو ''امام مہدی'' ہونے کا دعویٰ کر رہا تھا اور اس نے اعلان کیا تھا کہ وہ خود ''امام مہدی'' ہے جبکہ اس مقدمے کے مواد میں بھی یہ ذکر ہے کہ ریاض احمد گوہر شاہی ''امام مہدی'' تھا۔ اس معاملے میں مذکورہ شہباز کے دعوے اور اس مقدمے کے تحریری مواد کے درمیان تضاد پایا جاتا ہے۔ وکیل صفائی نے یہ مؤقف اختیار کیا ہے کہ مذکورہ شہباز نے پولیس کے سامنے تین شرائط رکھی تھیں:

1۔ اس کی پاکستان کے صدر کے ساتھ ملاقات کروائی جائے۔

2۔ اسے ''امام مہدی'' تسلیم کیا جائے۔

3۔ ریاض احمد گوہر شاہی کی مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کے پیروکاروں کے خلاف کارروائی شروع کی جائے۔

ملزم نے یہ تسلیم نہیں کیا کہ شہباز کو پولیس کے ذریعے صدر پاکستان سے انٹرویو دلوانے کے بارے میں کوئی پیش رفت ہوئی یا نہیں اور آیا اسے پولیس نے ''امام مہدی'' کے طور پر قبول کیا یا نہیں۔ اگر مذکورہ دو شرائط پوری نہیں ہوئیں، تو پھر پولیس نے مہدی فاؤنڈیشن کے خلاف جھوٹا مقدمہ کیسے شروع کر دیا؟ مذکورہ دفاعی مؤقف جو کہ ملزم نے مقدمے کے آغاز کے بارے میں اختیار کیا کہ ملزمان کے خلاف کارروائی شہباز کے کہنے پر کی گئی، ناقابلِ یقین ہے۔ تمام ملزمان نے اپنے بیانات میں دفعہ 342 مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت تسلیم کیا کہ وہ ''مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل'' کے رکن ہیں اور مقدمے کے متنازعہ مواد پر واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ یہ مواد ''مہدی فاؤنڈیشن'' سے متعلق ہے۔ کسی بھی گواہ نے یہ نہیں دیکھا کہ ملزمان نے قابلِ اعتراض مواد تقسیم یا کسی مخصوص شخص کو فراہم کیا ہو، تاہم محمد آصف ایس آئی (گواہ استغاثہ نمبر 1) اور تنویر احمد اے ایس آئی (گواہ استغاثہ نمبر 3) کے مطابق ضبط شدہ پوسٹرز میں یہ تحریر موجود تھی

کہ ''ریاض احمد گوہر شاہی امام مہدی ہے'' جو ساتوں (7) ملزمان کے قبضے سے برآمد کیے گئے تھے جو عدالت میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ایک گاڑی بھی ان کے پاس تھی جس میں سے مزید قابلِ اعتراض مواد برآمد ہوا۔ چونکہ تمام ساتوں ملزمان نے خود کو مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کا رکن تسلیم کیا اور قابلِ اعتراض مواد مہدی فاؤنڈیشن کی جانب سے ہی شائع کیا گیا تھا جیسا کہ مذکورہ مواد پر درج تھا، لہٰذا مذکورہ حالات کی روشنی میں استغاثہ نے جرم ثابت کر دیا۔ لہٰذا درج ذیل ملزمان کو مجرم قرار دیا جاتا ہے:

-1 راجہ فیاض ولد راجہ ریاض، قوم راجپوت، ساکن مکان نمبر 5، گلی نمبر 2، ابراہیم روڈ، معصوم گنج، لاہور

-2 محمد بلال ولد اقبال منصور، قوم کھرل، ساکن مکان نمبرP/ 99، گلی نمبر 2، گڈی محلّہ، گوجرہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

-3 ناظر ذاکر حسین ولد مشتاق حسین، قوم گِل جٹ، ساکن مکان نمبر 16-560، سول لائن، لاہور

-4 قاضی فاروق احمد ولد بشیر احمد، قوم سید، ساکن مکان نمبر 34-210، واپڈا ٹاؤن، لاہور

-5 محمد رفیق ولد گل زمان، قوم مغل، ساکن محلّہ فوجی فاؤنڈیشن، ایبٹ آباد، مانسہرہ

-6 محمد صدیق ولد غلام محمد قوم فقیر، ساکن جوجو کے یار، تھانہ فیض آباد، ضلع ننکانہ صاحب

-7 غلام حسین ولد گلزار احمد، قوم راجپوت، ساکن مکان نمبرHL- 19، تھانہ پپلاں، ضلع میانوالی

ملزمان کو دہشت گردی ایکٹ 1997 کی دفعہ 7(g) کے تحت پانچ سال قید اور بیس ہزار روپے فی کس جرمانہ کی سزا سنائی جاتی ہے۔ انہیں دہشت گردی ایکٹ 1997 کی دفعہ 9 کے تحت مزید پانچ سال قید اور بیس ہزار روپے فی کس جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔

اسی طرح انہیں دہشت گردی ایکٹ 1997 کی دفعہ W-11 اور تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 295-A کے تحت مزید پانچ سال قید اور پچاس ہزار روپے فی کس جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔

تمام ملزمان کو تحویل میں لے لیا گیا اور انہیں اپنی سزائیں پوری کرنے کے لیے جیل بھیج دیا گیا۔ کیس کی تمام جائیداد ریاست کے حق میں ضبط کر لی گئی۔

عدالتی فیصلے کی نقول ہر ملزم کو بلا معاوضہ فراہم کی جائے۔

دستخط:

مقرب خاں

ایڈیشنل سیشن جج / جج خصوصی عدالت

انسداد دہشت گردی، لاہور

تاریخ فیصلہ

13 جولائی 2006ء

جناب ریاض الحسن علوی سیشن جج جھنگ
سرکار بنام لیاقت علی وغیرہ، مارچ 2009ء

دل کی بات

(مقدمہ کا پس منظر، احوال، نتیجہ)

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ اما بعد

جن فتنوں نے دین اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ ان میں فتنہ قادیانیت اور فتنہ گوہر شاہیت سرفہرست ہیں۔ مدعی مہدویت ریاض گوہر شاہی کوٹری حیدر آباد سندھ کا رہنے والا تھا جس نے اسلام دشمن طاقتوں کے ایما پر 1980ء میں اپنی جماعت ''انجمن سرفروشانِ اسلام'' کی بنیاد ڈالی اور اپنے گمراہ کن عقائد ونظریات کا پرچار کرنا شروع کر دیا۔ ریاض گوہر شاہی، مغل خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کا والد فضل حسین ایک سرکاری محکمے میں ملازم تھا۔ اس کے دادا کا نام گوہر علی تھا جو سری نگر میں رہتا تھا۔ وہاں اس نے ایک بے گناہ شخص کو قتل کر دیا، پھر پکڑے جانے کے ڈر سے راولپنڈی آ گیا اور نالہ لئی کے پاس رہائش پذیر رہا۔ جب گرفتاری کا ڈر زیادہ ہوا تو فقیری روپ دھار کر تحصیل گوجر خان کے قریب ایک جنگل میں ڈیرہ لگا لیا، جہاں کافی لوگ اس کے مرید ہو گئے اور انہوں نے جنگل کو نذرانے کے طور پر پیش کر دیا۔ یہی جنگل ڈھوک گوہر علی کے نام سے آباد ہوا اور یہیں ریاض گوہر شاہی 25 نومبر 1941ء میں پیدا ہوا۔ گوہر شاہی نے اپنے گاؤں میں ہی مڈل پاس کیا اور پھر پرائیویٹ طور پر میٹرک کیا۔ اس کے بعد ویلڈنگ اور موٹر مکینک کا کام سیکھ کر اس کی دوکان کھولی مگر اس میں کوئی نفع حاصل نہ ہوا۔ حصول روزگار کے لیے پریشانی ہوئی تو اس نے دادا والا کام یعنی پیری مریدی شروع کر دی۔ پھر ریاض گوہر شاہی حیدر آباد کے سرے گھاٹ میں رہنے لگا۔ اپنے آپ کو سید ظاہر کیا جبکہ ذات کا مغل تھا۔ سندھ کے لوگ چونکہ سید کے

نام پہ مرتے ہیں، اس لیے اس کی کافی پذیرائی کی۔ یہیں سے اس کی مشہوری ہوئی۔

زیر نظر مقدمہ میں تفصیلات کے مطابق ملزم عمر دراز کی شادی خالدہ سعید کے ساتھ ہوئی۔ عمر دراز نے گھر میں گوہر شاہی کے عقائد و نظریات کا پرچار کرنا شروع کر دیا۔ اس نے اپنی بیوی کو قرآن مجید پڑھنے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنے سے منع کیا۔ مزید کہا کہ عیدالضحیٰ پر کتے کی قربانی کرنی چاہیے۔ (نعوذ باللہ) خالدہ سعید نے اپنے خاوند کو ان گستاخانہ افعال سے منع کیا جس پر عمر دراز نے اپنی بیوی کو مار پیٹ کر گھر سے نکال دیا اور طلاق دے دی۔ عمر دراز نے طلاق نامہ میں لکھا: ''اس نے اپنا مذہب تبدیل کر لیا ہے۔ گوہر شاہی کے ظہور کے بعد حضرت محمد ﷺ کا دین ختم ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بجائے ذکر ریاض کرنا چاہیے۔ ریاض گوہر شاہی کے ایک پاؤں کے نیچے اللہ ہے اور دوسرے پاؤں کے نیچے ...... ہے (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بجائے ریاض گوہر شاہی کی عبادت کی جائے۔ (نعوذ باللہ)

چنانچہ 21 مارچ 2006ء کو جھنگ کے مجاہد ختم نبوت مولانا غلام حسین نے گوہر شاہی کے پیروکار لیاقت علی اور عمر دراز کے خلاف توہین رسالت ﷺ کے جرم میں پولیس اسٹیشن تھانہ جھنگ صدر میں مقدمہ درج کروا دیا۔ تقریباً 3 سال تک اس مقدمہ کی سماعت ہوتی رہی۔ استغاثہ نے مضبوط شہادتوں کے ساتھ اپنا مقدمہ بغیر کسی شک و شبہ کے ثابت کر دیا۔ محترم ریاض الحسن علوی صاحب سیشن جج جھنگ نے اپنے تاریخی فیصلہ میں لکھا:

- ''مقدمہ کے حقائق کے ضمن میں مزید پیش رفت سے قبل، میں دفعہ 295-C، تعزیرات پاکستان کی شق کی طرف آتا ہوں۔ دفعہ 295-C یوں ہے:

''جو شخص بذریعہ الفاظ زبانی تحریری یا اعلانیہ، اشارتاً یا کنایتاً، بالواسطہ یا بلاواسطہ، بہتان تراشی کرے یا رسول کریم حضرت محمد ﷺ کے پاک نام کی بے حرمتی کرے، اسے سزائے موت دی جائے گی۔''

قانون کی متذکرہ شق کا تعلق حضور نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کے متعلق گستاخانہ اور اہانت آمیز الفاظ سے ہے۔ ملک کے تعزیری قانون میں اس امر کی کوئی گنجائش

نہیں کہ اس شخص کو سزا دی جائے جو اس کائنات کے خالق (اللہ تعالیٰ) کے متعلق گستاخانہ اور اہانت آمیز الفاظ کہے، جو حضرت محمد ﷺ کا بھی خالق ہے۔ قانون سازوں کو اس سقم کی طرف بھی توجہ دینی چاہیے۔ مقدمہ ہذا میں، دونوں ملزمان نے نبی اکرم ﷺ کے بجائے اللہ تعالیٰ کے متعلق بہ آواز بلند گستاخانہ اور اہانت آمیز الفاظ کہے۔ یہ امر میری ہڈیوں کے گودے میں سرد لہر دوڑا دیتا ہے کہ اس قسم کے لوگوں کے لیے قانون میں کوئی سزا نہیں جو نہایت ہی بے باک انداز میں اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کے بجائے کسی انسان کو ترجیح دیتے ہیں۔ (افسوس) وہ کسی کے سامنے جواب دہ نہیں۔ جہاں تک مقدمہ ہذا کا تعلق ہے، دونوں ملزمان نے نہایت ہی اونچی اور بلند آواز میں، نہ صرف تحریری طور پر بلکہ زیر دفعہ 342 مجموعہ ضابطہ فوجداری بیانات قلمبند کراتے ہوئے اور عدالت کی طرف سے استفسار کرنے پر بھی ، ریاض گوہر شاہی کو اپنا خدا اقرار دیا اور کہا کہ ان کا ایمان ہے کہ ریاض گوہر شاہی نہ صرف اللہ تعالیٰ سے برتر ہے اور اس کائنات میں ہر چیز کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا بھی خالق ہے (نعوذ باللہ من ذلک)۔ ثبوت کے طور پر پیش کی گئی دستاویزات کے مطابق ان کے کلماتِ کفر، درج ذیل ہیں:

❑ ''موسیٰ آئے، موسیٰ کی تعلیم چلی۔ جب عیسیٰ آئے تو عیسےٰ کی تعلیم چلی، موسیٰ کی تعلیم چلی گئی۔ محمد آئے تو عیسیٰ کی تعلیم ختم ہوگئی۔ محمد کی تعلیم چلی، بالکل اسی طرح جب گوہر شاہی آئے تو محمد کا دین ختم ہوگیا، گوہر شاہی کا دین چلا۔ گوہر شاہی کو یاد رکھ، باقی سب بھول جا۔...... کعبہ اب ہمارا طواف کرتا ہے۔ تمہارا اللہ اور حضور پاک ملنے کو ترستے ہیں۔ میں لیاقت یہ کہتا ہوں گوہر شاہی تو گوہر شاہی ہے، اس کا پیشاب پوری کائنات سے افضل ہے۔...... میں گوہر شاہی والا ہوں۔ جو یہ کہے کہ وہ مسلمان ہے یا اللہ کو مانتا ہے، اس پر لعنت ہے۔ چھڈ دے چھڈ دے، اللہ محمد نوں، گوہر شاہی دی پوجا کر۔ میں گوہر شاہی کے در کا کتا ہوں۔ سب سے افضل ذکر ریاض، ریاض ہے'' (ریاض گوہر شاہی)...... میں نے دیکھا کہ اس کے ایک پاؤں پہ اللہ دوسرے پاؤں پہ...... ہے۔ (نعوذ باللہ)...... میں اس کا پیشاب پینے کو ترس رہا ہوں۔ ریاض گوہر شاہی خداؤں کا

خدا ہے۔ اللہ اور محمد اس کو ملنے کے لیے ترس رہے ہیں۔...... ریاض گوہر شاہی میرا خالق، مالک اعلیٰ رب، دوزخ، جنت، اماں، باپ، سب کچھ وہی ہے۔ اسی عقیدہ کی وجہ سے میں نے اپنی بیگم کو طلاق دی۔ دستخط عمر دراز۔"

دستخط انگریزی عمر دراز ملزم، بحروف اردو مورخہ 18 مارچ 2004ء

میں نے خود دیکھا گوہر شاہی کے ایک پاؤں تلے اللہ اور دوسرے پاؤں تلے ......لکھا ہوا ہے۔ (نعوذ باللہ)

دستخط انگریزی لیاقت ملزم، بحروف اردو مورخہ 18 مارچ 2004ء

محترم جج صاحب نے ملزمان کو سزا سناتے ہوئے اپنے فیصلہ میں مزید لکھا:

❑ "مندرجہ بالا قرآنی احکام کے علاوہ موضوع کے متعلق آیات مبارکہ کے علاوہ ملک کے مروجہ قانون کی روشنی میں، مقدمہ کے منفرد حالات میں، دونوں ملزمان کے رویوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھے کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوتی کہ وہ کسی رعایت کے مستحق نہیں۔ وہ نہ صرف دفعہ 295-C تعزیرات پاکستان کے تحت مجرم قرار پائے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ، حضور نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کے منکر بھی ہیں۔ انہوں نے براہ راست اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم ﷺ کے پاک نام کی بے حرمتی کی ہے اور انہوں نے ایک عام شخص ریاض گوہر شاہی کو ان پر برتری دی ہے۔ (نعوذ باللہ) انہوں نے فساد فی الارض پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اور عمومی طور پر مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ میں نے افسوس کے ساتھ یہ بھی محسوس کیا ہے کہ اس قسم کے لوگ دین اسلام کو نقصان پہنچانے کے لیے ایک نئے عقیدے کو پھیلانے کے لیے فعال ہیں کیونکہ میں انہوں نے واضح طور پر اپنے مرکز کا پتا گوجرہ آستانہ ریاض گوہر شاہی دیا ہے لیکن ان کی مذموم سرگرمیوں کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا جو اسلام کے لیے ایٹم بم سے کم نہیں۔ چنانچہ بہتر یہی ہے کہ برائی کو ابھرنے سے پہلے ختم کر دیا جائے۔ اس لیے دونوں ملزمان لیاقت علی اور عمر دراز کو زیر دفعہ 295-C تعزیرات پاکستان، مجرم ٹھہرایا جاتا ہے اور ان کے لیے سزائے موت تجویز کی جاتی ہے۔"

یہ فیصلہ اس قدر فکر انگیز اور پر اثر ہے کہ اسے پڑھتے ہوئے میں اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا اور کافی دیر تک اس بات پر اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار اور آنسو بہاتا رہا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں کائنات کے خالق و مالک اللہ تعالیٰ کی توہین کرنے پر تعزیرات پاکستان میں کوئی سزا موجود نہیں۔دعا ہے کہ ایسا ایمان پرور فیصلہ لکھنے پر اللہ رب العزت، جج صاحب کو دنیا اور آخرت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔اس فیصلہ کی نقل مجاہد ختم نبوت مولانا غلام حسین صاحب نے مہیا کی، اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔(آمین) اس کیس میں ان کی خدمات قابل صد ستائش تھیں۔

17 ستمبر 2015ء کو لاہور ہائی کورٹ کے دو معزز جج صاحبان جناب جسٹس عبدالسمیع خان اور جناب جسٹس جیمز جوزف نے سیشن کورٹ کی طرف سے دی گئی ملزمان کی سزا کو بحال رکھا۔اس اہم فیصلہ کا اُردو ترجمہ بھی اِس کے ساتھ ہی دیا جا رہا ہے۔

خاکپائے مجاہدین تحفظ ناموس رسالت ﷺ

محمد متین خالد

لاہور

بعدالت جناب ریاض الحسن علوی، سیشن جج، جھنگ

ابتدائی معلومات

سیشن کیس نمبر	:	66/2006
سیشن مقدمہ نمبر	:	08/2009
ایف آئی آر نمبر	:	166 بتاریخ 21 مارچ 2006ء
پولیس سٹیشن	:	صدر جھنگ
بجرم	:	زیر دفعہ تعزیرات پاکستان 295-C

سرکار

بنام

-1 لیاقت علی، عمر 33 سال

-2 عمر دراز، عمر 32 سال۔

دونوں کی ولدیت محمد رمضان، ذات کھوکھر، ساکن بیگ کالونی، جھنگ صدر

(ملزمان)

وکیل منجانب سرکار: سلیم بٹ ایڈووکیٹ

وکیل منجانب ملزم: نوید بھٹی ایڈووکیٹ

تاریخ فیصلہ: 27 مارچ 2009ء

فیصلہ

جناب ریاض الحسن علوی، سیشن جج، جھنگ

ملزمان لیاقت علی اور عمر دراز کے خلاف پولیس سٹیشن صدر جھنگ میں مورخہ 21 مارچ 2006ء کو ایف آئی آر نمبر 166، زیر دفعہ 295-C تعزیرات پاکستان جو کہ حافظ غلام حسین (گواہِ استغاثہ نمبر 1) کی مدعیت میں درج کی گئی اور اس کا چالان پولیس نے مقدمہ چلائے جانے کے لیے عدالت میں پیش کیا۔

-2 غیر ضروری تفصیلات سے احتراز کرتے ہوئے، استغاثہ کی کہانی جو شکایت ر درخواست(Exh.PA) سے معلوم ہوتی ہے، یہ ہے کہ مورخہ 17-04-2006 کو ناظم جامع عثمانیہ ابوبکر، ڈاکٹر ملازم حسین اور احمد نواز، گواہانِ استغاثہ، مدعی ملازم حسین کے گھر گئے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ خالدہ سعید دختر محمد سعید کی شادی، ملزم عمر داز سے تین سال قبل ہوئی۔ عمر دراز نے تین چار ماہ پہلے اللہ تعالیٰ اور حضور نبی اکرم ﷺ کے متعلق قابل اعتراض الفاظ بولنے شروع کر دیے۔ اس نے ریاض احمد گوہر شاہی نامی ایک شخص کو اپنا خدا قرار دیا۔ عمر دراز کی بیوی نے اسے اس گستاخانہ اور اہانت آمیز فعل سے منع کیا۔ اس پر جھگڑا اُٹھ کھڑا ہوا اور عمر دراز نے مورخہ 13 مارچ 2008ء کو اپنی بیوی خالدہ سعید کو طلاق دے دی۔ طلاق نامے میں عمر دراز نے خاص طور پر یہ ذکر کیا کہ اس نے اپنا مذہب تبدیل کر لیا ہے۔ خالدہ سعید کے جہیز کی چیزیں واپس کر دی گئیں اور ان چیزوں میں سے، ملزم لیاقت کی طرف سے لکھا گیا ایک خط بھی برآمد ہوا جو انتہائی قابل اعتراض تھا، جس میں اس نے لکھا تھا کہ گوہر شاہی کے ظہور کے بعد حضرت محمد ﷺ کا دین ختم ہو چکا ہے۔ اس نے اللہ تعالیٰ کے بجائے ذکرِ ریاض کا دعویٰ کیا۔ اس

نے مزید شرمناک (نعوذ باللہ من ذالک) طریقے سے لکھا کہ ریاض گوہر شاہی کے ایک پاؤں کے نیچے، لفظ اللہ ہے اور دوسرے پاؤں کے نیچے لفظ محمد ہے۔ اس نے مزید زور دیا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بجائے ریاض گوہر شاہی کی عبادت کی جائے۔ مورخہ 18 مارچ 2006ء کو 11.00 بجے صبح ملازم حسین اور احمد نواز، گواہانِ استغاثہ کی معیت میں مدعی نے ملزمان، لیاقت اور عمر دراز سے رابطہ کیا۔ انہوں نے ملزمان سے خطوط (Exh.PE) اور (Exh.PF) کے متعلق استفسار کیا جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ دونوں نے (Exh.PE) اور (Exh.PF) کی معقولیت اور درست ہونے کی تصدیق کی۔ ایک فوٹوسٹیٹ، جو لیاقت کی لکھائی میں تھی، اس کے روبرو لائی گئی۔ اس نے اس پر دستخط کیے اور اس کے اصل ہونے کی توثیق کی۔ متذکرہ دستاویزات، شکایت (Exh.PA) کے ہمراہ پولیس کے روبرو پیش کی گئیں جن کی بنیاد پر ایک رسمی ایف آئی آر (Exh.PA/1) درج کی گئی۔ مقدمہ کے اندراج کے بعد، اس کی تفتیش مرزا غفار بیگ، ایس پی (انوسٹی گیشن) نے کی۔ اس نے جائے وقوعہ کا دورہ کیا، اس کا معائنہ کیا اور جائے وقوعہ کا نقشہ (Exh.PC) تیار کیا۔ گواہانِ استغاثہ کے بیانات، زیر دفعہ 161 مجموعہ ضابطہ فوجداری، قلمبند کیے گئے۔ دونوں ملزمان کو اسی دن گرفتار کر لیا گیا۔ مورخہ 22 مارچ 2006ء کو اس نے ملزمان کی لکھائی اور دستخطوں کے نمونوں کی دستاویزات کے ساتھ تقابل کے لیے درخواست (Exh.PD) گزاری جسے مدعی نے پیش کیا تھا۔ تفتیش مکمل کی گئی۔ دونوں ملزمان جرم کے مرتکب پائے گئے اور ان کے خلاف چالان عدالت میں پیش کر دیا گیا۔ قانونی رسمی کارروائیوں کی تکمیل کے بعد، زیر دفعہ 295-C تعزیرات پاکستان، ملزمان کے خلاف علیحدہ علیحدہ فرد جرم عائد کی گئی جس پر انہوں نے صحت جرم سے انکار کیا اور مقدمہ کی سماعت کی استدعا کی۔

-3 ملزمان کے جرم کو ثابت کرنے کی خاطر، گواہانِ استغاثہ کو عدالت میں طلب کیا گیا۔

گواہِ استغاثہ نمبر 1، حافظ غلام حسین

اس نے استغاثہ کی کہانی کی تصدیق کی ہے جو شکایت/ درخواست

(Exh.PA) میں بیان کی گئی مقدمہ کی شکایت کے عین مطابق ہے، جس کی تفصیلات پہلے ہی اوپر بیان کی جا چکی ہیں۔ اس نے اس حقیقت کی توثیق کی کہ ملزمان کی تحریریں (Exh.PE) سے (Exh.PH) تک ملزمان کے روبرو پیش کی گئیں اور انہوں نے ان کی تصدیق کی جو ریکارڈ پر دستیاب ہیں۔ اس نے خاص طور پر بتایا کہ دونوں ملزمان نے اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد ﷺ کے نام کی بے حرمتی کی۔ اس پر جرح کی گئی۔ وہ دونوں ملزمان، عمر دراز اور لیاقت کو مقدمہ ہذا کے اندراج سے قبل ہی ذاتی طور پر جانتا تھا۔ لوگوں نے اسے بتایا کہ دونوں ملزمان، لیاقت اور عمر دراز، ریاض احمد گوہر شاہی کے پیروکار ہیں۔ ڈاکٹر ملازم حسین اور احمد نواز گواہانِ استغاثہ نے اسے ملزمان عمر دراز اور لیاقت کے (باطل) عقیدے اور ان کے قابل اعتراض بیان کے علاوہ خالدہ سعید اور ملزم عمر دراز کے جھگڑے متعلق بھی بتایا۔ جب عمر دراز نے اپنی بیوی خالدہ سعید کو طلاق دے دی تو تمام حقائق واضح طور پر سامنے آگئے۔ وہ ملزمان عمر دراز اور لیاقت کی لکھائی نہیں پہچان سکا، تاہم، وہ ملزم لیاقت کے دستخط کو پہچان سکتا تھا جو اس کی موجودگی میں چٹھیوں (Exh.PF/4) اور (Exh.PF/5) پر کیے گئے۔ ڈاکٹر ملازم حسین نے اس کے سامنے چٹھی پیش کی اور اسے بتایا کہ یہ چٹھی لیاقت نے لکھی ہے۔ اس چٹھی کی بنیاد پر ڈاکٹر ملازم حسین نے اسے ملزمان کے رویے کے متعلق بھی بتایا۔ مورخہ 18 مارچ 2006ء کو اس نے گواہانِ استغاثہ کی معیت میں ملزمان لیاقت اور عمر دراز کی دکانوں پر حقائق کی توثیق کی۔ اس نے اس امر کی تردید کی کہ ملزمان نے اس کے روبرو کسی لکھائی کو تسلیم نہیں کیا۔ یہ امر بھی دلچسپ ہے دونوں ملزمان نے اپنے عقیدے کا اظہار اس کے سامنے نہیں کیا۔ اس نے انکار کیا کہ اس نے جھوٹا بیان دیا۔ اس نے اس امر کی بھی تردید کی کہ اس نے چٹھی پر لیاقت کے جعلی دستخط کیے۔ گواہِ استغاثہ نمبر 1 نے مورخہ 13 مارچ 2006ء کو ایک ضمنی بیان دیا جس کے مطابق مورخہ 21 مارچ 2006ء کو اس نے تفتیشی افسر کے روبرو 4 دستاویزات پیش کیں جو بمطابق ریکوری میمو (Exh.PE) تحویل میں لے لی گئیں۔ دستاویز، پولیتھین کے کاغذ میں ملفوف تھی

جسے ملزم لیاقت علی نے لکھا تھا، اور وہ(Exh.PE) ہے۔ قابل اعتراض حصے (Exh.PE/1) اور(Exh.PE/2) ہیں۔ملزم لیاقت کی لکھائی میں دوسری دستاویز (Exh.PF) ہے۔ملزم لیاقت علی کے دستخط(Exh.PF/1) ہیں اور گستاخانہ اوراہانت آمیزالفاظ(Exh.PF/2) ہیں۔فوٹو کاپی مع ملزم لیاقت کے دستخط (Exh.PF/3) ہیں۔ انگریزی میں دستخط(Exh.PF/4) اور اردو میں دستخط (Exh.PF/5) ہیں۔ عمردراز کی لکھی دستاویز(Exh.PG) اور اس کے دستخط (Exh.PG/1) ہیں۔ طلاق نامہ کی فوٹو کاپی(Exh.PH) اورعمردراز کے دستخط(Exh.PH/1) ہیں۔گواہانِ استغاثہ نے ملزمان سے ملاقات کی اورمندرجہ بالادستاویزات کے متعلق استفسارکیا۔ملزم لیاقت نے اعتراف کیا کہ(Exh.PE) اس کی لکھائی ہے جس پراس کے دستخط ہیں۔اسی طرح(Exh.PF) بھی اس کی لکھائی میں ہے۔ملزم عمردراز نے اعتراف کیا کہ تحریر(Exh.PG)اس نے لکھی ہے جس پراس کے دستخط ہیں۔(Exh.PH) کی املاملزم لیاقت نےلکھائی جس پراس کے دستخط ہیں۔ یہ تمام دستاویزات، تفتیشی افسرنے بمطابق ریکوری میمو(Exh.PD) اپنی تحویل میں لے لیں جس پراس کے تصدیقی دستخط ثبت ہیں۔ملزمان کوگواہ پرجرح کاموقع مہیا کیا گیالیکن انہوں نے اس موقع سے فائدہ اٹھانے سے انکارکردیا۔

گواہِ استغاثہ نمبر2، ملازم حسین

اس نے استغاثہ کی کہانی کی توثیق کی۔دستاویزات، تفتیشی افسرکے روبروپیش کی گئیں جو بمطابق ریکوری میمو(Exh.PB) تحویل میں لے لی گئیں جس کی اس نے تصدیق کی۔ اس پرجرح کی گئی۔دونوں ملزمان اس کے ہمسائے ہیں اوروہ انہیں ذاتی طور پر جانتا ہے۔ وہ ملزمان لیاقت اورعمردراز کی لکھائی پہچان نہ سکا۔وہ لیاقت کے دستخطوں کوپہچان سکتا تھا جواس نے چٹھی پرکیے تھے۔اس نے اس امرکی تردید کی کہ عمردراز کی طرف سے اپنی بیوی خالدہ سعید کوطلاق دینے کے بعدانہوں نے ملزمان کے خلاف ایک جھوٹی کہانی گھڑی۔ معاملے کی حقیقت یہ ہے کہ طلاق کی وجہ،ملزم عمردراز کی

طرف سے اللہ تعالیٰ اور حضور نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کے خلاف گستاخانہ اوراہانت آمیزالفاظ تھے۔اس نے انکارکیا کہ ملزم لیاقت نے کسی بھی تحریر پراپنے دستخط نہیں کیے۔اس نے اس امر سے انکارکیا کہ ملزمان لیاقت اورعمردراز نے ان کی موجودگی میں کسی چٹھی سے انکارنہیں کیا اوراس کی موجودگی میں کسی بھی دستاویز پردستخط کیے۔اس نے انکارکیا کہ اس نے جھوٹی گواہی دی۔

گواہِ استغاثہ نمبر 3،محمد سعید

اس نے گواہی دی ہے کہ خالدہ سعید،اس کی اکلوتی بیٹی ہے،جس کی شادی عمر دراز سے ہوئی تھی۔وہ دوتین برس ہنسی خوشی زندگی بسر کرتے رہے۔جب ملزم لیاقت،عمر دراز کے ساتھ رہنے کے لیے آیا،اس نے کہنا شروع کیا کہ ریاض گوہرشاہی اس کا اللہ (رب) ہے۔اس نے عمردراز کوبھی تبلیغ کی جس نے ملزم لیاقت کا عقیدہ اپنالیا۔عمردراز کی بیوی خالدہ سعید نے اس قسم کے کلمات بولنے سے منع کیا۔اس پر جھگڑااٹھ کھڑا ہوا۔ بالآخر،عمردراز نے گواہِ استغاثہ نمبر 3 کی بیٹی خالدہ سعیدکوطلاق دے دی۔طلاق نامہ میں،عمردراز نے اللہ تعالیٰ اور حضور نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کے خلاف گستاخانہ اور اہانت آمیز الفاظ کہے۔جب جہیز کی کچھ چیزیں واپس کی گئیں تو ان چیزوں میں ایک خط برآمد ہوا جو اللہ تعالیٰ اور حضور نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کے خلاف بے حرمتی کے الفاظ پر مشتمل تھا۔متذکرہ خط میں، یہ لکھا تھا کہ ریاض گوہرشاہی کے ایک پاؤں پر اللہ تعالیٰ کا نام کندہ ہے اور دوسرے پاؤں پر حضور نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کا نام کندہ ہے (نعوذ باللہ)۔متذکرہ خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ ریاض گوہرشاہی کا ذکر کیا جائے اور اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم ﷺ کا ذکر ترک کر دیا جائے۔اس پر جرح کی گئی۔ملزم عمر دراز سے اس کی بیٹی کی شادی سے بیس پچیس برس پہلے وہ دونوں ملزمان کو جانتا تھا۔عمردراز سے اس کی بیٹی کی شادی کے وقت،اس کے والدین اور بہنیں بھی اس کے ساتھ آئیں تھیں۔ ملزم لیاقت، گزشتہ دس پندرہ برس سے ریاض گوہرشاہی کے ساتھ رہ رہا تھا۔متنازعہ چٹھی،اس کی موجودگی میں آہنی سٹینڈ میں سے برآمد ہوئی۔چٹھی میں دونوں ملزمان کے

نام شامل تھے۔ اس نے متذکرہ چٹھی، حافظ غلام حسین، گواہِ استغاثہ نمبر 1 کے حوالے کر دی۔اس کی بیٹی خالدہ سعید کی طلاق کے بعد مقدمہ درج کیا گیا۔طلاق نامہ کی فوٹو کاپی اسے دستی دی گئی۔اس نے اس امر سے انکار کیا کہ ملزم نے اللہ تعالیٰ اور حضور نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کے خلاف گستاخانہ اوراہانت آمیز الفاظ کبھی نہیں بولے۔اس نے اس حقیقت سے انکار کیا کہ اس نے اپنی بیٹی کی طلاق کے باعث ہی جھوٹا بیان دیا۔

گواہِ استغاثہ نمبر 4، رحمت اللہ، اے ایس آئی

اس نے گواہی دی کہ مورخہ 21 مارچ 2006ء کو اسے پولیس سٹیشن صدر جھنگ میں ڈیوٹی افسر تعینات کیا گیا تھا اور تحریری درخواست اس پولیس سٹیشن میں بذریعہ عبداللطیف کانسٹیبل، موصول ہوئی، جس کی بنیاد پر اس نے بغیر کسی کمی بیشی کے رسمی ایف آئی آر (Exh.PA/1) درج کی۔اس پر جرح نہیں کی گئی۔

گواہِ استغاثہ نمبر 5، غلام حسین، ڈی ایس پی

اس نے گواہی دی کہ مورخہ 21 مارچ 2006ء کو وہ پولیس سٹیشن، صدر، جھنگ میں انسپکٹر/ ایس ایچ او، تعینات تھا۔ وہ کچہری روڈ، جھنگ میں اپنے ماتحتوں کے ساتھ موجود تھا، جہاں مدعی، حافظ غلام حسین اور ملازم حسین، اس کے روبرو پیش ہوئے جنہوں نے ایک درخواست (Exh.PA) اور طلاق نامہ کی فوٹو کاپی، پیش کی۔ اس نے ڈی پی او جھنگ کو مطلع کیا۔ درخواست کے مندرجات سے زیرِدفعہ 295-C تعزیرات پاکستان، جرم اخذ کیا گیا۔ اس نے عبداللطیف، ہیڈ کلرک کے ذریعے یہ درخواست، اندراج مقدمہ کے لیے بھجوا دی۔اس پر جرح نہیں کی گئی۔

گواہِ استغاثہ نمبر 6، مرزا غفار بیگ، ایس پی (انویسٹی گیشن)

اس نے اپنی تفتیش کی تصدیق کی جس کی تفصیلات پہلے ہی بیان کی جا چکی ہیں۔اس پر جرح کی گئی۔اس نے جائے وقوعہ کا دورہ مورخہ 21 مارچ 2006ء کو 4 بجے شام کو کیا۔ جائے وقوعہ کا نقشہ (Exh.PC)، اس کے ریڈر مختار احمد ایس آئی نے تیار کیا اور اس پر اس نے دستخط کیے۔کیس ڈائری نمبر 1 بتاریخ 21 مارچ 2006ء

بھی متذکرہ ریڈر کے ہاتھ میں تھا۔ گواہانِ استغاثہ کے بیانات بھی متذکرہ ریڈر نے زیردفعہ 161 مجموعہ ضابطہ فوجداری، قلمبند کیے۔ اس نے خالدہ سعید کا بیان قلمبند نہیں کیا۔ اس سے طلاق کے متعلق تفتیش نہیں کی گئی۔ اس نے ملزمان کو واقعی مجرم پایا کیونکہ انہوں نے متنازعہ دستاویزت تحریر کرنے اور دستخط کرنے کے ذریعے اعتراف کیا۔

عدالتی گواہ، خالدہ سعید

ملزم عمردراز کی سابقہ بیوی، خالدہ سعید کا بیان بطور عدالتی گواہ قلمبند کیا گیا۔ اس نے بتایا کہ تقریباً پانچ برس پہلے اس کی شادی عدالت میں حاضر ملزم عمردراز سے ہوئی تھی جو کہتا تھا کہ گوہرشاہی اس کا خدا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو تسلیم نہیں کرتا تھا۔ اس پر، اس کا اپنے خاوند، عمردراز کے ساتھ جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا، جس نے اسے بھی قرآن مقدس پڑھنے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنے سے منع کیا۔ عدالت میں حاضر ملزمان، عمردراز اور لیاقت، حضرت محمد ﷺ کے بھی منکر تھے۔ دونوں کھلے عام کہتے ہیں کہ ان کا خدا، گوہرشاہی ہے۔ دونوں (نعوذ باللہ) کہا کرتے تھے کہ گوہرشاہی کے ایک پاؤں کے تلوے پر اللہ لکھا ہوا ہے اور دوسرے پاؤں کے تلوے پر محمد لکھا ہوا ہے۔ دونوں ملزمان یہ کہتے تھے کہ عیدالاضحیٰ پر کتے کی قربانی کرنی چاہیے۔ اس نے انہیں منع کیا۔ عمردراز نے اس کو مارا پیٹا، اسے گھر سے نکال دیا اور اسے طلاق دے دی۔ اس پر ملزم کی طرف سے جرح کی گئی۔ وہ ملزم کے عقیدے اور اس کے گستاخانہ اور اہانت آمیز الفاظ کے متعلق اپنے والدین کو بتایا کرتی تھی۔ اس کے والد نے ملزم کو حضور نبی اکرم حضرت محمد ﷺ اور اللہ تعالیٰ کے خلاف گستاخانہ اور اہانت آمیز الفاظ بولنے سے منع کیا۔ اس نے انکار کیا کہ دونوں ملزمان نے کبھی بھی اللہ تعالیٰ اور حضور نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کے خلاف گستاخانہ اور اہانت آمیز الفاظ نہیں کہے۔ اس نے متذکرہ الفاظ کے متعلق پولیس کو مطلع نہیں کیا۔ اس نے تردید کی کہ اس کی طرف سے ملزم کے خلاف جھوٹے الزامات عائد کیے گئے ہیں اور یہ کہانی جھوٹی ہے۔

-4 استغاثہ کی گواہی مکمل ہونے کے بعد، ملزمان کے بیانات زیردفعہ 342 مجموعہ

ضابطہ فوجداری ،قلمبند کیے گئے۔ ملزمان پر الگ سے استغاثہ کا مقدمہ اور دستاویزات (Exh.PE) تا(Exh.PH)، جن کا تعلق ان سے تھا، بھی الگ سے ان کے روبرو پیش کی گئیں۔ انہوں نے دستاویزات کی جائز حیثیت کا اعتراف کیا، جو ان کی لکھائی میں تھیں اور ان پر ان کے دستخط بھی تھے۔ انہوں نے اپنے دفاع میں زیر دفعہ (2)340 مجموعہ ضابطہ فوجداری، حلفیہ بیانات قلمبند کرانے سے انکار کر دیا بلکہ اس کے بجائے انہوں نے استغاثہ کی کہانی کو سچ تسلیم کر لیا۔ انہوں نے اپنا موقف (عقیدہ و نظریات) تبدیل کرنے سے انکار کر دیا جسے اوپر زبانی کے علاوہ استغاثہ کی دستاویزی گواہی کے طور پر بیان کیا گیا۔ یہ کسی بھی طرح انکار کا معاملہ نہیں تھا۔

-5 تمام دلائل سماعت کیے گئے، ریکارڈ کا جائزہ لیا گیا۔

-6 ملزم کی طرف سے، یہ دلیل دی گئی ہے کہ ان کا اپنا موقف جو کچھ بھی ہے، لیکن انہوں نے نبی اکرم ﷺ اور اللہ تعالیٰ کے خلاف کسی بھی قسم کی بے حرمتی کا مظاہرہ نہیں کیا، اس لیے وہ زیر دفعہ 295-C تعزیرات پاکستان، جرم کے مرتکب نہیں ہوئے ہیں جو اس کے اوپر لاگو ہوتا ہے جب کوئی حضور نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کے خلاف کسی بھی قسم کے گستاخانہ اور اہانت آمیز الفاظ بولتا ہے۔

-7 استغاثہ کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ ملزمان نے نہ صرف حضور نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کے خلاف گستاخانہ اور اہانت آمیز الفاظ کہے بلکہ لکھائی کے ذریعے براہ راست اللہ تعالیٰ کے خلاف بھی گستاخانہ اور اہانت آمیز الفاظ کہے۔ اس لیے وہ اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کے متعلق شرمناک الفاظ پر شرمندہ نہیں، بلکہ انہوں نے مسلمانوں کے جذبات مجروح کیے۔ کوئی بھی شخص جو ملزمان کے عقائد اور ان تحریروں کو جانتا ہو جو (عدالت میں) بطور ثبوت پیش کی گئیں، وہ اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ انہوں نے اپنے عقیدے کے ذریعے فساد فی الارض کے دروازے کھول دیے، جو انہوں نے اپنی تحریروں میں لکھے / دکھائے، جنہیں بطور (Exh.PE) تا(Exh.PH) پیش کیا گیا ہے۔ انہوں نے نبی اکرم حضرت محمد ﷺ اور اللہ تعالیٰ کے پاک نام کی توہین کی ہے،

اس لیے وہ کسی رعایت کے مستحق نہیں۔

-8 دورانِ مقدمہ، بطور حفاظتی تدبیر، ملزمان کے عقیدہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کا طبی معائنہ کرایا گیا اور ڈاکٹروں نے رپورٹ پیش کی کہ وہ ذہنی طور پر بالکل تندرست اور صحت مند ہیں۔ انہیں کوئی ذہنی عارضہ لاحق نہیں۔

-9 مقدمہ کے حقائق کے ضمن میں مزید پیش رفت سے قبل، میں دفعہ 295-C، تعزیرات پاکستان کی شق کی طرف آتا ہوں۔ دفعہ 295-C یوں ہے:

''جو شخص بذریعہ الفاظ زبانی تحریری یا اعلانیہ، اشارتاً یا کنایتاً، بالواسطہ یا بلاواسطہ، بہتان تراشی کرے یا رسول کریم حضرت محمد ﷺ کے پاک نام کی بے حرمتی کرے، اسے سزائے موت دی جائے گی۔''

قانون کی متذکرہ شق کا تعلق حضور نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کے متعلق گستاخانہ اور اہانت آمیز الفاظ سے ہے۔ ملک کے تعزیری قانون میں اس امر کی کوئی گنجائش نہیں کہ اس شخص کو سزا دی جائے جو اس کائنات کے خالق (اللہ تعالیٰ) کے متعلق گستاخانہ اور اہانت آمیز الفاظ کہے، جو حضرت محمد ﷺ کا بھی خالق ہے۔ قانون سازوں کو اس سقم کی طرف بھی توجہ دینی چاہیے۔ مقدمہ ہذا میں، دونوں ملزمان نے نبی اکرم ﷺ کے بجائے اللہ تعالیٰ کے متعلق بہ آواز بلند گستاخانہ اور اہانت آمیز الفاظ کہے۔ یہ امر میری ہڈیوں کے گودے میں سرد لہر دوڑا دیتا ہے کہ اس قسم کے لوگوں کے لیے قانون میں کوئی سزا نہیں جو نہایت ہی بے باک انداز میں اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کے بجائے کسی انسان کو ترجیح دیتے ہیں۔ (افسوس) وہ کسی کے سامنے جواب دہ نہیں۔ جہاں تک مقدمہ ہذا کا تعلق ہے، دونوں ملزمان نے نہایت ہی اونچی اور بلند آواز میں، نہ صرف تحریری طور پر بلکہ زیر دفعہ 342 مجموعہ ضابطہ فوجداری بیانات قلمبند کراتے ہوئے اور عدالت کی طرف سے استفسار کرنے پر بھی، ریاض گوہر شاہی کو اپنا خدا قرار دیا اور ان کا ایمان ہے کہ ریاض گوہر شاہی نہ صرف اللہ تعالیٰ سے برتر ہے اور اس کائنات میں ہر چیز کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا بھی خالق ہے (نعوذ باللہ من ذلک)۔ ثبوت کے طور پر پیش کی گئی دستاویزات

کے مطابق ان کے کلماتِ کفر، درج ذیل ہیں:

(Exh.PE)': ''موسیٰ آئے، موسیٰ کی تعلیم چلی۔ جب عیسیٰ آئے تو عیسےٰ کی تعلیم چلی، موسیٰ کی تعلیم چلی گئی۔ محمد آئے تو عیسیٰ کی تعلیم ختم ہوگئی۔ محمد کی تعلیم چلی، بالکل اسی طرح جب گوہرشاہی آئے تو محمد کا دین ختم ہوگیا، گوہرشاہی کا دین چلا۔ گوہرشاہی کو یاد رکھ، باقی سب بھول جا۔ کعبہ اب ہمارا طواف کرتا ہے۔ تمہارا اللہ اور حضور پاک ملنے کو ترستے ہیں۔ میں لیاقت یہ کہتا ہوں گوہرشاہی تو گوہرشاہی ہے، اس کا پیشاب پوری کائنات سے افضل ہے۔''

میں گوہرشاہی والا ہوں۔ جو یہ کہے کہ وہ مسلمان ہے یا اللہ کو مانتا ہے، اس پر لعنت ہے۔ چھڈ دے چھڈ دے، اللہ محمد نوں، گوہرشاہی دی پوجا کر۔ میں گوہرشاہی کے در کا کتا ہوں۔ سب سے افضل ذکر ریاض، ریاض ہے'' (ریاض گوہرشاہی)

(Exh.PF/2): ''میں نے دیکھا کہ اس کے ایک پاؤں پہ اللہ، دوسرے پاؤں پہ محمد ہے۔ (نعوذ باللہ)۔

میں اس کا پیشاب پینے کو ترس رہا ہوں۔ ریاض گوہرشاہی خداؤں کا خدا ہے۔ اللہ اور محمد اس کو ملنے کے لیے ترس رہے ہیں۔'' دستخط انگریزی (Exh.PF/1)

(Exh.PF/3): میں نے خود دیکھا گوہرشاہی کے ایک پاؤں تلے اللہ اور دوسرے پاؤں تلے محمد لکھا ہوا ہے۔ (نعوذ باللہ)

(Exh.PF/4): دستخط انگریزی لیاقت ملزم (Exh.PF/5)، بحروف اردو مورخہ 18 مارچ 2004ء

(Exh.PG): ریاض گوہرشاہی میرا خالق، مالک اعلیٰ رب، دوزخ، جنت، اماں، باپ، سب کچھ وہی ہے۔ اسی عقیدہ کی وجہ سے میں نے اپنی بیگم کو طلاق دی۔ دستخط عمر دراز (Exh.PG/1)''

معاملے کی تہہ تک پہنچنے کے لیے اور ملزمان کے متعلق فیصلہ کرنے کے لیے، مقدمہ ہذا میں قرآنی حوالے بہت ضروری ہیں۔

پارہ 6،سورہ المائدہ،آیت 33

❑ **انما جزاؤا الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا اویصلبوا او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض ذلک لھم خزی فی الدنیا ولھم فی الاخرۃ عذاب عظیم.**

ترجمہ: ''بلاشبہ سزا ان لوگوں کی جو جنگ کرتے ہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور کوشش کرتے ہیں زمین میں فساد برپا کرنے کی یہ ہے کہ انہیں (چن چن کر) قتل کیا جائے یا سولی دیا جائے یا کاٹے جائیں ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں مختلف طرفوں سے یا جلا وطن کردیے جائیں یہ تو ان کے لیے رسوائی ہے دنیا میں اور ان کے لیے آخرت میں اس سے بھی بڑی سزا ہے''۔

جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ یا نبی اکرم ﷺ سے کسی کو برتر قرار دیتا ہے، یہ سمجھا جائے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر ﷺ کے ساتھ جنگ کررہا ہے اور وہ سولی پر چڑھائے جانے کا مستحق ہے۔

پارہ 22،سورہ الاحزاب،آیت 57

❑ **ان الذین یؤذون اللّٰہ ورسولہ لعنھم اللّٰہ فی الدنیا والاخرۃ واعدلھم عذابا مھینا.**

ترجمہ: ''بے شک جو لوگ ایذا پہنچاتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو، اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت سے محروم کردیتا ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور اس نے تیار کر رکھا ہے ان کے لیے رسوا کن عذاب''۔

پارہ 26،سورہ الحجرت،آیت 2

❑ **یایھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون.**

ترجمہ: ''اے ایمان والو! نہ بلند کیا کرو اپنی آوازوں کو نبی کریم (ﷺ) کی آواز سے اور نہ زور سے آپ (ﷺ) کے ساتھ بات کیا کرو۔ جس طرح زور سے تم ایک

دوسرے سے باتیں کرتے ہو۔(اس بےادبی سے) کہیں ضائع نہ ہوجائیں تمہارے اعمال اور تمہیں خبر تک نہ ہو"۔

حاشیہ جلالین،202: حضور نبی کریم ﷺ کو اس طرح بلانا جس میں تعظیم نہ ہو، نہ ان کی (ظاہری) زندگی میں جائز تھا اور نہ ان ﷺ کی پردہ پوشی کے بعد جائز ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کو کم مرتبہ جانا، پس وہ کافر ہے اور دنیا و آخرت میں ملعون ہے۔

پارہ 28،سورہ حشر،آیت 04

❑ **ذلک بانهم شآقوا اللّٰه ورسوله ومن يشآق اللّٰه فان اللّٰه شديد العقاب.**

ترجمہ: "یہ سزا اس لیے دی گئی کہ انہوں نے مخالفت کی تھی اللہ اور اس کے رسول کی اور جو اللہ کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ عذاب دینے میں بڑا سخت ہے۔"

پارہ 28،سورہ مجادلہ،آیت 05

❑ **ان الذين يحآدون اللّٰه ورسوله كبتوا كما كبت الذين من قبلهم وقد انزلنآ ايت بينت وللكفرين عذاب مهين.**

ترجمہ: "بے شک جو لوگ مخالفت کر رہے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی، انہیں ذلیل کیا جائے گا جس طرح ذلیل کیے گئے وہ (مخالفین) جو ان سے پہلے تھے، اور بے شک ہم نے اتاری ہیں روشن آیتیں اور کفار کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔"

یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت دینے والا واجب القتل ہے۔ حضور ﷺ کو اذیت دینا، دراصل اللہ ہی کو اذیت دینا ہے۔

(الصارم المسلول از علامہ ابن تیمیہ اردو ترجمہ ص 62)

قرآن میں ہر جگہ لفظ یوذون النبی یا یوذون الرسول آیا ہے اور جب رسول اللہ ﷺ کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو اس میں ذات پیغمبر ناطق ہوجاتی ہے۔ منصب رسالت کو جھٹلانا درحقیقت پیغام الوہیت کا انکار ہے۔ جب کسی نے منصب رسالت پر

حملہ کیا تو اسے سزائے موت دی گئی کیونکہ منصب رسالت ذاتی جوہر نہ تھا، وہبی تھا۔
(تفسیر روح البیان، جلد نمبر 7 ص 237)

- نبی اور رسول سے بغض اور نفاق رکھنا صریح کفر ہے۔ جو شخص حضور ﷺ کی تنقیص شان کرے خواہ حقیقتاً خواہ مذاقاً، وہ شخص کافر ہو جائے گا۔

(الصارم المسلول ص 32-31)

- جو بھی شخص رسول اللہ ﷺ سے بغض رکھے، وہ مرتد ہو جاتا ہے۔

(فتح القدیر جلد 4، ص 407)

- جو رسول اللہ ﷺ کا گستاخ ہو، اسے نہیں چھوڑا جائے گا۔ ایسے مرتد شخص کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ (البحر الرائق جلد 5 ص 135)
- شاتم رسول کا ارتداد دوسرے ارتداد کی طرح نہیں ہوتا کیونکہ دیگر ارتداد انفرادی عمل ہوتے ہیں، اس میں کسی دوسرے کا حق متعلق نہیں ہوتا، اس لیے اس کی توبہ قابل قبول ہے مگر شاتم رسول ﷺ کا فرد مرتد ہوتا ہے کہ اس کا قتل لازم ہے۔ (تنقیح حامدیہ 2 ص 154)

حدیث مبارکہ:

- جو شخص (یعنی مسلمان) اپنا دین بدل لے، اسے قتل کر دو۔ (بخاری۔ مسلم)
- نبی اکرم ﷺ کی گستاخی کرنے والا شخص کافر ہے۔ اس کا حکم شریعت میں قتل ہے اور جو شخص اس شخص کے کفر اور عذاب میں شک کرے، وہ بھی کافر ہے۔

(فتاویٰ شامی جلد 3 ص 317)

-10 مندرجہ بالا قرآنی احکام کے علاوہ موضوع کے متعلق آیات مبارکہ کے علاوہ ملک کے مروجہ قانون کی روشنی میں، مقدمہ کے منفرد حالات میں، دونوں ملزمان کے رویوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھے کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوتی کہ وہ کسی رعایت کے مستحق ہیں۔ وہ نہ صرف دفعہ 295-C تعزیرات پاکستان کے تحت مجرم قرار پائے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ، حضور نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کے منکر بھی ہیں۔ انہوں نے براہ راست

اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم ﷺ کے پاک نام کی بے حرمتی کی ہے اور انہوں نے ایک عام شخص ریاض گوہر شاہی کو ان پر برتری دی ہے۔ (نعوذ باللہ) انہوں نے فساد فی الارض پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اور عمومی طور پر مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ میں نے افسوس کے ساتھ یہ بھی محسوس کیا ہے کہ اس قسم کے لوگ دین اسلام کو نقصان پہنچانے کے لیے ایک نئے عقیدے کو پھیلانے کے لیے فعال ہیں کیونکہ(Exh.PF) میں انہوں نے واضح طور پر اپنے مرکز کا پتا گوجرہ آستانہ ریاض گوہر شاہی دیا ہے لیکن ان کی مذموم سرگرمیوں کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا جو اسلام کے لیے ایٹم بم سے کم نہیں۔ چنانچہ بہتر یہی ہے کہ برائی کو ابھرنے سے پہلے ختم کر دیا جائے۔ اس لیے دونوں ملزمان لیاقت علی اور عمر دراز کو زیر دفعہ 295-C تعزیرات پاکستان، مجرم ٹھہرایا جاتا ہے اور ان کے لیے سزائے موت تجویز کی جاتی ہے۔ انہیں ان کی موت واقع ہونے تک گردن سے لٹکایا جائے جب تک موقع پر موجود ڈاکٹر ان کی موت کی تصدیق نہ کردے۔ تاہم سزائے موت پر عملدرآمد اس وقت تک ملتوی رہے گا جب تک معزز عدالت عالیہ، لاہور، اس فیصلے کی تصدیق نہیں کر دیتی۔ ان دونوں کو فی کس -/5,00,000 روپے جرمانہ بھی کیا جاتا ہے۔ جرمانہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں، انہیں فی کس مزید پانچ سال قید مشقت بھگتنی ہوگی۔ جرمانہ کی ادائیگی کی صورت میں اسے سرکاری خزانے میں جمع کرایا جائے۔ ملزمان تحویل میں ہیں۔ ان کو دی جانے والی سزائیں بھگتنے کے لیے واپس جیل بھیجا جا رہا ہے۔ سزائے موت کی توثیق کے لیے معزز عدالت عالیہ لاہور کو بھی درخواست بھیجی جائے۔ فائل مکمل کیے جانے کے بعد ریکارڈ روم میں محفوظ کی جائے۔

دستخط:
ریاض الحسن علوی
سیشن جج، جھنگ

تاریخ فیصلہ
27 مارچ 2009ء

لاہور ہائی کورٹ، لاہور

لیاقت علی بنام سرکار، ستمبر 2015ء

لاہور ہائی کورٹ، لاہور

لیاقت علی ودیگر بنام سرکار

ابتدائی معلومات

عنوان مقدمہ	:	لیاقت علی ودیگر بنام سرکار
مقدمہ قتل نمبر	:	152/2009
فوجداری اپیل نمبر	:	145-J/2009
تاریخ سماعت	:	17 ستمبر، 2015ء
تاریخ فیصلہ	:	17 ستمبر، 2015ء

وکیل اپیل کنندہ :عثمان جی رشید ایڈووکیٹ

وکلاء برائے مدعی :حمید احمد چودھری ایڈووکیٹ، محمد سلطان کھوکھر ایڈووکیٹ، چودھری خالد محمود ایڈووکیٹ، ملک خالد اکمل ایڈووکیٹ۔

وکیل برائے سرکار ہمایوں اسلم، ڈپٹی پراسیکیوٹر جنرل

فیصلہ

جناب جسٹس عبدالسمیع خان

اپیل کنندگان، لیاقت علی اور عمردراز پر پولیس سٹیشن جھنگ صدر میں بمطابق ایف آئی آر نمبر 166/2006 مورخہ 21-03-2006 زیردفعہ C-295، تعزیرات پاکستان، فاضل سیشن جج جھنگ کی عدالت میں مقدمہ کی کارروائی کی گئی جس نے فیصلہ بمطابق مورخہ 27 مارچ 2009ء، اپیل کنندگان کو زیر دفعہC-295 تعزیرات پاکستان مجرم ٹھہرایا اور انہیں سزائے موت سنائی۔ علاوہ ازیں ان میں سے ہر ایک کو 5,00,000 روپے (پانچ لاکھ روپے) جرمانہ عائد کیا گیا اور جرمانے کی عدم ادائیگی کی صورت میں انہیں پانچ برس قید بامشقت کی سزا بھی سنائی گئی۔ اپیل کنندگان نے خود کو مجرم ٹھہرانے اور دی گئی سزا کے خلاف فوجداری اپیل نمبر J-145، سال 2009ء کے ذریعے اپیل کی جبکہ فاضل ماتحت عدالت نے زیردفعہ 374 مجموعہ ضابطہ فوجداری، اپیل کنندگان کو دی گئی سزائے موت کی توثیق یا عدم توثیق کی خاطر فیصلہ عدالت ہذا کو بھجوایا جس کا حوالہ فیصلہ برائے سزائے موت نمبر 152، سال 2009ء ہے۔ چونکہ دونوں معاملات ایک ہی فیصلے مورخہ 27 مارچ 2009ء سے متعلقہ ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ محض اس فیصلے ہی کے ذریعے دونوں معاملات نمٹا دیے جائیں۔

-2 زیردفعہ C-295 تعزیرات پاکستان، پولیس سٹیشن صدر جھنگ میں مندرج ایف آئی آر نمبر 166/2006 مورخہ 21 مارچ 2006ء کے مطابق مقدمہ ہذا کے مختصر حقائق یہ ہیں کہ مورخہ 17 اپریل 2006ء کو ڈاکٹر ملازم حسین اور احمد نواز نے

مدعی حافظ غلام حسین سے ملاقات کی اور اسے بتایا کہ مسمات خالدہ سعید دختر محمد سعید کی شادی ملزم عمر دراز سے تین برس قبل ہوئی تھی۔ ایف آئی آر کے اندراج سے تقریباً 3، 4 ماہ قبل عمر دراز نے اللہ تعالیٰ اور حضور نبی اکرم ﷺ کے متعلق گستاخانہ اور توہین آمیز کلمات بکنے شروع کر دیے۔ اس نے ریاض گوہر شاہی کو اپنا خدا قرار دیا۔ اس کی بیوی نے اسے اس توہین آمیز فعل سے روکا جس پر میاں بیوی کے درمیان جھگڑا ہو گیا اور بالآخر عمر دراز نے مورخہ 13 مارچ 2006ء کو مسمات خالدہ سعید کو طلاق دے دی۔ طلاق نامے میں ملزم عمر دراز نے خاص طور پر اس امر کا ذکر کیا کہ اس نے اپنا مذہب تبدیل کر لیا ہے۔ مسمات خالدہ سعید کا جہیز واپس کر دیا گیا جبکہ ملزم لیاقت علی کا ایک خط برآمد ہوا جس میں اس نے لکھا کہ گوہر شاہی کے ظہور پذیر ہونے کے بعد حضرت محمد ﷺ کا دین ختم ہو چکا ہے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بجائے ذکرِ ریاض (گوہر شاہی) کرنا چاہیے۔ اس نے شرمناک انداز میں لکھا (نعوذ باللہ من ذالک) کہ ریاض گوہر شاہی کے ایک پاؤں کے نیچے لفظ، اللہ ہے اور دوسرے پاؤں کے نیچے محمد کا نام ہے۔ مزید برآں، اس نے کہا کہ اللہ کے بجائے ریاض گوہر شاہی کی عبادت کرنی چاہیے۔

مورخہ 18 مارچ 2006ء کو صبح گیارہ بجے ڈاکٹر ملازم حسین اور احمد نواز کے ہمراہ مدعی نے ملزمان لیاقت علی اور عمر دراز سے ملاقات کی اور توہین آمیز و گستاخانہ مواد پر مشتمل دستاویزات (جس طرح اوپر ذکر کیا گیا) کے متعلق استفسار کیا۔ ملزمان نے مندرجہ بالا گستاخانہ اور توہین آمیز مواد کی ملکیت کو تسلیم کیا۔ ایک فوٹوسٹیٹ، جو ملزم لیاقت علی کے ہاتھ کی لکھائی میں تھی، اس کے سامنے پیش کی گئی جس نے اس پر اپنے دستخط ثبت کیے اور اس کے مندرجات کی تصدیق کی۔

3- مدعی، حافظ غلام حسین کی طرف سے گستاخانہ اور توہین آمیز مواد کے ہمراہ شکایت وصول ہونے کے بعد ایس ایچ او پولیس سٹیشن، صدر جھنگ نے زیر دفعہ C-295 تعزیرات پاکستان، ایف آئی آر نمبر 166/2006 مورخہ 21 مارچ 2006ء درج کی۔ مقدمہ ہذا کی تفتیش مرزا غفار بیگ، سپرنٹنڈنٹ پولیس (انوسٹی گیشن)

نے کی اور زیرِ دفعہ 173 مجموعہ ضابطہ فوجداری، ایک رپورٹ تیار کی اور ماتحت عدالت کے روبرو پیش کر دی گئی۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری 1898 کے تحت مطلوب قانونی کارروائیاں پوری کرنے کے بعد، ماتحت عدالت نے مورخہ 26 اپریل 2006ء کو اپیل کنندگان کے خلاف فردِ جرم عائد کی جس کی صحت سے انہوں نے انکار کیا اور مقدمہ چلانے کی استدعا کی، اس لیے ماتحت عدالت نے ریکارڈ طلب کیا اور استغاثہ کو گواہی پیش کرنے کے لیے کہا۔

-4 مقدمہ کی کارروائی کے دوران، استغاثہ نے اپنے موقف کے حق میں ماتحت عدالت کے روبرو چھ گواہ پیش کیے۔ حافظ غلام حسین مدعی (گواہِ استغاثہ نمبر1)، ڈاکٹر ملازم حسین (گواہِ استغاثہ نمبر2) اور محمد سعید (گواہِ استغاثہ نمبر3) نے زبانی گواہی دی۔ رحمت اللہ، اے ایس آئی (گواہِ استغاثہ نمبر4) نے ایف آئی آر (Ex.PA/1) لکھی، غلام حسین ڈی ایس پی (گواہِ استغاثہ نمبر5) نے درخواست (Ex.PA) وصول کی جبکہ مرزا غفار بیگ، ڈی ایس پی، سپرنٹنڈنٹ پولیس (انوسٹی گیشن) نے اس تفتیش کی تصدیق کی جو اس کے ہاتھوں انجام پائی تھی، نیز اس نے گستاخانہ اور اہانت آمیز مواد (Ex.PE تا Ex.PG/1، Ex.PH اور Ex.PH/1) کو بمطابق ریکوری میمو (Ex.PB) اپنی تحویل میں لے لیا۔ استغاثہ کی گواہی مکمل ہونے کے بعد، زیرِ دفعہ 342 مجموعہ ضابطہ فوجداری، اپیل کنندگان، لیاقت علی اور عمر دراز کے بیانات فاضل ماتحت عدالت نے قلمبند کیے جن میں انہوں نے اپنے جرم کا اقرار کیا۔ جبکہ ایک سوال ''اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد ﷺ کے متعلق تمہارا کیا موقف ہے؟'' کے جواب میں دونوں، اپیل کنندگان لیاقت علی اور عمر دراز نے مندرجہ ذیل بیان دیا:

''ریاض گوہر شاہی، اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد ﷺ سے کہیں برتر اور افضل ہے۔ میرے عقیدے کے مطابق، تمہارے اللہ کا نام، ریاض احمد گوہر شاہی کے ایک پاؤں کے نیچے اور حضرت محمد کا نام، گوہر شاہی کے دوسرے پاؤں کے نیچے ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی نبوت، ایک خاص مدت کے لیے تھی اور ریاض گوہر شاہی، آئندہ تمام زمانوں

کے لیے ہے۔ تاہم میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتا۔''

انہوں نے زیرِدفعہ (2)340 مجموعہ ضابطہ فوجداری، اپنے بیانات قلمبند کروانے پر رضا مندی ظاہر نہیں کی اور استغاثہ کے مقدمہ کو غلط ثابت کرنے کے لیے کسی بھی قسم کی کوئی گواہی پیش نہیں کی۔ بعد ازاں، فاضل لاء افسر نے زیرِدفعہ 540 مجموعہ ضابطہ فوجداری، مسمات خالدہ سعید کو بطور گواہ طلب کرنے کے لیے ایک درخواست، فاضل ماتحت عدالت کے روبرو پیش کی۔ اس درخواست کی منظوری ہوگئی اور مسمات خالدہ سعید کا بیان، ماتحت عدالت نے بطور عدالتی گواہ، قلمبند کر لیا۔ مقدمہ ختم ہونے پر فاضل ماتحت عدالت نے اپنے فیصلہ مورخہ 27-03-2009 کے مطابق، اپیل کنندگان، لیاقت علی اور عمر دراز کو مجرم پایا اور انہیں سزا دی جس کی تفصیل اوپر درج پیرا نمبر ایک میں موجود ہے۔

5- ابتدا میں اپیل کنندگان کا فاضل وکیل واضح طور پر بیان کرتا ہے کہ اس کی اپیل، اپیل کنندگان کو دی گئی سزا کو ختم کرنے کے لیے نہیں بلکہ اس کی درخواست محض یہ ہے کہ اپیل کنندگان کی سزائے موت کو اس بنیاد پر عمر قید میں تبدیل کیا جائے کہ اپیل کنندگان نے اپنی غلطی پر توبہ کر لی ہے، اپنی اصلاح کر لی ہے اور اب وہ اللہ تعالیٰ سے معافی کے خواستگار ہیں۔ وہ مزید کہتا ہے کہ اب یہ معاملہ اللہ تعالیٰ اور اپیل کنندگان کے درمیان ہے، اس لیے ان کی سزاؤں کی مقدار کے متعلق نرمی کا اظہار کیا جائے۔

6- اس کے برعکس، فاضل ڈپٹی پراسیکیوٹر جنرل اور مدعی کے فاضل وکیل نے متفقہ طور پر بیان کیا کہ گواہان استغاثہ کی اپیل کنندگان کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں کہ انہیں اس قسم کے ہولناک مقدمے میں ملوث کیا جائے۔ انہوں نے مزید بیان کیا کہ استغاثہ کے مقدمے میں شک کا شائبہ تک نہیں جب کہ دورانِ تفتیش اور پھر دورانِ مقدمہ، اپیل کنندگان کا رویہ اور طرزِ عمل، نیز، جس قسم کے جرم کے وہ مرتکب ہوئے، اس کی نوعیت کے مطابق اس جرم کی سزا، سزائے موت سے کم نہیں، اس لیے ان کی استدعا ہے کہ اپیل کنندگان کو دی گئی سزا کی توثیق کی جائے۔

-7 ہم نے اپیل کنندگان کے فاضل وکیل، فاضل ڈپٹی پراسیکیوٹر جنرل کے علاوہ مدعی کے فاضل وکیل کی گزارشات ملاحظہ کیں اور ان کی بخوبی معاونت کے ذریعے ریکارڈ کا بھی جائزہ لیا۔

-8 مقدمہ ہذا میں دو سگے بھائیوں، لیاقت علی اور عمر دراز کو زیر دفعہ 295-C تعزیرات پاکستان سزا دی گئی، اس لیے، جرم کی نوعیت پیش نظر رکھتے ہوئے، ہم نے دستیاب مواد کا بخوبی اور انتہائی احتیاط سے جائزہ لیا اور ہم نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مدعی، حافظ غلام حسین (گواہِ استغاثہ نمبر 1)، ایف آئی آر میں درج کہانی کو ثابت کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ گواہِ استغاثہ نمبر 1 کی حیثیت سے اس کے بیان کو ڈاکٹر ملازم حسین (گواہِ استغاثہ نمبر 2)، محمد سعید (گواہِ استغاثہ نمبر 3) کے بیانات، حتیٰ کہ مسمات خالدہ سعید کی گواہی کے ذریعے توثیق حاصل ہوئی جسے ماتحت عدالت نے عدالتی گواہ کی حیثیت سے طلب کیا تھا۔ ہم نے صفائی کے وکیل کی طرف سے مدعی، حافظ غلام حسین (گواہِ استغاثہ نمبر 1)، ڈاکٹر ملازم حسین (گواہِ استغاثہ نمبر 2)، محمد سعید (گواہِ استغاثہ نمبر 3) اور مسمات خالدہ سعید (عدالتی گواہ) پر کی گئی جرح کی بھی بغور چھان بین کی اور یہ نتیجہ اخذ کیا کہ اپیل کنندگان کے خلاف استغاثہ کی طرف سے عائد الزامات، ان گواہان سے پوچھے گئے سوالات کے ذریعے ثابت ہو گئے۔ ہم نے یہ بھی نتیجہ اخذ کیا کہ صفائی کی طرف سے متذکرہ بالا گواہان، خاص طور پر مدعی، حافظ غلام حسین (گواہِ استغاثہ نمبر 1) اور ڈاکٹر ملازم حسین (گواہِ استغاثہ نمبر 2) کی طرف سے کسی بھی قسم کی مخاصمت، پرانی دشمنی، خاص مقصد یا پرخاش کی نشاندہی نہیں کی گئی کہ اپیل کنندگان کے خلاف اس قسم کے ہولناک الزامات عائد کیے جائیں کیونکہ دورانِ جرح، ان گواہان سے ایک بھی سوال نہیں پوچھا گیا۔ اسی طرح، اپیل کنندگان کی طرف سے یہ ثابت کرنے کے لیے کوئی اعتراض نہیں اٹھایا گیا کہ انہوں نے اپیل کنندگان کے خلاف اپنی پرانی دشمنی کی خاطر جھوٹی گواہی دی۔ گواہان استغاثہ اور عدالتی گواہ نے بھی کامیابی سے فاضل ماتحت عدالت کا اعتماد حاصل کیا اور عدالت ہذا کو بھی ریکارڈ پر موجود ایسی کوئی چیز نہیں ملی جو

استغاثہ کے موقف کے برعکس ہو یا اپیل کنندگان کے جرم کو غلط ثابت کرنے میں مفید ہو۔

-9 مدعی، حافظ غلام حسین (گواہِ استغاثہ نمبر 1)، ڈاکٹر ملازم حسین (گواہِ استغاثہ نمبر 2)، محمد سعید (گواہِ استغاثہ نمبر 3) اور مسمات خالدہ سعید (عدالتی گواہ نمبر 1) کی گواہی کے علاوہ استغاثہ نے عدالت کے روبرو اپیل کنندگان کی جانب سے تحریر کردہ گستاخانہ اور اہانت آمیز مواد بھی دستاویزات بشکل، ExPE تا ExPG اور ExPH پیش کیا۔ زیرِ دفعہ 342 مجموعہ ضابطہ فوجداری، ان کے بیانات کے دوران اپیل کنندگان کو مندرجہ بالا دستاویزات دکھائی گئیں جنہوں نے نہ صرف اپنی لکھائی کی تصدیق کی بلکہ ان تحریروں میں موجود مواد پر بھی اعتماد کا اظہار کیا۔ اپیل کنندگان کے عقیدے کی پختگی اس حقیقت سے مترشح ہے کہ انہوں نے زیرِ دفعہ 342 مجموعہ ضابطہ فوجداری، اپنے بیانات قلمبند کراتے ہوئے بھی عدالت کے روبرو دانستہ اپنے گستاخانہ اور اہانت آمیز عقیدے کا اعادہ کیا۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اپیل کنندگان کو فاضل ماتحت عدالت کے حکم کے مطابق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال، فیصل آباد کے پاس بھجوایا گیا تاکہ ان کی اچھی ذہنی حالت، تندرستی اور زیرِ دفعہ 465 مجموعہ ضابطہ فوجداری، اپنے دفاع کی صلاحیت کا تعین کیا جائے۔ اس ضمن میں، میڈیکل بورڈ، جس نے اپیل کنندگان، لیاقت علی اور عمر دراز کا طبی معائنہ کیا، کی رپورٹیں بھی عدالت کے روبرو بطور Ex.PK اور Ex.PL، دستیاب ہیں جن کے مطابق، اپیل کنندگان، ڈاکٹر امتیاز احمد ڈوگر، کنسلٹنٹ سائیکاٹرسٹ کی زیرِ نگرانی، ہسپتال کے قیدیوں کے وارڈ میں رہے، جس نے اپیل کنندگان کے متعلق علیحدہ طور پر رپورٹیں پیش کیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

''اس ہسپتال میں لیاقت علی کے قیام کے دوران ماہرین نفسیات کی ایک ٹیم اور نفسیاتی امراض کے وارڈ کے معالجین نے اس کا مسلسل معائنہ کیا۔ اس نے بہت اچھی طرح کھانا کھایا اور سویا، وہ اپنے ماحول سے بخوبی واقف اور مربوط تھا۔ ذہنی حالت کے معائنہ پر یہ معلوم ہوا کہ اس کی عمومی حالت، گفتگو اور مزاج بالکل ٹھیک تھے۔ اس کا

ادراک، بصیرتی صلاحیتیں، انداز فکر اور آگہی و شعور، بالکل درست حالت میں تھے۔ اس کا پکا عقیدہ ہے کہ ایک مذہبی شخص خدا ہے جس نے کائنات تخلیق کی اور اس کائنات کا وہ انتظام وانصرام کرتا ہے۔ تاہم، اس کے عقیدے کو اس کے سماجی وتہذیبی پس منظر کے مطابق بیان کیا گیا ہے۔''

اپیل کنندہ عمر دراز کے متعلق بھی ڈاکٹر امتیاز احمد ڈوگر کی یہی رائے تھی اور طبی ماہرین کی طرف سے یہ واضح رائے ظاہر کی گئی تھی کہ اپیل کنندہ کسی بھی قسم کے نفسیاتی عارضے میں مبتلا نہیں اور اسے کوئی مرض بھی لاحق نہیں۔ یوں یہ امر روز روشن کے مانند واضح ہے کہ اپیل کنندگان نے بقائمی ہوش وحواس اور اپنے شیطانی فعل کے نتائج سے بخوبی آگاہ ہوتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے پاک نام کی بھی بے حرمتی کی۔

-10 عدالت کے روبرو پیش کردہ ریکارڈ سے یہ بھی واضح ہے کہ اپیل کنندگان نے اپنے خلاف ایف آئی آر کے اندراج سے قبل اور بعد میں بھی اپنے گستاخانہ اور اہانت آمیز افعال کا اعادہ کیا۔ پہلے انہوں نے اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کے خلاف گستاخانہ اور اہانت آمیز الفاظ مسمات خالدہ سعید (عدالتی گواہ) کے سامنے ادا کیے۔ پھر حافظ غلام حسین (گواہِ استغاثہ نمبر1)، ڈاکٹر ملازم حسین (گواہِ استغاثہ نمبر2)، محمد سعید (گواہِ استغاثہ نمبر3) اور احمد نواز (جس کی گواہی ترک کر دی گئی) کے روبرو بولے جن کے سامنے انہوں نے اپنے گستاخانہ اور اہانت آمیز مواد کا اعتراف کیا۔ اس لیے اپیل کنندہ، تفتیشی افسر (گواہِ استغاثہ نمبر6) کے روبرو، اپنے مکروہ عقیدے پر قائم رہے۔ صرف ایک دفعہ جب ان کے خلاف فرد جرم عائد کی جا رہی تھی، جب انہوں نے استغاثہ کے الزامات کی تردید کی، لیکن بعد ازاں مقدمہ کی کارروائی کے دوران اور زیر دفعہ 342 مجموعہ ضابطہ فوجداری، بیانات قلمبند کرتے ہوئے، انہوں نے واضح طور پر اپنے جرم کا اعتراف کیا۔ حتیٰ کہ وہ اپنے طبی معاینے کے موقع پر طبی بورڈ کے روبرو بھی اپنا عقیدہ ظاہر کرنے سے نہیں ہچکچائے۔ تاہم، زیر دفعہ 342 مجموعہ ضابطہ

فوجداری، بیانات قلم کراتے ہوئے اپنے خلاف عائد کردہ الزامات کا اعتراف، جرم کے اقرار کے برابر ہے اور اس طرح، اپیل کنندگان، زیر دفعہ 412 مجموعہ ضابطہ فوجداری 1898 کے تحت مطلوب، اپنی سزا کے خلاف اپیل کرنے کے عمومی حق سے محروم ہو گئے جو یوں ہے:

''412۔ جب ملزم اقبال جرم کرے تو کوئی اپیل نہ ہو سکے گی۔ بعض خاص مقدمات میں جب ملزم اپنے جرم کا اقرار کر لیتا ہے اور اسے ہائی کورٹ، سیشن جج کی عدالت کے فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کی عدالت نے اس قسم کے موقف پر سزا سنائی ہو تو پھر سزا کی مقدار یا قانونی نوعیت کے علاوہ دوسری کوئی درخواست قبول نہیں ہوگی۔''

مندرجہ بالا قانون کی دفعہ سے راہنمائی کی روشنی میں، عدالت ہذا کو محض اپیل کنندگان کو ماتحت عدالت کی طرف سے دی گئی سزا کی مقدار اور قانونی حیثیت کا تعین کرنا ہے۔ تاہم، ایف آئی آر (Ex.PA/1) میں مندرج ہولناک الزامات کی روشنی میں، ہمارے نزدیک مناسب یہی تھا کہ تمام مقدمے پر نظر ثانی کی جائے اور اس عمل کے ذریعے ہم نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ استغاثہ نے کامیابی سے اپیل کنندگان کے خلاف اپنا مقدمہ بلا شک وشبہ، ثابت کر دیا ہے بلکہ زیر دفعہ 342 مجموعہ ضابطہ فوجداری، اپنے بیانات کے دوران اپیل کنندگان کی طرف سے اعتراف جرم کے باعث استغاثہ کے موقف کو مزید تقویت حاصل ہوئی۔

11- جہاں تک اپیل کنندگان کو دی گئی سزا کا تعلق ہے، مندرجہ ذیل جملے تعزیرات پاکستان کی شق 295-C میں موجود ہیں:

''جو شخص بذریعہ الفاظ زبانی، تحریری یا اعلانیہ، اشارتاً یا کنایتاً حضور نبی کریم حضرت محمد ﷺ پر بہتان تراشی کرے یا رسول کریم حضرت محمد ﷺ کے پاک نام کی بے حرمتی کرے، اسے سزائے موت یا سزائے عمر قید دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔''

اگرچہ اس جرم کی دو سزاؤں، یعنی (1) موت، یا (2) عمر قید، اور ان کے

علاوہ جرمانے کا بھی اس میں ذکر کیا گیا ہے، لیکن پھر بھی ہم اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ وفاقی شرعی عدالت نے مقدمہ بعنوان ''محمد اسمٰعیل قریشی بنام حکومت پاکستان بذریعہ سیکرٹری قانون و پارلیمانی امور'' (PLD 1991 Federal Shariat Court 10)، میں جرم زیر دفعہ 295-C تعزیرات پاکستان کی سزا عمر قید کو پہلے ہی اسلامی احکامات کے خلاف قرار دے دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ اسے 30 اپریل 1991ء تک قانون کی کتاب سے حذف کیا جائے۔ مزید برآں، فاضل وفاقی شرعی عدالت کے اس فیصلے کو معزز سپریم کورٹ کے شریعت اپیلیٹ بینچ نے بھی برقرار رکھا ہے جو مقدمہ بعنوان ''الیاس مسیح مونم، ایڈووکیٹ و دیگر بنام حکومت پاکستان و دیگر'' میں حال ہی میں دیا گیا۔(PLD 2014 Federal Shriat Court18)۔ فاضل فیڈرل شریعت کورٹ نے مندرجہ ذیل فیصلہ دیا۔

''اس قانونی مسئلہ کے متعلق کوئی اعتراض اور حجت نہیں ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی دفعہ 203-D کی شق 3(b) کے مطابق، کوئی قانون یا شق جس کی حد تک یہ سمجھا جائے کہ یہ اسلام کے حکم کے متصادم ہے، یہ قانون یا شق، اسی دن سے غیر موثر ہو جائے گی جس دن سے عدالت کا فیصلہ موثر ہوتا ہے۔ وفاقی شرعی عدالت نے اپنے فیصلہ بمطابق مورخہ 30 اکتوبر 1990ء، زیر دفعہ جرم 295-C تعزیرات پاکستان، کو قرآن پاک اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے حکم کے متصادم قرار دیا اور حکم دیا کہ اسے 30 اپریل 1991ء تک حذف کر دیا جائے۔ جو اپیل، فیڈرل شریعت کورٹ کے مندرجہ بالا فیصلہ کے خلاف دائر کی گئی، اسے بھی مورخہ 19 مئی 1991ء کو سپریم کورٹ کی فیڈرل شریعت کورٹ نے مسترد کر دیا۔ مندرجہ بالا قانونی حیثیت کو فیڈریشن نے سیکرٹری، وزارت قانون، انصاف اور انسانی حقوق کے ذریعے مورخہ 4 اکتوبر 2013ء کو پیش کی گئی ایک رپورٹ کے ذریعے واضح طور پر تسلیم کر لیا جس میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ فیڈرل شریعت کورٹ کا فیصلہ، اس حد تک قابلِ نفاذ ہے کہ زیر دفعہ 295-C، عمر قید کی سزا اس تاریخ سے حذف کی جائے جس دن

30اپریل 1991ء سے فیڈرل شریعت کورٹ کا فیصلہ موثر ہوا ہے۔ تاہم، فیڈرل شریعت کورٹ آف پاکستان کا فیصلہ، حتمی صورت اختیار کر چکا ہے۔ اس لیے، سزا، یعنی، عمرقید جس کا تعلق زیر دفعہ C-295 جرم کے ارتکاب سے ہے، وہ 30 اپریل 1991ء سے غیر موثر ہو چکی ہے۔ نتیجے کے طور پر، سیکرٹری، وزارت قانون، انصاف و انسانی حقوق، حکومت پاکستان، اسلام آباد کو عدالت کے فیصلے مورخہ 30 اکتوبر 1990ء پر اس کی روح کے مطابق عمل درآمد کرنے کے لیے مناسب اورضروری اقدامات کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اسے یہ امر یقینی بنانا ہوگا کہ سزا، زیر دفعہ C-295 تعزیرات پاکستان، کو تعزیرات پاکستان کے علاوہ قانون کی متعلقہ کتب میں سے بھی حذف کیا جائے اور رجسٹرار ہائی کورٹس کو ہدایت کی جائے کہ اسے پاکستان کے تمام جوڈیشل افسروں کو بھجوا دیا جائے۔ اس ضمن میں ایک رپورٹ، سیکرٹری، وزارت قانون، انصاف اور انسانی حقوق، حکومت پاکستان، اسلام کی طرف سے دو ماہ کے اندر پیش کی جائے گی۔''

اندریں حالات، موت کا جملہ ہی واحد سزا ہے۔ اگرچہ اپیل کنندگان کے فاضل وکیل نے کہا کہ اپیل کنندگان نے اپنی غلطی پر توبہ کا اظہار کیا ہے اور اپنے عقائد کی اصلاح کر لی ہے اور اب وہ اللہ تعالیٰ سے معافی کے خواستگار ہیں۔ اس ضمن میں یہاں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مقدمہ ہذا، مورخہ 21 مارچ 2006ء کو اپیل کنندگان کے خلاف درج کیا گیا اور مورخہ 27 مارچ 2009ء کو فاضل ماتحت عدالت کی طرف سے فیصلہ سنایا جانے تک، ان کے فاضل وکیل کی طرف سے کوئی نئی بات سامنے نہیں آئی۔ آخری مرحلے پر اپیل کنندگان کے فاضل وکیل کی جانب سے اعتراض، اپنے موکلان کو بچانے کی بے سود کوشش کے علاوہ کچھ نہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے انتہائی قابل اعتراض افعال کے نتائج سے خود کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چونکہ گستاخانہ اور اہانت آمیز کلمات کہنے، توہین آمیز مواد لکھنے اور حضور نبی اکرم ﷺ اور اللہ تعالیٰ کی بے حرمتی کرنے پر مبنی الزامات، مدعی حافظ غلام حسین (گواہِ استغاثہ نمبر 1)، ڈاکٹر ملازم

حسین (گواہِ استغاثہ نمبر 2)، محمد سعید (گواہِ استغاثہ نمبر 3)، مسمات خالدہ سعید (عدالتی گواہ نمبر 1) کے بیانات سے ثابت ہو چکے ہیں، نیز ان الزامات کا اعتراف اپیل کنندگان، لیاقت علی اور عمر دراز نے بھی کر لیا ہے۔ اس لیے اپنے ناقابل برداشت افعال کے ذریعے اپیل کنندگان نے حضور نبی اکرم ﷺ کے پیروکاروں کے مذہبی احساسات کو شدید طور پر مجروح کیا ہے۔ وہ اپنے توہین آمیز افعال پر قائم رہے اور یہ حقیقت واضح طور پر ظاہر کرتی ہے کہ جو کچھ انہوں نے کہا، اس پر انہیں کوئی پشیمانی نہیں۔ اس لیے ہماری یہ سوچی سمجھی رائے ہے کہ فاضل ماتحت عدالت نے انتہائی درست طور پر اپیل کنندگان لیاقت علی اور عمر دراز کو سزا دی ہے اور وہ اس سزا کے ضمن میں کسی رعایت کے مستحق نہیں۔ اس لیے اپیل کنندگان، کو فاضل ماتحت عدالت کی طرف سے زیر دفعہ 295-C تعزیرات پاکستان مع ادائیگی (ہر اپیل کنندہ کو) جرمانہ مالیتی 5,00,000 روپے (مبلغ پانچ لاکھ روپے)، اور جرمانہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں پانچ برس قید با مشقت کی سزا کو برقرار رکھا جاتا ہے۔

-12 مندرجہ بالا پیروں میں مذکور وجوہ کی بنا پر، فوجداری اپیل نمبر 145-J سال 2009ء کو مسترد کیا جاتا ہے۔ سزائے موت کے فیصلہ نمبر 152 سال 2009ء کی توثیق کی جاتی ہے اور اپیل کنندگان، لیاقت علی اور عمر دراز کی سزائے موت کو برقرار رکھا جاتا ہے۔

دستخط

جسٹس عبدالسمیع خان

جسٹس جیمز جوزف

لاہور ہائی کورٹ، لاہور

تاریخ فیصلہ

17 ستمبر، 2015ء

عدالتی فیصلوں کی
اصل نقول

Mr. B. A. Fakhri,
Additional Session Judge
Judge Special Court ATA,
D.G.Khan.

The State
Versus
Muhammad Ishaq,
March 1999

IN THE COURT OF MR.B.A.FAKHRI, JUDGE, SPECIAL COURT ATA-97 GOVERNMENT OF PAKISTAN DGKHAN DIVISION, DERA GHAZI KHAN.

....

ATSC NO:	6/98
FIR NO.	128/98
OFFENCE U/S	295-A PPC
POLICE STATION.	Rang Pur.
DISTRICT.	Muzaffargarh.
NAME OF ACCUSED.	Muhammad Ishaq s/o Karam Khan caste Khaira r/o mauza Behram Pur PS Rang Pur district M/Garh.
STATE REPRESENTED BY.	Mr.Mehmood Ishaq Sheikh ADA.
COMPLAINANT REPRESENTED BY.	Mr.Muhammad Hussain Malik advocate.
ACCUSED REPRESENTED BY.	Mr.Nasir Hussain Chaudhry advocate.
Date of institution.	27.1.1999.
Date of decision.	17-3-1999.

J U D G E M E N T.

That according to the prosecution version an application was submitted to the SHO PS Rang Pur district Muzaffargarh on 2.12.1998 by the residents of Rang Pur through Hafiz Muhammad Iqbal the complainant of this case. The application was sent for its legal opinion to the DSP Legal and he gave his opinion that this case falls within the ambit of section 295-A PPC. Then this case was registered vide FIR Ex.PB/1.

The accused person namely Muhammad Ishaq

was arrested in this case and allegation against the said accused person was that he was distributing a written material which was threatening abusive and insulting the muslims and it was against the injunction of Islam and such a material was also recovered from his possession as well as from his office established by him for the same purpose. The place where he was distributing such litrature is near the Government High School Rang Pur as well as the tubewell of Muhammad Shafi. He got recovered such litrature, pamphlets, stickers, video cassettes and photographs of one Riaz Ahmad Gauhar Shahi, different boards and banners as well.

The accused person was challaned into this case under section 295-A PPC, and challan of this case was submitted in this court on 27.1.1999. The copies under section 265-C Cr.P.C were delivered to the accused person on 3.2.1999, then he was charge-sheeted under section 295-A PPC and section 8-ATA to which he denied specifically. Then the case was adjourned for prosecution evidence and six PWs. were produced by the prosecution in support of its version. Then the prosecution evidence was closed by the learned prosecutor on 15.3.1999 submitting crippling of the daily "Jurrat Karachi" dated 24.2.99 and daily "Nawa e Waqt" Multan dated 11.3.1999 page-11 and gaveup the rest of the PWs. as un-necessary.

PW.1 is Hafiz Muhammad Iqbal who is Imam Masjid of Rang Pur district Muzaffargarh. He stated in his evidence in this court that on 2.12.1998 at about

2.00/2.30 PM he was present at the tube-well of one Muhammad Shafi. He found the accused Muhammad Ishaq distributing poster Ex.PA. The poster which is sticker on which the Kalma was printed as " لا الہ ۔ ریاض احمد گوہر شاہی " and if the words of Riaz Ahmad Gauhar Shahi are deleted then the word Allah is not complete which is Kufar (کفر) and against the Kalma Tayiba. " کلمہ طیبہ " The picture of Gauhar Shahi was shown in the moon on the said sticker which is P.1 of Ex.PA (sticker) and he i.e. Riaz Gauhar Shahi has also shown himself in the sun, in the picture P.2 of the sticker Ex.PA. Besides, he has shown in picture of "Hijer-e-Aswad" P.3. He has further shown himself in the space P.4 of the said sticker Ex.PA. The said Riaz Gauhar Shahi has also shown the Kalma as " لا الہ ۔ ریاض احمد گوہر شاہی " in the moon which is P.5 of the sticker Ex.PA. The verse (شعر) written on the face of the said sticker clearly indicates that Gauhar Shahi has now appeared from all the hidden spaces etc. The said verse is Ex.P6 of Ex.PA. The witness further stated that he protested and asked to the accused Muhammad Ishaq to refrain from distributing the said sticker but the accused insisted that Riaz Gauhar Shahi is his Nabi (نبی) and even he is prepared to sacrifice his life on him and no body can refrain him from distributing the said message printed on the said sticker. The witness further deposed that the other people including Dr.Mulazim Hussain and Mohsin Mushtaq witnessed the accused person distributing and pasting the said litrature. Then an application Ex.PB was drafted

on the saying of the residents of Rang Pur and he signed the same and submitted to the SHO of the police station Rang Pur.

Then on 6.12.1998 he i.e. the witness was summoned by the SHO alongwith Khawaja Mushtaq, Ch.Altaf, Malik Fariad, Haji Muhammad Yar and Ashiq etc. and the accused person lead to his office situated in Rang Pur Chowk. The accused person was in police custody duly hand-cuffed. He opened the lock of his office and switched on the light of his office and got recovered the following litrature from there:-

The books Roshanas P.7/1-5,
Minar-e-Noor P.8/1-15,
Rohani Saffar P.9/1-9.
Tariaq-e-Qalb P.18/1-10,
Yadgar Lamhat P.11/1-2,
Noor-e-Hidayat P.12 and
one picture of Hazrat Easa P.16,
stickers P.14/1-8,
video cassettes P.15/1-8,
one audio cassette P.16
50 hand bills P.17/1-50,
40 photographs of Riaz Gauhar Shahi P.18/1-40,
3 banners P.19/1-3, 8 different pictures
one sitcker P.21.

All the said articles were taken into possession by the police vide recovery memo Ex.PC in his presence and in the presence of other recovery witnesses and they signed the

recovery memo. The next witness is Mulazim Hussain who has been placed as PW.2. He stated in his evidence that he also witnessed on the day and time of occurrence to the accused person distributing the stickers near the tubewell of Muhammad Shafi on which the objectionable Kalma was printed as " لا الہ - ریاض احمد گوہر شاہی ". He was provocated on reading the said sticker and the litrature due to which his feelings were seriously injured being a muslim.

PW.3 is Mohsin Mushtaq. He also supported the prosecution version stating that he witnessed the accused Muhammad Ishaq distributing the stickers in which " لا الہ - ریاض احمد گوہر شاہی " was printed and the words Muhammad-ur-Rasool ullah were omitted and not written on the said sticker and instead of "محمد الرسول اللہ" Muhammad-ur-Rasool ullah, "Riaz Gauhar Shahi" was printed. PW.4 Khawaja Mushtaq Ahmad stated that he was present at Chowk Rang Pur near the office of the accused Muhammad Ishaq. The police brought the accused person there duly hand-cuffed. He brought out the key of his office and opened the lock, then he switched on the light of the room and there was wooden almirah on the Northern side of said room (office). He produced before the police from the said almirah the books "روحانی سفر" Rohani Safar P.9, "روشناس" Roshanas P.7, "تحفۃ المجالس" Tohfat-ul-Majalis, "Tariak-e-Qalb" P.18 and other books as well. He produced many stickers on which " لا الہ - ریاض احمد گوہر شاہی " was printed and about 8/9 video cassettes, photograph of Hazrat Easa and photographs of "Gauhar Shahi" and pamplhets were produced by him before the police.

The SHO prepared the list of the said articles in the said room and took into possession all the said articles vide recovery memo Ex.PC. He alongwith the other PWs. signed the said recovery memo as witness.

Abdul Rehman HC/Moharir No.280 PW.5 recorded the FIR Ex.PB/1 of this case on the basis of application (complaint) Ex.PB which was forwarded by DSP Legal. Fateh Muhammad Khan SI PW.6 investigated into this case. He stated that on 2.12.1998 while he was performing his duties as SHO Rang Pur. On the said date Hafiz Muhammad Iqbal PW.1 submitted an application (complaint) Ex.PB and the sticker Ex.PA before him, then he wrote a report in the daily diary in this regard to get the opinion of DSP legal. On 4.12.1998 the opinion of DSP Legal was received, on the basis of which the FIR Ex.PB of this case was registered. One Allah Ditta SI (ASHO) of the police station recorded the statements of three PWs. namely Hafiz Iqbal PW.1 (complainant), Mulazim Hussain and Mohsin Mushtaq. He stated that he identifies the handwriting of the said SI and the ziminies which were recorded and signed by him. He also stated that he identifies his signatures on the statement of the PWs. and relevant ziminies.

The witness further stated that on 6.12.98 he started the investigation of this case himself, went to the place of occurrence and inspected the same, prepared the site plan Ex.PD. He also prepared the site plan of the place of recovery, recorded the statements of the

witnesses. Then after completion of the investigation the accused person was sent to judicial lockup.

The learned counsel for the defence cross-examined all the above prosecution witnesses at length and took the plea that no any objectionable material was recovered from the possession of the accused person and the litrature allegedly got recovered by the accused person is fake one and he has been involved into this case due to sectarian differences between the complainant and the witnesses of this case between the accused persons. The accused person belongs to "Ahla-e-Sunnat Wal Jamat" (اہل سنت والجماعت) whereas the complainant and the PWs. are "Deve Bandi" (دیوبندی) thought.

The statement of the accused under section 342 Cr.P.C was recorded in which all the incriminating circumstances have been denied and false involvement in this case has been claimed by the accused person.

The accused person also produced two DWs. in his defence in which DW.1 Muhammad Azeem stated that on 4.12.1998 the accused Muhammad Ishaq was present in his field and he was watering to his field. His brother namely Ehsan Ahmad came to him and said to him that he is required by the police. Then the accused went to the police station and the police took him into custody. He stated that he also followed him to the police station and requested to the SHO namely Fateh Muhammad that the accused person is innocent, therefore, release him. The SHO instructed him that convince the complainant of this case. He said to the SHO to settle the matter on Quran. The SHO

said to him to give illegal gratification amounting Rs.20,000/- then he will release him, i.e. the accused person. He further stated that the accused is his paternal cousin his brother in law and is innocent in this case. He further stated that the accused is follower of Riaz Ahmad Gauhar Shahi. DW.2 Muhammad Amin stated that about 3/4 months back at about 4.00/5.00 PM, he was present at his hotel. His hotel (tea-stall) is situated at Shafi Wala tubewell which is about 3/4 KMs. from Rang Pur town. He stated that he did not see any occurrence there on the said day. As there is no electricity, therefore, he closes his tea stall at noon time.

The accused person would not like to appear in the witness box xx to depose on oath in his defence under section 340(2) Cr.P.C.

The learned counsel for the accused person argued that the site plan prepared by the I.O. is false one as he did not show the tube-well Shafi Wala in the site plan Ex.PD. The accused person has been got involved by the complainant as well as the witnesses of this case who have sectarian differences, as the accused belongs to Ahla-e-Sunnat Wal-Jamat (اہل سنت والجماعت) sect whereas the complainant alongwith the witnesses belong to Dave Bandi (دیوبندی) thought and the accused person did not distribute any sticker, neither he prapogated the thoughts of Gauhar Shahi. No any independent witness has been produced from the place of occurrence and the I.O of this case violated the provision of section 103 Cr.P.C as he

did not take any witness from the place of recovery of the litrature and other articles allegedly recovered from the possession and from the office of the accused person. He further argued that the prosecution has failed to prove its case and the accused person is totally innocent. Lastly the learned counsel for the defence argued that the DW-1 and DW-2 supported the defence version. The learned counsel submitted some documents in defence i.e. a copy of daily 'Ummat' Karachi" dated 3.12.98, photo copy of the letter of Incharge 'Shoba Nashar-o-Ishat' (شعبہ نشر و اشاعت), a photo copy of letter dated 11.3.97 issued from the office of " Anjman Sarfaroshan-e-Islam" (انجمن سرفروشان اسلام) district Muzaffargarh, receipts of money order dated 26.8.98 and 4.9.98 which were marked as DB and DB/1, DB/2, DB/3 and DB/4 respectively to which the learned prosecutor objected. However, the same documents were placed on record under the objection of the prosecutor. The defence evidence was closed by the learned counsel for the accused person.

On the other hand the learned ADA assisted by Malik Muhammad Hussain advocate, learned counsel for the complainant argued that Ex.PA (sticker) clearly shows the intention of Gauhar Shahi. He has printed his name on the said sticker after " لا الہ " meaning thereby instead of printing " لا الہ الا اللہ - محمد الرسول اللہ " It has been printed on the said sticker " لا الہ - ریاض احمد گوہر شاہی " meaning thereby he has shown himself in the said sticker as Nabi of Almighty Allah. The said sticker clearly

shows that he i.e. Riaz Gauhar Shahi has claimed himself as Nabi. Even Ghulam Ahmad Qadiani did not dare to include his name in " Kalma Tayiba" (کلمہ طیبہ) inspite of that whole of the muslim world declared him as Kafir (کافر) but Riaz Ahmad Gauhar Shahi has clearly shown his name in the said sticker as the prophet of Allah. He argued that said Riaz Gauhar Shahi has shown himself in the said sticker in the moon, in the sun and so on. He argued that it is very strange that how he reached in the sun, in the moon, in Hijr-e-Aswad (حجر اسود) etc. The last prophet Muhammad (Peace be upon him) went on Buraq (براق) on the occasion of Meraj-un-Nabi (معراج النبی) whereas Riaz Gauhar Shahi tried to prove himself that he is superior to other prophets. He referred to all the books/litrature recovered from the office of the accused Muhammad Ishaq in which Riaz Gauhar Shahi has published objectionable, insulting and abusive material which is against the injunction of Islam. The evidence produced in the defence does not support the plea of the defence. One of the DW i.e. DW.1 is paternal cousin of the accused and is his brother-in-law also person/whereas DW.2 is concerned, he did not state anything in defence of the accused person.

I have heard the arguments from both the sides in detail and perused the record of this case. Particularly the litrature, video cassettes, audio cassettes, stickers etc recovered from the possession

of the accused person and from the office ofthe accused person, established by the accused to prapogate the un-islamic, insulting, abusive and objectionable thoughts of Riaz Ahmad Gauhar Shahi. The important witnesses of this case which goes into the roots of the case are Hafiz Muhammad Iqbal (the complainant) PW.1, Mulazim Hussain PW.2 and Mohsin Mushtaq PW.3 who are eye witnesses. Besides, PW.4 is Kh.Mushtaq Ahmad who is witness of recovery of the objectionable and un-islamic litrature, video cassettes, audio cassettes and the stickers etc. All the said witnesses have supported the prosecution version on every legal point. Their evidence is corraborative and it has been proved beyond any doubt that the accused person has committed the offence under section 8 ATA and u/s 295-A PPC. Besides, the defence evidence produced by the accused person did not support the plea of the defence and DW.1 is the paternal cousin of the accused person as well as his brother in law, resident of the same house i.e. where the accused person resides. He did not depose any material evidence in rebuttal of the prosecution version. Besides, the DW.2 did not utter a single word in favour ofthe defence. So the prosecution has proved its case. The accused person committed the offence under section-8-ATA as he was found distributing written material and pasting un-islamic stickers which was threatening abusive and insulting for the muslim community and such a material in great number as detailed in the prosecution evidence.

He was running an office for the purpose of preaching his faith. Moreover, he specifically stated in the statement u/s 342 Cr.P.C that he is follower of Riaz Ahmad Gauhar Shahi. The sticker Ex.PA is un-islamic, provocative, insulting and objectionable according to the injunction of Islam. Therefore, the accused Muhammad Ishaq is hereby convicted, He is hereby awarded 7 years RI for committing the offence u/s 8-ATA and he is also hereby fined Rs.50,000/- in default he shall undergo 6 months SI. He is also hereby convicted u/s 295-A PPC for 10 years RI and fined for Rs.50,000/- or in default he shall further undergo 6 months SI. The accused person is hereby informed ~~for~~ that the period of appeal is seven (7) days. The case property, be forfeited after the expiry of the period of appeal/revision etc. Both the punishment shall run concurrently. The bnefit of section 382 (B) Cr.PC is hereby given to the accused person. The copy of judgement ~~is~~ has been ~~be~~ delivered to the accused as well as to the prosecutor free of cost.

ANNOUNCED IN OPEN COURT.
17th day of March, 1999.

Sd/-
Judge
Special Court ATA-1997
DGKhan Div. DGKhan.

Certified that this judgement consists of 12 pages, each page has been dicatated, read, corrected, initialled and signed by me.

Sd/-
Judge.

17-3-1999
ADA
D. G. Khan

3-2-2011

No. & Date of application 63/ACCM 4-2-2011
Date of preparation
Pages 12
Fee
Compulsory Fee
Prepared by
Compared on
Signatures

Mr. Abdul Ghafoor Memon
Additional Session Judge
Judge Special Court ATA,
Mirpur Khas.

The State
Versus
Riaz Gohar Shahi,
March 2000

IN THE COURT OF JUDGE ANTI TERRORISM COURT
MIRPURKHAS.

Spl.Case No.27/99

The State,

Versus

Riaz Ahmed Gohar Shahi s/oFazal Hussain B/C Mughal,
r/o KHUDA KI BASTI Kotri

.....absconding accused.

Cr: No.108/99 of P.S Tando Adam.U/S 295-A,B,C PPC.

1).Mr.Anwer Jamal,learned P.P for the state.

2).Mr.Nizamuddin Peerzada,advocate appointed on state expenses for the absconding accused.

DATES OF HEARING:-

01-03-2000,02-03-2000,03-03-2000,
04-03-2000,07-03-2000,08-03-2000 & 09-03-2000.

J U D G E M E N T

The accused above named faced trial for offences falling u/s 295-A,B & C PPC,u/s 08 of Anti-Terrorism Act 1997 & u/s 06(b) of Anti-Terrorism Act 1997 on the basis of FIR/Cr.No.108/99 of

P.S Tando Adam.

Facts of the case are that complainant Allama Ahmed Mian Hammadi lodged the FIR at P.S Tando Adam on 02-05-1999 at 12:30 noon time and stated in the same that he is residing on the address given in the FIR and is KHATEEB of MASJID-E-KHATAM-E-NABUWAT & provincial Convenor of MAJLIS-E-AMAL KHATAM-E-NABUWAT. As per the FIR on 08-12-1998 complainant was present in his office and at 09:10 a.m he sent some one to puurchase newspapers UMMAT (Karachi) & KAWISH (Hyderabad), in which he read interview of Riaz Ahmed Gohar Shahi in which he has stated that (1) whatever MUHAMMED(P.B.U.H) is teaching him he is telling the same. (2) Many meetings have been taken place with HUZOOR-E-PAK (P.B.U.H), (3) The sticker in which in place of MUHAMMED UR RASOOL ULLA after LA ILAHA ILLAL LA HO, Riaz Ahmed Gohar Shahi is written, he has confirmed it and have stated ~~thatxx~~ about the same that there is no harm in such printing/publication. (4) about AYYATS No.10, 11, 12, 14 & 15 of QURAN-E-MAJEED about last word of the sentence with reference to his MUREEDS he has stated that by ALIF(الف) meant ALLAH, by LAM(ل) means LA ILLAHA ILLAL LA & by RAY(ر) referes to his name Riaz Ahmed. (5) His Mureeds are calling him as IMAM MEHDI and that his picture is appearing in the

Moon & HIJRE ASWAD of BAITULLA & that Riaz ahmed has not issued contradiction about it.(6) About luxurious cars/vehicles & traveling in the same with young girls and passing luxurious life he has compared it with precious horses used by RASOOL-E-PAK (P.B.U.H) during JIHAD and has declared it to be right thing.(7) About Five RUKUNS of Islam & two of them viz NAMAZ & ROZA he has declared these two ARKANS as ZAHIRI IBADAT(ظاہری عبادت) & has given important to GHAIR ISLAMI things & has talked with hatred about basic Islamic RUKUNS. As per the FIR, he has, therefore, done contempt of RASOOL-E-PAK (P.B.U.H), QURAN-E-PAK & has injured the feelings of MUSLIMS. As per the complainant he sent applications to District administration for legal action & that he would produce the vidio & audio cassettes about these allegations. The FIR is registered as Cr.No.108/99 of P.S Tando Adam(District Sanghar) u/s 295-A,B & C PPC & U/S 08 of Anti-Terrorism Act 1997. During the investigation the accused could not be arrested, therefore, the police has shown him absconder in the challan & submitted such challan before this court.

Since the accused was shown absconder in the challan, therefore, N.B.Ws issued against him from date to date but the same could not be executed

and finaly the process server SHO of P.S Tando Adam filed his report (Ex/10-C) to the effect that the accused due to apprehension has absconded from the country and has gone to America and that there are little hopes of his arrest in near future. Statement of this process server, therefore, was ordered to be recorded and his statement on oath is recorded as Ex/01. Thereafter, on the basis of statement on oath of the process server, order dated 20-01-2000 was passed whereby case was ordered to proceed and be decided in his absence u/s 19(10) of Anti-Terrorism Act 1997 r/w section 512 Cr.P.C but seven days after publication of proclamation in three newspapers & that one should be in Urdu.

The required publication, therefore, were made in daily "DAWN" dt:24-01-2000(Ex/02), daily "JISSARAT" Dt:25-01-2000 (Ex/03) & daily Sindhi newspaper SINDH dt:23-02-2000 (Ex/04) but still the accused did not appear before this court within seven days of the publication.

It may be pointed out that on the day of submission of challan i.e 02-08-1999 Mr.Nisar Ahmed Durrani advocate filed power on behalf of the accused & filed Misc. application for passing proper & legal order at the time of submission of challan in view of the facts and circumstances mentioned in the applicat-

ion. Notice of the application was given to learned P.P but it was ordered that accused should surrender first. This application remained pending and Mr.Nisar Ahmed Durrani advocate, thereafter, did not appear, finaly when counsel on State expenses was engaged, this application was disposed of on 01-03-2000 by order of that date whereby the application was disposed of as infructuous on the ground that petition of the accused filed in the High Court of Sindh has been disposed of as not pressed. The order of Honourable High Court has been produced by learned P.P & photo copy of which is attached with the order of this court dated 01-03-2000.

This court has engaged Mr.Nizamuddin Peerzada advocate as counsel for the accused on State expenses to defend him in this case.

This court framed charge (Ex/07) against the accused u/s 295-A, B & C PPC, u/s 08 punishable u/s 09 of Anti-Terrorism Act 1997, & u/s 06(b) punishable u/s 07 of Anti-Terrorism Act 1997. Since the accused is absconding, therefore, in the proforma meant for plea (Ex/08) it is mentioned that it is to be deemed that the accused has not pleaded guilty. Prior to that, I, as Presiding Officer of the court took required oath u/s 16 of Anti-Terrorism Act 1997 as Ex/06.

The prosecution before recording of the

evidence of complainant's side moved application u/s 540 Cr.P.C(Ex/09) prayed for summoning Civil Judge & FCM Tando Adam on the ground that his evidence is material but his name does not appear in the list of witnesses. Learned D/C on notice gave no objection, therefore, this application was allowed. The prosecution, thereafter, in order to prove it's case examined complainant Allama Ahmed Mian Hammadi as Ex/10, who produced the FIR as Ex/10-A & permission u/s 196 Cr.P.C of D.M Sanghar as Ex/10-B, newspaper UMMAT in original as Ex/10-C and Sindhi newspaper KAWISH in original as Ex/10-D & one book/magazine with title GOHAR/HAQ KI AWAZ written with green marker on the front side of the cover of book. The prosecution again moved application u/s 540 Cr.P.C for summoning DSP Shoukat Ali Khatyan DSP Tando Adam, who had recorded the Vidio cassettes as his name does not appear in the challan. This application was also allowed under no objection of learned D/C. Thereafter, the prosecution filed statement (Ex/11-A) whereby P.W Yar Muhammed has been given up. The prosecution next examined P.W Gulzar Ahmed as Ex/12, P.W Muhammed Azfar as Ex/13, P.W Abdul Hafeez Abid as Ex/14, who produced sticker as Ex/14-A. Next to him was examined P.W Muhammed Nasir as Ex/15, who produced photo copies of cuttings of newspapers daily UMMAT as Ex/15-A,

daily PUBLIC as Ex/15-B, daily INTIKHAB as Ex/15-C, daily PARCHAM as Ex/15-D, daily EHTISAB as Ex/15-E, daily JURRAT as Ex/15-F, daily SINDHOO as Ex/15-G, daily IBRAT as Ex/15-H, daily SACH as Ex/15-I, daily BHATWAR as Ex/15-J, fortnightly SADA-E-SARFAROSH as Ex/15-K. Thereafter, the prosecution examined masheer Muhammed ~~[illegible]~~ Shafique as Ex/16, who produced masheer nama of place of wardat as Ex/16-A, masheer nama of recovery of newspapers, sticker & photo copy of page No.20 of SHAHADAT magazine so also one poster as Ex/16-B, photo copy of page No.20 as Ex/16-C, SHAHADAT magazine December 1998 issue as Ex/16-D and masheer nama of recovery of vidio cassettes of the accused as Ex/16-E, and N.I.C of the masheer as Ex/16-F(original seen & returned) Thereafter, ASI Muhammed Ishaque(I.O) who had registered the FIR & recorded the 161 Cr.P.C statements of P.Ws etc was examined as Ex/17, who produced his application addressed to the S.D.P.O, Tando Adam, for permission to go to District Dadu where the accused is residing & such permission was given by S.D.P.O on the same letter as Ex/17-A. Civil Judge & FCM Tando Adam Mr. Abdul Haye Memon was, thereafter, examined as Ex/18, who produced letter of the SHO for recording the 164 Cr.P.C statements of the P.Ws Abdul Hafeez Abid, Nasir, Muhammed Azfar & Gulzar as Ex/18-A, he also produced

164 Cr.P.C statements of P.Ws Abdul Hafeez Abid alongwith photo copy of his N.I.C, Muhammed Nasir alongwith photo copy of his N.I.C, Muhammed Azfar alongwith photo copy of his N.I.C and Gulzar Ahmed alongwith photo copy of his N.I.C as Ex/18-B to E. Second last witness examined was SIP Muhammed Azeem Rindhawa of P.S Mangli, who had conducted part investigation of this case, as Ex/20, who produced cuttings from newspapers as Ex/20-A & photo copies of some pages of book YADGAR LAMHAT (یادگار لمحات) so also book "GOHAR OF SARFAROSH PUBLICATIONS, ROHANI SAFAR(روحانی سفر) as Ex/20-B to E so also masheer nama of recovery of these copies as Ex/20-F. He also produced newspapers cuttings as Ex/20-G to R & one pumphlet of Islamic National Front(photo copy) as Ex/20-S & one letter of complainant addressed to ASP as Ex/20-T, masheer nama of recovery of the newspapers cuttings as Ex/20-U, 03 vidio cassettes as Ex/20-V/1 to 03, photo copy of daily newspaper JURRAT as Ex/20-W. Finaly the prosecution examined SHO/Inspector Khalid Taggar of P.S Tando Adam as Ex/21, who produced TASDEEK NAMAS of daily newspaper UMMAT (photo copies) as Ex/21-A & B. Thereafter, the prosecution by statement (Ex/22) gave up DSP Shoukat Ali Khateyan.

The prosecution then moved application (Ex/23) with the prayer that the vidio cassettes

(Ex/20-V/1 to 03) may be displayed and that the prosecution will arrange the instruments if the application is allowed. After hearing both the sides, this application was allowed by order(Ex/24) and it was ordered that the vidio cassettes will be played and seen on the V.C.R on 08-03-2000 for it learned P.P will arrange for V.C.R so also for T.V and the vidio cassettes were seen in presence of learned P.P and learned D/C from 11:00 am to 08:00 p.m.

Prior to that on 07-03-2000, learned D/C had filed statement(Ex/25) to the effect that the accused is absconding and his whereabouts are not known therefore, his statement u/s 342 Cr.P.C cannot be recorded and that his representative may be allowed to appear before this court and to give evidence. He also at the same time moved application u/s 540 Cr.P.C for summoning Shabbir Ahmed special representative of the accused as defence witness as his evidence is very much essential for just decision of the case. Although learned P.P gave no objection if witness is examined on the next date but this court by order(Ex/27) on the application held that the perusal of the file shows that the accused has wilfully absented or absconded away or atleast avoiding to face the trial and

that he has knowledge of this case as per his previous applications moved through Mr. Yousuf Leghari advocate, therefore, his representative cannot appear as defence witness of the accused. However, in the interest of justice he was allowed to examine as court witness on 08-03-2000.

Shabbir Ahmed, thereafter, was examined as Court witness as Ex/28, who produced QURAN-E-MAJEED as Ex/28-A, book MUSHKAT SHAREEF as Ex/28-B, book SHAMAIL-E-TIRMIZI as Ex/28-C, photo copy of registration certificate of ANJUMAN-E-SARFAROSHAN-E-ISLAM PAKISTAN as Ex/28-D, photo copy of it's aims and objects as Ex/28-E, newspaper daily UMMAT dt: 03-12-1998 as Ex/28-F, newspaper daily UMMAT dt; 19-07-97 as Ex/28-G, cuttings of newspapers in original of daily JURRAT, SINDHOO, SACH, IBRAT, BHATAWER, & fortnightly SADA-E-SARFAROSH as Ex/28-H to M, photo copies of cuttings of newspapers daily PARCHAM, JURRAT, INTIKHAB, PARCHAM as Ex/28-N to Q & ~~fortnightly~~ original cuttings of newspaper daily PUBLIC as ~~Ex/28-R~~. He also produced copy of application made to I.G Police Sindh Karachi as Ex/28-S, copy of his letter alongwith order of Commissioner Mirpurkhas Division passed thereon as Ex/28-T, copy of letter of I.G police Sindh as Ex/28-U, copy of notice of Honourable High Court as Ex/28-V, photo copy of receipt of TCS as Ex/28-W, Comments of Commissioner, Mirpurkhas Division,

as Ex/28-X and order of Honourable High Court,circut court Hyderabad as Ex/28-Y.

Since the accused is absconding and neither he himself is examined on oath in support of his case nor any w-itness has been examined on his behalf, therefore,after display of the vidio cassettes on T.V final arguments were heard.

Now the points for determination are as under;

POINT NO.01:- Whether accused Riaz Ahmed Gohar Shahi in his press conference/interview which is published in the newspapers has stated that whatever Muhammed (P.B.U.H) teaches him,he used to tell the same to others & that he has been visiting Holy prophet Muhammed (P.B.U.H) oftenly and in place of MUHAMMED UR RASOOL ULLA is written RIAZ AHMED GOHAR SHAHI in the sticker & has stated that it is not a sin and claimed through Mureeds to be IMAM MEHDI & professed that his picture is appearing in HIJRE ASWAD of BAITULLA and he however has compared the luxurious vehicles used by him for travel in company of young girls with precious horses of holy prophet Muhammed (P.B.U.H) at the time of JIHAD

& has declared NAMAZ & ROZA as BATNI (باطنی) prayers and have talked about the same with hatred?

POINT NO.02:- Whether the ~~xxxxx~~ acts of the accused are intentional, deleberate & wilful & have injured the feelings of Muslims & defiled the holy prophet (P.B.U.H), Quran-e-Majeed & HIJRE ASWAD of KABATULLA SHARIF?

POINT NO.03:- Whether the words/acts of the accused Riaz Ahmed Gohar Shahi are ~~or~~ threatening to stir up sectarian hatred?

POINT NO.04:- Whether acts of the accused have ~~xxxx~~ caused religious insecurity among the people & are terrorists' Acts?

POINT NO.05:- What conviction if any should be awarded to the accused?

I have heard Mr.Anwer Jamal learned P.P for the State & Mr.Nizamuddin Peerzada learned D/C engaged on state expenses. Learned P.P has relied upon PLD 1995 S.C 47 xxxxxx, 1994 M.L.D 15, 1995 P.Cr.L.J. 812, & P.L.D 1991 S.C 10, when

learned D/C has relied upon 1981 S.C.M.R 737. I have also gone through the case file so also the evidence that has come on the record. My findings on the above points are as under;-

FINDINGS.

POINT NO.01:- "Partly proved, As under."

POINT NO.02:- "In affirmative."

POINT NO.03:- "In affirmative."

POINT NO.04:- "In affirmative."

POINT NO.05:- Accused convicted for offence u/s 295-APPC to 10 years R.I & fine of Rs.5000/- & impresomment of 06 months more in case of default in payment of fine. The accused is also convicted & punished to go undergo R.I Impresonment for life for offence falling u/s 295-B PPC. The accused is also convicted for offence falling u/s 295-C PPC & punished to go undergo R.I for life & fine of Rs.50000/-& 12 months imprisonment more in case of default in payment of fine. The death penalty awardable u/s 295-C PPC is not awarded because the case is tried in absence of the accused.

also
The accused is/convicted & sentenced to R.I for 07 years & fine of Rs.15,000/- & 08 months imprisonment more in case of default in payment of fine. The accused is also convicted for offence falling u/s 06(b) A.T.Act 1997 punishable u/s 07(b) of A.T.ACt 1997 and sentenced to imprisement for life & fine of Rs.50000/- & 12 months imprisomment more in case of default in payment of fine.
The sentences of imprisonment afterxanex will run sparately after one and other.

R E A S O N S .

MY reasons for above findings are as under:-

POINTS NO.01 & 02:-

In this case about the charges levelled against the accused in the FIR, the complainant himself, has been examined, who has supported contents of the FIR in his evidence. In his evidence he has stated that he is District Khateeb of Otaf dept. so also KHATEEB of JAMIA MASJID TANDO ADAM & Provincial Convenor of MAJLIS-E-AMAL KHATAM-E-NABUWAT. He has deposed that on 08-12-1998, he purchased two newspapers daily UMMAT AND KAWISH and that Yar Muhammed and Azfar, Gulzar Ahmed & one/two other persons were sitting with him.

He has stated that it was 09;00 or 09:15 a.m and further that in both the newspapers interview of Riaz Ahmed Gohar Shahi has been published and that after reading the interview he gave others sitting with him also to read and that they also then read the interview. He has deposed that in the interview. He has given detalis of the offensive acts of the accused given by him in the FIR and has deposed that from the ~~this~~ interview given by the accused their feelings are badly injured ~~xxxxxx~~ . He has deposed that he sent application to the SHO Tando Adam, DSP Tando Adam, so also SSP Sanghar about the objectionable interview of the accused & also to D.C Sanghar and Home secretary Sindh for permission to register the FIR, of the case u/s 295-A PPC and section 08 of the Anti-Terrorism Act 1997 and that, thereafter, ~~xxx~~ permission to registers the FIR was received & then he got the FIR registered., He has produced the permission of D.M Sanghar as Ex/10-B. At this stage learned D/C has raised the objection that this document Ex/10-B has come from the pocket of the complainant, therefore, the same may not be admitted in evidence. The objection

was ordered to be decided at the time of the final arguments,but in the final arguments he has not argued about the objection,therefore,it is deemed that he has not pressed his objection. The complainant has produced copy of daily newspaper UMMAT dt:08-12-98 as Ex/10-C so also copy of daily newspaper KAWISH also of 08-12-1998 as Ex/10-D. In the cross examination his evidence is not shattered.

In this case P.Ws Abdul Hafeez Abid (Ex/14) & Muhammed Nasir (Ex/15) are material. P.W Abdul Hafeez Abid in his examination inchief has deposed that he is Bureau chief of NNI agency so also Bureau chief of daily UMMAT newspaper for Hyderabad.He has deposed that in the month of December . he had happened to have a stricker of Riaz Ahmed Gohar Shahi,which was got published by hhim in the UMMAT newspaper and that in the sticker his features(of Riaz Ahmed Gohar Shahi) are shown in the Moon, Sun & HIJRE ASVAD & that there is also KALMA but in place of MUHAMMED UR RASOOL ULLA,"RIAZ AHMED GOHAR SHAHI" are written. He has deposed that after publication of this sticker one group of ANJUMAN of Riaz Ahmed Gohar Shahi which is known as ANJUMAN-E-SARFAROSHAN-E-ISLAM came to him and had stated that he perhaps has some misconception about Riaz Ahmed

Gohar Shahi so they had come to correct the same and that they infact issued invitation to him to particcipate press conference to be arranged in that connection. He has deposed that thereafter, on 07-12-1998, press conference was held at ASTANA GOHAR SHAHI, at KHUDA KI BASTI Kotri and he deputed Mr. Nasir Shaikh of UMMAT and Mr. Abid Lakhair of NNI to participate in the press conference, who covered the proceedings by recording the same in the cassette so also by taking notes as it was a contravertial issue so also an important one. He has deposed that after receiving the notes of press conference so also of the audio cassette he had prepared the matter about the interview and got the same published and that the matter was particularly based on the audio cassette. He has deposed that the publichation was made through NNI in other newspapers so also in their UMMAT newspaper. He has deposed that after publication of the press conferecne, Moulana Hammadi contacted him in connection with the press conference punlished in the newspaper and asked him if he was ready to issue it's confirmation / Thereafter, we went to Tando Adam P.S, where his statement was recorded in which he has confirmed

the facts
/about the press conference published in the newspaper. and that thereafter, one police officer took them to Civil Court, where his statement was recorded. He has stated that newspaper UMMAT Ex/10-C is the same and has also deposed that KAWISH newspaper also made publication on reports of the NNI and has stated that KAWISH newspaper Ex/10-D is the same. He has also produced the sticker inquestion as Ex/14-A. Evidence of this witness is also not shattered in the cross examination.

So far as P.W Muhammed Nasir(Ex/15) is concerned, he has in his examination incheif deposed that he is reporter of daily newspaper UMMAT for Hyderabad. He has deposed that on 07-12-1998; at about 12:00 noon time workers of ANJUMAN-E-SARFAROSHAN-E-ISALAM had taken newspapers reporters from press club Hyd. to Kotri, in their vehicles where they were made to visit MADARSA, MOSQUE & MUSAFIR KHANA. He has deposed that at the main enterence one sticker was displayed on the door on which "RIAZ AHMED GOHAR SHAHI" was written after "LA ILAHA ILLAL LA" & his features were shown on all four corners in moon, sun & HIJRE ASWAD. He has deposed that thereafter

they were taken to ASTANA/House of Riaz Ahmed Gohar Shahi where press conference was held and that he took notes and then supplied the reporting for publication to their Bureau chief. He has deposed that he had also recorded press conference in his Cassettee Recorder. He has further deposed that thereafter, on 28-07-99, they had gone to P.S Tando Adam, where my statement was recorded and then he was taken to FCM where his 164 Cr.P.C statement was recorded. About the sticker Ex/14-A he has deposed that it is the same. His evidence is also not shattered in the cross-examination. But, he only in his cross examination has stated that complainant Hammadi remained with the Magistrate for about 20 minutes(at the time of recording of their 164 Cr.P.C statements). Learned D/C has invited my attention to this and has contended that this shows that how much influential is the complainant and that 164 Cr.P.C statements are only written under influence of the complainant. In this respect I am of the opinion that even if contention of D/C is taken to be true and 164 Cr.P.C statements are discorded from consideration still evidence of these two witnesses without 164 Cr.P.C statements is sufficient corroborative evidence. But again, from cross examination of these two witnesses it is not proved by defence that

these two witnesses were not at all produced before the Civil Judge & FCM for 164 Cr.P.C statements.

Apart from P.Ws Abdul Hafeez Abid & Muhammed Nasir Shaikh(above mentioned) there is also corroborative evidence of P.W Gulzar Ahmed & P.W Azfar(Exs/12 & 13) who both in their examination inchief have deposed that they were present at JAMIA MASJID TANDO ADAM and that complainant Ahmed Mian Hammadi, Muhammed Azfar and others were also present and that it was 09:10 a.m. and that KAWISH newspaper of Hyd. and UMMAT of Karachi were purchased and brought which were read by them and that in the newspapers interview of Riaz Ahmed Gohar Shahi has been published. They have given contents of this interview in respect of the charges levelled against the accused in the FIR and have corroborative the complainant so also the FIR. Both of them have deposed that due to such interview their feelings as Muslims have been injured. Evidence of these two P.Ws is also not shattered by the defence in the cross examination.

11-3-2000

The prosecution in this case has examined masheer Muhammed Shafique (Ex/16), who has supported the masheer nama of place of Wardat as Ex/16-A and masheer nama of recovery of

newspaper daily UMMAT, dt.08-12-1998, sticker in question (Ex/14-A) & others documents Ex/16-B . As per this masheer on 15-07-99 Moulana Hammadi had produced three vidio cassettes before the SHO at P.S and in his presence and that such masheer nama was prepared under his signature. He has supported the masheer nama as Ex/16-E. He has deposed that the three vidio cassettes, newspaper UMMAT & other articles recovered under the masheer nama are the same. His evidence is also not shattered by the defence.

From the investigation side ASI Muhammed Ishaque who had recorded the FIR, 161 Cr.P.C statements & had prepared masheer nama of place of wardat so also recovered the newspaper, sticker and other articles and conducted part investigation in this case is also examined who has confirmed that masheer nama Ex/16-A & 16-B were prepared by him & that he has recovered the articles mentioned the masheer nama Ex/16-B. His evidence is also not shattered by the defence in his cross examination.

Mr. Abdul Haye Civil Judge & FCM, Tando Adam was examined as Ex/18 who has confirmed in his evidence that 164 Cr.P.C statements of the P.Ws were recorded by him.

him.Nothing fruitful in favour of the defence has been extracted from him materialy. The defence has only tried to create doubts about recording of the 164 Cr.P.C statements by pointing out that in the letter of SHO (Ex/18-A) addressed to Civil Judge & FCM for recording the 164 Cr.P.C statements of the P.Ws under order of the Judge written on the letter seal of the court is not appearing. But Ex/18-A being document apparently produced from file of the court during the performance of daily routine duty, therefore, need not be affixed with seal of the court for such order.

P.Ws SIP Muhammed Azeem the then SHO of P.S Mangli who was transferred investigation of this case and had conducted part investigation (Ex/20) in his evidence has deposed about act played by him in this case. His evidence is also not shattered

P.W SHO Khalid Taggar of P.S Tando Adam (Ex/ 21) in his evidence has deposed that he had secured the three vidio cassettes (Ex/20-V/1 to 3) under the masheer nama and confirmed that the masheer nama Ex/16-B bears his signature.He has produced Ex/21-A & B which confirms that P.Ws Abdul Hafeez is Bureau chief of daily UMMAT & NNI Hyd. whereas P.W Nasir Shaikh is reporter of daily UMMAT.

In this case it may be pointed out that both the sides have produced photo copies of certain documents and both the sides have raised objections about admissibility of the photo copies at relevant stages. ~~Qxxthis~~ Learned P.P about objection of learned D/C on photo copies produced by prosecution has contended that the photo copies are admissible being produced by mechanical process. It is surprising that at one stage he says that photo copies are not admissible when at the subsequent stage he says that they are admissible being prepared through mechanical process.In this connection I am of the opinion that photo copies are not to be considered unless cogent reasons for not producing the originals are given. Therefore,photo copies of documents of both the sides are not to be considered in this case.

Learned D/C has also argued that newspapers ~~is news~~ reports is not evidence in view of 1981 S.C.M.R 734,therefore, newspapers Ex/-10-C & 10-D may not be considered. But I do not agree with him because the law now has developed and in 1995 P.Cr.L.J P- it has been held that newspapers'reports can be considered if authenticated by reporters or publishers.When in this

case Abdul Hafeez Abid Bureau chief of NNI & UMMAT newspaper so also Muhammed Nasir Shaikh reporter of UMMAT newspaper have been examined whom confirmed the news published in Ex/10-C & 10-D. Therefore, ~~objection~~ contention of learned D/C has no weight.

In this case both the sides have produced certain books. The complainant has produced book Ex/10-E, whereas court witness Shabbir Ahmed who apparently is clearly man of the accused according to his own evidence, and has appeared before this court to give evidence ~~xxxxx~~ apparently in support of the accused has also produced Quran-e-Majeed Ex/28-A, two books namely MUSHKAT SHAREEF Ex/28-B & SHAMAIL-E-TIRMIZI Ex/28-C. Excepting Quran Shareef books Ex/10-E, 28-B & C cannot be considered for want of authenticity by the publisher or the author about the contents of these books. The court can only take ~~cognizance~~ judicial notice of law books, notification, Quran Shareef calanders and other such books and articles, but not these books for reason given herein above. So far as Quran Shareef is concerned (Ex/28-A) ~~xxxxxxxxxx~~ but it is produced by Court witness Shabbir Ahmed, he has only deposed that accused Riaz Ahmed Gohar Shahi

has been given education exactly in accordance with Quran-e-Pak and HADITH, but has not referred to any AYYAT or SIPARA of Quran-e-Majeed.

Learned D/C in his arguments has pointed out questions put by him to P.Ws Gulzar Ahmed, Muhammed Azfar, Abdul Hafeez Abid, & Muhammed Nasir (Exs/12, 13, 14, & 15). He at the first had pointed out that there is difference of signatures of P.Ws Gulzar Ahmed & Muhammed Azfar appearing on their 164 Cr.P.C statements (Exs/18-E & 18-G and their copies of N.I.Cs attached with the same. Meaning thereby are that they had not appeared before the Civil Judge & FCM Tando Adam for recording of their 164 Cr.P.C statements, but after perusal of 164 Cr.P.C statements and the photo copies of the N.I.Cs I am of the opinion that there is no material difference between the signatures. Again, learned D/C has pointed out that the witnesses/P.Ws Abdul HafeezAbid & Muhammed Nasir (Ex/14 & 15) have made improvements in their evidence & some of the facts disclosed by them in their evidence are neither disclosed in their 161 Cr.P.C statement nor in the 164 Cr.P.C statements, but to me this alone is not sufficient to reject evidence of these two witnesses. Because, in view of PLD 1999 S.C 1444 technicalities are to be ignored. Moreover, the same are at the most some explanatory additions but not material improvement which [illegible]

again in view of recent development of law will not reject evidence of the witnesses.

It has been also argued before me that from evidence of P.W Gulzar, Asfar & Abdul Hafeez Abid & Muhammed Nasir Shaikh(Exs/-12 to 15) it appears that they have no knowledge of religion/Islam, therefore, their contentions that their feelings have been injured or that acts of accused are objectionable cannot be considered. Subject to herein below, I do not agree with learned D/C for the simple reason that atleast these witnesses have general knowledge about religion/ Islam, therfore, they say that their feelings are injured & acts of accused are objectionable, in the terms stated by them.

The defence has argued before me that after transfer of investigation from Tando Adam P.S to SHO Mangli, the complainant has produced vidio cassettes Ex/20-V/1 to 3 & that police of Tando Adam could not make such recovery when the investigation was entrusted to SHO Mangli. This objection also being technical is to be ignored in view of P.L.D 1999 S.C 1444. Even otherwise FIR was lodged at P.S Tando Adam and SHO Tando Adam had challaned the case.

The defence has challenged the legality of present proceedings on the ground that permission u/s 196 Cr.P.C (Ex/10-B) are not legal & that no proof is produced by the complainant that he is KHATEEB

of JAMIA MASJID & that permission for offence u/s 295-A PPC only as per the permission letter has been granted, therefore, all the subsequent proceedings are void and illegal. In this connection learned P.P has referred me to sec:196 Cr.P.C which clearly read that such permission is to be granted only for offence failing u/s 295-A PPC. It may be pointed out that in the ~~letter~~ order of permission Ex/10-B at the bottom after name of the complainant at Sr.No.03, he is shown as District KHATEEB of JAMIA MASJID. It is also objected by learned D/C that the D.M could not grant permission as delegatee cannot delegate his powers. He thereby means to say that it was Home secretary the delegatee of province of Sindh to grant permission, therefore, in view of evidence of the complainant that he at the first went to the Home secretary and then to the D.M who after hearing him had granted the permission. But, learned D/C has lost sight of notification referred to in the permission order Ex/10-B under which he has granted the permission. Again, under the constitution, the province of Sindh is to be representated by the D.C. Therefore, arguments of learned D/C has no formce. The complainant was very much authorised to lodge present FIR.

further and/that permission for offences falling u/s 295-B & 295-C PPC is not required u/s 196 Cr.P.C.

The defence has in the cross examination of the complainant has tried to check his religious/ Islamic knowledge and during arguments learned D/C has argued that the complainant about AYYATS No.10, 11,12,14 & 15 of Quran-e-Majeed has shown his unawareness, so he has no religious knowledge, so how he can complain against the accused. But, there is own suggestions of the defence to ~~P.Ws~~ Mashooq sb (Ex.16) in cross examination that complainant is an Alim.

It is case of defence that this case is out come of religious enemity of complainant with the accused and that the ~~xxx~~ complainant is thirsty of blood of the accused, therefore, FIR is his arranged affair which is delayed by two weeks for ulterior motives when permission Ex/10-B was granted on 13-04-1999. It is correct that the permission is granted on 13-04-99 and the FIR is registered on 02-05-1999 ~~x~~ i.e after delay of about two weeks, but the defence has not given instances of enemity of the complainant with the accused. In the circumstnces it is possible that since the case pertains to religious matter therefore, the administration & the police

was avoiding to Avoiding.

registering the FIR ~~was apprehending.~~ It is case of defence that since either there is no any incident of complained by the complainant to administration/Dadu had taken place, therefore, the administration of Dadu had filed application of the complainant and so also did not register any case on it's own ~~also~~. But, no any such order that application of the complainant has been filed has been produced.

Important aspect of this case are the vidio cassettes(Ex/20-V/1 to 03). The vidio cassettes were played and seen on the T.V in the court in presence of learned PP and learned D/C. About the vidio cassettes at the time when the same were seen in the court on the T.V, on query by the court learned D/C has not denied that all the vidio cassettes pertains to Riaz Ahmed Gohar Shahi. In the vidio cassette with title "QUESTIONS AND ANSWERED BY RIAZ AHMED GOHAR SHAHI" the accused has stated that as per reports of computer of England and America his picture appeared in the moon and he asked the Govt. to take action against him if it is wrong but nobody ~~disclosed this fact and~~ has taken action against him. In the same cassette he has stated that there are 40 PARAS/SIPARAS of Quran-e-Majeed About ALIF LAM MEEM & " ALIF LAM RAA" he has avoided to give reply. In the same cassette about picture in the

HIJRE ASWAD he to a question has replied if picture in the HIJRE ASWAD is turned upside down a picture is seen and that time will show whose picture is that and that it should be exploare through computer. But, he has not denied the allegations specificaly. In the last ~~question~~ of thes cassettee while teaching soofiasm as per the cassette in America ladies and gentlemenk making circle were ~~sought~~ of dancing and men were having arms of ladies in their hands and were saying ALLAH-ALLAH and Gohar Shahi was sitting in the centre on the chair. This portion of the cassette has falsefied court witness Shabbir Ahmed who says that Gohar Shahi has directed for strict parada and that no woman can appear before him without parada and ~~if~~ a worman can discuss any ~~MASLA~~ ~~she is~~ behind the curtain. In this portion of the cassette GITAR is also seen being played at that time.

The claim of the accused about his picture in the moon and picture on the HIJRE ASWAD has never been pointed out by any person or body religious or otherwise, during last ~~100~~ of the years It is only accused who is saying so, ~~Shabbir Ahmed~~ ~~the court witness who apparently has appeared~~

therefore, this claim of the accused has definitely damaged religious beliefs of Muslims. No matter scientist went to the moon but claim of the accused is different who is trying to show himself as a sacred personality equaling himself to great personalities of Islam, when he says that he is not IMAM MEHDI. Therefore, his act aims at diverting Muslims from settled religious principles of Islam, therefore, complainant party had rightly claimed that their feelings are injured particularly when he has compared his luxurious cars with precious horses of prophet Muhammed (P.B.U.H) and particularly when he says that he met with Hazrat Essa and Rasool-e-Pak(P.B.U.H) happened to come near him as per his own admission in the cassette. In view of this vidio cassette allegation about picture in the HIJRE ASWAD also proved.

So far as sticker (Ex/14-A) on which RiazAhmed Gohar Shahi in place of MUHAMMED UR RASOOL ULLA is written is concerned, P.W Muhammed Nasir Shaikh (Ex/15) has stated that such sticker were displayed in the mosque and the Madarsa of the accused, also proved that the sticker is creation /publication of the accused particularly in the cassette he has

avoided to give reply about "ALIF LAM MEEM" & " ALIF LAM RAA".

Although P.W Abdul Hafeez Abid (Ex/14) has admitted that contradictions of the accused have been published in different newspapers but in vidw of above, the contradictions have no weight.

The defence has tried to show that no riots took place any where therefore, nobody was aggrieved and that the case is false. But, atleast the newspapers and evidence of P.Ws Abdul Hafeez Abid & Muhammed Nasir so also vidio cassettes are on the record from which complainant's versions & objectionable statement of the accused are proved. The case will not be disproved merely because no riot took place.

Learned D.C has argued that maximum there is religious dispute between two religious groups, therefore, under the law and under constitution 1973 the dispute is to be refereed to Islamic Ideological Council. But, he has not referred me to any law or any specific provision of constitution of Pakistan 1973.

The defence has allegations against P.Ws Abdul Hafeez Abid and P.W Muhammed Nasir Shaikh, that Muhammed Nasir Shaikh had demanded car and

Abdul Hafeez Abid demanded computer from the accused. and that on refusal they have got incorrect matter attributed to the accused published. But, it is matter of record that in the newspapers particularly those produced by Shabbir Ahmed Ex/28-F to R which are contradictions made by the accused about the news published in newspapers Ex/10-C & D ~~but~~ no where in these contradictions such allegations are levelled against Abdul Hafeez Abid and Nasir Shaikh. Although newspapers produced by Shabbir Ahmed referred to above are not admitted in evidence for want of authenticity and that some of them are photo copies, still inadmissible documents can be taken notice of for colateral purposes.

Contentions of defence is also that this case is out come of religious enemity of the complainant with the accused so case against JAMTE ISLAMI who say "PAKISTAN KA MATLAB KYA LA ILAHA ILLAL LA " shias who says "ALI IS GOD" and that followers of PEER PAGARA who says "BHAIJ BAGARA" are not filed against these peoples. ~~Again from the line of cross examination~~ ~~the defence has tried to b[illegible]~~

when the complainant in his cross examination has admitted that they believed that whosoever follows the teachings of Islam as given by prophet(P.B.U.H) he can have BISHARAT/ZIARAT of prophet Muhammed (P.B.U.H). He has also admitted that during BISHARAT/ZIARAT prophet Muhammed (P.B.U.H) can also give guidance / instructions to that follower, excepting the accused. as character of accused is not in accordance with the Quran and sunnah. [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

not touch & discuss above part of para

[illegible] I will also not touch and discuss the allegations excepting about "RIAZ AHMED GOHAR SHAHI picture in HIJRE ASWAD, Moon & words [illegible] in place of MUHAMMED UR RASOOL ULLA appearing in the sticker/as Ex/14-A which stands proved beyond reasonable doubt. About the slogans & remaining allegations I am of the opinion that lot of study and ~~[illegible]~~ debate/arguments are required which are not possible at this stage when this court is short of time & ~~[illegible]~~ that experts'opinion about religious matters is required.

Lastly the bail order (Ex/28-Y) of

the accused produced by court witness Shabbir Ahmed is not being considered for the simple reason that it is photo copy and not ~~certified~~ original certified true copy. But even otherwise that order ~~has no binding~~ is distinguishable from the case in hand for the reason that the case in the bail order is of City P.S Hyderabad, and facts of the FIR are not given in the bail order.

In view of all above & the case law relied upon by learned P.P referred to above acts of the accused are intentional and wilful and that the same are offences falling u/s 295-A, B, and C PPC and that prosecution has proved it's case on count of point No.01 & 2 against the accused ~~beyond reasonable doubt.~~ ~~My findings~~ subject to above. My findings on point No.1 is accordingly is answered that the prosecution has proved allegations of point No.1 partly against the accused, when my finding on point No.02 is in affirmative.

POINT NO.03:-

In view of discussion under points No. 01 & 2 here-in-above & in view of evidence of the complainant and the P.Ws Gulzar, Azfar, Abdul Hafeez Abid so also Muhammed Nasir Shaikh it is clear that acts of the accused are insulting for prophet Muhammed

(P.B.U.H),Holy Quran & HIJRE ASWAD & in view of line of action of the defence that riot must have errupted the accused intended thereby to stir up sactarian hatred and since in the circumstances sactarian hatred is likely to stir up thereby, therefore, my finding on point No.03 is also in affirmative.

POINT NO.04:-

From the evidence discussed above of the complainant and P.Ws Gulzar, Azfar Abdul Hafeez Abid & Muhammed Nasir Shaikh(Ex/12 to 15), it is clear that there is feeling of insecurity in them and other people religious or otherwise. Therefore, my finding on point No.04 is also in affirmative.

POINT NO.05:- In view of my findings on point No.1 to 4 The accused Riaz Ahmed Gohar Shahi is convicted for offence falling u/s 295-A PPC to 10 years R.I & fine of Rs.05,000/- & imprisonment of 06 months more in case of default in payment of fine. The accused is also convicted & punished to undergo Imprisonment for life for offence falling u/s 295-B PPC. The accused is also convicted for offence falling u/s 295-C PPC & punished to undergo R.I for life & fine of Rs.50000/- & 12 months imprisonment more in case of default in payment of fine. The death penalty awardable u/s 295-C PPC is not awarded because the case is tried in absence of the accused. The accused

...37...

falling

is also convicted for offence u/s 08 of Anti-Terrorism Act 1997, punishable u/s 09 of Anti-Terrorism Act 1997 to R.I for 07 years and fine of Rs.15,000/- and 08 months imprisonment more in case of default in payment of fine. The accused is also convicted for offence falling u/s 06(b) of Anti-Terrorism Act 1997, punishable u/s 07 of Anti-Terrorism Act 1997, and sentenced to imprisonment for life and fine of Rs.50,000/- and 12 months more imprisonment in case of default in payment of fine. The sentences of imprisonment separately after one and other. The accused is absconding therefore issued NBW against him and send this copy of judgement to the SHO Tando Adam, District Sanghar, to arrest the accused & remand him to Central Prison, Hyderabad to serve out the sentence.

11.3.2000

Announced in open court.
Give under my hand and seal of the court.
This the 11th day of March 2000.

Sd/-
11.3.2000
(ABDUL GHAFOOR MEMON)
JUDGE
ANTI TERRORISM COURT
MIRPURKHAS.

ORDER FOR DISPOSAL OF CASE PROPERTY.

Case property viz newspapers, KAWISH & UMMAT the sticker & three vidio cassettes are exhibited in the evidence as Ex/10-C, 10-D, 14-A & 20-V/1 to 3 and shall remain with the case file, looking to the nature

...28...

of the case.

Sd/-
11.5.2000

(ABDUL GHAFOOR MEMON)
JUDGE
ANTI TERRORISM COURT
MIRPURKHAS.

Special Court, Anti-Terrorism
Mirpurkhas.

Sr. No:	03
Date of applied:	
Folio:	480-00
Copying Fee:	400-00 Copied by:
Comparing Fee:	40-00 Compared By:
Paper Fee:	40-00
Total:	48-00
Delivered on:	15-01-18

Certified True Copy
15/1/18
Reader
Anti-Terrorism Court
Hyderabad Division
@ Hyderabad.

Mr. Moqurab Khan
Additional Session Judge/
Judge Special Court ATA,
Lahore.

The State
Versus
Raja Fiaz etc
July 2006

IN THE COURT OF MR. MOQURAB KHAN, SPECIAL JUDGE,
ANTI-TERRORISM COURT NO.I, LAHORE.

The State.........Versus.........Raja Fiaz etc.

1- Raja Fiaz s/o Raja Riaz , Caste Rajpoot, r/o H. No. 5, St. No.2, Ibrahim Road Masoom Gunj, Lahore.

2- Muhammad Bilal s/o Iqbal Manzoor, Caste Kharrel r/o H. No. 99/P, St. No.2, Guddi Mohallah , Gojra City, Toba Take Singh.

3- Nazar Zakir Hussain s/o Mushtaq Hussain, Caste Gull Jutt, r/o 560/16 Civil Line, Lahore.

4- Qazi Farooq Ahmad s/o Qazi Bashir Ahmad, Caste Syed, r/o H. No. 210/34, Wapda Town, Lahore.

5- Muhammad Rafique s/o Gul Zaman, Caste Mughal r/o Mohallah Foji Foundation Abot Abad, Mansehra.

6- Muhammad Saddique s/o Ghulam Muhammad, Caste Faqeer, r/o Jojoke Yaar PS Faizabad Distt. Nankana Sahib.

7- Ghulam Hussain s/o Gulzan Ahmad, Caste Rajpoot r/o 19/HL PS Peplan, Distt. Mianwali.

(.........Accused).

Case FIR No. 840/2005 dated 23.12.2005, U/S 295-A PPC & 7/9 ATA, 1997, Police Station Sattokatla, Lahore.

J U D G M E N T:

The police of PS Sattokatla , Lahore had put up the challan in the Court of Adminstrative Judge, Anti-Terrorism Courts, Lahore, same was entrusted to this court for trial.

Muhammad Asif SI PW-2 had lodged the complaint Ex.PA

on 23.12.2005 at 1.30 pm, wherein he stated that he alongwith Tanveer Ahmad/C, Muhammad Tariq/C xx were present for patrolling on official vehicle No. 6921-LZG, driven by Muhammad Azhar/C and were present at Nawaz Sharif Chowk, where he received spy information that Raja Fiaz has obtained House No. 157-B/4 Wapda Town, on rent and at that time, he alongwith his companions was present infront of the above said house and he was press distributing pamphlets and litrature . On the said information, he alongwith Javaid Iqbal ASI, Allah Rakah SI, Arif Hussain SI, Taj Din ASI, Iftikhar Ahmad ASI,Tanveer Ahmad ASI, Waseem Ahmad/C Razzaq Khan/C, Muhammad Riaz/C, Tanveer Ahmad/C reached on the place of occurrence, on the pointation of spy informer, infront of House No. 157-B/4,seven(7) accused persons were encircled and they were apprehended, their names were known as Raja Fiaz s/o Muhammad Riaz, Caste Rajpoot, Muhammad Bilal s/o Iqbal Caste Kharrel, Nazar Zakir s/o Mushtaq Hussain, Qazi Farooq Ahmad s/o Qazi Bashir, Muhammad Rafique s/o Gul Zaman, Muhammad Saddique s/o Ghulam Muhammad and Ghulam Hussain s/o Gulzar Ahmad and a Car No. 9497-PG and a motorcycle No.379-LRA were present with them. The accused were holding objectionable material of IMAM MEHDI RIAZ AHMAD GOHAR SHAHI, which were recovered from them. On further search from the car, a Brief Case was recovered. From inside the Brief Case objectionable pamphlets, literature,

Video Cassettes, Book Lets, whereon, Riaz Ahmad Gohar Shahi "IMAM MEHDI"was written, were recovered. The car,motorcycle, pamphlets, litrature, video cassettes, book lets weretaken into possession. On personal search of Muhammad Bilal accused and Muhammad Saddique accused two 30-bore pistols wererecovered from the folds of their shalwar. Pump action gun was recovered from Raja Fiaz accused and separate cases under Arms Ordinantx were registered against them. It is further stated in the complaint that while keeping in possession the objectionable material containing Riaz Ahmad Gohar Shahi as IMAM MEHDI the accused had effected the religious feelings of public and created panic.

Charge against Raja Fiaz accused, Muhammad Bilal accused Nazar Zakir Hussain acccused, Qazi Farooq accused, Muhammad Rafique accused, Muhammad Saddique accused and Ghulam Hussain accused was framed, who denied the guilt and claimed for trial.

Prosecution had produced five witnesses to prove the prosecution case.

Nazir Ahmad SI PW-1 deposed that on 23.12.2005 he was posted as SI at PS Sattokatla. On the above said day, Razzaq constable had produced before him complaint Ex.PA and he had recorded the FIR Ex.PA/1.

Muhammad Asif SI PW-2 is the complainant of this case, he has corroborated his complaint Ex.PA in all particulars as mentioned above in Para No.2 Supra.

Tanveer Ahmad ASI PW-3 deposed that on 23.12.2005 he was posted at PS Sattokatla. On the above said day, he alongwith Rana Asif SI, Taj Din ASI, Javaid Iqbal ASI and other police ~~offi~~ employees went to House No. 157-B/4 Wapda Town, Lahore, where Bilal accused, Saddique accused, Nazir Zakir accused, Ghulam Hussain accused, Fiaz accused present in the court and they were seven accused persons , names of remaing accused persons are not in memory now, The pamphlets were in the hands of accused persons and they were apprehened from infront of their house. A car and motorcycle were present there The Car No. 9497-PG was there and from the said car a Brief Cas and Books were recovered. Brief Case is P2, Motorcycle is P1, the pamphlets P3/1-145, Books P4/1-8, Books P5/1-4, a book P6, litrature P7/1-520, litrature P8, envelops P9/1-1000, ~~Vedio~~ video P10/1-9, Audio Cassettes P11/1-5, A certificate P12, were recovered from the car which were ~~x~~ taken into possession by

the IO, vide recovery memoEx.PB, attested by him and Taj Din ASI

Tariq Bashir Cheema SI PW-4 deposed that on 23.12.2005 he was posted as Incharge Investigation PS Sattokatla. On the above said day, investigation of this case was entrusted to him. He reached on the place of occurrence situated at 157-B/4 Wapda Town, Lahore. Rana Asif SI had met him on the place of occurrence. He had recorded statements of witnesses u/s 161 Cr.P.C. He had inspected the place of occurrence and prepared rough site plan Ex.PC. He had enquired accused persons.

Muhammad Sarwar SI PW-5 deposed that on 30.12.2005 he was posted at PS Sattokatla. On the above said day, investigation of this case was entrusted to him. On 31.12.2005 he had obtained physical remand of all the accused. On 7.1.2006 all the accused were sent to jail. On 9.1.2006 he had got prepared challan.

PP had given up Taj Din ASI PW, Muhammad Arif PW, Javaid Iqbal SI PW, Allah Rakah SI PW being un-necessary and he had closed the prosecution evidence.

The Statements of accused Raja Fiaz, Muhammad Saddique,

Nazar Zakir Hussain, Muhammad Rafique, Muhammad Bilal. Qazi Farooq Ahmad and Ghulam Hussain were recorddddd u/s 342 Cr.P.C. They repied to a question why this case against you and why the PWs have deposed against you, they stated that they are the Members of Mehdi Foundation Internatinal, his Chairman was Riaz Ahmad Gohar Shahi. The material was recovered from Shahbaz, in Distt. Faisalabad, who had pronounced himself as" IMAM MEHDI". Above said Shahbaz was expelled from"Mehdi Foundation International"and at the instance of above said Shahbaz, the obgectionable material recovered from him was planted against them falsely. Accused had not lead their defence evidence.

Arguments heard. Record perused.

Muhammad Asif SI PW-2 is the complainant of this case, he had lodged the complaint Ex.PA on 23.12.2005 at 1.0 pm, and the FIR was recorded at 1.30 pm on the same day, the place of occurrence is at a distance of six(6) KM, from Police Station. There is no in ordinate delay in the registeration of this case. Prosecution had produced two witnesses of recovery of objectionable material from the accused, who are Muhammad Asif SI PW-2 and Tanveer Ahmad ASI PW-3. They both deposed that on 23.12.2005 they alongwith other police had conducted raid in Wapda Town, Lahore and infront of House No.

157-B/4 Wapda Town, the accused present in the court seven in number were having posters in their hands for distribution & on the posters"Riaz Ahmad Gohar Shahi" was written as"IMAM MEHDI", and the above said posters were recovered from them by the police. The posters , books, book lets, audio cassettes, and vidèo cassettes were recovered from the car , which was present near the accused. In the litrature recovered from the accused,'Riaz Ahmad Gohar Shahi' is written as 'IMAM MEHDI' and the KALMA of Riaz Ahmad Gohar Shahi is also written there. The above said material was taken into possession by the police vide recovery memo Ex.PB. Muhammad Asif SI PW-2 had prepared the recovery memo mentioned above and Tanveer Ahmad ASI PW-3 is the witness of recovery memo. Ld. defence counsel had cross-examined the prosecution witnesses at length and during the cross-examination, it was nowhere suggested that it was not the objectionable material. The accused had taken the plea that objectionable matrial was recovered from Shahbaz during police encounter in Faisalabad and the same was planted against them falsely. It has come in the evidence that one person was murdered during police encounter of Malik Shahbaz in Faisalabad. The accused had stated in their statements u/s 342 Cr.P.C. that above said Shahbaz was expelled from 'Mehdi Foundation'. The

above said Shahbaz was himself claiming to be IMAM MEHDI, and he had pronounced that he himself was"IMAM MEHDI" while the litrature of this case contains that Riaz Ahmad Gohar Shahi, was "IMAM MEHDI". There is contradiction in between the claim of above said Shahbaz and the writting of material of this case. The defence has taken the plea that Shahbaz above said had put three conditions to the police that his interview with President of Pakistan be arranged and he be accepted as"IMAM MEHDI" & the proceedings against followers of Mehi Foundation International of Riaz Ahmad Gohar Shahi,be initiated. The accused had not admitted that above said Riaz was whether got interviwed with the President of Pakistan by the police and whether he was accepted IMAM MEHDI by the police and if his above said two conditions were not complied with, then on his demand , how the proceedings were initiated by the police falsely against Mehdi Foundation. The above said defence plea taken by the accused regarding starting of prosecution against the accused at the instance of above said Shahbaz is not believable. All the accused had admitted in their statements u/s 342 Cr.P.C. that they are members of MEHDI FOUNDATION INTERNATIONAL and it is written on printed objectior able material of this case that same belonged to the MEHDI

FOUNDATION INTERNATIONAL. No one was seen by the witnesses near the accused persons to whom they had delivered/distributed the objectionable material, however according to, Muhammad Asif SI PW and Tanveer Ahmad ASI PW-3, the posters containing writting that Riaz Ahmad Gohar Shahi was IMAM MEHDI were recovered from the possession of all the seven(7) accused present in the court, the car was with them and remaining bulk of objectionablw material was recovered from the above said car. As all the seven accused claimed themselves to the members of Mehdi Foundation International and the material objectionable was published by Mehdi Foundation as same is written on the above said objectionable material. Keeping in view of the above said circumstances, prosecution had proved the charge against the accused, hence, Raja Fiaz s/o Raja Riaz Caste Rajpoot r/o H. No.5, St. No.2 Ibrahim Road Masoom Gunj Lahore, Muhammad Bilal s/o Iqbal Mansoor caste Kharrel r/o H. No.99/P St. No.2 Guddi Mohallah Gojra City Toba Take Singh, Nazir Zakir Hussain s/o Mushtaq Hussain Caste Gill Jutt r/o H. No. 560-16 Civil Line Lahore, Qazi Farooq Ahmad s/o Bashir Ahmad caste syed r/o H. No.210-34 Wapda Town Lahore, Muhammad Rafique s/o Gul Zaman Caste Mughal r/p Mohallah Foji Foundation Abadabad Mansehra, Muhammad Saddique s/o Ghulam Muhammad Faqeer r/o Jojoke Yaar PS Faizabad, Distt. Nankana Sahib and Ghulam Hussain s/o Gulzar Ahmad caste rajpoot r/o H. No.19-HL PS Piplan Distt. Mianwali are convicted u/s 9x 7(g) of ATA,1997 and sentenced for FIVE YEARS/and each, Fine Rs.20,000/- each, they are also convicted u/s 9 of ATA,1997 and are sentenced to IMPRISONMENT FOR FIVE YEARS/and each, Fine Rs.20,000/-, they are also convicted u/s 11-W of ATA, 1997/and read with S.295-A PPC are sentenced to IMPRISONMENT FOR FIVE YEARS, EACH, & Fine Rs.50,000/- each. Accused are in custody, they remanded to jail to serve out their sentences. All the case property be confiscated in favour of State. Copies of the judgment be given to each accused free of cost.

Announced in open court.

RO & AC.

Dated: 13.7.2006.

Judge
ATC No.I, Lahore.

CERTIFICATE:

Certified that this judgment consists upon Nine(9) pages. Each page has been dictated, read-over and corrected and signed by me.

Dated: 13.7.2006.

Judge
ATC No.I, Lahore.

Mr. Riaz-ul-Hassan Alvi
Session Judge Jhang.

The State
Versus
Liaqat Ali,
March 2009

IN THE COURT OF RIAZ-UL-HASSAN ALVI,
SESSIONS JUDGE, JHANG.

Sessions Case No.66 of 2006.

Sessions Trial No.08 of 2009.

The State Vs. 1. Liaqat Ali, aged 33 years
2. Umar Draz aged 32 years,

Both sons of Muhammad Ramzan, caste Khokhar, residents of Baig Colony, Jhang Sadar.

Case FIR No.166 dated 21.03.2006.

Under Sections 295-C PPC.

Police Station Sadar Jhang.

****

JUDGMENT:

Accused Liaqat Ali and Umar Draz were challaned to this Court being involved in case FIR No.166 dated 31.03.2006 under Section 295-C PPC registered at Police Station Sadar Jhang on the instance of Hafiz Ghulam Hussain (PW.1).

2. Short of un-necessary details, the prosecution story emanating from the complaint Exh.PA is that; complainant is Nazim Jamia Usmania Abu Bakar; on 17.04.2006 Dr. Mulazim Hussain and Ahmad Nawaz PWs visited the complainant Mulazim Hussain. They disclosed that Mst. Khalida Saeed d/o Muhammad Saeed was married with Umar Draz accused three years back. Umar Draz 3/4 months back started uttering objectionable words relating to Almighty Allah and Prophet Muhammad (Peace Be Upon Him). He termed his god one Riaz Gohar Shahi. The wife of Umar Draz dis-suaded him from this blasphemous act. On this dispute arose and Umar Draz has divorced his wife Mst. Khalida Saeed on 13.03.2006. Umar Draz in the divorce deed has specifically mentioned that he has changed his religion. The dowry articles of Mst. Khalida Saeed were returned and from the said articles a letter written by Liaqat accused, which was highly objectionable, in which he has written that

after the emergence of Gohar Shahi, religion of Muhammad (Peace Be Upon Him) has ended. He has asserted to do Zikar-e-Riaz instead of Almighty Allah. He has further written shamefully (Naouzo Billah Min Zalik) that below one foot of Riaz Gohar Shahi, is the word Allah and below the other foot is word Muhammad. He has further stressed to worship Riaz Gohar Shahi instead of Almighty Allah. On 18.03.2006 at 11:00a.m. complainant along with Mulazim Hussain and Ahmad Nawaz PWs contacted Liaqat and Umar Draz accused. They inquired from them regarding the letters Exh.PE & Exh.PF, which is mentioned above. Both of them verified the validity of Exh.PE to Exh.PH. One photo-stat, which was in the handwriting of Liaqat was put to him. He signed on it and verified its voracity. The said documents were produced along with the complaint Exh.PA before the police, on the basis of which formal FIR Exh.PA/1 was chalked out. After registration of case, it was investigated by Mirza Ghaffar Baig S.P. (Investigation). He visited the spot, inspected the same and prepared site plan Exh.PC. Statements of the PWs were recorded under Section 161 Cr.P.C. Both the accused were arrested on the same day. On 22.03.2006, he moved application Exh.PD for the comparison of specimen writing and signatures of the accused with the documents, which were produced by the complainant. Investigation was completed. Both the accused were found guilty and challan against them was submitted to the court. After the completion of legal formalities. Charge was framed against the accused under Section 295-C PPC separately, to which they pleaded not guilty and claimed trial.

3. To bring home the guilt of the accused, prosecution evidence was summoned.

<u>PW.1 Hafiz Ghulam Hussain.</u>

He has verified the prosecution story set forth in the complaint Exh.PA in its totality being complainant of this case, the details of which have already been narrated above. He verified this fact that writings of the accused persons Exh.PE to Exh.PH were put to the accused persons and they have verified the same, which are available on the record. He has specifically deposed that both the accused had disgrace the name of Almighty Allah and Hazrat Muhammad

(P.B.U.H.). He was cross-examined. He personally knew both the accused Umar Draz and Liaqat prior to the registration of this case. The people told him that both the accused Liaqat and Umar Draz are the followers of Riaz Gohar Shahi. Dr. Mulazim Hussain and Ahmad Nawaz PWs told him about the belief and objectionable utterances of Umar Draz and Liaqat Ali accused as well as regarding the dispute between Mst. Khalida Saeed and Umar Draz accused. All the facts came to the light in detail, when Umar Draz divorced his wife Mst. Khalida Saeed. He could not identify the hand writing of Umar Draz and Liaqat accused, however, he could identify the signatures of Liaqat accused made by him in his presence over the photo-stat copy of *Chitthi* Exh.PF/4 & Exh.PF/5. Dr. Mulazim Hussain produced before him the chitthi and he has told him that the said chitthi had been written by Liaqat. On the basis of said Chitthi, Dr. Mulazim Hussain provided him information regarding the conduct of the accused. The facts were got verified by the accused Liaqat and Umar Draz during his visit along with the PWs on their shop on 18.03.2006. He denied that the accused persons had not acknowledged any writing before them. It is also incorrect that both the accused had not expressed their belief before them. He denied that he has made a false statement. He denied that he has forged the signatures of Liaqat on Chitthi. PW.1 has made a supplementary statement on 13.03.2009, according to him on 21.03.2006, he has produced four documents to the I.O. which were taken into possession vide memo Exh.PE. The document covered in a polithene paper written by Liaqat Ali accused is Exh.PE. The objectionable portions are Exh.PE/1 & Exh.PE/2. The other document in the hand writing of Liaqat Ali accused is Exh.PF. Signatures of Liaqat Ali accused are Exh.PF/1 and the derogatory remarks are Exh.PF/2. Photo-stat copy along with signatures of Liaqat accused is Exh.PF/3. The signatures in English are Exh.PF/4, the signatures in Urdu are Exh.PF/5. The document written by Umar Draz is Exh.PG and his signatures are Exh.PG/1. Photo-stat copy of Talaq Nama is Exh.PH, signatures of Umar Draz is Exh.PH/1. PWs visited the accused persons and inquired about the above mentioned documents. Liaqat Ali accused admitted that Exh.PE was written by him and was signed by him. Similarly, Exh.PF is also in his hand writing. Umar Draz accused admitted that Exh.PG was written by him and signed by him. Exh.PH was dictated by Liaqat

Ali accused and signed by him. These documents were taken into possession by the I.O vide memo Exh.PD, which is attested by him. The accused were provided an opportunity to cross-examine the witness, but they declined to do so.

PW.2. Mulazim Hussain.

He has verified the prosecution story. The documents were produced before the I.O. which were taken into possession vide memo Exh.PB attested by him. He was cross-examined. Both the accused are his neighbourers and he knew them personally. He cannot identify the hand writing of Liaqat and Umar Draz accused. He could identify the signatures of Liaqat put by him on the Chitthi. He denied that they have concocted a false story against the accused after Umar Draz divorced his wife Mst. Khalida Saeed. Fact of the matter is that the cause of Talaq was the derogatory remarks of Umar Draz accused against Almighty Allah and Prophet Muhammad Peace Be Upon Him. He denied that Liaqat accused had never put his signatures on any writing. He denied that Liaqat and Umar Draz accused had not owned any Chitthi in their presence and signed on any document in his presence. He denied that he has deposed falsely.

PW.3 Muhammad Saeed.

He has deposed that Mst. Khalida Saeed was his only daughter, who was married with Umar Draz. They lived for 2/3 years happily. When Liaqat accused came to live with Umar Draz, he started saying that Riaz Gohar Shahi was his Allah(Rab). He persuaded Umar Draz, who also adopted the faith of Liaqat accused. Mst. Khalida Saeed wife of Umar Draz dissuaded him to utter such remarks. On this dispute arose. Ultimately, Umar Draz divorced Mst. Khalida Saeed daughter of PW.3. In the divorce deed, Umar Draz also uttered derogatory remarks regarding Almighty Allah and Prophet Muhammad (Peace Be Upon Him). When some articles of dowry were returned, from the said articles a letter was found, which was containing defiling remarks against Almighty Allah and Prophet Muhammad (Peace Be Upon Him). In the said letter, it was written that on the one foot of Riaz Gohar Shahi name of Almighty Allah has been scribed and on the other foot of Riaz Gohar Shahi, the name of

Muhammad (Peace Be Upon Him) was written (NAOUZO BILLAH). It was also written in the said letter that Zikar of Riaz Gohar Shahi be made and Zikar of Almighty Allah and Prophet Muhammad (Peace Be Upon Him) be abandoned. He was cross-examined. Both the accused were known to him 20/25 years prior to the marriage of his daughter with Umar Draz accused. At the time of marriage of his daughter with Umar Draz, his parents and sisters were also residing along with him. Liaqat accused was residing with Riaz Gohar Shahi for the last about 10/15 years. The Chitthi was recovered in his presence from the drawer of the iron stand. The chitthi was containing the names of both the accused. He has handed over the said Chitthi to Hafiz Ghulam Hussain PW.1. This case was got registered after the Talaq of his daughter Mst. Khalida Saeed. The photo-stat copy of Talaq Nama was given to them by hand. He denied that the accused had never uttered any derogatory remarks against Almighty Allah and Muhammad Prophet (P.B.U.H.). He negated this fact that he has made a false statement only because of the divorce of his daughter.

PW.4 Rehmatullah ASI

He deposed that on 21.03.2006, he was posted as Duty Officer at Police Station Sadar, Jhang, written complaint was received at Police Station through Abdul Latif constable, on the basis of which he recorded formal FIR Exh.PA/1 without any addition or omission. He was not cross-examined.

PW.5 Ghulam Hussain DSP

He has deposed that on 21.03.2006 he was posted as Inspector/SHO Police Station Sadar, Jhang. He was present along with his subordinates at Katchery chowk Jhang, where the complainant Hafiz Ghulam Hussain and Mulazim Hussain appeared before him, who submitted an application Exh.PA along with photo-stat copy of Talaq Nama. He intimated the DPO, Jhang. From the contents of the application offence under Section 295-C PPC was made out. He sent the complaint through Abdul Lateef HC for registration of case. He was not cross-examined.

PW.6 Mirza Ghaffar Beig SP (Investigation)

He has verified his investigations, the details of which had already been narrated above. He was cross-examined. He has visited the spot on 21.03.2006 at 04:00p.m. Site plan Exh.PC was prepared by his Reader Mukhtar Ahmad SI and was signed by him. Case Diary No.1 dated 21.03.2006 was also in the hand of aforesaid Reader. The statements of the PWs were also recorded by the above said Reader under Section 161 Cr.P.C. He has not recorded the statement of Mst. Khalida Saeed. She was not inquired about her divorce. He has found the accused guilty, as they have admitted before him the writing of the disputed document and their signatures.

Cw.1 Mst. Khalida Saeed

The statement of Mst. Khalida Saeed, ex-wife of Umar Draz accused was recorded as Cw.1. She has deposed that about five years back, she was married with Umar Draz accused present in the court, who used to utter that Gohar Shahi was his God. He did not acknowledge the supremacy of Almighty Allah. On this her dispute arose with her husband Umar Draz accused, who also forbid her to recite Holy Quran and to bow before the Almighty Allah. Umar Draz and Liaqat accused, present in the court were also *Munkir* of Hazrat Muhammad (Peace Be Upon Him). Both of them openly say that their God is Gohar Shahi. Both of them (Naouzo Billah) used to say that on the sole of one foot of Gohar Shahi, Allah is written and on the other sole of his foot, Muhammad is written. Both the accused used to say that on Eid-ul-Azha sacrifice of a dog should be made. She altercated with them. Umar Draz gave her beatings and turned her out from his house and divorced her. She was cross-examined on behalf of the accused. She used to tell her parents regarding the belief and derogatory remarks of the accused. Her father also tried to dissuade them from uttering derogatory remarks against The Holy Prophet Muhammad (P.B.U.H.) as well as Almighty Allah. She denied that both the accused had never uttered any derogatory remarks regarding Almighty Allah and Prophet Muhammad (P.B.U.H) She has not informed the police regarding the said remarks. She denied that false allegations were levelled against the accused by her and the story was falsely concocted.

4. After the close of the prosecution evidence, the statements of the accused were recorded under Section 342 Cr.P.C. Prosecution case was put to them separately and the documents Exh.PE to Exh.PH, which were relating to them were also put to them separately. They have admitted the validity of all the documents, which were in their hand writings and were signed by them. They have declined to get recorded their statements on oath in their defence under Section 340(2) Cr.P.C., rather they have admitted and accepted the prosecution story as correct. They were adamant not to change their belief which has been demonstrated above in the oral as well as documentary evidence of the prosecution. It is not a case of denial in any manner.

5. Arguments heard, record perused.

6. On behalf of the accused, it is argued that they have their belief, whatever it is, but they have not shown any disregard and disrespect towards The Holy Prophet Muhammad (Peace Be Upon Him) as well as the Almighty Allah. So, they are not liable under Section 295-C PPC, which will only come into operation, when any body demonstrate any derogatory remarks or disrespect to The Holy Prophet Muhammad (Peace Be Upon Him).

7. On behalf of the prosecution, it is submitted that the accused persons have not only given derogatory remarks in respect of The Holy Prophet Muhammad (Peace Be Upon Him), but also to the Almighty Allah through the visible representation in writings directly. So much so, they were not repenting on their shameful words and remarks in writings towards The Holy Prophet Muhammad (Peace Be Upon Him) and Almighty Allah, rather they have injured the feeling of the Muslims, whoever come to know about the belief of the accused and their writings, which have been tendered in evidence, rather they have open the door of *Fasad-fil-Arz* by way of their belief, which has been published/demonstrated in their writings, which have been produced as Exh.PE to Exh.PH. They have defiles the sacred name of The Holy Prophet Muhammad (Peace Be Upon Him) and Almighty Allah. So, they do not deserve any lenlency.

8. During the trial, as precautionary measures, keeping in view the belief of the accused persons, they were got medically examined and the doctors have submitted the report that they are mentally sound and fit. There is no mental disability.

Before embarking upon the facts of the case, I will advert to the mandatory provisions of Section 295-C. It reads as under:-

[295-C. Use of derogatory remarks etc., in respect of the Holy Prophet: Whoever by words, either spokes or written, or by visible representation, or by any imputation, innuendo, or insinuation, directly or indirectly, defiles the sacred name of the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him) shall be punished with death, or imprisonment for life, and shall also be liable to fine."]

The said provision of law relates to the derogatory remarks in respect of The Holy Prophet Muhammad (P.B.U.H.). There is no provision in the penal law of the country to take into task the person, who used derogatory remarks in respect of the creator of this universe (The Almighty Allah), who is also creator of Hazrat Muhammad (P.B.U.H.). The law makers should gave attention to this elapse. In this case, both the accused has made derogatory remarks more loudly regarding the Almighty Allah rather than The Holy Prophet Muhammad (P.B.U.H.). It chills the marrow of my bones that there is no law to set right such like people, who desparately termed superior to any body else in the universe than that the Allah Almighty. They are accountable to non. In this case, both the accused in very-very loud terms not only in way of writing, but also while got recording their statements under Section 342 Cr.P.C. and on the query of the court has termed one Riaz Gohar Shahi their God and they believe that Riaz Gohar Shahi is not only superior to the Almighty Allah, but also he is creator of every thing in the universe as well as the Almighty Allah (Naouzo

Billah Min Zalik). Their (Kalmat-e-Kufar) according to the documents tendered in evidence are as under:-

Exh.PE موسیٰ آئے، موسیٰ کی تعلیم چلی۔ جب عیسےٰ آئے تو عیسےٰ کی تعلیم چلی، موسےٰ کی تعلیم چلی گئی۔ محمد آئے تو عیسےٰ کی تعلیم ختم ہو گئی۔ محمد کی تعلیم چلی، بالکل اسی طرح جب گوہر شاہی آئے تو محمد کا دین ختم ہو گیا، گوہر شاہی کا دین چلا۔ گوہر شاہی کو یاد رکھ باقی سب بھول جا۔

کعبہ اب ہمارا طواف کرتا ہے۔ تمہارا اللہ اور حضور پاک ملنے کو ترستے ہیں۔ میں لیاقت یہ کہتا ہوں گوہر شاہی تو گوہر شاہی ہے، اُس کا پیشاب پوری کائنات سے افضل ہے۔

میں گوہر شاہی والا ہوں۔ جو یہ کہے کہ وہ مسلمان ہے یا اللہ کو مانتا ہے اُس پر لعنت ہے۔ چھوٹے بڑے چھوڑے اللہ محمد کو اں گوہر شاہی وں پہ جا کر۔ میں گوہر شاہی کے ورد کا کتا ہوں۔ سب سے افضل ذکر ریاض، ریاض ہے (ریاض گوہر شاہی)۔

Exh.PF/2۔ میں نے دیکھا اس کے ایک پاؤں پہ اللہ دوسرے پاؤں پہ محمد ہے۔ (نعوذ و باللہ)۔

میں اُس کا پیشاب پینے کو ترس رہا ہوں۔ ریاض گوہر شاہی خدا اس کا خدا ہے۔ اللہ اور محمد اس کو ملنے کیلئے ترس رہے ہیں۔

Exh.PF/1۔ دستخط انگریزی۔

Exh.PF/3 میں نے خود دیکھا گوہر شاہی کے ایک پاؤں تلے اللہ اور دوسرے پاؤں تلے محمد لکھا ہوا ہے۔ (نعوذ و باللہ)۔

Exh.PF/4 دستخط انگریزی لیاقت ملزم، Exh.PF/5 دستخط لیاقت بحروف اُردو مورخہ 18.03.2004۔

Exh.PG۔ ریاض گوہر شاہی میرا خالق، مالک اعلیٰ رب، دوزخ، جنت، اماں، باپ، سب کچھ وہی ہے۔ اسی عقیدہ کی وجہ سے میں نے اپنی بیگم کو طلاق دی۔ Exh.PG/1

To reach at the crux of the matter and to deal with the accused, the reference of Quranic Injunctions is very very essential in this case.

Para.6, Sura Maida, Aayat 33:-

انما جزاوالذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا اویصلبوا او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف اوینفوا من الارض ذالک لھم خزی فی الدنیا ولھم فی الاخرہ عذاب عظیم۔

ترجمہ:۔ یہی سزا ہے اُن کی جو اللہ اور اُس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور ملک میں فساد کرنے کو دوڑتے ہیں کہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا اُن کے ایک ایک طرف کے ہاتھ اور ایک ایک طرف کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا ملک سے نکال دیئے جائیں۔ یہ تو دنیا میں اُن کی رسوائی ہے اور آخرت میں اُس کیلئے بڑا بھاری عذاب تیار ہے۔

"The only reward of those who make war upon Allah and his messenger and strike after corruption in the land will be that they will be killed or crucified, or have their hands ... d feet on alternate sides cut of, or will be expelled out of the land such will be their degradation in the word, and in the hereafter there will be an awful doom".

When any person terms superior any body else from Almighty Allah or the Holy Prophet (P.B.U.H.), it will be considered that he is making war upon Allah and His Messenger and he is liable to be crucified.

Para-22 Sura-al-Ahzab, Aayat No.57.

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرہ واعد لھم عذابا مھینا۔

ترجمہ:

جو لوگ خدا اور اُس کے پیغمبر کو رنج پہنچاتے ہیں اُن پر خدا دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور اُن کیلئے اُس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

"Lo: those who mayline Allah and His Messenger, Allah hath crust them in the world and the here-after hath prepared for them the doom of the distained".

Para-26 Surat-ul-Hujrat, Aayat No.2.

یاایھاالذین امنو لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولاتجھرو الہ بالقول کجھر بعضکم ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون۔

ترجمہ: اے اہل ایمان اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اُونچی نہ کرو اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو اس طرح اُن کے روبرو زور سے نہ بولا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر نہ ہو۔

حاشیہ جلالین 202۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس طرح بلانا جس میں تعظیم نہ ہو نہ اُنکی زندگی میں جائز تھا اور نہ اُن کی وفات کے بعد جائز اس سے معلوم ہوا کہ جس نے رسول اللہ کو کم مرتبہ والا جانا پس وہ کافر ہے اور دنیا و آخرت میں ملعون ہے۔

"O ye who believe' Lift not up your voices above the voice of the Prophet, nor shout when speaking to him as ye shout one to another, last your works be rendered vain while ye perceive not".

Para 28, Sura Hashar, Aayat 04:-

ذالک بانھم شاقوااللہ ورسولہ ومن یشاق اللہ فان اللہ شدید العقاب۔

ترجمہ: یہ اسلیے کہ انہوں نے خُدا اور اُس کے رسول کی مخالفت کی اور جو شخص خُدا کی مخالفت کرے تو خُدا سخت عذاب دینے والا ہے۔

"That is because they were deposed to Allah and his Messenger; and,whoso is opposed to Allah (for him verily Allah) is stern reprisal".

Para 28, Sura Mujadila, Aayat 05:-

ان الذین یحادون اللہ ورسولہ کبتوا کما کبت الذین من قبلھم وقد انزلنا ایٰت بینٰت وللکافرین عذاب مھین۔

ترجمہ: جو لوگ خُدا اور رسُول کی مخالفت کرتے ہیں وہ اس طرح ذلیل کیے جائیں گے جس طرح اُن سے پہلے لوگ ذلیل کیے گئے تھے اور ہم نے صاف اور صریح آیتیں نازل کر دی ہیں جو نہیں مانتے اُنکو ذلت کا عذاب ہوگا۔

"Those who oppose Allah and His Messenger will be abased even as those before them were abased; and we have sent down clear token and for disbeliever is a shameful doom.".

علامہ ابن تمیہ (الصارم المسلول) (اُردو ترجمہ ص 62)

یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ اور اُس کے رسُول کو اذیت دینے والا واجب القتل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دینا دراصل اللہ ہی کو اذیت دینا ہے۔

تفسیر روح البیان جلد نمبر 7 ص 237

قرآن میں ہر جگہ لفظ یوذون النبی یا یوذون الرسول آیا ہے اور جب رسول اللہ کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو اس میں ذات پیغمبر ناطق ہو جاتی ہے۔ منصب رسالت کو جھٹلانا در حقیقت پیغام الوہیت کا انکار ہے۔ جب کسی نے منصب رسالت پر حملہ کیا تو اسے سزائے موت دی گئی کیونکہ منصب رسالت ذاتی نہیں تھا وہبی تھا۔

نبی اور رسول سے بغض اور نفاق رکھنا صریح کفر ہے۔ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنقیص شان کرے خواہ حقیقتاً خواہ مذاقاً وہ شخص کافر ہو جائیگا (الصارم المسلول ص 32-31)۔

جو بھی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بغض رکھے وہ مرتد ہو جاتا ہے۔ (فتح القدیر جلد 4 ص 407)۔

جو رسول اللہ کا گستاخ ہوا سے نہیں چھوڑا جایگا ایسے مرتد شخص کی توبہ قبول نہیں کی جائیگی (بحرالرائق جلد 5 ص 135)

شاتم رسول کا ارتداد دوسرے عام ارتداد کی طرح نہیں ہوتا کیونکہ دیگر ارتدادانفرادی عمل ہوتے ہیں انہیں کسی دوسرے کا حق متعلق نہیں

٥-٦٦

ہوتا لئے اسکی توبہ قابل قبول نہیں، مگر شاتم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرد مرتد ہوتا ہے کہ اسکا قتل لازم ہے۔ (تنقیح حامدیہ ز 154)۔

حدیث مبارکہ:۔

جو شخص (یعنی مسلمان) اپنا دین بدل دے اسے قتل کردو (بخاری۔ مسلم)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی کرنے والا شخص کافر ہے اسکا حکم شریعت میں قتل ہے اور جو شخص اس شخص کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ (فتاوی شامی ج 3 ص 317)۔

10. In the light of above Quranic Injunctions as well as from Ayali Mubarka and the prevailing law of the country on the subject, in the peculiar circumstances of this csae, I fell no hesitation keeping in view the conduct of both the accused while holding that they did not deserve any leniency. They are not only the accused under Section 295-C PPC, but also they are the Munkirs of Almighty Allah and Prophet Muhammad (P.B.U.H.). They have directly defined the sacred names of Allah Almighty and The Holy Prophet Muhammad (P.B.U.H.) and they have termed an ordinary person Riaz Gohar Shahi superior to them. They have tried to create *Fasad fil Arz* and have injured the felings of the Muslims in general. I have also noticed with concern that such like people are active to establish a new faith to cause damage to the Den-e-Islam as in Exh.PF clear address to their centre is given which reads Gojra Astana Riaz Gohar Shahi, but no one is going to take notice of their nefarious activities, which are not less than a Atom Bomb in future for Islam. It is better to nip the evil in the bud. So, both the accused Liaqat Ali and Umar Draz are convicted and sentenced to DEATH under Section 295-C PPC. They be hanged by their neck, till their death is confirmed by the doctor present at the time of execution of the sentence, subject to confirmation by the Hon'ble High Court. They are also fined Rs.5,00,000/- each. In default of payment of fine, they will have to further undergo R.I. for five years each. If fine realized, it should be deposited in the government treasury. They are under custody. They be sent back to jail to serve out the sentence passed upon them. Reference should also be sent to the Hon'ble High Court for the confirmation of the death sentence. File be consigned to the record room after necessary copmpletion.

Announced: Sessions Judge,

27.03.2009. Jhang.

Certified that this judgment comprising 11 pages has been dictated, read, corrected and signed by me.

Dated: Sessions Judge,

27.03.2009. Jhang.

MH

Seal of Court of Sessions Judge, JHANG

Mr. Justice
Abdul Sami Khan
Lahore High Court, Lahore.

Liaqat Ali
Versus
The State,
September 2015

370

CJDA-38

JUDGMENT SHEET

IN THE LAHORE HIGH COURT, LAHORE

JUDICIAL DEPARTMENT

Criminal Appeal No.145-J of 2009
(Liaqat Ali and another vs. The State)

&

Murder Reference No.152 of 2009
(The State vs. Liaqat Ali and another)

JUDGMENT

Date of hearing:	17.09.2015
Appellants by:	Mr.Usman G.Rashid, Advocate
State by:	Mr.Humayun Aslam, Deputy Prosecutor General
Complainant by:	M/s Hameed Ahmad Chaudhary, Ch.Khalid Mahmood, Muhammad Sultan Khokhar and Malik Khalid Akmal, Advocates

Abdul Sami Khan, J:- Liaqat Ali and Umar Draz appellants were tried by learned Sessions Judge, Jhang in case FIR No.166/2006 dated 21.03.2006 under Section 295-C PPC, registered at Police Station Sadar Jhang, *who*, vide judgment dated 27.03.2009 convicted the appellants of the offence under Section 295-C PPC and sentenced them to **death**. They were directed to pay **fine** of **Rs.5,00,000/-** (Rupees five hundred thousand) each, in default thereof to undergo **05-years R.I.** The appellants have challenged their conviction and sentence through Criminal Appeal bearing No.145-J of 2009, whereas the learned trial Court has submitted Reference under section 374 Cr.P.C. for confirmation or otherwise of the death penalty imposed on the appellants, which has been numbered as **Murder Reference No.152 of 2009.** As both these matters have arisen out of one and the same judgment dated 27.03.2009, therefore, we propose to decide the same together through this single judgment.

2. Brief facts of the case, as disclosed in FIR No.166/2006 dated 21.03.2006 under Section 295-C PPC, registered at Police Station Sadar Jhang are that on 17.04.2006, Dr. Mulazim Hussain and Ahmad Nawaz met Hafiz Ghulam Hussain complainant and told him that Mst.Khalida Saeed d/o Muhammad Saeed was married with Umar Draz accused three years back. About 3/4 months prior to registration of FIR, Umar Draz started uttering objectionable words relating to Almighty Allah and the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him). He termed one Riaz Gohar Shahi as his god. His wife dissuaded him from this blasphemous act, on which dispute arose between the spouses and ultimately Umar Draz divorced Mst.Khalida Saeed on 13.03.2006. In the divorce deed, Umar Draz specifically mentioned that he has changed his religion. The dowry articles of Mst.Khalida Saeed were returned, wherefrom a letter written by Liaqat Ali accused was recovered, wherein he had written that after the emergence of Gohar Shahi, religion of Muhammad (peace be upon him) has ended and asserted to do Zikr-e-Riaz instead of Almighty Allah. He further written shamefully (Naouzo Billah min Zalik) that below one foot of Riaz Gohar Shahi is the word Allah and below the other foot is word Muhammad. He further stressed to worship Riaz Gohar Shahi instead of Almighty Allah.

On 18.03.2006 at 11:00 a.m. the complainant alongwith Dr.Mulazim Hussain and Ahmad Nawaz contacted Liaqat Ali and Umar Draz accused and inquired from them regarding documents containing blasphemous material (as mentioned above). They acknowledged and owned above said blasphemous material. One photo-stat, which was in the handwriting of Liaqat Ali accused, was put to him, who signed on it and verified its contents.

3. Upon receipt of complaint (Ex.PA) from Hafiz Ghulam Hussain alongwith blasphemous material, the Station House Officer, Police Station Sadar Jhang lodged FIR No.166/2006 dated 21.03.2006

under Section 295-C PPC. The case was investigated by Mirza Ghaffar Baig, Superintendent of Police (Investigation) and after completion of investigation, report under Section 173 Cr.P.C. was prepared and submitted before the trial Court. The trial court, after observing legal formalities, as provided under the Code of Criminal Procedure, 1898 framed charge against the appellants on 26.04.2006, to which they pleaded not guilty and claimed trial, *hence*, the trial Court proceeded to summon and record the prosecution evidence.

4. During trial, the prosecution produced as many as six witnesses before the trial Court in support of its version. Hafiz Ghulam Hussain complainant (PW-1), Dr. Mulazam Hussain (PW-2) and Muhammad Saeed (PW-3) furnished ocular account, Rehmatullah ASI (PW-4) is the scribe of FIR (Ex.PA/1), Ghulam Hussain DSP (PW-5) received application (Ex.PA), whereas Mirza Ghaffar Baig, Superintendent of Police (Investigation) testified about the investigation conducted by him and also took into possession blasphemous material (Ex.PE to Ex.PG/1, Ex.PH & Ex.PH/1) vide memo Ex.PB. After completion of the prosecution evidence, the statements of Liaqat Ali and Umar Draz appellants under Section 342 Cr.P.C. were recorded by the learned trial Court, wherein they confessed their guilt. While answering to a question that "*What is your faith about the Allah Almighty and Hazrat Muhammad (peace be upon him)?*" both Liaqat Ali and Umar Draz appellants, replied as under:-

> "*Riaz Gohar Shahi is Almighty than Allah and Hazrat Muhammad (Peace Be Upon Him). According to my faith, the name of your Allah is under one foot of Riaz Gohar Shahi and the name of Hazrat Muhammad is on the other foot of Riaz Gohar Shahi. Nabowat of Hazrat Muhammad (Peace Be Upon Him) was for specific period and Riaz Gohar Shahi is for all times to come. However, I have no comments more than that.*"

They did not opt to get record their statements under Section 340(2) Cr.P.C. and did not produce any evidence to rebut the case of

prosecution. Afterwards, learned Law Officer moved application under Section 540 Cr.P.C. before the learned trial Court for summoning Mst. Khalida Saeed as witness. The *application* was allowed and the statement of Mst. Khalida Saeed was recorded by the learned trial Court as CW-1. Upon completion of trial, the learned trial court vide its judgment dated 27.03.2009, found Liaqat Ali and Umar Draz appellants guilty, convicted and sentenced them as mentioned and detailed in paragraph No.1 above.

5. At the very outset, learned counsel for the appellant candidly submits that he does not press this appeal *qua* the conviction of the appellants, but he only prays for conversion of their sentence from death to imprisonment for life on the ground that the appellants have repented upon their mistake and have mended their ways and now they seek mercy from Almighty Allah. He further submits that the matter is now between Almighty Allah and the appellants, so a lenient view in respect of quantum of their sentence may be taken.

6. Conversely, learned Deputy Prosecutor General and learned counsel for the complainant contended in unison that there was no enmity of the PWs with the appellants for their false implication in such a heinous case. They next contended that there is not even a single iota of doubt in the prosecution case, whereas the conduct and behaviour showed by the appellants during the course of investigation as well as during trial and also the nature of offence committed by them calls for nothing less than death penalty, *hence*, pray for confirmation of the sentence of death awarded to the appellants.

7. We have heard the learned counsel for the appellants, learned Deputy Prosecutor General as well as learned counsel for the complainant and have gone through the record with their able assistance.

8. In the case in hands, two real brothers Liaqat Ali and Umar Draz have been prosecuted for the offence under section 295-C, PPC, therefore, keeping in view the nature of offence, we have thrashed out the material available on record with extreme care and caution and found Hafiz Ghulam Hussain complainant (PW-1) successful in reiterating the story contained in FIR (Ex.PA/1). His deposition as PW-1 got reasonable support from the statements of Dr.Mulazim Hussain (PW-2), Muhammad Saeed (PW-3) and even from the testimony of Mst.Khalida Saeed, who was summoned by the trial Court as court witness. We have also watchfully scrutinized the cross-examination conducted by the defence on Hafiz Ghulam Hussain complainant (PW-1), Dr. Mulazim Hussain (PW-2), Muhammad Saeed (PW-3) and Mst. Khalida Saeed (CW-1) and observed that the allegations leveled by the prosecution against the appellants stood established through the questions put to these witnesses. It has also been observed by us that the defence has never pointed out any ill-will, enmity, ulterior motive or grudge of the above said witnesses, especially Hafiz Ghulam Hussain complainant (PW-1) and Dr. Mulazim Hussain (PW-2) so as to level such heinous allegations against the appellants, because, not even a single question has been asked to these witnesses during cross-examination. Similarly, the appellants have also not raised any objection on the credibility of the witnesses in order to establish that they deposed falsely to satisfy their previous vengeance against the appellants. The prosecution witnesses and the court witness as well successfully won the confidence of learned trial Court and this Court has also not found anything on the surface of record, contrary to the prosecution version or benefiting the appellants *qua* their guilt.

9. Apart from the oral testimonies of Hafiz Ghulam Hussain complainant (PW-1), Dr. Mulazim Hussain (PW-2), Muhammad Saeed (PW-3) and Mst. Khalida Saeed (CW-1), the prosecution has also brought on record blasphemous material written by the appellants

in the shape of documents Ex.PE to PG and Ex.PH. During their statements under section 342 Cr.P.C. the appellants were confronted with the aforementioned documents, who not only acknowledged their writing, but also showed their belief on the material contained therein. The desperateness of the appellants is visible from the fact that they willfully repeated their blasphemous belief even before the trial Court at the time of recording statements under section 342 Cr.P.C. It is worth mentioning here that the appellants were referred to the Medical Board constituted by the Medical Superintendent, District Headquarter Hospital, Faisalabad on the orders of learned trial Court to determine their mental stability, soundness and capacity to defend themselves as provided under Section 465 Cr.P.C. In this regard, the reports of the Medical Board, which conducted medical examination of Liaqat Ali and Umar Draz appellants, are available on record as Ex.PK and Ex.PL, according to which the appellants remained admitted in the prisoner ward of the hospital under the care of Dr.Imtiaz Ahmad Dogar, Consultant Psychiatrist who furnished reports in respect of the appellants separately, which are reproduced as under:-

> *"During his stay in this hospital Liaqat Ali was examined repeatedly by the team of psychiatrists and the psychologist of psychiatry ward. He ate and slept well, was mindful of his surroundings and was coherent. On mental state examination his general appearance, speech and mood were normal. His perception, cognitive functions, abstract thinking and insight were also normal. He has a firm belief that a religious man is a god who created the universe and controls it. His belief can however be explained according to his socio-cultural background."*

Same was the opinion of Dr. Imtiaz Ahmad Dogar regarding Umar Draz appellant and it has categorically been opined by the medical experts that the appellants were not suffering from any psychiatric illness and they had also got no active disease. This being so, it is crystal clear that the appellants defiled the sacred name of the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him) as well as Almighty Allah

with soundness of mind, having knowledge of the consequences of their devilish acts.

10. It is also evident from the record that the appellants repeated their nefarious acts many times before as well as after the registration of FIR against them. Firstly, they uttered derogatory words against Almighty Allah and the Holy Prophet Hazrat Muhammad (peace be upon him) before Mst. Khalida Saeed (CW-1); then before Hafiz Ghulam Hussain (PW-1), Dr. Mulazim Hussain (PW-2), Muhammad Saeed (PW-3) and Ahmad Nawaz (given up), before whom they also acknowledged the writing of blasphemous material by them. Thereafter, the appellants remained adamant on their evil spirited belief before the investigating officer (PW-6). It was only once, at the time of framing of charge, when they denied the allegations of the prosecution, but afterwards during the trial and at the time of recording statements under section 342 Cr.P.C. they openly confessed their guilt. Even they did not hesitate to disclose their belief before the medical board at the time of their medical examination. Anyhow, the admissions made by the appellants in respect of the offence, charged against them while recording statements under section 342 Cr.P.C. amounts to confession and in this eventuality, the appellants lose the normal right of challenging their conviction as provided in section 412 Code of Criminal Procedure, 1898, which is as under:-

> *"412. No appeal in certain cases when accused pleads guilty. Notwithstanding anything hereinbefore contained, where an accused person has pleaded guilty and has been convicted by a High Court, a Court of Session or Magistrate of the first class on such plea, there shall be no appeal except as to the extent or legality of the sentence."*

Taking guidance from the above statutory provision of law, this Court is obliged only to determine the quantum and legality of the sentence imposed by the learned trial Court on the appellants. However, keeping in view the heinousness of allegations contained in FIR

(Ex.PA/1) we deemed it appropriate to reassess the whole case and through this practice, we found that not only the prosecution has successfully proved its case against the appellants beyond the shadow of doubts, yet the confession made by the appellants during their statements under section 342 Cr.P.C. also provided further strength and corroboration to it.

11. So far as the sentence imposed upon the appellants is concerned, the following sentences are mentioned in section 295-C, Pakistan Penal Code 1860:-

> *"295-C. Use of derogatory remarks etc. in respect of the Holy Prophet. Whoever by words, either spoken or written, or by visible representation, or by any imputation, innuendo, or insinuation, directly or indirectly, defiles the sacred name of the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him) shall be punished with death, or imprisonment for life, and shall also be liable to fine."*

Although two penalties for this offence i.e. (1) death or (2) imprisonment for life, and fine in addition thereto are mentioned in the statute, yet we are mindful of the fact that the Federal Shariat Court, in case of *"Muhammad Ismail Qureshi* versus *Pakistan through Secretary, Law and Parliamentary Affairs"* (**PLD 1991 Federal Shariat Court 10**), has already declared the punishment of imprisonment for life for the offence falling under section 295-C, PPC as repugnant to the Injunctions of Islam and ordered that the same be deleted from the statute book upto 30th April, 1991. Moreso, the above judgment of learned Federal Shariat Court was also upheld by the Shariat Appellate Bench of the Hon'ble Supreme Court and even in its recently reported judgment, passed in case of *"Ilyas Masih Moneni, Advocate and another* versus *Federation of Pakistan and another"* (**PLD 2014 Federal Shariat Court**), the learned Federal Shariat Court has held as under:-

> *"There is no cavil to the legal proposition that according to clause 3(b) of Article 203-D of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, any law or provision shall, to the extent to which it is held to be*

repugnant to the Injunctions of Islam, cease to have effect on the day on which the decision of the Court takes effect. This Court vide judgment dated 30-10-1990 had declared the punishment of imprisonment of life for an offence falling under section 295-C, P.P.C. as repugnant to the Injunctions of Islam as ordained in the Holy Quran and Sunnah of the Holy Prophet (S.A.W.) and ordered the same to be deleted up to 30th April, 1991. The appeal filed against the aforementioned judgment of the Federal Shariat Court of Pakistan has also been dismissed by the Shariat Appellate Bench of the Supreme Court of Pakistan on 19-5-1991. The aforesaid legal position has been categorically admitted in the report dated 4-10-2013 submitted by Federation through Secretary, Ministry of Law, Justice and Human Rights, wherein it is mentioned that the judgment of the Federal Shariat Court is deemed to have been implemented to the extent of omitting punishment of life imprisonment under section 295-C, P.P.C. with effect from the date on which the decision of the Federal Shariat Court has taken effect i.e. 30-4-1991. Hence, the said judgment of the Federal Shariat Court of Pakistan has attained finality. Therefore, the punishment i.e. imprisonment for life, for commission of an offence under section 295-C has ceased to have effect with effect from 30-4-1991. Consequently, the Secretary, Ministry of Law, Justice and Human Rights, Government of Pakistan, Islamabad is directed to take necessary steps for the implementation of the judgment of this Court dated 30-10-1990 in letter and spirit. He would ensure that the punishment i.e. imprisonment for life provided under section 295-C, P.P.C. is deleted from P.P.C. as well as relevant law books and the Registrar of all the High Courts be directed to circulate the same amongst all the Judicial Officers of Pakistan. A report in this respect shall be submitted by the Secretary Ministry of Law, Justice and Human Rights, Government of Pakistan, Islamabad within a period of two months."

In these eventualities, the sentence of death is the only legal penalty. Learned counsel for the appellants, though, has contended that the appellants have repented upon their mistake and have mended their ways and now they seek mercy from Almighty Allah. In this regard, we may observe here that the instant case was registered against the appellants on 21.03.2006 and till the passing of judgment by the learned trial Court on 27.03.2009, there was no such episode as

introduced today by their learned counsel. At this belated stage, the contention raised by learned counsel for the appellants is nothing more than a futile effort to save the skin of his clients and it seems that the appellants are trying to save themselves from the consequences of their highly condemnable acts. Since the allegations of uttering derogatory remarks, writing blasphemous literature and using defiling remarks about the Holy Prophet Hazrat Muhammad (peace be upon him) as well as Almighty Allah are proved through the statements of Hafiz Ghulam Hussain complainant (PW-1), Dr. Mulazim Hussain (PW-2), Muhammad Saeed (PW-3), Mst. Khalida Saeed (CW-1) and are also admitted by Liaqat Ali and Umar Draz appellants. So, through their intolerable acts, the appellants have seriously hurt and agonized religious feelings of the followers of Holy Prophet Hazrat Muhammad (peace be upon him). They remained adamant over their contemptible acts, which fact clearly reflects that they are not ashamed of what they have done, therefore, we are of the considered view that the learned trial Court has rightly convicted Liaqat Ali and Umar Draz appellants and they do not deserve any leniency in respect of their sentence, *hence*, the conviction and sentence awarded by the learned trial Court to the appellants i.e. **under Section 295-C, PPC** to **death** alongwith direction to pay fine of **Rs.5,00,000/-** (Rupees five hundred thousand only) each, in default thereof to undergo **05-years R.I.** are maintained and upheld.

12. For the reasons discussed in preceding paragraphs, Criminal Appeal No.145-J of 2009 stands **dismissed**. Murder Reference No.152 of 2009 is answered in **affirmative** and death sentence of Liaqat Ali and Umar Draz appellants is **confirmed.**

Sd/-
(James Joseph)
Judge

Sd/-
(Abdul Sami Khan)
Judge

TRUE COPY
In Case No.............
3/10/2010
Examiner: J.C.B (Copy Branch)
Lahore High Court, Lahore.

Examiner Copy Branch
Authorized ... Qanun-e-Shahadat

متنازع کتابوں کی چند عکسی شہادتیں

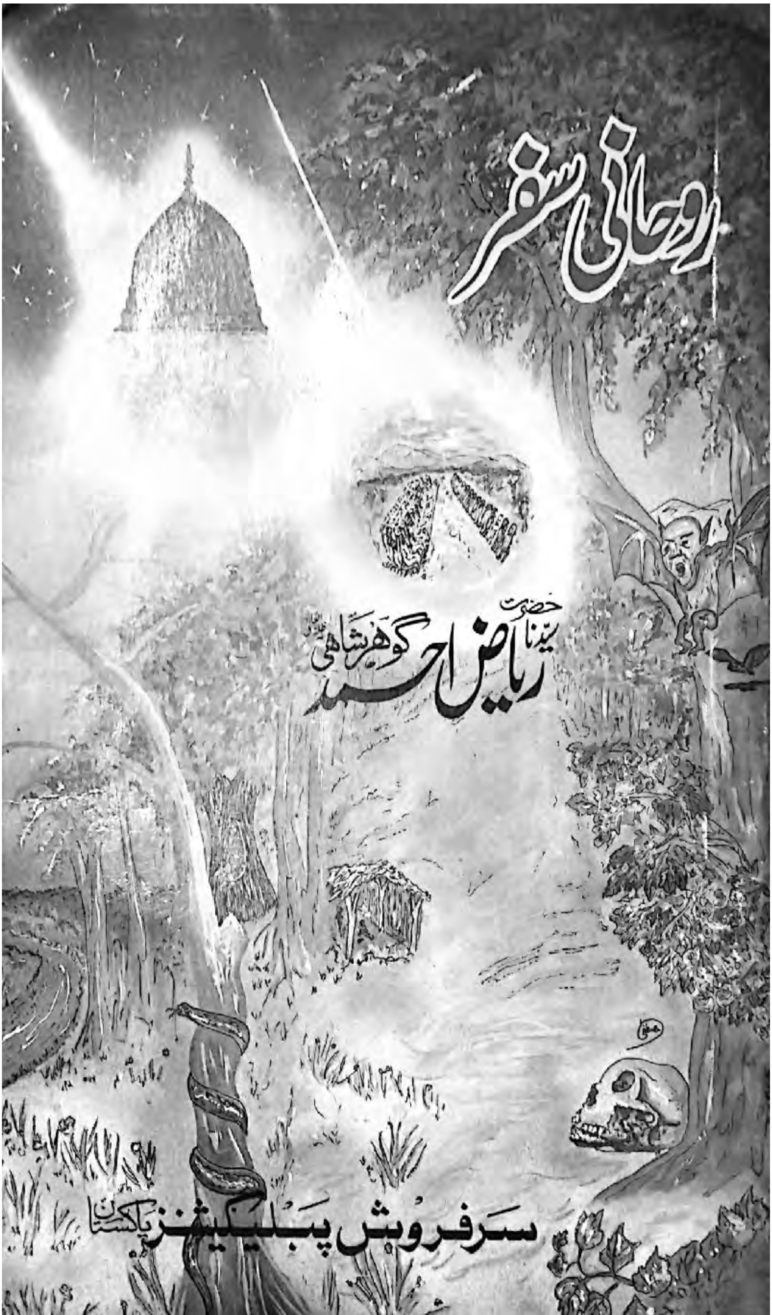
روحانی سفر
حضرت سیدنا
ریاض احمد گوہر شاہی
سرفروش پبلیکیشنز پاکستان

روحانی سفر

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی

شعبہ نشر و اشاعت

انجمن سرفروشانِ اسلام پاکستان (رجسٹرڈ)

گوہر شاہی پر بارہ سال گدھے کا اثر رہا، نماز وغیرہ سب ختم ہو گئی، جمعہ کی نماز بھی ادا نہ ہو سکتی۔

کا بڑی مشکل سے ان خیالات پر قابو پاتا ہوں۔ پھر ایک شعر کانوں میں گونجتا ہے

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ اطاعت کے لیئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

اب اس شعر کے بارے میں بار بار سوچتا ہوں اتنے میں میری نظر گدھے پر پڑی وہ مجھے دیکھ کر ہنستا ہے۔ میں پریشان سا ہو گیا کہ یہ کیسا گدھا ہے جو ہنس رہا ہے۔ اب وہ مجھے آنکھوں سے اشارہ کرتا ہے اور آواز بھی آتی ہے کہ میرے اوپر سوار ہو جا۔ میں ہنستا ہوں اور سوچتا ہوں پھر گدھے کے ہونٹ ہلتے ہیں جیسے کچھ پڑھ رہا ہو۔ جوں جوں اس کے ہونٹ ہلتے گئے میں اس کی طرف کھنچتا گیا اور آخر خود بخود اس کے اوپر سوار ہو گیا وہ گدھا تھوڑی دیر ہنہناتا اور پھر ہوا میں اڑنے لگا۔ میں نے باقاعدہ وادی، چناب کے دریا عبور کرتے دیکھا، اپنے گاؤں کے اوپر بھی پرواز کی، یعنی اس گدھے نے پورے پاکستان کی سیر کرا دی۔ اور پھر مجھے وہیں اتارا جہاں سے اٹھایا تھا۔ اب فقیری کے سب نشے ہرن ہو چکے تھے اپنی حالت اور حماقت پر غصہ آرہا تھا۔ میں جلد اپنے وطن پہنچ کر دنیا کے عیش چکھنا چاہتا تھا۔ میں جلدی جلدی قدموں سے جام ڈاکٹر کے دربار کی طرف دن رات سفر کر کے پہنچا۔ میرے بہنوئی میری تلاش میں وہاں پہنچ چکے تھے۔ مجھے اس حالت میں دیکھا۔ پوچھا کیا ارادہ ہے۔ میں نے کہا بس منزل پالی ہے اب واپس چلتے ہیں۔

اس دن کے بعد یعنی بیس سال کی عمر سے تینتیس سال کی عمر تک اسی گدھے کا اثر رہا۔ نماز وغیرہ سب ختم ہو گئی۔ جمعہ کی نماز بھی ادا نہ ہو سکتی۔ پیروں فقیروں اور عالموں سے چڑ ہو گئی اور اکثر محفلوں میں ان پر طنز کرتا۔ شادی کر لی تین بچے ہو گئے اور کاروبار میں مصروف ہو گیا۔ زندگی کا مطلب یہی سمجھا کہ تھوڑے دن کی زندگی

گوہر شاہی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ مجھ پر سوسائیٹیوں کی وجہ سے مرزائیت اور کچھ وہابیت کا اثر ہو گیا۔

ہے عیش کر لو۔ فالتو وقت سینماؤں اور تھیٹروں میں گزارتا۔ روپیہ اکٹھا کرنے کیلئے حلال و حرام کی تمیز بھی جاتی رہی۔ کاروبار میں بے ایمانی، فراڈ اور جھوٹ شعار بن گیا یہی سمجھئے کہ نفس امارہ کی قید میں زندگی کٹنے لگی۔ سوسائیٹیوں کی وجہ سے مرزائیت اور کچھ وہابیت کا اثر ہو گیا۔

نواب شاہ میں میری چھوٹی بہن رہتی تھی۔ اس کی بڑی لڑکی عمر پندرہ سولہ سال کو دورے پڑنے شروع ہو گئے ہاتھ پاؤں اکڑ جاتے اور زور سے چیخیں مارتی اور کبھی دوران دورہ گھر والوں سے باتیں کرتی۔ اپنا نام اور مذہب کچھ اور بتاتی۔ گھر والے پہلے ڈاکٹروں کی طرف رجوع ہوتے، جب کوئی آرام نہ ہوا۔ تو عاملوں کو بلایا انہوں نے کہا زبردست قسم کی دیوی ہے جو ہمارے بس سے باہر ہے۔ ایک دن دورے کی حالت میں لڑکی نے کہا ملتان شاہ شمس کے دربار پر لڑکی کی حاضری دو تب چھوڑیں گے۔ اُس کی والدہ لڑکی کو ملتان دربار پر لے گئی۔ حاضری کے بعد بڑی بہن کے گھر چلی گئی جو ملتان کے قریب ایک گاؤں میں آباد تھے۔ رات کو لڑکی کو وہاں دورہ پڑا اور اسی طرح کا دورہ بڑی بہن کی لڑکی کو بھی پڑا۔ وہ گھبرائیں اور صبح دونوں بچیوں کو راولپنڈی لے آئیں۔ میں نے ساری کیفیت پوچھی اور کہا کہیں اچھے ڈاکٹر کو دکھاتے ہیں۔ اثر وغیرہ سب بنی بنائی باتیں ہیں۔ میرا خیال تھا کہ یہ ہسٹریا کا مرض ہے جسے عامل حضرات جنات کا مریض کہہ دیتے ہیں۔ میں دونوں لڑکیوں کو ایک دوست ڈاکٹر کے پاس لے گیا اُس نے بھی یہی کہا ہسٹریا ہے ان کی شادیاں کر دو۔ اس نے انجکشن لگانا چاہا۔ تو ایک لڑکی کا رنگ لال ہو گیا۔ کہنے لگی ڈاکٹر تب مانوں انجکشن لگا سے اور بازو آگے کر دیا۔ ڈاکٹر نے انتہائی کوشش کری لیکن سوئی گوشت میں نہ جا سکی۔ ایسا لگتا کہ بازو پتھر کے ہو گئے۔ ڈاکٹر نے گھبراتے ہوئے کہا۔ کہ انہیں کسی پیر فقیر کے پاس لے جاؤ۔ یہ کوئی روحانی بات

اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ اور پھر وہ بھی نظر آنا بند ہو گیا اب یہی خواہش ہے کہ کسی طریقہ سے حضور پاک ﷺ کا دیدار ہو جاتے ۔ رات کا پہلا ہی حصہ تھا دیکھا کہ ایک سانولے رنگ کا آدمی سر سے ننگا میرے سامنے موجود ہے گلے میں ایک تختی پڑی ہوئی ہے جس پر بغیر زیر و زبر کے محمد ﷺ لکھا ہوا ہے آواز آئی یہی رسول اللہ ہیں۔ سجدۂ تعظیمی کر لو۔ میرے ذہن میں سوال ابھرا رسول اللہ ﷺ تو نوری ہیں، یہ سانولے کیوں ہیں۔ جواب آیا تیرا دل ابھی سیاہ ہے۔ سیاہ آئینے میں سفید بھی سیاہ ہی نظر آتا ہے۔ بات سمجھ میں آ گئی اٹھنا چاہا لیکن معلوم ہوا کہ جسم پر سخت گرفت ہے اور وہی سایہ سر پر مسلط ہے۔

قدم بوسی کا لمحہ گزر گیا۔ دل میں سخت ملال ہے اور اس سایہ پر بڑا غصہ آ رہا ہے۔ جی چاہتا ہے کہ سایہ کو خوب گالیاں بکوں۔ لیکن یہ بھی خیال آتا ہے کہ اس سے ہدایت بھی ہوئی اور خون جگر پی کے رہ جاتا ہوں۔ وقت گزرتا گیا۔ اسم ذات کے ذکر قلبی روحی سری وغیرہ ہوتے رہے۔ ایک دن ذکر جہر کی ضربیں لگا رہا تھا دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ کا موٹا تازہ کتا سانس کے ذریعہ باہر نکلا اور بڑی تیزی سے بھاگ کر دور پہاڑی پر بیٹھ کر مجھے گھورنے لگا۔ اور جب ذکر کی مشق بند کی تو دوبارہ جسم میں داخل ہو گیا۔ اب دورانِ ذکر لگا ہے لگا ہے میں اس کتے کو دیکھتا۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ کافی کمزور ہو چکا تھا۔ ایک دن ایسا بھی آیا کہ وہ جسم سے نکلتا لیکن کمزور ہونے کی وجہ سے بھاگ نہ سکتا۔ اللہ ہو کی ضربوں سے اس طرح چیختا چلاتا۔ جیسے اسے کوئی ڈنڈوں سے مار رہا ہو۔ اب کئی دنوں سے اس کا جسم سے نکلنا بند ہو گیا تھا۔ لیکن دورانِ ذکر ناف کی جگہ بجے

کیطرح رونے کی آواز آتی کہ بائے میں مرگیا، ہائے میں جل گیا۔ تقریباً تین سال بعد جہاں سے رونے کی آواز آتی اب کلمہ کی آواز آنا شروع ہوگئی اور دن بدن یہ آواز بڑھتی گئی ناف کی جگہ ہر وقت دھڑکن رہتی جیسے حاملہ کے پیٹ میں بچہ ہو۔

ایک دن ذکر میں مشغول تھا جسم سے پھر کوئی چیز باہر نکلی دیکھا تو ایک بکرا میرے سامنے ذکر سے جھوم رہا تھا۔ کبھی وہ بکرا میرے جسم میں داخل ہو جاتا اور کبھی میرے ساتھ ساتھ رہتا۔

کچھ ماہ بعد اُس بکرے کی شکل بدلنا شروع ہوگئی۔ کبھی تو وہ مجھے بکرا دکھائی دیتا اور کبھی میری شکل بن جاتا۔ اب وہ میری شکل بن چکا تھا۔ فرق صرف آنکھوں میں تھا۔ اُس کی آنکھیں گول اور بڑی تھیں۔ میرے ساتھ ذکر میں بیٹھتا میرے ساتھ نماز پڑھتا اور کبھی کبھی مجھ سے باتیں بھی کرتا۔ اور ایک دن اُس نے اپنا سر قدموں میں رکھدیا اور کہا اے بانصیب شخص، جانتا ہے میں کون ہوں۔ میں نے کہا خبر نہیں۔ کہنے لگا میں تیرا نفس ہوں۔ میں اور میرے مرشد نے تجھے دھوکہ دینے کی بڑی کوشش کی۔ لیکن تیرا مرشد کامل تھا جس نے تجھے بچالیا۔ میں نے کہا میرا مرشد کون۔ اُس نے کہا جس سایہ سے تجھے ہدایت ہوئی وہ تیرا مرشد تھا اور جسکی وجہ سے تجھے بدگمانی ہوئی وہ میرا مرشد ابلیس تھا۔ جو تیرے مرشد کے روپ میں پیشاب میں نظر آیا، جو معنوعی یار سول اللہ بن کر آیا تھا۔ وہ بھی میرا ہی مرشد تھا، اور اسوقت جس نے تجھے سجدۂ ابلیس سے بچالیا وہی تیرا مرشد تھا۔

آج آدھی رات ہوچکی ہے میں حسب معمول ذکر انفاس میں مشغول ہوں

گوہر شاہی لکھتا ہے کہ آج مجھ سے کوئی نماز ادا نہ ہوئی، سارا دن مستانی کی جھونپڑی میں پڑا رہا

نواب شاہ چلا جاؤں گا۔ وہاں رشتہ دار ہیں اُن سے کرایہ لے کر پنجاب چلا جاؤں گا چلہ گاہ میں ایک خادم بنام صالح محمد تھا وہ مجھ سے بہت عقیدت رکھتا۔ اور ڈیوٹی والا فقیر سمجھتا۔ میری نظر اُس پر تھی۔ آج وہ بھی چلہ گاہ میں نہ آیا۔ درد اور بدگمانی کی وجہ سے آج مجھ سے کوئی نماز ادا نہ ہوئی، سارا دن مستانی کی جھونپڑی ہی میں پڑا رہا حتیٰ کہ مغرب کی نماز کا وقت ختم ہو گیا۔ اور پھر فاتحہ کا وقت بھی ختم ہونے لگا۔ آسمان پر اندھیرا چھا چکا تھا اچانک میری نظر شمال کی طرف آسمان پر پڑی تو کچھ عربی الفاظ نظر آئے۔ غور سے دیکھا تو الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون لکھا ہوا تھا۔ میرے دل میں خیال آیا۔ یہ جو آیت آسمان پر دکھائی گئی۔ اللہ کے حکم سے ہوگی۔ یعنی اللہ کی رضا ہے۔ جب اللہ کی رضا ہے تو پھر ڈر کس کا۔ ہمت کری اور چلہ گاہ میں پہونچ گیا۔ اب میرا توکل بجائے بزرگوں کے اللہ پر قائم ہو چکا تھا۔ ایک دن باغ میں لیٹ کر مراقبے کی کوشش کر رہا تھا۔ شُشکار کی آواز سنائی دی آنکھیں کھول کر دیکھا تقریباً ایک گز کا سانپ مجھے گھور رہا تھا۔ اب وہ میری طرف بڑھا۔ مجھے وہ آیت یاد آئی سوچا اس کی حقیقت کا تجربہ کیا جائے وہ بالکل میرے منہ کے قریب پہنچ گیا۔ جوں ہی وہ ماتھے کو کاٹنے کیلئے لپکا میں نے آنکھیں بند کر لیں، ماتھے پر زبان لگائی اور پیچھے ہٹ گیا اور اسی طرح تین دفعہ اُس نے کاٹنے کی کوشش کری۔ آخر چلا گیا۔ اس واقعہ کے بعد میرا یقین بہت ہی پختہ ہو گیا تھا۔

رات کے تقریباً تین بجے ہوں گے۔ ذکر کی مشق کے بعد کھڑے ہو کر درود شریف کا ورد کر رہا تھا۔ فجر کا سماں ہو گیا، چشموں کی طرف

جب ہاتھ اوپر اٹھایا تو تصور یہ ہوتا ہے کہ اللہ کو پکڑ رہا ہوں، جب ہاتھ منہ کی طرف لایا تو تصور یہ ہوتا ہے کہ اللہ میرے منہ میں چلا گیا۔ (نعوذ باللہ)

اور ضرورت کی ہر چیز بغیر طلب کے ملنا شروع ہوگئی۔ چار سال پھٹا پرانا جوڑا اترا اور نیا کرتہ اور پاجامہ زیب تن ہوا۔ ہر ہوٹل والے کی خواہش ہوتی کہ چائے اور کھانا یہیں سے کھاتے لوگ بھی دور دور سے دیکھنے کے لیے آتے۔ گھر کا دیسی گھی مکھن اور مٹھائی وغیرہ لے آتے۔

ایک رات چشموں کی طرف سے اللہ ھو کی آواز آنے لگی۔ سمجھا کوئی طالب اللہ ہوگا۔ جاکر دیکھتے ہیں۔ چاندنی رات تھی ایک ادھیڑ عمر کا آدمی ادھر اُدھر سے بے خبر ذکر میں مشغول تھا جب اللہ کہتا تو آسمان کی طرف ہاتھ پھیلاتا جب ھو کرتا تو دونوں ہاتھوں کو اپنے منہ کی طرف لے آتا جیسے منہ میں کوئی چیز ڈال رہا ہو میں کافی دیر تک اس الو کے طریقے کو دیکھتا رہا اور پھر واپس چلہ گاہ آگیا۔ تھوڑی دیر میں قریبی مسجد سے فجر کی اذان بلند ہوئی، مسجد میں گیا وہی رات والا ذاکر نماز پڑھ رہا تھا میں نے بھی جلدی جلدی نماز پڑھی تاکہ اس سے کچھ راز معلوم کر سکوں اُس سے پوچھا آپ رات کو ذکر کر رہے تھے۔ اُس نے کہا جی ہاں۔ میں نے کہا یہ ذکر کتنے عرصہ سے کر رہے ہیں۔ کہنے لگا بارہ تیرہ سال ہو چکے ہیں۔ پوچھا یہ طریقہ کون سا ہے کہنے لگا جب ہاتھ اوپر اٹھایا تو تصور یہ ہوتا ہے کہ اللہ کو پکڑ رہا ہوں جب ہاتھ منہ کی طرف لایا تو تصور یہ ہوتا ہے کہ اللہ میرے منہ میں چلا گیا۔ پوچھا یہ طریقہ کس نے سکھایا اُس نے کہا ایک ملنگ ملا تھا اُس نے اسی طرح بتایا۔ پوچھا کوئی کامیابی بھی ہوئی ہے۔ کہنے لگا دل تک تو ابھی ذکر نہیں پہنچا لیکن اتنا ضرور ہوا کہ جب خانہ کعبہ میں اذان ہوتی مجھے یہاں سنائی دیتی اُس نے بتایا کہ میں پیر بر ہوں۔ ماہیِ گوٹھ کے سامنے میری جھونپڑی ہے جس میں

گوہر شاہی لکھتا ہے کہ مستانی میرے قریب ہو کر لیٹ گئی اور پھر سینے سے چمٹ گئی۔ ایک آفت سے بچا دوسری میں خود پھنسا۔ چپ چاپ لیٹا سوچتا رہا۔

حسینہ کے کالی کلوٹی لاغر سی بڑھیا نظر آرہی تھی جس کا چہرہ پچکا ہوا اور لمبے لمبے دانت باہر کو نکلے ہوتے تھے۔ میں گھبرایا سردی کے موسم میں پسینہ چھوٹا۔ خیریت اسی میں سمجھی کہ چلہ گاہ سے بھاگ جاؤں۔ بھاگا اور مستانی کی جھونپڑی میں چلا گیا۔ مستانی ایک بڑی سی رلی اوڑھے سو رہی تھی۔ میں اس کی رلی ہٹا کر اس کے قدموں کی طرف لیٹ گیا۔ وہ عورت شیرنی کی طرح میرے پیچھے بھاگی۔ جھونپڑی کی طرف بھی آئی مجھے کہیں نہ پا کر واپس چلی گئی اور اس واقعہ کے بعد دوبارہ کبھی بھی نظر نہ آئی۔

* تقریباً آدھ گھنٹہ بعد مستانی نے کروٹ بدلی اس کے پاؤں میرے سر کو لگے اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔ میں نے کہا ڈرو نہیں میں خود ہی ہوں۔ کہنے لگی آج رات کیسے آ گئے میں نے کہا ویسے ہی۔ پھر پوچھا شاید سردی لگی۔ میں نے کہا پتہ نہیں۔ اس نے سمجھا شاید آج کی اداؤں سے مجھ پر قربان ہو گیا ہے۔ اور میرے قریب ہو کر لیٹ گئی۔ اور پھر سینے سے چمٹ گئی۔ ایک آفت سے بچا دوسری میں خود پھنسا۔ چپ چاپ لیٹا سوچتا رہا فقر کے لئے دنیا چھوڑی۔ لذات دنیا چھوڑے۔ اپنی خوبرو بیوی چھوڑی جنگل میں ڈیرا لگایا لیکن شیطان یہاں بھی پہنچ گیا۔ اب اللہ تعالیٰ ہی حامی و ناصر ہے کچھ دیر بعد مسجد کی آذان بلند ہوئی۔ جسم کو زبردست جھٹکا لگا جیسے کسی نے جھٹکا دیا ہو۔ اس کرنٹ کو مستانی نے بھی محسوس کیا اور اس جھٹکے کے ساتھ مستانی کے ہاتھ بھی سینے سے ہٹ گئے۔ اور میں چلہ گاہ چلا گیا۔

اب تھوڑا سا مستانی کا واقعہ بھی پیش کیا جا رہا ہے۔

گوہر شاہی لکھتا ہے کہ سوچتا ہوں بھنگ کتنا ذائقہ دار شربت ہے خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے اسے حرام کہہ دیا۔

۔ بنتے ہیں کہ ریاض کو آج گھر کی یاد ستا رہی ہے ۔ کافی کوشش کرتا کہ بھول جاؤں مگر بھول نہیں پاتا۔ اسکو ایک گلاس بھنگ کا پلا دو۔ تاکہ ذہن سے سب خیال نکل جائیں اس کے بعد مستانی نے جھک کر سلام کیا اور بیٹھ کر بھنگ کوٹنے لگی۔ اس کا خیال تھا کہ یہ اب ضرور بھنگ پئے گا۔ لیکن وہ بھنگ کوٹتی رہی۔ اور میں چلہ گاہ کی طرف چل دیا۔ آج چلہ گاہ میں جب ذکر سے فارغ ہوا تو اونگھ آگئی۔ کیا دیکھتا ہوں ایک بزرگ سفید ریش چھوٹا قد میرے سامنے موجود ہے اور بڑے غصے سے کہہ رہا ہے۔ کہ تو نے بھنگ کیوں نہیں پی۔ میں نے کہا شریعت میں حرام ہے۔ اس نے کہا شرع اور عشق میں فرق ہے کوئی بھی نشہ جس سے فسق و فجور پیدا ہو۔ بہن۔ بیٹی کی تمیز نہ رہے خلق خدا کو بھی آزار ہو۔ واقعی وہ حرام ہے اور جو نشہ اللہ کے عشق میں اضافہ کرے، یکسوئی قائم رہے خلق خدا کو بھی کوئی تکلیف نہ ہو وہ مباح بلکہ جائز ہے۔ پھر اس نے کہا، قرآن مجید میں صرف شراب کے نشے کی ممانعت ہے۔ جو اس وقت عام تھی۔ بھنگ چرس کا کہیں بھی ذکر نہیں ملتا صرف علماء نے اس کے نشے کو حرام کہا ہے مگر بات صرف نشے کی ہے۔ تو پان میں بھی نشہ ہے۔ تمباکو میں بھی نشہ ہے اناج میں بھی نشہ ہے عورت میں بھی نشہ ہے۔ دولت میں بھی نشہ ہے تو پھر سب نشے ترک کر دو۔ اب وہ بزرگ بھنگ کا گلاس پیش کرتے ہیں اور میں پی جاتا ہوں۔ اور اسکو بے حد لذیذ پایا۔ سوچتا ہوں بھنگ کتنا ذائقہ دار شربت ہے۔ خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے اسے حرام کہہ دیا جب آنکھ کھلی تو سورج چڑھ چکا تھا، اب میرے پاؤں خود بخود مستانی کی جھونپڑی کیطرف جانے لگے۔ مستانی نے بڑی گرم جوشی سے

گوہر شاہی لکھتا ہے کچھ بزرگوں کے حالات کتابوں میں پڑھے تھے کہ وہ ولایت کے باوجود کئی بدعتوں میں مبتلا تھے۔

مصافحہ کیا اور کہا رات کو بھٹ شاہ والے آئے تھے اور تمہیں بھنگ پلا کر چلے گئے۔ تم نے ذائقہ تو چکھ لیا ہوگا یہی ہے شراب طہورا۔ مستانی نے کہا بھٹ شاہ والے مجھے حکم دے گئے ہیں۔ اس کو روزانہ ایک گلاس الائچی ڈال کر پلایا کرو۔ میں سوچ رہا تھا پیوں یا نہ پیوں کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ کیونکہ کچھ بزرگوں کے حالات کتابوں میں پڑھے تھے کہ وہ ولایت کے باوجود کئی بدعتوں میں مبتلا تھے، جیسا کہ سمن سرکار کا بھنگ پینا۔ لال شاہ کا نسوار اور چرس پینا۔ سدا سہاگن کا عورتوں سا لباس پہننا اور نماز نہ پڑھنا۔ امیر کلال کا کبڈی کھیلنا۔ سعید خزاری کا کتوں کے ساتھ شکار کرنا۔ خضر علیہ السلام کا بچے کو قتل کرنا۔ بلند پاک کا نماز نہ پڑھنا۔ داڑھی چھوٹی اور مونچھیں بڑی رکھنا۔ حتیٰ کہ رقص کرنا۔ رابعہ بصری کا طوائف بن کر بیٹھ جانا۔ شاہ عبدالعزیز کے زمانے میں ایک ولیہ کا ننگے تن گھومنا۔ لیکن سخی سلطان باہو نے فرمایا تھا کہ بدعتی فقیر دوزخ کے کتے ہیں لیکن یہ بھی کہا تھا۔ با مرتبہ تصدیق اور نقالیہ زندیق ہے۔ مجھے بھی ماسوائے باطن کے ظاہر میں کچھ بھی تصدیق کا ثبوت نہ تھا۔ خیال آتا کہیں پی کر زندیق نہ ہو جاؤں۔ پھر خیال آتا کہ اگر با مرتبہ ہوا تو اس لذیذ نعمت سے محروم رہوں گا۔ آخر یہی فیصلہ کیا، تھوڑا سا چکھ لیتے ہیں۔ اگر رات کی طرح لذیذ ہوا تو واقعی شراب طہورا ہی ہوگا۔

آج مستانی میرے اقرار پر بہت خوش ہے اس نے بھنگ میں پستہ بادام اور الائچی بھی ڈالی ہے۔ گلاس میں برف بھی پڑی ہوئی ہے گلاس ہاتھوں میں لیتا ہوں۔ ہاتھ کانپتے ہیں دور اوپر کو نہیں اٹھتے ہمت کر کے منہ تک لے آتا ہوں۔ دیکھتا ہوں چھپکلی نما کیڑے شربت میں

گوہر شاہی لکھتا ہے کہ مستانی نے جاتے وقت مجھ سے مصافحہ کیا اور پھر گلے سے لگایا

چکا تھا۔ اور اب قہوہ بھی پینا پلانا بند ہو گیا۔ دوسرے تیسرے دن جھونپڑی میں جاتا۔ اگر میرے سامنے قہوہ بنتا تو پی لیتا۔ مجھے اور مستانی کو ایک جگہ رہتے تین سال سے زائد عرصہ ہو چکا تھا۔ ہم دونوں ایک دوسرے سے مانوس ہو گئے تھے اور ایک دوسرے کی غلطیوں کو نظر انداز کر دیتے تھے۔ اگر میں جھونپڑی میں نہ جاتا تو زبردستی ساتھ لے جاتی اور کھانے کی چیز مجھے دیتی اور میں بڑی احتیاط اور دیکھ بھال سے کھا لیتا۔ گونگے کے واقعہ کے بعد گرد و نواح کے لوگ کافی تعداد میں میرے پاس آنا شروع ہو گئے۔ کسی کو پانی دم کر کے دیتا کسی کو آیت الکرسی لکھ دیتا۔ اب میں نے سوچا کہ رجوعات خلق میں پھنس گیا۔ بہتر ہے کہ خلق سے نکلوں اور ایسی جگہ جاؤں جہاں کوئی بھی نہ ہو صرف پانی ہو اور کچھ درخت ہوں جن کے پتوں سے پیٹ کو بہلا سکوں۔ اور میں نے بلوچستان میں شاہ نورانی کے مزار پر جانے کا ارادہ کر لیا۔ مستانی کو اپنے پروگرام سے آگاہ کیا۔ دوسرے دن مستانی نے کہا۔ مجھے بھی حکم ہوا ہے کہ ساتھ چلی جا۔ مستانی نے گلے میں تسبیحاں لٹکائیں۔ ہاتھوں میں کشکول لیا کاندھوں پر دلی اور کمر میں گودڑی سجائی اور پیدل سفر کو تیار ہو گئی جاتے وقت مجھ سے مصافحہ کیا۔ پھر گلے سے لگایا اور زور زور سے کہنے لگی ہم لوگ بدنصیب ہیں۔ ہم بھی اُمتِ رسولؐ ہیں۔ لیکن شیطان کے قبضہ میں ہیں اور شیطان کی طرف سے تم جیسے لوگوں کو بہکانے کیلئے ہماری ڈیوٹیاں لگتی ہیں۔ مجھے کشف بھی شیطان ہی کی طرف سے ہے اور میں تمہارے جیسے کئی طالبوں کو مختلف طریقوں سے گمراہ کر چکی ہوں، تم پہلے شخص ہو جو میرے مکر سے بچ گئے۔ میرے لیئے دعا کرنا کہ

گوہر شاہی لکھتا ہے کہ چرس پینے والے کے متعلق مجھے الہام ہوا کہ یہ شخص ہزاروں عابدوں، زاہدوں اور عالموں سے بہتر ہے۔

ناپاک جسم سے نماز پڑھنا گناہ ہے۔
مکروہ جسم سے نماز پڑھنا تباہی ہے۔
صاف ستھرے جسم سے نماز پڑھنا نصف ایمان ہے۔ اور جب باطن صاف ہو جاتے تو نماز پڑھنا پورا ایمان ہے۔ یعنی وہ حقیقت نماز مل جاتی۔ جو مومن کا ایک معراج ہے۔ اب درود شریف کثرت سے پڑھ [illegible] پڑھ جب تک حالت جذب ختم نہ ہوا اور پھر میں نے درود شریف کے وسیلے سے شکر پہ آغاز سے ہی قابو پالیا۔

ایک دفعہ جثہ شاہ نورانی جانشیں کا اتفاق ہوا لاہوت کی پہاڑیوں میں ایک غار ہے جہاں پتھر کی اونٹنی کے نشان بنے ہوئے ہیں غار کے اردگرد میلوں تک کوئی آبادی نہیں ہے۔ بڑی بڑی خوفناک پہاڑیاں ہیں جہاں شیر اور چیتے گھومتے دیکھے گئے۔ ایک جوان سال شخص غار کے پاس تنہائی میں رہتا ہے اس نے غار کا راستہ دکھلایا اور مغرب کا کھانا بھی کھلایا۔ یعنی تقریباً ۲ عدد موٹی روٹی کے ٹکڑے پیش کیے مغرب اور عشاء کی نماز ساتھ پڑھی۔ میں سوچ رہا تھا کہ یہ بھی کوئی تارک دنیا ہے۔

اتنے میں اس نے سگریٹ سلگایا اور چرس کی بو اطراف میں پھیل گئی۔ اور مجھے اس سے نفرت ہونے لگی ـــــ رات کو الہامی صورت پیدا ہوئی۔
یہ شخص ان ہزاروں عابدوں، زاہدوں اور عالموں سے بہتر ہے جو ہر شے

مینارۂ نور

یہ کتاب مریدوں، طالب علموں کے لئے اُجالا، پیروں فقیروں کے لئے کسوٹی ہے

مُصنّف:۔ حضرت ریاض گوہر شاہی مدظلہٗ عالی

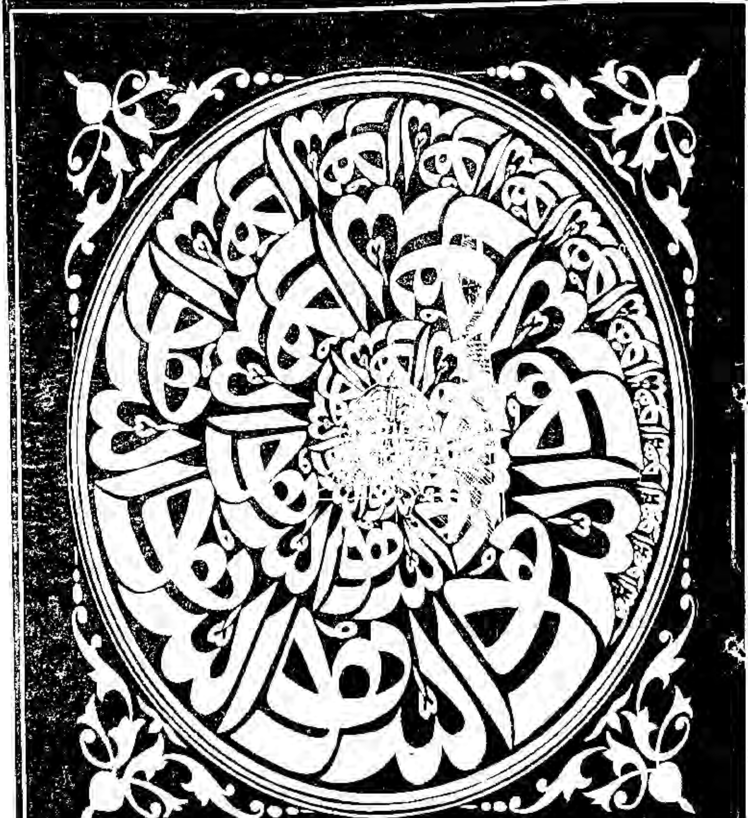

ناشر: تبلیغ ذکروفکر - انجمنِ سرفروشان اسلام پاکستان رجسٹرڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مینارۂ نور

یہ کتاب مریدوں، طالب علموں کیلئے اُجالا، پیروں فقیروں کیلئے کسوٹی ہے

مصنف: ریاض گوہر شاہی مدظلہ عالی

تحریک ذکر و فکر:

۱۹۷۵

انجمن سرفروشانِ اسلام پاکستان رجسٹرڈ

گوہر شاہی اپنی کتاب میں اللہ تعالیٰ کے معصوم نبی حضرت آدم علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ آدم علیہ السلام اسی نفس کی شرارت سے زمین پر پھینکے گئے۔ (معاذاللہ)

سے ہمسایہ کر دیتا ہے۔ قلب کے ساتھ شہوت روح کیساتھ غصہ وغضب سری کیساتھ حرص، خفی کیساتھ حسد وبخل اور اخفیٰ کے ساتھ تکبر وفخر تاکہ یہ انسان کے باطنی لشکر کو گمراہ کر کے اپنے کنٹرول میں کر سکے۔ ان لطائف میں نفس اور قلب کو فوقیت ہے۔

ان میں سے جو بھی طاقتور ہوتا ہے باقی لطائف اس کے ماتحت ہو جاتے ہیں یعنی جس کی لاٹھی اُس کی بھینس۔ انسان کے اندر مقابلہ نفس اور قلب کا رہتا ہے نفس کی مدد کیلئے خناس بھی نفس اور قلب کے درمیان موجود ہے خناس کا حوالہ سورۃ والناس میں بھی ملتا ہے اور اس کی اور نفس کی تفصیل یوں ہے۔

جب آدم علیہ السلام کا بُت "جسم" بنایا گیا تو ابلیس نے نفرت سے تھوکا جو مقام ناف پر گرا اور اس تھوک سے ایک جراثیم پیدا ہوا جس کی شکل خبیث جن جیسی تھی۔ (کیونکہ ابلیس بھی جنات میں سے ہے) پھر یہی جراثیم بُت کے اندر گھس گیا گویا نفس شیطان کا جاسوس کہلایا۔ اسی کے متعلق حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ "جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ایک شیطان جن بھی پیدا ہوتا ہے اصحاب پاکؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ کے ساتھ بھی پیدا ہوا تھا فرمایا پیدا ضرور ہوا تھا مگر وہ میری صحبت سے مسلمان ہو گیا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف) جب آدم علیہ السلام اسی نفس کی شرارت سے زمین پر پھینکے گئے تو توبہ تائب میں لگ گئے ابلیس نے دیکھا کہ آپ کا نفس کمزور ہو رہا ہے اس کی مدد کیلئے خناس کو آپ کے جسم میں داخل کرنا چاہا۔

ایک دن جب آدم علیہ السلام موجود نہیں تھے۔ ابلیس ایک چھوٹا سا بچہ لیکر مائی حوا کے پاس آیا اور کہا کہ میرا بچہ امانت ہے میں واپسی پر اسے لے جاؤں گا اتنے میں آدم علیہ السلام آئے اور بچہ دیکھا مائی حوا صاحبہ سے پوچھا سخت غصے ہوئے کہ دشمن کا

گوہر شاہی اپنی کتاب میں قرآنی آیت کا جھوٹا حوالہ دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ قرآن مجید میں بار بار ''دع نفسک وتعال'' فرمایا ہے۔ حالانکہ پورے قرآن مجید میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان وارد نہیں ہوا۔

۴۹

"ناسوت" یہی عالم ہے جس میں انسان اور جن اکٹھے رہتے ہیں۔ **ذکر اللہ** کے ذریعہ ناسوت کو عبور کر کے کشف ملکوتی و جبروتی و لاہوتی میں پہنچنا ہے۔ جہاں شیاطین کا عمل دخل نہیں۔ لیکن جب تک ناسوت میں ہے اس کا کشف بھی بے اعتبار ہے۔

"ملکوت" ملکوتی تب ہوتا ہے جب اسکے ہفت اندام پاک ہو جاتے ہیں اور اس کا جُسّہ قلب ملائکہ کی صفوں میں شامل ہو کر کلمہ طیبہ پڑھ لیتا ہے اسے کہتے ہیں اقرار لسان و تصدیق قلب۔

جب تک نفس کتا موجود ہے کوئی پاک چیز نماز تلاوت وغیرہ جسم میں رک نہیں سکتی ہفت اندام پاک ہونے سے جسم اعظم ہو جاتا ہے تب ہی اسم اعظم کے قابل ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ نفسانی لوگ اسم اعظم میں سر کھپا کر رہ جاتے ہیں کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

علم، حفظ قرأت یا احادیث مبارکہ کے مطالعہ سے نفس کبھی نہیں مرتا یہ صرف وسائل عشق ہیں کہ بے علم تو ال خدارا شناخت۔ جس علم سے عمل اور عمل سے عشق حقیقی نہ آیا بلکہ اُلٹا تکبر و حسد میں مبتلا ہو گیا تو وہ علم حجاب الاکبر ہے۔

حافظوں کا لطیفہ اَنَا جو دماغ میں ہے ضرور پاک ہو جاتا ہے لیکن باقی لطائف جوں کے توں رہ جاتے ہیں قرآن پاک میں بار بار آیا ہے۔ **دَعْ نَفْسَكَ وَ تَعَالْ** یعنی نفس کو چھوڑ اور چلا آ۔ اللہ تک پہنچے۔ جس عابد اور زاہد نے نفس کو نہ چھوڑا وہ اللہ تک کیسے پہنچا۔

بہت سے مسلمان لطائف کے نام سے بھی بے خبر ہیں، بہت سے نام جانتے ہیں مگر کام سے بے خبر ہیں اور بہت سے اسی غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ظاہری عبادت تلاوت، نوافل سے ہی یہ پاک ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ انسان کے اندر غار میں بیٹھے ہیں۔ جنہیں باہر کے ڈنڈوں سے کچھ اثر نہیں ہوتا اگر کوئی ذاکر قلبی بھی بن جائے تب بھی اس

گوہر شاہی نے اپنی کتاب میں امتی ہونے کی خودساختہ شرط عائد کردی کہ جب تک آپ ﷺ کسی کو زیارت نہ دیں، اُس کے امتی ہونے کا کوئی ثبوت نہیں۔

خوردنی پر بھی ان کا اثر ہے۔ بعض مسلمان آپ کے حیات النبی پر شبہ کرتے ہیں۔ اور شہیدوں کا زندہ رہنے کو مانتے ہیں کیا شہیدوں کا مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے۔

شک اُن کی کوتاہ بینی اور سیاہ قلبی کا ہے جو آپ کی زیارت خواب یا ظاہر سے محروم ہیں جب تک آپ کسی کو زیارت نہ دیں اُس کے اُمتی ہونے کا کوئی ثبوت نہیں۔ اللہ تک پہنچنے کا وسیلہ آپ کی زیارت اعانت ہے آپ تک پہنچنے کا وسیلہ باطنی صفائی ہفت اندام ہے اور باطنی صفائی کا وسیلہ کامل مرشد ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ (سورہ المائدہ آیت نمبر ۳۵)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس اُمید پر کہ تم فلاح پاؤ۔!

جس طرح آیۃ الکرسی کو فضیلت ان اسمآء اللہ - اللہ، حیٌّ، قیّومٌ سے ہے سی طرح درود شریف کو فضیلت اسم، جسم اور روح سے ہے فرشتے آیۃ الکرسی لکھی دیکھ بردست بدستہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور درود شریف پڑھنے سے مست ہو جاتے ہیں تبھی ر آیا ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ (سورہ الاحزاب آیت ۵۶)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درود بھیجتے ہیں اے

گوہر شاہی اپنی کتاب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق زبان درازی کرتے ہوئے لکھتا ہے ''بیت المقدس سے دو میل دور موسیٰ علیہ السلام کا مزار ہے۔ یہود مرد اور عورتیں وہاں شراب نوشی کرتے، حتیٰ کہ وہ مزار فحاشی کا اڈہ بن گیا، جس کی وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لطائف وہ جگہ چھوڑ گئے اور مزار خالی بت خانہ رہ گیا۔ (نعوذ باللہ)

سوال و جواب ۶۳

جواب :۔ اس میں شک نہیں کہ اسم ذات سخت جلالی ذکر ہے ققنس ایک پرندہ ہے اس نے کسی درویش سے اللہ ہو سنا اور اس نے بھی اللہ ہو شروع کر دیا حتیٰ کہ ذکر کی گرمی سے اس کے جسم میں آگ لگ گئی راکھ سے پھر انڈا بنا۔ پھر بچہ بنا اور بڑا ہو کر اس نے پھر اللہ ہو کہنا شروع کر دیا اور پھر جل گیا یہ سلسلہ صدیوں سے جاری ہے اس اسم کو اللہ نے پہاڑوں پر آمارنا چاہا لیکن انہوں نے انکار کر دیا لیکن انسان کے دل نے اسے قبول کر لیا لیکن ان دلوں نے قبول کیا جن میں محمد رسول اللہؐ کی گونج اور محبت تھی کیونکہ رسول پاک کا اسم مبارک جمالی ہے اور اسے کنٹرول میں رکھتا ہے۔

علم عبادت۔ ریاضت کا تعلق ظاہر سے ہے لیکن انوار کا سلسلہ باطن سے ہے باطنی تعلق رکھنے کے لئے اس امت میں نو سلسلے تھے جو اب چار رہ گئے ہیں۔ قادری نقشبندی چشتی سہروردی.... سہروردی بھی ذکوریت کو چھوڑ کر صرف نعت خوانی میں لگ گیا اب وہ بھی کٹتا جا رہا ہے جب تک کوئی ان سلسلوں میں داخل ہو کر کسی کامل سے وابستہ نہ ہوگا اس وقت تک اسے اسم ذات کا ذکر عطا نہ ہوگا۔ جب عطا ہو جائے گا خود بخود کنٹرول بھی ہوتا رہے گا بغیر عطا کے واقعی ققنس کی طرح جلتا رہے گا یا اس کی تپش کو برداشت نہ کر کے دیوانہ ہو جائیگا۔

سوال :۔ عورتوں کا مزار پہ جانا کیسے درست ہے جبکہ اعلیٰ حضرت نے بھی اس کی مخالفت کی!

جواب :۔ شامی اور مختار میں ہے کہ بوڑھی عورت کا مزار پہ جانا درست اور جوانوں کا مکروہ ہے کیونکہ مزاروں پر بے پردگی ہوتی ہے۔

بیت المقدس سے دو میل دور موسیٰؑ کا مزار ہے یہودی مرد اور عورتیں وہاں شراب نوشی کرتے حتیٰ کہ وہ مزار فحاشی کا اڈہ بن گیا جس کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کے لطائف وہ جگہ چھوڑ گئے اور مزار خالی بت خانہ رہ گیا۔ تب حضور پاکؐ نے فرمایا تھا کہ اے اللہ میری قبر کو

تریاقِ قلب

تصوّف پر مبنی منظومات

از قلم

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی

ناشر

انجمن سرفروشان اسلام
پاکستان رجسٹرڈ

پوچھا موسیٰؑ نے اللہ سے تجھے کوئی پائے تو پائے کہاں
میں آتا ہوں طور پر وہ جائے تو جائے کہاں

گر ہو کوئی مشرق میں پیدا تو وہ طور بنائے کہاں
آئی آواز ہوتا ہوں ذاکر کے قلب میں زمیں پہ ہو یا آسماں

پھر کہا اللہ نے میں ناراض ہوں تجھ سے اے موسیٰؑ
میں کل بیمار تھا تو دیکھنے تک نہ آیا

کہا موسیٰؑ نے ہوتا ہے بیمار تو یہ انداز کیا راز کیا
بیمار تھا تیرے محلے میں ذاکر قلبی کیا میں اس میں نہ تھا

پھر کہا موسیٰؑ نے گھس گئے پاؤں میرے اب تو جلوہ دکھا
یہ راز نہ کھل سکے گا محمدؐ اور اس کی امت کے سوا

آئے پھر ضد پہ موسیٰؑ وہ بھی انسان ہونگے میری طرح
پڑی جب جھلک نور کی موسیٰؑ جلے طور جلا

ملتا نہیں خدا بھی محمدؐ کی رضا کے بغیر
ہوتی نہیں رضائے محمدی شریعت مصطفےٰ کے بغیر

پہنچ نہ سکے گا ہرگز تو اس شاہراہ کے بغیر
کہ خدا بھی چلتا نہیں قانون خدا کے بغیر

اس قانون میں بھی تو سامنے نہ آئے تو میں کیا کروں
عشق تیرا دشت و جبل میں رلائے پھر میں کیا کروں

یوں تو اللہ ھُو ہے جابجا مگر اِک نقطے میں بات ہوتی ہے
مل جائے گر یہ نقطہ پھر نور کی برسات ہوتی ہے

اسی نقطے کی تلاش میں طالبوں کی عمر برباد ہوتی ہے
خدا کی قسم اسی نقطے سے مجبور خدا کی ذات ہوتی ہے

یہ نقطہ پاکر بھی تو نظر نہ آئے پھر میں کیا کروں
عشق تیرا دشت و جبل میں رلائے پھر میں کیا کروں

ہزاروں رستے ہیں عرشِ بریں تک ابھی تو تُو رواں ہے
ہزاروں دشمن ہیں ان راہوں میں تیرا کدھر گماں ہے

گر مقدر ہیں بلند تیرے آشیانہ بہ آسمان ہے
مگر آسماں کے آگے اس عشق کی دکان ہے

ان راہوں میں ہی گر عشق ستائے پھر میں کیا کروں
عشق تیرا دشت و جبل میں رلائے پھر میں کیا کروں

دِلوں میں شیطان بسا کے پھر بھی ہے دعویٰ ایمان اللہ
ہو رہی دُختر فروشی اُدھر اِدھر سہارا قرآن اللہ،

چمگاڈر بنے بیٹھے ہیں پھر بھی تکیہ کہ ہے رحمٰن اللہ
دنیا کو دھوکہ خدا کو بھی سمجھے ہے شاید انجان اللہ

تکیہ ہے اس کی رحمانی کا نادانوں کو یہ پتہ نہیں
وُہ تو قہار ہی قہار ہے جب تک اسکے آگے جھکا نہیں

تجھے کیا خبر اُسکی غفاری کی جب اُس راہ پہ چلا نہیں
جائے تو جنت میں یا جہنم میں اُسے کچھ پرواہ نہیں

جب مُنہ موڑا ادھر سے سچ کہا دہریوں نے خُدا نہیں
کیسا سمیع و بصیر ہے کچھ بھی سُنتا نہیں

قریب ہے شاہ رگ کے اُسے کچھ بھی پتہ نہیں
بیزار ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کاش تو نے پایا وُہ رستہ نہیں

گر جُھک جائے تو اِدھر تجھ میں اور مجھ میں پردہ کیا
پہنچا جب میرے نشیمن میں پھر میں کیا اور خدا کیا

فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ پھر تجھے اور تمنا کیا
تب ہی پوچھے گا خُدا اے بندے تیری رضا کیا

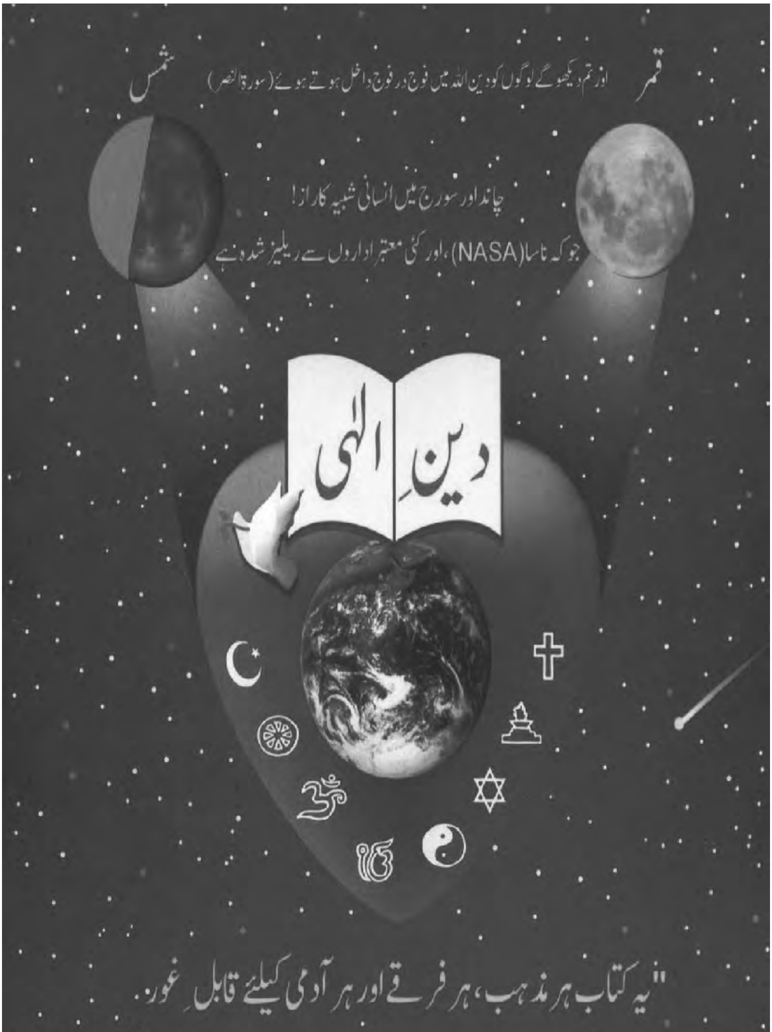
قمر
اور تم دیکھو گے لوگوں کو دین اللہ میں فوج در فوج داخل ہوتے ہوئے (سورۃ النصر)
شمس
چاند اور سورج میں انسانی شبیہ کا راز!
جو کہ ناسا(NASA)، اور کئی معتبر اداروں سے ریلیز شدہ ہے
دینِ الٰہی
"یہ کتاب ہر مذہب، ہر فرقے اور ہر آدمی کیلئے قابلِ غور،
اور قابلِ تحقیق ہے۔ اور منکرانِ روحانیت کیلئے ایک چیلنج ہے!"
مُصنّف
ریاض احمد گوہر شاہی

"دینِ الٰہی"

خدا کے پوشیدہ راز

مُصنّف

ریاض احمد گوہر شاہی

ناشر : آل فیتھ سپرچوئل موومنٹ (آئرلینڈ)

All-Faith Spiritual Movement

Ireland

جشنِ شاہی منانے کی وجوہات

15 رمضان **1977** کو اللہ کی طرف سے خاص الہامات کا سلسلہ بھی شروع ہوا تھا۔
راضیہ مرضیہ کا وعدہ ہوا، مرتبہ بھی ارشاد ہوا تھا۔
چونکہ آپ کے ہر مرتبے اور معراج کا تعلق پندرہ رمضان سے ہے۔ اِس لئے
اِسی خوشی میں جشنِ شاہی اس روز منایا جاتا ہے۔

آپ نے **1978** میں حیدر آباد آکر رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری کر دیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ سلسلہ پوری دنیا میں پھیل گیا۔ لاکھوں افراد کے قلوب اللہ اللہ میں لگ گئے۔ بے شمار افراد کے قلوب پر اسم اللہ نقش ہوا اور ان کو نظر آیا۔ لاتعداد کشف القبور اور کشف الحضور تک پہنچے۔ ان گنت لاعلاج مریض شفایاب ہوئے۔

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی نے **1980** میں باقاعدہ تنظیم کے ذریعہ پاکستان سے دعوت و تبلیغ کا کام شروع کیا۔ آپ کا پیغام "اللہ کی محبت" کو بہت پذیرائی حاصل ہوئی۔ ہر مذہب کے افراد آپ سے عقیدت اور محبت کرنے لگے اور اپنی اپنی عبادت گاہوں میں حضرت گوہر شاہی کو خطابات کی دعوت دینے لگے۔ اس کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی کہ کسی شخصیت کو ہر مذہب والوں نے اپنی عبادت گاہوں کے اسٹیج اور منبر پر بٹھا کر عزت دی ہو۔ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی اور ہر مذہب والوں کے دل گوہر شاہی کی صحبت سے ذکر اللہ سے جاری ہوئے یہ آپ کی ادنی سی کرامت ہے یوں تو آپکی بے شمار کرامتیں ہیں۔ ہر ایک کا تذکرہ ناممکن ہے۔

چاند، سورج، حجر اسود، شومندر اور کئی دوسرے مقامات پر بھی تصویر گوہر شاہی نمایاں ہونے کے بعد اکثر مسلم اور غیر مسلم کا خیال اور یقین ہے کہ یہی شخصیت مہدی، کالکی اوتار اور مسیحا ہے، جس کا مختلف مذہبی کتابوں میں ذکر آیا ہے۔ آیئے آپ بھی ان کو پرکھنے کی کوشش کریں، اور ہم سے تحقیق کے لیے رابطہ کریں اور ان کی کتب کے ذریعہ بھی ان کو پہچاننے کی کوشش کریں۔

ایک اہم نکتہ

مہدی کا مطلب......ہدایت والا اور **مہدی کا مطلب**.....چاند والا

جیسے مہ ناز اور مہتاب

چاند اور سورج پر تصاویر کے بارے میں مکمل وضاحت

سیدنا گوھر شاہی روحانی تعلیم اور جگہ جگہ خطابات کے ذریعہ پوری دنیا میں مشہور اور ہر دلعزیز ہو گئے

1994 میں مانچسٹر (انگلینڈ) میں کچھ لوگوں نے چاند پر گوہر شاہی کی تصویر کی نشان دہی کی۔ پھر پاکستان اور دوسرے ممالک سے بھی شہادتیں موصول ہوئیں، کیمرے کے ذریعہ چاند کی تصویریں اتاریں گئیں۔ پھر بیرون ممالک اور ناسا سے چاند کی تصویریں منگوائی گئیں، شروع شروع میں تصویریں مدھم تھیں، لیکن گزشتہ دو سال سے اتنی واضح ہو گئیں کہ دوربین یا کمپیوٹر کے بغیر بھی دیکھی جا سکتی ہیں۔

1996 میں ہمارے نمائندے ظفر حسین نے ناسا NASA والوں کو نشان دہی کرائی۔ انہوں نے کہا ہمیں پتہ ہے کہ چاند پر چہرہ ہے، یہ چہرہ حضرت عیسیٰؑ کا ہے، جو دو سو (200) میل لمبی روشنی سے معلوم ہوتا ہے۔ امریکی شہریوں نے بھی ناسا پر زور دیا کہ اس تصویر کے بارے میں کچھ وضاحت کی جائے، لیکن (گوہر شاہی کا) ایشیائی ہونے کی وجہ سے ناسا خاموش رہا۔ بلکہ ناسا کے ہی پروفیسر ماہر فلکیات Dinsmore Atler نے اپنی تصنیف شدہ کتاب Pictorial Astronomy میں تصویر کو کچھ ردوبدل کر کے عورت کے روپ میں پیش کیا، اور پوری عیسائی مشنری میں یہ افواہ پھیلا دی کہ چاند پر حضرت مریم کی تصویر ہے۔ (تصویر آگے ملاحظہ کریں)

جب پاکستان کے اخباروں میں یہ خبر نشر ہوئی تو بہت سے لوگوں نے اس کی تحقیق کے بعد تصدیق کری، بہت سے لوگوں نے بغیر تحقیق کے تمسخر اڑایا اور بہت سے لوگوں نے اسے جادو سمجھا۔ کچھ عرصے بعد خلاء میں بھی تصویر کا شور ہوا۔ لیکن اس کا اثر ذاکرین (معتقدین گوہر شاہی) کے علاوہ کہیں بھی نظر نہ آیا۔

1998 میں روزنامہ پرچم اور روزنامہ محاسب کراچی میں یہ خبر چھپی کہ حجر اسود میں کسی کی شبیہ نظر آ رہی ہے۔ ہم اس شبیہ کے متعلق پہلے ہی معلومات رکھتے تھے۔ بلکہ حجر اسود کے کئی تغرے نشان زدہ بھی ہمارے پاس موجود تھے اور تقریباً ہر سر فروش تحقیق کر چکا تھا۔ خاموشی کی وجہ مسلمانوں میں فتنے کا اندیشہ تھا۔ لیکن اخباری خبر کے بعد ہمیں بھی حوصلہ ہوا اور بھرپور انداز میں پریس ریلیز شائع کی گئیں۔ تقریباً ہر مسلمان نے اس کی تحقیق کری، کیونکہ مسلمانوں کے ایمان کی بات تھی۔ کثیر طبقہ متفق ہوا، چونکہ تصویر اتنی واضح تھی کہ اس کا جھٹلانا مشکل تھا۔ اس لئے کئی لوگوں نے مشہور کر دیا کہ یہ بھی جادو ہے۔

تقریباً ہر ملک میں چاند اور حجر اسود کی تصاویر روشناس کرائی گئیں۔ سعودی عرب اور اُس کے ہم نوا سیخ پا ہو گئے، جیسے کہ حجر اسود میں تصویر گوہر شاہی نے لگائی ہو، وہ کہتے ہیں کہ تصویر حرام ہوتی ہے، حجر اسود پر کیسے آگئی؟ یہ نہ سوچا کہ رب کی طرف سے کوئی بھی نشانی حرام نہیں ہو سکتی۔ سعودی حکومت نے اپنی شرعی عدالتوں سے یہ فیصلہ لے لیا ہے کہ گوہر شاہی واجب القتل ہیں۔ اگر گوہر شاہی سرزمین مکہ میں قدم رکھیں تو انہیں قتل کر دیا جائے۔ پاکستان میں بھی سعودی نواز فرقے گوہر شاہی اور اُس کی تعلیمات کو مٹانے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ جھوٹے مقدمات، جن میں دفعہ 295 کا بھی مقدمہ بنا دیا گیا ہے۔ اور کئی دفعہ حضرت گوہر شاہی پر قاتلانہ حملہ بھی کیا گیا ہے۔

اب سورج پر بھی گوہر شاہی کی تصویر نمایاں ہو گئی ہے۔

ہم نے حکومت پاکستان کو مقدمات کی وجہ اور تصاویر کی تحقیق کیلئے کئی بار آگاہ کیا۔ لیکن اللہ کی ان نشانیوں کو حکومتی سطح پر بھی فرقہ واریت کے دباؤ کی وجہ سے جھٹلایا گیا۔ بلکہ نواز حکومت نے سندھ حکومت پر بھی زور دیا کہ گوہر شاہی کو کسی طریقے سے پھنسایا، دبایا، یا مٹایا جائے، اور اب ہم فوجی حکومت سے رابطہ کر رہے

ہیں کہ وہ ان نشانیوں کی انصاف سے تحقیق کرے اور کسی بھی ڈر، خوف، دباؤ یا فرقہ واریت کی وجہ سے اللہ کی نشانیوں کو نہ جھٹلایا جائے۔

اللہ کی یہ نشانیاں فتنہ ڈالنے کیلئے نہیں، بلکہ فتنہ مٹانے کیلئے ہیں۔ اور اس کا ثبوت ہے کہ حضرت گوہر شاہی کا درس جو امن اور اللہ کی محبت کا درس ہے، جس کے ذریعے ہر مذہب والے اپنی اصلاح کرنے میں لگ گئے۔ اور آج ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی حضرت گوہر شاہی کی عقیدت کی وجہ سے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو رہے ہیں، اور تاریخ میں یہ پہلا ریکارڈ ہے کہ کسی بھی مسلم رہنما کو گرجوں، مندروں، اور گردواروں میں وعظ اور تقریر کیلئے مسندوں پر بٹھایا گیا ہو۔ ایسے شخص کی دلجوئی کی جانی چاہیے جو ملک کیلئے باعثِ فخر اور اللہ کی طرف سے مامور ہو۔ اور اس کی صداقت کیلئے اللہ نشانیاں دکھا رہا ہو، اور جس کی نظر سے لوگوں کے دل اللہ اللہ میں لگ کر اللہ کے محب بن گئے ہوں۔

لیکن دشمنانِ اولیاء و اہلِ بیت والے مولوی اور جماعتیں ان کے خلاف سربستہ ہو گئی ہیں۔ جھوٹے مقدموں، بے بنیاد حربوں اور من گھڑت پروپیگنڈوں کے ذریعے عوام کا رخ حجرِ اسود سے ہٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جبکہ یہ بہت نازک اور اہم مسئلہ ہے، مسلمانوں کے ایمان کو خطرہ ہے۔ تو اس کی تحقیقات کیلئے خاموشی کیوں ہے؟ اس کے متعلق پوری دنیا میں اتنا منفی اور مثبت پروپیگنڈہ ہو چکا ہے کہ اب اس کو دبانا مشکل ہے۔ ادھر ولیوں کو ماننے والے علماء سو حضرت گوہر شاہی سے بغض و حسد کی وجہ سے گونگے بن گئے ہیں۔ تصویر کو واضح ہونے کی صورت میں جھٹلانا مشکل ہو گیا، تو کہتے ہیں کہ چاند پر جادو چل گیا، جبکہ حضورؐ نے کہا تھا کہ چاند پر جادو نہیں ہو سکتا، پھر کہتے ہیں حجرِ اسود بھی جادو کی لپیٹ میں آ گیا ہے۔ اگر کعبہ بھی جادو کی زد میں آ گیا ہے تو پھر مسلمانوں کے پاس تحفظ کی کونسی جگہ ہے؟ مثال دیتے ہیں کہ حضورؐ پر بھی جادو ہو گیا تھا، کعبہ حضورؐ سے افضل نہیں ہے۔

بیشک حضورؐ پر جادو ہو گیا تھا۔ لیکن اس کے توڑ کیلئے سورۃ والناس آ گئی تھی۔ تم بھی سورۃ والناس پڑھ پڑھ کر چاند اور حجرِ اسود پر پھونکیں مارو، اگر یہ تصویریں نہ مٹیں بلکہ پہلے سے بھی زیادہ روشن ہو جائیں تو پھر تمہیں حق کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ ورنہ پھر تمہارے اندر ابو جہل ہی ہے۔

مظہر فیروز

(امریکہ)

قلم خیال کریں اور تصور سے دل پر اللہ لکھنے کی کوشش کریں، راہبر کو پکاریں کہ وہ بھی تمھاری انگلی کو پکڑ کر تمھارے دل پر اللہ لکھ رہا ہے۔ یہ مشق روزانہ کریں جب تک دل پر اللہ لکھا نظر نہ آئے۔

پہلے دونوں طریقوں میں اللہ ویسے ہی نقش ہوتا ہے، جیسا کہ باہر لکھا یا دیکھا جاتا ہے۔ پھر جب دھڑکنوں سے اللہ ملنا شروع ہو جاتا ہے تو پھر آہستہ آہستہ چمکنا شروع ہو جاتا ہے۔ چونکہ اس طریقے میں کامل راہبر کا ساتھ ہوتا ہے، اس لئے شروع سے ہی خوشخط اور چمکتا ہوا دل پر اللہ لکھا نظر آتا ہے۔

دنیا میں کئی نبی ولی آئے، ذکر کے دوران بطور آزمائش باری باری، اگر مناسب سمجھیں تو سب کا تصور کریں جس کے تصور سے ذکر میں تیزی اور ترقی نظر آئے آپ کا نصیبہ اُسی کے پاس ہے۔ پھر تصور کیلئے اُسی کو چن لیں، کیونکہ ہر ولی کا قدم کسی نہ کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے، بے شک نبی ظاہری حیات میں نہ ہو۔ اور ہر مومن کا نصیبہ کسی نہ کسی ولی کے پاس ہوتا ہے۔ ولی کی ظاہری حیات شرط ہے۔ لیکن کبھی کبھی کسی کو مقدر سے کسی ممات والے کامل ذات سے بھی ملکوتی فیض ہو جاتا ہے، لیکن ایسا بہت ہی محدود ہے۔ البتہ ممات والے درباروں سے دنیاوی فیض پہنچا سکتے ہیں۔ اسے اویسی فیض کہتے ہیں اور یہ لوگ اکثر کشف اور خواب میں اُلجھ جاتے ہیں، کیونکہ مرشد بھی باطن میں اور ابلیس بھی باطن میں۔ دونوں کی پہچان مشکل ہو جاتی ہے۔

فیض کے ساتھ علم بھی ضروری ہوتا ہے، جس کیلئے ظاہری مرشد زیادہ مناسب ہے، اگر فیض ہے، علم نہیں تو اُسے مجذوب کہتے ہیں۔ فیض بھی ہے، علم بھی ہے اُسے محبوب کہتے ہیں۔ محبوب علم کے ذریعے لوگوں کو دنیاوی فیض کے علاوہ روحانی فیض بھی پہنچاتے ہیں، جبکہ مجذوب ڈنڈوں اور گالیوں سے دنیاوی فیض پہنچاتے ہیں۔

☆

اگر کوئی بھی آپ کے تصور میں آ کر آپ کی مدد نہ کرے تو پھر گوہر شاہی کو ہی آزما کر دیکھیں۔ مذہب کی قید نہیں، البتہ ازلی بدبخت نہ ہو۔ بہت سے لوگوں کو چاند سے بھی ذکر عطا ہو جاتا ہے۔ اُس کا طریقہ یہ ہے، جب پورا چاند مشرق کی طرف ہو، غور سے دیکھیں، جب صورت گوہر شاہی نظر آجائے۔ تو تین دفعہ اللہ اللہ اللہ کہیں، اجازت ہو گئی۔ پھر بے خوف و بے خطر درج شدہ طریقے سے مشق شروع کر دیں۔ یقین جانیے، چاند والی صورت بہت سے لوگوں سے ہر زبان میں بات چیت بھی کر چکی ہے۔ آپ بھی دیکھ کر بات چیت کی کوشش کریں۔

فرمانِ گوہر شاہی

تمام انسانوں کی ارضی ارواح اِس دنیا میں کئی بار دوسرے جسموں میں جنم لیتی ہیں۔پاکیزہ لوگوں کی ارواح پاکیزہ جسموں میں، جبکہ حضور پاکؐ کی ارضی ارواح کو مہدی علیہ السلام کیلئے روکا ہوا تھا، جس طرح آپؐ کے جسم کے کسی بھی علیحدہ حصے، یعنی ہاتھ یا پاؤں کو بھی آمنہ کا لعل کہہ سکتے ہیں، اسی طرح حضورؐ کی سماوی روح کے کسی علیحدہ حصے کو بھی عبد اللہ کا فرزند اور آمنہ کا لعل کہا جاسکتا ہے۔اہل بیت کی ارواح بھی اہل بیت میں ہی شامل ہیں۔

اس تصویر کی نشاندہی خطوط
کے ذریعے کی گئی ہے۔

25سال کی ہی عمر میں گوہر شاہی کو باطنی لشکر کے سالار کی حیثیت سے نوازا گیا تھا
اس عمر اور اس وقت کی نشان دہی، حجر اسود اور ساتھ دی ہوئی تصویر میں ملاحظہ ہو !

پندرہ روزہ صدائے سرفروش حیدر آباد (۱۰ تا ۳۰ جون ۱۹۹۸ء)

عمر کوٹ کے شو مندر کے مقدس پتھر پر گوہر شاہی کی تصویر

لاتعداد لوگ عقیدت سے اس تصویر کو دیکھنے آرہے ہیں روزنامہ مہران حیدر آباد

"ہم تمہیں عنقریب
دکھائیں گے اپنی نشانیاں
زمین و آسمان پر، حتیٰ کہ
تمہارے نفوس میں بھی"
(القرآن)

روشناس

مصنّف

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی

سرفروش پبلیکیشنز پاکستان

ریاض احمد گوہر شاہی اپنی کتاب میں اللہ تعالیٰ کے لیے خیال ثابت کر کے اس کے علم کی نفی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ایک دن، اللہ تعالیٰ کو خیال آیا کہ میں خود کو دیکھوں، سامنے جو عکس پڑا تو ایک روح بن گئی، اللہ اس پر عاشق اور وہ اللہ پر عاشق ہو گئی (معاذ اللہ)

11

نفس نتواں کشت الا ظلِ پیر
دامنِ آں نفس کش را سخت گیر

نفسِ امّارہ والے کی نشانی یہ ہے کہ اسے گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے بھی کسی طرح کا رنج و ملال نہیں ہوتا بلکہ وہ خوشی اور فخر محسوس کرتا ہے۔ اور نفسِ لوّامہ کا حال گناہ کے بعد افسوس کرتا ہے۔ اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔

نفسِ مُلہمہ کے حال سے اگر اتفاقاً کوئی گناہ سرزد ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے مقدس ارواح یا ملائکہ کے ذریعہ ڈرایا، یا پھر اشارہ دیا جاتا ہے۔ نفسِ مطمئنہ کے حامل انبیاء و اولیاء ہیں۔ نفسِ امّارہ انسان کے اندر کتے کی شکل میں ہوتا ہے۔ نفسِ لوّامہ گھوڑے کی شکل میں اور نفسِ مُلہمہ بکرے کی شکل میں اور نفسِ مطمئنہ اسی انسان کی شکل اختیار کر کے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں شامل ہو جاتا ہے، تب وہ مرتبۂ ارشاد پر فائز ہوتا ہے، جب کوئی شخص اپنے نفس کی اصلاح میں لگتا ہے تو یہ شکلیں نفس کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ اسے حالتِ خواب، مراقبہ یا مکاشفہ کے ذریعہ دکھائی جاتی ہیں۔

لطیفۂ روح

سلسلہ نمبر ۲ لطیفۂ نفس سے متعلق تھا۔ اب لطیفۂ روح کی وضاحت کی جا رہی ہے۔

ایک دن اللہ تعالیٰ کو خیال آیا کہ میں خود کو دیکھوں سامنے جو عکس پڑا تو ایک روح بن گئی، اللہ اس پر عاشق اور وہ اللہ پر عاشق ہو گئی، یہ واقعہ آدم علیہ السلام کا جسم بنانے سے ۷۰ ہزار سال پہلے کا ہے، جبھی آپؐ نے فرمایا تھا کہ میں دنیا میں آنے سے پہلے بھی نبی تھا۔ اور اس وقت بھی نبی تھا جب

تحفۃ المجالس

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی

کے دورۂ سندھ پر

طالبینِ حق سے نشستوں میں گفتگو پر مبنی اشاعت

شعبہ نشرو اشاعت انجمن سرفروشانِ اسلام پاکستان رجسٹرڈ

قرآن وحدیث میں ہے کہ ایمان بنیاد ہے، پہلے ایمان ہے اگر ایمان نہیں تو اعمال کچھ نہیں مگر گوہر شاہی کی انوکھی منطق ملاحظہ فرمائیں، کہتا ہے کہ پہلے اعمال ہیں، پھر اس کے بعد ایمان ہے۔

2

اعمال، ایمان، عشق

پہلے اعمال ہیں، پھر اس کے بعد ایمان ہے۔ اعمال اور چیز ہیں ایمان اور چیز ہے بس دل کے ساتھ جو اعمال ہوں گے وہی اعمال صالح ہیں اور اس کے بغیر جو اعمال ہیں وہ رسم، ریاء اور لالچ جنت سے متعلقہ ہیں۔ ایمان کے بعد پھر عشق ہے پھر جب عشق آتا ہے تو اس میں ایمان بھی آجاتا ہے اور اعمال بھی۔ عام لوگوں کا اعمال سے، مومنوں کا ایمان سے اور ولیوں کا عشق سے تعلق ہے۔ عشق کا درجہ اعمال اور ایمان سے آگے ہے۔ تب تو سلطان باھوؒ فرماتے ہیں۔

ع جتھے عشق پہنچاوے، اوتھے ایمان نوں خبر نہ کوئی ہو

بعض ولیوں کی باتیں ایسی ہوتی ہیں اگر آدمی پڑھتے نہیں تو پریشان ہو جاتا ہے۔ سلطان باھوؒ نے ایک جگہ فرمایا حبس دم بڑی اچھی چیز ہے۔ سالک کو حبس دم کرنا چاہئے۔ دوسری جگہ فرمایا کہ حبس دم بے کار ہے۔ ایک آدمی متفکر ہو جاتا ہے کہ وہ باتیں کیوں کرتے ہیں لیکن حبس دم اس وقت صحیح ہے جب سالک مبتدی ہو اس کے دل کی دھڑکن ابھارنے کے لئے حبس دم درست ہے۔ جب سالک منتہی ہو جائے اس کے لئے حبس دم بیکار ہو جاتا ہے۔ منتہی سے مراد جس سالک کا قلب جاری ہو جائے اور اس کے دل کی دھڑکن میں اللہ اللہ شروع ہو جائے۔

ذاکرین کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ کوئی نظر سے چلتا ہے، کوئی قلب سے، کوئی کسب سے۔ وہ جو نظر والے ہوتے ہیں ان کو شروع میں نظر سے چلایا جاتا ہے اس میں ان کا اپنا اختیار نہیں ہوتا پھر جب نظر ہٹالی جاتی ہے کہ اب یہ خود چلیں کسب کے ذریعے۔ جب تک نظر تھی ان کا ہر وقت سلسلہ جاری

یہ سرفروشان اسلام کا مرکزی رسالہ ہے جو کہ ریاض احمد گوہر شاہی کی سرپرستی میں شائع ہوتا تھا

گوہر ۹۸/۹۷ء
GOHAR 97

جشنِ گیارھویں شریف کے خصوصی موقعہ پر

زیرِ سرپرستی حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ

آئینہ

مضمون	مضمون
نور قرآن تفسیر ایمانی	۱۵۔ حضرت شاہ کمال کیتھلیؒ
۲۔ تعلیمات حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی	۱۶۔ مشرق کے ابھرتے ہوئے سورج
۳۔ عالمگیر وحدت کی ضرورت	۱۷۔ تحریک پاکستان
۴۔ درود شریف کے فضائل	۱۸۔ غیبت ہلاکت ہے
۵۔ ہمارے حاضر و ناظر نبیؐ	۱۹۔ نزولِ حضرت عیسیٰؑ
۶۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ	۲۰۔ ناقص پیر سے اثر توبہ
۷۔ حضور پاکؐ کی صورت و سیرت	۲۱۔ دعوت ذکر و فکر
۸۔ حضرت غوث اعظمؒ	۲۲۔ آفتابِ حقیقت
۹۔ قائد سرفروش محمد عارف میمن	۲۳۔ مسئلہ تصویر
۱۰۔ دل کا یقین	۲۴۔ روشنی کے مینار
۱۱۔ ظہور امام مہدیؑ	۲۵۔ حکایات رومیؒ
۱۲۔ اللہ کی تلوار	۲۶۔ صابرہ عورت
۱۳۔ سرورِ کائنات عظیم مدبر	
۱۴۔ سرفروش حضرت خبیبؓ	

زیرِ سرپرستی
حضرت حاجی فضل حسین

زیرِ نگرانی
وصی محمد قریشی

مدیر اعلیٰ
سید ظفر کاظمی

مجلسِ مشاورت
قمر احمد خان ، مقصود احمد خان
محمد ناصر قادری ، محمد یونس قادری
محمد شفیق قادری ، محمد اشفاق لودھی
سلطان جاوید ، ماسٹر محمد اکرم
حاجی سلیم ،

معاونین :- سید قاسم علی
محمد راشد شاہی
محمد زبیر شاہی

کتابت
قدیر احمد قدیر القادری

Computer Graphics & Film Process
SCANNING PROCESS
Station Road Hyd.

نوٹ: کتابت کی کسی بھی غلطی پر ادارہ معذرت خواہ ہے

سرفروش پبلیکیشنز
۲۱ رابعہ اسکوائر گاڑی کھاتہ حیدرآباد فون ۷۸۳۶۶۰

مرکزی رسالے میں یہ تحریر ہے کہ حضرت امام مہدی تشریف لا چکے ہیں اور ایک دینی تنظیم کے سربراہ ہیں یعنی گوہر شاہی (معاذ اللہ)

تصور دجال کے لئے اسٹیج تیار ہو چکا ہے مولانا مودودی

دور خلافت کا آغاز ہوا چاہتا ہے امام مہدی علیہ السلام آچکے ہیں (ڈاکٹر اسرار احمد)

مختلف فرقوں کے عالموں کا حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں اتفاق ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے اہل تشیع حضرات نے علم جعفر کے ذریعے بتایا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آچکے ہیں ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام تشریف لا چکے ہیں اور پاکستان میں ہیں اور ایک دینی تنظیم کے سربراہ ہیں ○ حضرت ریاض احمد گوہر شاہی ○ آخر ایسے مخلصے اور تجزیاتی قسم کے لوگ کیوں اس قدر سنسنی خیز زبان استعمال کرنے لگے ہیں کیوں کر بڑھتی ہوئی تعداد میں سائنس دان سیاست دان مفکرین فوجی ماہرین اور علماء اسلام و مسیحیت ایسے انداز میں تیسری عالمی جنگ کی طرف انسانیت کی پیش قدمی کو بیان کرنے لگے ہیں

مورخہ اکتوبر ۹ اسم ذات کانفرنس منعقدہ نشتر پارک میں سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی نے فرمایا کہ مختلف حوالوں سے یہ خبر آرہی ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آچکے ہیں ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آچکے ہیں۔ اور وہ پاکستان کی ایک اسلامی تنظیم کے سربراہ بھی ان کی پہچان کے لئے دلوں میں نور کا ہونا ضروری ہے۔ جس طرح حضور پاک کے پشت مبارک پر مہر نبوت تھی اسی طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام کی پشت پر مہر مہدیت ہوگی جو نسوں سے ابھری ہوئی ہوگی۔ مندرجہ بالا بیان کی روشنی میں ضروری ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی دنیا میں نازل ہو چکے ہیں ہمیں چاہئے کہ اپنے

صابرہ عورت

ثمینہ شاہی (سمندری)

ابو الحسن سراج کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حج کو گیا میں طواف کر رہا تھا کہ میری نظر ایک ایسی حسین عورت پر پڑی جس کے چہرے پر حسن چمک رہا تھا میں نے کہا واللہ ایسی حسین عورت میں نے آج تک نہیں دیکھی اس کے چہرے کی ساری رونق اس وجہ سے ہے کہ اس کو کبھی کوئی رنج و غم نہیں پہنچا اس نے میری یہ بات سن لی کہنے لگی تم یہ کیا کہا واللہ میں غموں میں جکڑی ہوئی ہوں اور میرا دل فکروں سے اور آفتوں سے زخمی ہے اور کوئی بھی میرے غموں میں شریک نہیں رہا میں نے پوچھا کیا ہوا کہنے لگی میرے خاوند نے قربانی کی ایک بکری ذبح کی میرے دو چھوٹے بچے کھیل رہے تھے اور ایک بچہ دودھ پیتا میری گود میں تھا میں گوشت پکانے کے لئے اٹھی تو ان دونوں لڑکوں میں ایک نے کہا میں تجھے بتاؤں کہ ابا نے بکری کیسے ذبح کی اس نے کہا بتا تو اس نے چھوٹے بھائی کو لٹا کر بکری کی طرح ذبح کر دیا پھر وہ اس کو ذبح کرکے ڈر کے مارے بھاگ گیا اور پہاڑ پر چڑھ گیا وہاں ایک بھیڑیے نے اس کو کھا لیا باپ کی تلاش میں نکلا اور ڈھونڈتے ڈھونڈتے پیاس کی شدت سے مر گیا میں دودھ پیتے بچے کو بٹھا کر دروازے تک گئی شاید خاوند کا کچھ پتا چلے وہ بچہ گھسٹتا ہوا ہانڈی کے کے پاس پہنچ گیا گرم پکتی ہوئی ہانڈی اس بچے پر گر گئی تو اس سے بچے کے سارے بدن کا گوشت جل کر ہڈیوں سے الگ ہو گیا میری ایک بڑی لڑکی تھی جو اپنے خاوند کے گھر تھی اس کو جب اس سارے قصے کی خبر ہوئی تو وہ خبر سن کر زمین پر گر گئی اس میں اس کی موت مقدر تھی وہ بھی مر گئی مقدر نے ان سب کے درمیان صرف مجھے اکیلی چھوڑ دیا میں نے کہا ان مصیبتوں پر تجھے کیسے صبر آیا کہنے لگی کہ جو شخص صبر اور بے صبری میں رنگ ریگ غور کرے گا وہ ان کے درمیان بہت فاصلہ پائے کہ صبر کا انجام محمود ہے اور بے صبری پر کوئی اجر نہیں ملتا پھر اس نے تین شعر پڑھے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں نے صبر کیا اس لئے کہ صبر بہترین اعتماد کی چیز ہے اگر بے صبری کرتی تو مجھے کیا ملتا میں نے ایسی مصیبتوں پر صبر کیا اگر ہو جانے میں نے آنسوؤں پر قدرت پالی میں نے ان کو نکلنے سے روک دیا اب وہ آنسو اندر ہی اندر میرے دل پر گر رہے ہیں۔

دلوں میں ذکر اللہ کی کثرت سے زیادہ سے زیادہ نور پیدا کریں تاکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کے سچے جانثار سپاہی بن سکیں۔

بقیہ صفحہ ۹

کشف کے لئے کو حضرت کشمیر بتاتی ہے۔ انہی لوگ کی محبت انسان کو انسانیت کی معراج عطا کرتی ہے انہی لوگوں کا قرب رب کے قرب میں لے جاتا ہے اور انہی لوگوں کی توجہ رب کریم کے دیدار میں لے جاتی ہے انہیں لوگوں کا وسیلہ ہے جو رب تک لے جاتا ہے جن کے لئے قرآن پاک نے فرمایا کہ اپنے رب کے وسیلہ تلاش کرو

گوہر شاہی کی کتاب 'دین الٰہی' سے متنازع عکس

سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کے مرتبہ مہدی کا ثبوت

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا چہرہ چاند میں نظر آئیگا۔ (امام جعفر صادقؒ)

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کی شبیہ چاند پر نمایاں طور پر موجود ہے۔ جو آسانی سے دیکھی جاسکتی ہے۔

امام مہدی علیہ السلام کی پشت مبارک پر مہر مہدیت ہوگی۔ (حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم)

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کی پشت مبارک پر مہر مہدیت موجود ہے۔ جس کا ظاہری ثبوت آپ کے دائیں ہاتھ کی انگشت پر اسم ﴿محمد صلی اللہ علیہ وسلم﴾ اور بائیں ہاتھ کی انگشت پر اسم ذات ﴿اللہ﴾ نمایاں ہے

امام مہدی علیہ السلام کعبہ اللہ میں ظاہر ہونگے۔ (یعنی حجر اسود امام مہدی علیہ السلام کی شناخت میں مددگار ثابت ہوگا۔ حدیث نبوی ﷺ

کعبہ اللہ میں نصب حجر اسود میں حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کی شبیہ نمایاں طور پر موجود ہے، جو آسانی سے دیکھی جاسکتی ہے۔

امام مہدی علیہ السلام تمام مذاہب اور فرقوں کو اسم ذات اللہ پر اکھٹا کرینگے۔ (بحوالہ ارجح المطالب)

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کی تعلیمات اسم ذات اللہ کا پرچار کرتی ہیں

امام مہدی علیہ السلام تمام انسانوں کو اللہ کا ذکر اور عشق عطا فرمائیں گے۔ (مولانا نجم الحسن قرار وی)

فرمان گوہر شاہی: جس میں سب دریا ضم ہو جائیں وہ سمندر کہلاتا ہے.... اور جس میں سب دین ضم ہو کر ایک ہو جائیں وہی عشق الٰہی اور دین الٰہی ہے۔

حضرت عبدالقادر جیلانی غوث الاعظمؒ نے اپنے پوتے حضرت جمال اللہ المعروف حیات الامیر سے فرمایا کہ امام مہدی علیہ السلام کے زمانے تک زندہ رہنا اور امام مہدی علیہ السلام کو میرا اسلام پہنچانا۔ (حضرت غوث الاعظمؒ)

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کی حضرت جمال اللہ المعروف حیات الامیر سے ملاقات ہوچکی ہے۔ حیات الامیر کی سیدنا گوہر شاہی سے ملاقات لال باغ سیہون شریف سندھ پاکستان میں دوران چلہ ہوئی۔

امام مہدی علیہ السلام ۱۳۸۰ ہجری میں ظاہر ہونگے۔ (شاہ نعمت اللہ ولی کاظمی)

اس سن ہجری میں سیدنا گوہر شاہی دنیا میں موجود ہو چکے ہیں

امام مہدی علیہ السلام ۱۹۰۰ عیسوی (۱۵۰۰ ہجری) میں ظاہر ہونگے

سیدنا گوہر شاہی کی تاریخ پیدائش ۲۵ نومبر ۱۹۴۱ ہے

امام مہدی علیہ السلام علم لدنی سے بھرپور ہونگے۔ (پیر مہر علی شاہؒ)

سیدنا گوہر شاہی کا علم لدنی پرکھنے کیلئے آپ کی کتاب دین الٰہی کا مطالعہ کریں

امام مہدی علیہ السلام براہ راست حضور اکرم ﷺ سے احکام لیکر نافذ فرمائیں گے۔(امام احمد رضاؒ)

۱۹۹۸ عیسوی میں بمقام کوٹری المرکز روحانی حیدرآباد کے تقریبا تمام صحافیوں کی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت سیدنا گوہر شاہی نے فرمایا: میری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بالمشافہ ملاقات ہوتی ہے اور وہ جو بتاتے ہیں میں وہ ہی لوگوں کو بتاتا ہوں، اور اسی جملے پر علماء نے ۲۹۵ دفعہ کا کیس بنوا کر سزا دلوائی۔

امام مہدی علیہ السلام کے پاس حضور پاک ﷺ کا کرتہ، تلوار اور جھنڈا ہوگا۔(پیر مہر علی شاہؒ)

ان کا تعلق دعا سیفی اور حجر اسود سے ہے۔

امام مہدی علیہ السلام کے پاس تابوت سکینہ ہوگا جسے دیکھ کر یہودی ایمان لائیں گے مگر چند۔(پیر مہر علی شاہؒ)

کیونکہ تابوت سکینہ میں اولوالعزم پیغمبروں کی تصویریں ہیں۔اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تصویر بھی ہے۔معلوم ہو کہ تابوت سکینہ یہی حجر اسود ہے

امام مہدی علیہ السلام خانہ کعبہ کے خزانہ کو نکال کر تقسیم فرمائیں گے۔(پیر مہر علی شاہؒ)

کعبہ اللہ میں کوئی پیسے دفن نہیں بلکہ دلوں کا خزانہ ہے جس کو سیدنا گوہر شاہی تقسیم کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے نظام ہائے تکوین سے متعلق گفتگو کے دوران ایک مرتبہ قلندر بابا اولیاء نے ایک بچہ کی ولادت کی پیش گوئی کی۔جس کو جون ۱۹۶۰ میں پیدا ہونا تھا۔جون ۱۹۶۰ کی تاریخ آئی تو میں نے دوبارہ استفسار کیا جس کے جواب میں مجھے بتایا گیا کہ وہ بچہ عالم ارواح سے عالم ناسوت میں آ گیا ہے، جب یہ ۴۰ سال کی عمر کو پہنچے گا تو دنیا کے تمام مذاہب میں انقلاب برپا کردیگا، مذاہب کی گرفت ٹوٹ جائے گی۔اور وہ مذہب باقی رہے گا جس کو اللہ نے دین حنیف قرار دیا ہے۔(یہ پیش گوئی امام مہدی علیہ السلام کیلئے ہی کی گئی تھی)۔ قلندر بابا اولیاء

سیدنا گوہر شاہی کی کتاب دین الٰہی کے مطابق ۱۹ سال کی عمر میں جثہ توفیق الٰہی عطا ہوا۔سیدنا گوہر شاہی کی پیدائش ۱۹۴۱ کی ہے۔یعنی پیدائش سے ۱۹ سال کی عمر ۱۹۶۰ ہی بنتی ہے، اور یہ سن روح کے آنے کیلئے ہے۔ظاہر ہے اوپر سے بچے تو نہیں آتے روح ہی آتی ہے۔یہ جثہ توفیق الٰہی بچے میں داخل ہوا۔آپ نے ۴۰ سال کی عمر میں ہی تمام مذاہب میں عشق الٰہی کے مشن کی شروعات کردی۔ثبوت کیلئے www.goharshahi.com دیکھیں۔

ابتدائیہ

ذات گوہر شاہی کا مرتبہ مہدی، ایک مجسم حقیقت

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی فرماتے ہیں ہمیں لال باغ میں ہی اللہ کی جانب سے بتا دیا گیا تھا کہ ہم امام مہدی ہیں، تب ہی تو ایک روز غوث الاعظم کے پوتے حیات الامیر، ہم سے ملاقات کرنے کیلئے آئے اور غوث الاعظم کا سلام پہنچایا۔ آج سے تقریباً ۲۵ سال قبل ہی اللہ عزوجل کی جانب سے اشارہ مل گیا تھا کہ جب مناسب سمجھو، اعلان مہدی کر دو۔ ہم نے ایک سازگار وقت کا انتظار کیا، اور آہستہ آہستہ لوگوں کے قلوب میں نور اللہ کا سلسلہ شروع کیا تا کہ پہچان مہدی میں کامیابی ہو سکے۔ جس طرح اسم اللہ کا فیض دور گوہر شاہی میں تقسیم کیا گیا، اس کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی، اولیاء اللہ کی ایک کثیر تعداد، اس بات پر نالاں تھی کہ حضرت ریاض احمد گوہر شاہی نے ہر کس و ناکس کو ذکر قلب کی دولت سے نوازا اور اس طرح بے قدری ہو رہی ہے۔ جبکہ اسی ذکر قلب اور صفائے قلب کی خاطر ہر دور میں اولیاء نے جنگلوں میں رہ کر صبر آزما چلّے اور مجاہدے کئے اور بہت محنت کے بعد ذکر قلب کی عظیم دولت کو حاصل کر پائے۔ جب اللہ سے دریافت کیا گیا کہ حضرت ریاض احمد گوہر شاہی نے فاسق و فاجر اور بے عملوں کو کیوں اس قدر نوازا تو اللہ کا جواب آیا کہ یہ رعایت امام مہدی کیلئے ہے۔

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کے منظر عام پر آتے ہی تقریباً ہر روحانی سلسلے کے لوگ، فیض باطن کیلئے رجوع ہوئے، اور آپ نے بلا تفریق، چشتی، قادری، سہروردی، نقشبندی، الغرض ہر سلسلے والے کو بغیر بیعت و عہد و پیماں، ذکر قلب اور دیگر روحانی مقامات کا فیض دیا۔ اس طرح تمام روحانی سلاسل، فیض گوہر شاہی میں ضم ہو گئے۔ پھر ایک دن، حضرت گوہر شاہی نے بیرون ممالک کا قصد کیا اور یوں فیض گوہر شاہی سلاسل روحانیہ سے پرواز کرتا دیگر مذاہب تک پہنچ گیا، اور پھر ہر مذہب کے ماننے والوں کے قلوب اسم اللہ سے منور ہونا شروع ہو گئے۔ ۱۹۹۴ عیسوی میں دورہ ناروے کے موقع پر دنیا کو یہ نوید سنائی گئی کہ چاند پر امام مہدی کا چہرہ نظر آ رہا ہے، تصدیق کے بعد معلوم ہوا کہ چاند پر ظاہر ہونے والا یہ چہرہ سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کا ہے، پھر تواتر کے ساتھ منجانب اللہ نشانیوں کا ظہور شروع ہو گیا، حجر اسود، شومندر، مسجد، مندر، کلیساؤں، سورج، مریخ، ستاروں اور دیگر لاتعداد مقامات پر تصویر گوہر شاہی کا ظہور ہو گیا، اور دنیا نے اپنے مسیحا، مہدی اور کالکی اوتار کو پہچان لیا۔ پھر وہ مبارک لمحہ آ گیا جس کا ازل سے مشتاق روحوں کو انتظار تھا، حضرت ریاض احمد گوہر شاہی نے امام مہدی کی سب سے مستند نشانی فیض عشق الٰہی کی صورت عطا کری، اور اس طرح ''دین الٰہی'' منظر عام پر آ گیا۔ اس طرح پہلے سلاسل روحانیہ اور پھر تمام مذاہب فیض گوہر شاہی میں ضم ہو کر دین الٰہی قرار پائے۔ اس کتاب دین الٰہی کے منظر عام پر آتے ہی امام مہدی کے بارے میں وہ پیشن گوئیاں پوری ہونا شروع ہو گئیں جن کا متعدد بار حضرت ریاض احمد گوہر شاہی نے تذکرہ فرمایا۔ حضرت گوہر شاہی نے فرمایا تھا کہ سب سے پہلے علماء سو، امام مہدی کی مخالفت کرینگے، اس کے بعد پولیس اُن کے پیچھے پڑ جائیگی، اگر وہ پولیس سے بھی بچ گئے تو اسلامی ممالک کی حکومتیں اُن کے پیچھے پڑ جائینگی، کیونکہ نجومیوں کی پیشن گوئی ہے کہ امام مہدی ان کی سلطنت چھین لے گا، اس لئے یہ حکومتیں امام مہدی کے قتل کے درپے ہونگیں۔ اور تاریخ گواہ ہے کہ سب سے پہلے علماء سو نے حضرت گوہر شاہی کی مخالفت کری اور پھر فرقہ وہابیہ کی ایماء پر جھوٹے مقدموں کے سلسلے میں پولیس حضرت گوہر شاہی

کے پیچھے پڑ گئی، اوراس کے حکومت سعودی عرب نے کرائے کے قاتل اُن کے پیچھے لگا دیئے۔ دیوبندی اور وہابیوں نے حضرت ریاض احمد گوہر شاہی کے سر کی قیمت لگادی،نعوذ باللہ۔ایک مرتبہ آپ کی رہائش گاہ کوٹری میں آپ پر ہینڈ گرینیڈ سے حملہ کیا گیا، مانچسٹر میں آپ کی رہائش گاہ پر بم پھینکا گیا۔کبھی آپ کی رہائش گاہ کو آگ لگادی گئی۔لیکن حضرت ریاض احمد گوہر شاہی نے ہمیشہ اپنی شان کریمی سے ان ناعاقبت اندیش عناصر کو درگزر اور نظر انداز کیا۔قبلہ گوہر شاہی نے یہی فرمایا کہ: کیا غم ہے اگر ساری ہو دنیا بھی مخالف......کافی ہے اگر ایک خدا میرے لئے ہے۔مرتبہ مہدی کے متعلق قبلہ گوہر شاہی فرماتے ہیں کہ امام مہدی خود اپنی زبان مبارک سے نہیں فرمائینگے کہ وہ مہدی ہیں بلکہ روشن ضمیر انہیں پہچانیں گےاور پھر اس حق کا اعلان کرینگے۔اور آج کا دور آپ کے فرمان کا مصداق ہے۔یہی وجہ ہے کہ جن کو آپ نے روشن ضمیری عطا فرمائی وہی نفوس آج پہچان لینے کے بعد آپ کے مرتبہ مہدی کا پرچار کرر ہے ہیں۔اگر کسی شخص کو قبلہ گوہر شاہی کے مرتبہ مہدی کو سمجھنے میں دشواری محسوس ہو تو چاند، حجر اسود، سورج اور دیگر کئی مقامات پر ظاہر ہونے والی تصاویر کو دیکھے اور ذکر اللہ کی کثرت سے قلب میں نور پیدا کرے تا کہ توفیق باللہ حاصل ہو اور مہدی کے حق کو تسلیم کرنے کے بعد اُسے ہدایتِ عظمیٰ میسر آ سکے، آمین!

چاند
سورج
حجرِاسود
خلا
شولنگ
نیبولا اسٹار
دعوتِ فکر
وہ کون ہے جس کے سب منتظر ہیں؟
یہ مضمون صرف اُنکو دعوتِ فکر دیتا ہے جو کسی بھی مذہب میں کسی کے منتظر ہیں۔ کیا آپ کسی کے منتظر ہیں؟ تو زیرِ نظر شخصیت کو پہچانئے۔
رب نے اِنکی تصاویر کو مختلف مذاہب کی عبادتگاہوں، مختلف سیاروں اور مختلف مقامات پر ظاہر کر دیا ہے۔
اِن کا مشن تمام مذاہب کے پیروکاروں کو رب کی محبت سکھانا ہے۔
اِن کا مشن تمام انسانوں کے دلوں کو رب کے دل سے جوڑنا ہے
اِن کی تعلیمات تمام مذاہب والوں، حتیٰ کہ غیر مذہبی لوگوں کے دلوں کو بھی پسند آتی ہے۔
مختلف مذاہب والوں نے اِن سے رب کی محبت سیکھنے کیلئے، اِن کو اپنی عبادتگاہوں میں مدعو کیا، اور دل کو منور کرنے والا علم حاصل کیا۔
☆......☆......☆
مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل

گوہر شاہی کلمہ

لا الہ الا اللہ ریاض احمد گوہر شاہی (نعوذ باللہ)

روزنامہ نوائے وقت لاہور
DAILY NAWA-I-WAQT LAHORE
بانی حمید نظامی مرحوم — ایڈیٹر مجید نظامی
لاہور، کراچی، راولپنڈی/اسلام آباد اور ملتان سے بیک وقت شائع ہوتا ہے
جلد 61 — جمعرات 11 شوال المکرم 1422ھ، 27 ستمبر 2001ء، 12 پوہ 2058ب — صفحات 16 — رجسٹرڈ نمبر ایل 204 — شمارہ 74 — قیمت 7 روپے
فون نمبرز UAN 111-222-007
6302050-6367551-54

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت — ABC CERTIFIED — ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہی سب سے بہتر
روزنامہ یلغار
DAILY YALGHAR LAHORE Pakistan
جمعرات 11 شوال 1422ھ، 27 ستمبر 2001ء، 12 پوہ 2058ب — قیمت 3 روپے — جلد 3

چہرے پر چھالے، نعش سے بدبو، ریاض گوہر شاہی کا عبرتناک آخری دیدار

بڑا ہولناک منظر تھا: فوٹو گرافر

نعش آئی تو پیروکار سجدے میں گر گئے ایمبولینس کی گزرگاہ کی مٹی کو چومنے لگے مریدوں نے قطار باندھ کر آخری دیدار کیا

انجمن سرفروشان اسلام اور عالمی روحانی تنظیم کے سربراہ کو میرپور خاص کی خصوصی عدالت نے توہین رسالت اور دیگر الزامات ثابت ہونے پر عمر قید کی سزا سنائی تھی

لاہور (خصوصی رپورٹ) انجمن سرفروشان اسلام اور عالمی روحانی تنظیم کے سربراہ ریاض احمد گوہر شاہی کی تابوت میں بند نعش دیکھنے والوں اور تصاویر بنانے والے فوٹو گرافرز نے بتایا ہے کہ یہ بڑا ہولناک اور عبرتناک منظر تھا نعش کے چہرے پر بڑے بڑے چھالے تھے جو گر رہے تھے اور ان سے بدبو آ رہی تھی چھڑکی جانے والی خوشبو میں بھی اسے کم نہ کر سکیں کراچی کے جریدہ "تکبیر" کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جب گوہر شاہی کی نعش آئی تو

بقیہ نمبر 37 صفحہ 3 پر

بقیہ 37 — گوہر شاہی انجام

اس کے پیروکار سجدے میں گر گئے اور ایمبولینس کی گزرگاہ کی مٹی چومنے لگے مریدوں نے قطار باندھ کر میت کا آخری دیدار کیا رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گوہر شاہی ایک ڈیڑھ عشرہ قبل معمولی نوعیت کا مزدور تھا جس نے پھر روحانیت کا لبادہ اوڑھ لیا اور پھر اربوں کی املاک بنالیں اس پر اس وقت توہین رسالت توہین قرآن اور شعائر اسلام کے مقدمات چل رہے تھے میرپور خاص کی خصوصی عدالت نے اسے توہین رسالت اور دیگر الزامات ثابت ہونے پر تین بار عمر قید اور جرمانہ کی سزا بھی سنائی تھی مگر وہ اس سے قبل ہی خفیہ طور پر لندن فرار ہو گیا اس کے خلاف آمنہ قتل کیس عبدالحمید خاص خیلی قتل اور دیگر مقدمات کی تحقیقات کرنے والے افسر نے بتایا کہ اس نے ملک سے باہر آپریشن کرا کے اپنی کمر کے اوپر کے حصے پر نسوں کا ابھار اس طرح بنوایا تھا جس سے لگتا تھا کہ (نعوذ باللہ) یہ کلمہ طیبہ ہے اور جیسے مہر لگائی گئی ہو وہ امام مہدی یا نبوت کا دعویٰ کرنے والا تھا مگر یہ حسرت لئے ہی دنیا سے چل بسا اس افسر کے مطابق اس کے بھانجے شمیم نے جو کمپیوٹر انجینئر ہے اس کی نام نہاد روحانیت کو پیارا دیا حجر اسود، سورج اور چاند پر گوہر شاہی کی تصاویر کے دعوے اسی کمپیوٹر مہارت کا نتیجہ تھے رپورٹ کے مطابق ان کے خادم خاص انوار احمد نے گوہر شاہی کی عدم موجودگی کو غیبت کبریٰ قرار دیا گوہر شاہی کو موت کی حضرت عیسیٰ کے آسمانوں پر اٹھائے جانے کی طرح بشارت کی گئی اسے (نعوذ باللہ) مالک الملک کا لقب دے کر اللہ کا شریک ٹھہرایا گیا اور موت کے بعد یہ عبرتناک منظر دیکھنے میں آیا ہے اطلاعات کے مطابق اس کے والد فضل حسین کو اس کا جانشین مقرر کیا گیا ہے۔

ریاض گوہر شاہی کا عبرتناک انجام

چہرے پر چھالے، نعش سے بدبو آ رہی تھی

پیروکاروں نے سجدہ کیا، مالک الملک (نعوذ باللہ) کا خطاب دیا

لاہور (نیوز ڈیسک) انجمن سرفروشان اسلام اور عالمی روحانی تنظیم کے سربراہ ریاض احمد گوہر شاہی کی تابوت میں بند نعش دیکھنے والوں اور تصاویر بنانے والے فوٹو گرافرز نے بتایا ہے کہ یہ بڑا ہولناک اور عبرتناک منظر تھا۔ نعش کے چہرے پر بڑے بڑے چھالے پھوٹ رہے تھے جن سے بدبو آ رہی تھی۔ چھڑکی جانے والی خوشبوئیں بھی اسے کم نہ کر سکیں۔ کراچی کے جریدہ "تکبیر" کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جب گوہر شاہی کی نعش آئی تو اس کے پیروکار سجدے میں گر گئے اور ایمبولینس کی گزرگاہ کی مٹی

صفحہ 5 پر بقیہ نمبر 34

بقیہ 34: گوہر شاہی

چومنے لگے۔ مریدوں نے قطار باندھ کر میت کا آخری دیدار کیا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گوہر شاہی ایک ڈیڑھ عشرہ قبل معمولی نوعیت کا مزدور تھا جس نے پھر روحانیت کا لبادہ اوڑھ لیا اور پھر اربوں کی املاک بنالیں۔ اس پر اس وقت توہین رسالت، توہین قرآن اور شعائر اسلام کے مقدمات چل رہے تھے۔ میرپور خاص کی خصوصی عدالت نے اسے توہین رسالت اور دیگر الزامات ثابت ہونے پر تین بار عمر قید اور جرمانے کی سزا بھی سنائی تھی مگر وہ اس سے قبل ہی خفیہ طور پر لندن فرار ہو گیا۔ اس کے خلاف آمنہ قتل کیس، عبدالحمید خاص خیلی قتل اور دیگر مقدمات کی تحقیقات کرنے والے افسر نے بتایا کہ اس نے ملک سے باہر آپریشن کرا کے اپنی کمر کے اوپر کے حصے پر نسوں کا ابھار اس طرح بنوایا تھا جس سے لگتا تھا کہ (نعوذ باللہ) یہ کلمہ طیبہ ہے اور جیسے مہر لگائی گئی ہو۔ وہ امام مہدی یا نبوت کا دعویٰ کرنے والا تھا مگر یہ حسرت لئے ہی دنیا سے چل بسا۔ اس افسر کے مطابق اس کے بھانجے شمیم نے جو کمپیوٹر انجینئر ہے اس کی نام نہاد روحانیت کو پیارا دیا۔ حجر اسود، سورج اور چاند پر گوہر شاہی کی تصاویر کے دعوے اسی کمپیوٹر مہارت کا نتیجہ تھے۔ رپورٹ کے مطابق ان کے خادم خاص انوار احمد نے گوہر شاہی کی عدم موجودگی کو غیبت کبریٰ قرار دیا۔ گوہر شاہی کی موت کو حضرت عیسیٰ کے آسمانوں پر اٹھائے جانے کی طرح بشارت کی گئی۔ اسے (نعوذ باللہ) مالک الملک کا لقب دے کر اللہ کا شریک ٹھہرایا گیا اور موت کے بعد یہ عبرتناک منظر دیکھنے میں آیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق اس کے والد فضل حسین کو اس کا جانشین مقرر کیا گیا ہے۔

THE DAILY JUR'AT LAHORE
روزنامہ جرأت
لاہور پاکستان
چیف ایڈیٹر جمیل اطہر
ایڈیٹر عرفان اطہر قاضی
لاہور، راولپنڈی اور مظفر آباد (آزاد کشمیر) سے بیک وقت شائع ہوتا ہے
جلد 7 بدھ 12 شعبان 1419ھ 2 دسمبر 1998ء 18 مگھر 2057 ب رجسٹرڈ نمبری پی ایل۔232 شمارہ 325

ریاض گوہر شاہی نے نبوت کا دعویٰ کر دیا

نام کلمہ طیبہ میں شامل کر لیا (نعوذ باللہ)

ریاض گوہر شاہی نے گزشتہ ہفتے کوٹری میں سالگرہ کے جشن کے دوران براہ راست نبوت کا دعویٰ کیا، حجر اسود، سورج اور چاند میں گوہر شاہی کی شبیہ پر مبنی سٹکر بھی جاری کر دیا گیا

لا الہ اللہ کی خطاطی اس طرح کی گئی ہے کہ گوہر شاہی اللہ نظر آتا ہے، کافرانہ عمل پر مسلمانوں کا شدید احتجاج، گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے، صدر، وزیر اعظم اور گورنر سندھ سے مطالبہ

بقیہ صفحہ 7 کالم 14

14 — نبوت کا دعویٰ

ریاض گوہر شاہی نے نبوت کا دعویٰ کر دیا

حیدر آباد (این این آئی) انجمن سرفروشان اسلام اور عالمی روحانی تنظیم کے سرپرست اعلیٰ ریاض احمد گوہر شاہی نے اب براہ راست نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے اور کلمہ طیبہ میں اپنا نام شامل کر دیا ہے جس پر علاقے کے عوام نے

☆☆ باقی صفحہ 7 کالم 7 پر ☆☆

بقیہ دعویٰ

شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے صدر، وزیر اعظم اور حکومت سے ریاض گوہر شاہی کے خلاف فوری کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ریاض احمد گوہر شاہی جنہوں نے گزشتہ ہفتے کوٹری میں اپنے آستانے پر اپنی سالگرہ کا بڑے پیمانے پر جشن منایا ہے اس موقع پر اس نے براہ راست نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے۔ گوہر شاہی اس سے پہلے ولی قطب ہونے حضرت عیسیٰ سے ملاقات کرنے اپنی تصاویر چاند سورج کے بعد حجر اسود میں نظر آنے کے باطل بے بنیاد دعوے کر چکے ہیں اور بالواسطہ، دو اشتہاروں میں اپنے آپ کو نبی بھی کہتے رہتے ہیں اور اس کی تردید بھی جاری کرتے رہے ہیں لیکن گوہر شاہی کی سالگرہ کے موقع پر آر اے جی ایس انٹرنیشنل کے نام سے ایک اسٹیکر جاری کیا گیا ہے جس پر دونوں طرف ایسی تصاویر دی گئی ہیں جن میں ظاہر کیا گیا ہے حجر اسود سورج چاند میں گوہر شاہی کی شبیہ نظر آ رہی ہے۔ اور یہ شعر لکھا ہے زمانہ گیا ہے ... ہو گا۔ نعت کا یہ شعر گوہر شاہی کے حوالے سے لکھا کر نیچے لا الہ الا اللہ ریاض احمد گوہر شاہی کی خطاطی اس طرح کی گئی ہے وہ اللہ بن گیا ہے نعوذ باللہ اس طرح نہ صرف گوہر شاہی نے نبی بلکہ اللہ تعالیٰ ہونے کا بھی تاثر دیا گیا ہے۔ مسلم عوام نے گوہر اور اس کے کارندوں کے اس کافرانہ عمل پر سخت احتجاج کیا ہے اور صدر پاکستان وزیر اعظم اور گورنر سندھ سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ گوہر شاہی کے خلاف مقدمہ درج کر کے اسے گرفتار کیا جائے اور اللہ تعالیٰ اور نبی آخر الزمان کی توہین کرنے پر اسے سنگین ترین سزا دی جائے۔

بدھ 12 شعبان 2 دسمبر 1998ء قیمت 5 روپے
Daily SADAQAT
روزنامہ صداقت
چیف ایڈیٹر سردار احمد شجاع موکل

گوہر شاہی کی نبوت کا پرچار کرنیوالا پنجاب کانسٹیبلری کا ملازم گرفتار

حجر اسود اور سورج، چاند میں گوہر شاہی کی شبیہ کا سٹکر اور جھوٹے دعووں پر مبنی لٹریچر برآمد

پولیس کو اطلاع ملی تھی کہ ایک شخص لوگوں کو گمراہ کر کے اپنے عقیدے کی تبلیغ کر رہا ہے

ریاض گوہر شاہی کا فتنہ پھیلنے سے پہلے ختم کر دیا جائے، مصطفائی تحریک اور دوسری دینی تنظیموں کا بیان

بقیہ نمبر 12 صفحہ 7

12

روزنامہ
جرأت
3-12-98

The Weekly
GHAZWAH
Lahore

ہفت روزہ
غزوہ
لاہور

جلد 4 شمارہ 23

2 تا 8 جمادی الاول 1426ھ بمطابق 10 تا 16 جون 2005ء

مہدی فاؤنڈیشن کے لوگ ٹارگٹ کلنگ میں مہارت حاصل کرنے لگے

تنظیم نے اپنے کارکنوں کو دہشت گردی کی تربیت دینے کیلئے ہر شہر میں مراکز کھول رکھے ہیں

مہدی فاؤنڈیشن ہندوؤں کی اسلام کیخلاف گھناؤنی سازش ہے

فاؤنڈیشن کے نظریات ہندوانہ عقائد کا چربہ ہیں، ہندوؤں کے خداؤں کی تعداد بھی ساڑھے تین کروڑ ہے

نقل کفر کفر نباشد

اللہ ½3 کروڑ میں اور گوہر شاہی انکا خالق ہے

مہدی فاؤنڈیشن کے کفریہ لٹریچر کی تقسیم حکومت نے کھلی چھٹی دیدی

اللہ ایک نہیں، عالم غیب سے پرے اللہ برادری رہتی ہے جس کی تعداد ساڑھے تین کروڑ ہے، ان سب کا خالق ریاض گوہر شاہی ہے، عیسیٰ، الیاس اور ادریس اللہ کی ہم پلہ ہستیاں ہیں

حجر اسود دراصل شیولنگ ہے اس میں درگا ماتا کی تصویر بھی ہے، مہدی فاؤنڈیشن کے اخبار ہاتف مہدی میں کفریہ مضامین کی اشاعت، اہل ایمان کے سینے غم سے چھلنی، تصادم کا خطرہ

مہدی فاؤنڈیشن کے دہشت گردوں تک کیسے پہنچا جاسکتا ہے؟

مہدی فاؤنڈیشن کو کراچی نشتر پارک میں جلسے کی اجازت کیسے ملی......؟

ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہی سب سے بہتر مددگار ہے (القرآن)

☎ 7576301 - 3
7576305 - 10

روزنامہ

پاکستان

لاہور

THE DAILY
PAKISTAN
LAHORE

ایڈیٹر: مجیب الرحمٰن شامی

جلد 11 | جمعۃ المبارک 10 جمادی الاول 1421ھ 11 اگست 2000ء 26 ساون 2057ب صفحات 14 قیمت 7 روپے | شمارہ 199

گوہر شاہی کے آستانے پر چھاپہ، 21 افراد اسلحہ سمیت گرفتار

گرفتار شدگان میں چار عورتیں بھی شامل ہیں، آستانے پر بھاری تعداد میں پولیس تعینات کر دی گئی

[illegible] کوری میں گوہر شاہی کے آستانے [illegible] گرفتار کر لیا۔ تفصیلات کے مطابق صبح 5 بجے کوری [illegible] کی سربراہی میں کوری پولیس نے چھاپہ [illegible] جمعرات کی صبح 5 بجے 21 افراد کو اسلحہ سمیت [illegible]

بقیہ نمبر 25 صفحہ 8 پر ملاحظہ فرمائیں

25 گوہر شاہی / چھاپہ

نے ایس پی کوری غلام حسین، ایس ڈی ایم کوری رشید احمد زرداری کی سربراہی میں کوری میں قائم انجمن سرفروشان اسلام ریاض احمد گوہر شاہی کے آستانے چھاپہ مار کر 21 افراد کو گرفتار کر لیا جبکہ 5 کلاشنکوف رائفل اور بڑی تعداد میں کارتوس بھی برآمد کئے ہیں ان تمام گرفتار شدگان کو مختلف تھانوں پر رکھا گیا ہے ان میں چار عورتیں بھی شامل ہیں۔ ان کے خلاف یہ کارروائی انتظامیہ کوری کی ایک درخواست پر کی گئی تھی جس کے مطابق انجمن سرفروشان اسلام کو 13 اگست کو جلسہ کی اجازت نہ دینے کی درخواست کی گئی تھی اور اس میں کہا گیا تھا کہ اگر یہ جلسہ ہوا تو فساد ہو سکتا ہے گوہر شاہی کے آستانے پر بڑی تعداد میں پولیس تعینات کر دی گئی ہے۔ واضح رہے کہ گوہر شاہی کو دہشت گردی کی عدالت نے سزا کا حکم سنایا ہوا ہے اور وہ مفرور ہے اور اس کی جماعت نے گیارہویں شریف منانے کیلئے 13 اگست کے پوسٹر شہر بھر میں چسپاں کئے ہوئے تھے جس پر مذہبی تنظیموں نے انتظامیہ سے احتجاج کیا تھا کہ ایسے شاتم رسول کو جسے دہشت گردی کی عدالت نے سزا دی ہے مسلمانوں کے جذبات سے نہ کھیلنے دیا جائے۔

DAILY NAWA-I-WAQT LAHORE

روزنامہ نوائے وقت لاہور

لاہور کراچی راولپنڈی اسلام آباد اور ملتان سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

جلد	منگل 25 ذوالحج 1419ھ 13 اپریل 1999ء کیم بیساکھ 2056 ب — فون نمبر 54-6367551-6302050 قیمت 7 روپے	صفحات	رجسٹرڈ نمبر ایل	شمارہ
59		16	203	20

گوہر شاہی کے مرید کو 17 سال قید بامشقت اور ایک لاکھ جرمانہ

اسلامی عقائد کے خلاف اشتعال انگیز سٹکر، لٹریچر اور ویڈیو برآمد ہوئے، پمفلٹ اور سٹکر تقسیم بھی کرتا رہا

ملزم کو قابل اعتراض مواد تقسیم کرنے سے منع کیا گیا مگر وہ باز نہیں آیا: گواہوں کے بیانات

کراچی (این این آئی) انجمن سرفروشان اسلام کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی کے ایک مرید کو گوہر شاہی کے غیر اسلامی توہین آمیز اشتعال انگیز اور قابل اعتراض خیالات کا پرچار کرنے کے جرم میں ملک کی ایک عدالت نے 17 سال قید بامشقت اور ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے یہ عدالتی اور قانونی طور پر یہ بات طے ہو گئی ہے کہ گوہر شاہی کے دعوے اور خیالات گمراہ کن اور خلاف اسلام ہیں۔ اس عدالتی فیصلے کا انکشاف کراچی سے شائع

بقیہ نمبر 12 صفحہ 11

بقیہ 12: مرید گوہر شاہی / سزا

ہونے والے مقامی ہفت روزہ نے اپنی حالیہ اشاعت میں کیا ہے۔ ہفت روزہ والے عدالتی کارروائی اور فیصلے کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ڈیرہ غازی خان کی خصوصی عدالت برائے انسداد دہشت گردی کے فاضل جج اپنے اس فیصلے میں لکھتے ہیں کہ استغاثہ کے موقف کے مطابق پولیس سٹیشن ونگ پور تحصیل مظفر گڑھ کے ایس ایچ او کے سامنے دو دسمبر 98ء کو رنگ پور کے رہنے والے حافظ محمد اسحاق کی طرف سے جو اس مقدمہ میں شکایت کنندہ ہیں ایک درخواست پیش کی گئی۔ قانونی رائے کیلئے یہ درخواست ڈی ایس پی لیگل کو بھیجی گئی اور انہوں نے بتایا کہ یہ درخواست تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295 اے کے دائرے میں آتی ہے اس کے بعد مقدمہ کی باقاعدہ ایف آئی آر درج کر لی گئی۔ ملزم محمد اسحاق کو اس مقدمہ میں گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے خلاف یہ الزام تھا کہ وہ ایسا تحریری مواد تقسیم کر رہا تھا جو مسلمانوں کیلئے توہین آمیز اور اسلامی تعلیمات کے خلاف تھا۔ ایسا مواد اس کے قبضے سے بھی برآمد ہوا۔ اس مواد میں پمفلٹ، سٹکر، ویڈیو کیسٹ اور ریاض احمد گوہر شاہی کی تصاویر وغیرہ شامل تھیں۔ ملزم کو 28 جنوری 99ء کو اس عدالت میں طلب کر دیا گیا اور اس پر 295 الف کے علاوہ انسداد دہشت گردی کے قانون کی دفعہ 8 کے تحت فرد جرم عائد کی گئی جسے تسلیم کرنے سے ملزم نے انکار کر دیا جس کے بعد استغاثہ کے گواہوں کو طلب کر لیا گیا۔ استغاثہ کے پہلے گواہ حافظ محمد اقبال جو رنگ پور دو خٹرک مظفر گڑھ کی مسجد کے امام ہیں نے اپنے بیان میں کہا کہ انہوں نے دو دسمبر 98ء کو ملزم محمد اسحاق کو ایک پوسٹر سٹکر تقسیم کرتے ہوئے دیکھا جس پر کلمہ طیبہ میں تحریف کی گئی ہے اور کلمہ طیبہ کے درمیان میں ریاض احمد گوہر شاہی کا نام درج کر دیا گیا۔ اس سٹکر پر گوہر شاہی نے اپنی تصویر چاند، سورج، حجر اسود اور طلائی بھی دکھائی ہے۔ اسی طرح بعض دیگر قابل اعتراض مواد اور لٹریچر بھی شائع کی گئی ہیں۔ گواہ نے بیان جاری رکھتے ہوئے مزید بتایا کہ سٹکر کی تقسیم سے ملزم کو روکا اور اسے کہا کہ وہ ایسا کرنے سے باز آ جائے لیکن ملزم اسحاق نے اصرار کیا کہ وہ ایسا کرتا رہے گا کیونکہ ریاض گوہر شاہی امام مہدی ہے۔ وہ اپنی جان بھی اس پر قربان کرنے کو تیار ہے۔ گواہ نے مزید بتایا کہ ڈاکٹر غلام حسین اور محمد مشتاق سمیت دو سرے لوگوں نے بھی ملزم کو سٹکر تقسیم اور چسپاں کرتے ہوئے دیکھا۔ چنانچہ ان دوسرے گواہوں کے بیانات بھی قلمبند کئے گئے جنہوں نے پہلے گواہ کے بیانات کی تصدیق کر دی۔ ملزم کے قبضہ اور گھر سے برآمد ہونے والا لٹریچر، ویڈیو اور سٹکر وغیرہ بھی عدالت کے روبرو پیش کر دیئے۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ کسی شک و شبہ کے بغیر یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ملزم نے قانون انسداد دہشت گردی کی دفعہ 8 اور تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295 الف کی رو سے جرم کا ارتکاب کیا۔ اسے مذکورہ بالا سزا سنا دی۔

ریاض گوہر شاہی کے پیروکار کو 17 سال قید ایک لاکھ روپے جرمانہ

ڈیرہ غازی خان (نامہ نگار) خصوصی عدالت برائے انسداد دہشت گردی کے جج پی اے قمری نے جھوٹی نبوت کے دعویدار ریاض احمد گوہر شاہی کے پیروکار اسحاق کو سترہ سال قید سخت اور ایک لاکھ روپے جرمانہ کیا ہے جبکہ عدم ادائیگی جرمانہ پر مزید ایک سال قید بھگتنا پڑے گی۔

DAILY NAWA-I-WAQT LAHORE

روزنامہ نوائے وقت لاہور

بانی حمید نظامی مرحوم — ایڈیٹر مجید نظامی

لاہور کراچی راولپنڈی اسلام آباد اور ملتان سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

جلد	اتوار 5 ذوالحج 1420ھ 12 مارچ 2000ء 29 پھاگن 2056 ب — فون نمبر 54-6367551-6302050 قیمت 10 روپے	صفحات	رجسٹرڈ نمبر ایل	شمارہ
59		40	204	346

توہین قرآن و رسالت: گوہر شاہی کو تین بار عمر قید اور جرمانہ کی سزا، مفرور قرار دیا گیا

انجمن سرفروشان اسلام کے سرپرست اعلیٰ کی سالگرہ پر سٹکر جاری کیا گیا جس میں کلمہ طیبہ میں تحریف کی گئی، گوہر شاہی کی شبیہہ حجر اسود، چاند اور سورج پر دکھائی گئی

حیدرآباد (این این آئی) انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میرپور خاص کے جج عبدالغفور نے انجمن سرفروشان اسلام کے سرپرست اعلیٰ ریاض احمد گوہر شاہی کیخلاف توہین رسالت، توہین قرآن اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کا جرم ثابت ہونے پر تین بار عمر قید سمیت قید و جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے کنوینر علامہ احمد میاں حمادی نے 2 مئی 1999ء کو ٹنڈو آدم پولیس سٹیشن میں ریاض احمد

بقیہ نمبر 6 صفحہ 15

بقیہ 6: توہین رسالت

گوہر شاہی کیخلاف ایف آئی آر نمبر 108/99 کرائی تھی جس کے بعد پولیس نے انسداد دہشت گردی میرپور خاص کی عدالت میں مقدمے کا چالان پیش کیا تھا۔ جج عبدالغفور میمن پر مشتمل انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میرپور خاص نے مقدمے کی سماعت کے بعد ہفتہ کو فیصلے کا اعلان کیا جس کے مطابق ملزم ریاض احمد گوہر شاہی کو 295 اے کے تحت دس سال قید سخت پانچ ہزار روپے جرمانہ اور جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں چھ ماہ قید کی سزا سنائی گئی ہے۔ 295 بی کے تحت بھی عمر قید اور 295 سی کے تحت عمر قید پچاس ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی ہے۔ جرمانہ ادا نہ کرنے پر مزید ایک سال کی سزا بھگتنا ہو گی۔ انسداد دہشت گردی کی دفعہ آٹھ اور نو کے تحت ملزم کو سات سال قید اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔ جرمانہ کی عدم ادائیگی پر مزید آٹھ ماہ کی سزا بھگتنا ہو گی۔ انسداد دہشت گردی کی دفعہ 6/B اور 1997/7/B کے تحت ملزم کو عمر قید اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی گئی ہے۔ جرمانہ ادا نہ کرنے پر ملزم کو مزید ایک سال سزا بھگتنا پڑے گی۔ استغاثہ کی طرف سے سرکاری وکیل انور جمالی نے جبکہ ملزم کی طرف سے غلام الدین پیرزادہ ایڈووکیٹ نے مقدمے کی پیروی کی۔ ملزم ریاض احمد گوہر شاہی کو فاضل عدالت نے حاضر نہ ہونے پر مفرور قرار دیتے ہوئے ان کی طرف سے سرکاری خرچ پر نظام الدین پیرزادہ ایڈووکیٹ کو پیروی کیلئے مقرر کیا تھا۔ انجمن سرفروشان اسلام کے سرپرست اعلیٰ ریاض احمد گوہر شاہی کی ایک گذشتہ سالگرہ پر ایک ایسا رنگین سٹکر جاری کیا گیا تھا جس میں حجر اسود، سورج اور چاند وغیرہ پر گوہر شاہی کی شبیہہ ظاہر کرنے کے علاوہ کلمہ طیبہ میں تحریف کرتے ہوئے لا الہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ کی جگہ ریاض احمد گوہر شاہی کا نام لکھا گیا تھا۔ اس کے علاوہ 17 ستمبر 98ء کو آستانہ گوہر شاہی کوٹری پر ریاض احمد گوہر شاہی نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے توہین رسالت اور توہین قرآن کے ضمن میں آنے والی باتیں کہیں تھیں جنکی بنیاد پر ٹنڈو آدم تھانے میں رپورٹ درج کرائی گئی تھی۔ ریاض احمد گوہر شاہی ابھی تک مفرور ہے۔

روزنامہ لشکر لاہور (2) 13 مارچ 2000ء

گوہر شاہی کو سزا کی خبر پڑھتے ہی شہری خوشی سے نہال ہو گئے

قصور میں شہریوں نے نعرہ تکبیر بلند کئے، لوگوں نے اسے اپنی بڑی فتح قرار دیا

انتظامیہ گستاخ رسول کے تمام دفاتر کو سیل کر کے اسکے ساتھیوں کو گرفتار کرے: تحفظ ختم نبوت

قصور (نامہ نگار) گستاخ رسول ریاض گوہر شاہی ... [illegible]

بقیہ صفحہ 19

بقیہ 19: گوہر شاہی

عمر قید کی سزا دینے کی خبر پڑھتے ہی لوگوں نے خوشی اور نعرہ تکبیر بلند کئے۔ اس موقع پر تحریک تحفظ ختم نبوت قصور کے ... [illegible] ... انتظامیہ اور ارباب اختیار ... گستاخ رسول ... کے تمام دفاتر ... سیل کر دیئے جائیں ... [illegible]

کتاب ہدایت

اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان اور رحم فرمانے والا ہے

آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ... ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو کمزور پا کر دبا لئے گئے ہیں اور فریاد کر رہے ہیں کہ خدایا ہم کو اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی و مددگار پیدا کر دے۔

(النساء آیت 75)

7576301-3
7576305-10

روزنامہ پاکستان لاہور

THE DAILY PAKISTAN LAHORE

ایڈیٹر انچیف مجیب الرحمن شامی

جلد 11 | 15 ذوالحج 1420ھ اتوار 12 مارچ 2000ء 29 پھاگن 2056 ب صفحات 36 قیمت 10 روپے | شمارہ 51

ریاض احمد گوہر شاہی کو توہین رسالت کے الزام میں عمر قید کی سزا

توہین رسالت کے ساتھ توہین قرآن اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کے جرم بھی ثابت ہو گئے، قید کی مختلف المیعاد سزائیں

حیدر آباد (این این آئی) انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میرپور خاص کے جج عبدالغفور میمن نے انجمن سرفروشان اسلام کے سرپرست اعلیٰ ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف توہین رسالت، توہین قرآن اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کا جرم ثابت ہونے پر انہیں عمر قید سمیت قید و جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ کیس کے مطابق نیو ٹاؤن تھانہ کے ... محمد میاں ... نے 3 مئی 1999ء کو مذکورہ الزام ... میں ریاض احمد گوہر

بقیہ نمبر 9 صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں

9 گوہر شاہی

شاہی کے خلاف ایف آئی آر نمبر 108/99 درج کرائی تھی جس کے بعد پولیس نے انسداد دہشت گردی میرپور خاص کی عدالت میں مقدمے کا چالان پیش کیا تھا۔ جج عبدالغفور میمن پر مشتمل انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میرپور خاص نے مقدمے کی سماعت کے بعد ہفتہ کو فیصلے کا اعلان کیا جس کے مطابق ریاض احمد گوہر شاہی کو 295 اے کے تحت دس سال قید، پچاس ہزار روپے جرمانے اور جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں چھ ماہ قید کی سزا دی گئی ہے۔ 295 بی کے تحت عمر قید اور 295 سی کے تحت عمر قید پچاس ہزار روپے جرمانے کی سزا دی گئی ہے۔ جرمانہ ادا نہ کرنے پر مزید ایک سال کی سزا بھگتنا ہو گی۔ انسداد دہشت گردی کی دفعہ آٹھ اور نو کے تحت ملزم کو سات سال قید اور پچیس ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی گئی ہے جرمانہ کی عدم ادائیگی پر مزید آٹھ ماہ کی سزا بھگتنا ہو گی۔ انسداد دہشت گردی کی دفعہ 6/B اور 1997-7/B کے تحت ملزم کو عمر قید اور پچاس ہزار روپے جرمانے کی سزا دی گئی ہے جرمانہ ادا نہ کرنے پر ملزم کو مزید ایک سال سزا بھگتنا پڑے گی۔ استغاثہ کی طرف سے سرکاری وکیل انور جمال نے جبکہ ملزم کی طرف سے نظام الدین بڑزادو ایڈووکیٹ نے مقدمے کی پیروی کی۔ ملزم ریاض احمد گوہر شاہی کو فاضل عدالت نے حاضر نہ ہونے پر مفرور قرار دیتے ہوئے ان کی طرف سے سرکاری طور پر نظام الدین بڑزادو ایڈووکیٹ کو پیروی کے لئے مقرر کیا تھا۔ انجمن سرفروشان اسلام کے سرپرست اعلیٰ ریاض احمد گوہر شاہی کی ایک گذشتہ سالگرہ پر ایک اشتہار بھی ... جاری کیا گیا تھا جس میں حجر اسود، سورج اور چاند وغیرہ پر گوہر شاہی کی شبیہ ظاہر کرنے کے علاوہ کلمہ طیبہ میں تحریف کرتے ہوئے ریاض احمد گوہر شاہی کا نام لکھا گیا تھا۔ اس کے علاوہ سات ستمبر 98ء کو آستانہ گوہر شاہی کوٹری پر ریاض احمد گوہر شاہی نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے توہین رسالت اور توہین قرآن کے ضمن میں آنے والی باتیں کی تھیں۔ جن کی بنیاد پر مذکورہ الزام لگانے میں رپورٹ درج کرائی گئی تھی، ریاض احمد گوہر شاہی ابھی تک مفرور ہے۔

مہدی فاؤنڈیشن 11

مہدی فاؤنڈیشن کو خدشہ ہے کہ حجر اسود میں
گوہر شاہی کی تصویر دیکھ کر لوگوں پر
حقیقت نہ کھل جائے

مہدی فاؤنڈیشن نے گوہر شاہی کو امام مہدی نہ ماننے والوں کے قتل کا اعلان کر دیا

مہدی فاؤنڈیشن نے گوہر شاہی کی اصل تنظیم انجمن سرفروشان اسلام کے مرکزی عہدیداروں اور سرکردہ افراد اور گوہر شاہی کے گستاخوں کو قتل کرنے کا اعلان کیا ہے

"لشکر مہدی" تیاری کے مراحل میں ہے، ایک ایک یزیدی، شرپسند اور گستاخ کو چن چن کر مارا جائے گا، مہدی فاؤنڈیشن کی ویب سائٹ پر کھلی دھمکی

31 حقیقت

انٹرنیٹ پر مخالفین کو قتل کی دھمکیاں، حکومت خاموش کیوں؟

8 مسلح کارروائیاں

"حج اور عمرہ موقوف ہو گیا ہے" مہدی فاؤنڈیشن کا نیا شوشہ

اپنے والد محترم کو امام مہدی نہیں مانتا، گوہر شاہی کے بیٹے کا "غزدہ" کو فون

گوہر شاہی کو امام مہدی قرار دینے والے گمراہ اور فتنہ باز لوگ ہیں ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں

مہدی فاؤنڈیشن نے "دین الٰہی" نامی کتاب میں من گھڑت اور خود ساختہ باتیں شامل کر لی ہیں

9 حجر اسود

7 امام مہدی

روزنامہ جرأت
THE DAILY
JUR'AT
LAHORE
لاہور پاکستان
چیف ایڈیٹر جمیل اطہر
ایڈیٹر عرفان اطہر قاضی
لاہور، راولپنڈی اور مظفر آباد (آزاد کشمیر) سے بیک وقت شائع ہوتا ہے
جلد 9 | بدھ 12 شعبان 1419ھ 2 دسمبر 1998ء 18 مگھر 2057 بکرمی | رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل۔232 | شمارہ 325

ریاض گوہر شاہی نے نبوت کا دعویٰ کر دیا

نام کلمہ طیبہ میں شامل کر لیا (نعوذ باللہ)

ریاض گوہر شاہی نے گزشتہ ہفتے کوٹری میں سالگرہ کے جشن کے دوران براہ راست نبوت کا دعویٰ کیا، حجر اسود، سورج اور چاند میں گوہر شاہی کی شبیہ پر مبنی سٹکر بھی جاری کر دیا گیا

لا الہ اللہ کی خطاطی اس طرح کی گئی ہے کہ گوہر شاہی اللہ نظر آتا ہے، کافرانہ عمل پر مسلمانوں کا شدید احتجاج، گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے، صدر، وزیراعظم اور گورنر سندھ سے مطالبہ

حیدر آباد (این این آئی) انجمن سرفروشان اسلام اور عالمی روحانی تنظیم کے سرپرست اعلیٰ ریاض احمد گوہر شاہی نے اب براہ راست نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے اور کلمہ طیبہ میں اپنا نام شامل کر دیا ہے جس پر علاقے کے عوام نے شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے صدر، وزیراعظم اور حکومت سے ریاض گوہر شاہی کے خلاف فوری کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ریاض احمد گوہر شاہی جنہوں نے گزشتہ ہفتے کوٹری میں اپنے آستانے پر اپنی سالگرہ کا بڑے پیمانے پر جشن منایا ہے اس موقع پر اس نے براہ راست نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے۔ گوہر شاہی اس سے پہلے ولی قطب ہونے حضرت عیسیٰ سے ملاقات کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ تصاویر چاند سورج کے بعد حجر اسود میں نظر آنے کے بالکل ہیں پر

باقی صفحہ 5 بقیہ 14

14 — نبوت کا دعویٰ

حق دعوے کر چکے ہیں اور بالواسطہ وہ اشاروں میں اپنے آپ کو نبی بھی کہتے رہتے ہیں اور اس کی تردید بھی جاری کرتے رہے ہیں لیکن گوہر شاہی کی سالگرہ کے موقع پر آراے جی ایس انٹرنیشنل کے نام سے ایک اسٹیکر جاری کیا گیا ہے جس پر دونوں طرف ایسی تصاویر دی گئی ہیں جن میں ظاہر کیا گیا ہے حجر اسود، سورج، چاند میں گوہر شاہی کی شبیہ نظر آ رہی ہے۔ اوپر یہ شعر لکھا ہے زمانہ آ گیا ہے لا الہ کا عام دیدار یار ہو گا سکوت تھا پردہ دار جس کا وہ راز اب آشکار ہو گا۔ نیچے لا الہ الا اللہ ریاض احمد گوہر شاہی کی خطاطی اس طرح کی گئی ہے وہ اللہ بن گیا ہے نعوذ باللہ اس طرح نہ صرف گوہر شاہی نے نبی بلکہ اللہ تعالیٰ ہونے کا بھی تاثر دیا گیا ہے۔ مسلم عوام نے گوہر اور اس کے کارندوں کے اس کافرانہ عمل پر سخت احتجاج کیا ہے اور صدر پاکستان، وزیراعظم اور گورنر سندھ سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ گوہر شاہی کے خلاف مقدمہ درج کر کے اسے گرفتار کیا جائے اور اللہ تعالیٰ اور نبی آخر الزماں کی توہین کرنے پر اسے سنگین ترین سزا دی جائے۔

ریاض گوہر شاہی نے نبوت کا دعویٰ کر دیا

حیدر آباد (این این آئی) انجمن سرفروشان اسلام اور عالمی روحانی تنظیم کے سرپرست اعلیٰ ریاض احمد گوہر شاہی نے اب براہ راست نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے اور کلمہ طیبہ میں اپنا نام شامل کر دیا ہے جس پر علاقے کے عوام نے

باقی صفحہ 7 کالم 7

بقیہ — دعویٰ

شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے صدر، وزیراعظم اور حکومت سے ریاض گوہر شاہی کے خلاف فوری کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ریاض احمد گوہر شاہی جنہوں نے گزشتہ ہفتے کوٹری میں اپنے آستانے پر اپنی سالگرہ کا بڑے پیمانے پر جشن منایا ہے اس موقع پر اس نے براہ راست نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے۔ گوہر شاہی اس سے پہلے ولی قطب ہونے حضرت عیسیٰ سے ملاقات کرنے اپنی تصاویر چاند سورج کے بعد حجر اسود میں نظر آنے کے بالکل بے جا دعوے کر چکے ہیں اور بالواسطہ وہ اشاروں میں اپنے آپ کو نبی بھی کہتے رہتے ہیں اور اس کی تردید بھی جاری کرتے رہے ہیں لیکن گوہر شاہی کی سالگرہ کے موقع پر آراے جی ایس انٹرنیشنل کے نام سے ایک اسٹیکر جاری کیا گیا ہے جس پر دونوں طرف ایسی تصاویر دی گئی ہیں جن میں ظاہر کیا گیا ہے حجر اسود، سورج، چاند میں گوہر شاہی کی شبیہ نظر آ رہی ہے۔ اوپر یہ شعر لکھا ہے زمانہ آ گیا ہے لا الہ کا عام دیدار یار ہو گا سکوت تھا پردہ دار جس کا وہ راز اب آشکار ہو گا۔ نیچے لا الہ الا اللہ ریاض احمد گوہر شاہی کی خطاطی اس طرح کی گئی ہے وہ اللہ بن گیا ہے نعوذ باللہ اس طرح نہ صرف گوہر شاہی نے نبی بلکہ اللہ تعالیٰ ہونے کا بھی تاثر دیا گیا ہے۔ مسلم عوام نے گوہر اور اس کے کارندوں کے اس کافرانہ عمل پر سخت احتجاج کیا ہے اور صدر پاکستان، وزیراعظم اور گورنر سندھ سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ گوہر شاہی کے خلاف مقدمہ درج کر کے اسے گرفتار کیا جائے اور اللہ تعالیٰ اور نبی آخر الزماں کی توہین کرنے پر اسے سنگین ترین سزا دی جائے۔

بدھ 12 شعبان ھ 2 دسمبر 1998ء 16 مگھر 2053 بکرمی صفحات 10 قیمت 5 روپے بذریعہ ہوائی ڈاک 7 روپے
روزنامہ صداقت
Daily
SADAQAT
چیف ایڈیٹر سردار احمد شجاع موکل

گوہر شاہی کی نبوت کا پرچار کرنے والا پنجاب کانسٹیبلری کا ملازم گرفتار

حجر اسود اور سورج، چاند میں گوہر شاہی کی شبیہ کا سٹکر اور جھوٹے دعووں پر مبنی لٹریچر برآمد

پولیس کو اطلاع ملی تھی کہ ایک شخص لوگوں کو گمراہ کر کے اپنے عقیدے کی تبلیغ کر رہا ہے

ریاض گوہر شاہی کا فتنہ پھیلنے سے پہلے ختم کر دیا جائے، مصطفائی تحریک اور دوسری دینی تنظیموں کا بیان

روزنامہ
+ حرن +
3-12-98

ضربِ مؤمن
۲۲ تا ۲۸ شوال ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۷ دسمبر ۲۰۰۲ء تا ۲ جنوری ۲۰۰۳ء

کراچی: انتہائی تنظیم "انجمن سرفروشان" کے کارکن نے قرآن مجید کو آگ لگا دی

زبیر کالونی کے رہائشی ملعون مشتاق احمد نے قرآن مجید کو کچرا کنڈی میں پھینک کر آگ لگا دی، ملزم گرفتار، مقدمہ درج

کراچی (کرائم رپورٹر) پاک کالونی تھانے کی حدود زبیر کالونی میں انجمن سرفروشان اسلام کے کارکن اور گوہر شاہی ملعون کے مرید نے قرآن پاک کو شہید کر دیا۔ پولیس نے ملزم کو گرفتار کر کے مقدمہ درج کر لیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق پاک کالونی تھانے کی حدود میں مکان نمبر E-135 زبیر کالونی کے رہائشی مشتاق احمد ولد مقبول الرحمن نے گزشتہ روز رات 8 بجے کے قریب اپنے گھر سے قرآن پاک لے کر قریب واقع فٹبال گراؤنڈ پہنچ گیا اور قرآن پاک کو کچرا کنڈی کے ڈھیر میں پھینک کر اسے آگ لگا کر شہید کر ڈالا۔ اس واقعے کی اطلاع

باقی صفحہ 7 نمبر 31

31 بقیہ

پر جائے وقوعہ پر لوگوں کا ہجوم اکٹھا ہو گیا اور انہوں نے ملزم کو کافی مارا پیٹا اسی دوران ملزم موقع پا کر فرار ہو گیا۔ پاک کالونی تھانے میں جیسے ہی اس واقعے کی خبر پہنچی، تھانہ انچارج انسپکٹر اکرم خان محسود نے فی الفور کارروائی کرتے ہوئے جائے وقوعہ پر روانہ ہو گئے ملزم کے والد مقبول الرحمن ولد غلام حسین اور ان کے بھائی شمشاد ولد مقبول الرحمن کے بھرپور تعاون سے آخرکار چند گھنٹوں کے اندر اندر قرآن پاک کی بے حرمتی کے مرتکب ملعون مشتاق احمد کو گرفتار کر لیا گیا جبکہ تھانہ پاک کالونی میں ملزم کے خلاف بجرم دفعہ 295-B تعزیرات پاکستان کے تحت FIR نمبر 240/2002 درج کر لی گئی۔ مقدمے کے مطابق ASI اقبال اختر خان اور شعبہ ہومیو سائڈ کے تفتیشی افسر سب انسپکٹر الیاس شاہ کی کوششوں سے ملزم کی نشاندہی پر پولیس نے قرآن پاک کے آدھا جلے اور جلنے سے محفوظ رہنے والا معمولی حصہ جس پر قرآن پاک کی آیت "ذالک الکتاب لا ریب فیہ" درج ہے سرکاری تحویل میں لے لیا ہے جبکہ ملزم کے والد اور بھائی نے ملزم کے خلاف عدالت میں گواہی دینے کیلئے پولیس کو بھرپور تعاون کا یقین دلایا ہے۔

مجھے اپنے فعل پر کسی قسم کی شرمندگی نہیں ہے، ملعون مشتاق احمد

گوہر شاہی کا سچا عقیدت مند ہوں، مجھے ظاہری قرآن کی ضرورت نہیں، میرے دل میں قرآن موجود ہے

کراچی (محمد اختر جیلانی) پاک کالونی پولیس کی زیر حراست قرآن پاک کی بے حرمتی کے ملزم مشتاق احمد ولد مقبول الرحمن نے کہا ہے کہ میں انجمن سرفروشان اسلام کا کارکن اور گوہر شاہی کا سچا حقیقی پیروکار ہوں اور مجھے اپنے فعل پر کسی قسم کی شرمندگی نہیں ہے اور مجھ سے قدرت نے خود یہ کام کرایا ہے تاکہ عوام الناس کو شریعت کی بجائے طریقت سے روشناس کرایا جا سکے۔ پاک کالونی تھانے میں نمائندہ "اسلام" سے بات چیت کرتے ہوئے ملزم نے بتایا کہ میں 20-25 سال سے گوہر شاہی کا سچا عقیدت مند ہوں اور مجھے ظاہری قرآن کی ضرورت نہیں ہے، میرے دل میں طریقت والا قرآن موجود ہے میں

باقی صفحہ 7 بقیہ نمبر 34

34 بقیہ

جب ورد کرتا ہوں تو میرا قلب جاری ہو جاتا ہے اور میری روح خلا میں چلی جاتی ہے۔ ایسے میں زرد رنگ کی روشنی ہوتی ہے اور اس میں نور سما جاتا ہے میں نے اپنے اندر ذات کا مشاہدہ کیا ہے اور براہ راست اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا ہے۔ قرآن پاک کی بے حرمتی کے مرتکب ملعون مشتاق احمد کا کہنا ہے کہ گوہر شاہی مرے نہیں ہیں بلکہ وہ دنیا سے ظاہری پردہ کر گیا ہے اور کوٹری میں گوہر شاہی کی جو قبر ہے وہ دکھاوے کی ہے۔ ہمارا گوہر شاہی اب بھی اپنے مریدین سے روحانی رابطے میں ہے اور انہیں علم جاری کرتا رہتا ہے۔ ملزم نے بتایا ہے کہ ہماری تنظیم انجمن سرفروشان اسلام کا کراچی میں سول ہسپتال والی گلی آستانہ موجود ہے جہاں گوہر شاہی کے مریدین کو تعلیم دی جاتی ہے۔

روزنامہ اسلام مظفرآباد
ہفتہ 16 شوال 1423 مطابق 21 دسمبر 2002

فکرِ امروز

کیا یہ دہشت گردی نہیں؟

گزشتہ روز کراچی میں پاک کالونی تھانے کی حدود میں ایک بدطینت شخص مشتاق احمد نے قرآن مجید کو نذر آتش کر دیا جس سے شہر کے عوام میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی ہے۔ مشتاق احمد انجمن سرفروشان اسلام کا رکن اور ریاض احمد گوہر شاہی کا مرید ہے۔ گوہر شاہی کے افکار میں واضح طور پر قرآنی تعلیمات، منصوص شرعی احکام اور اسلامی فقہ کا انکار ہے جس کے باعث پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے علماء اس کی زندگی ہی میں اس کے کفر کا فتویٰ دے چکے تھے۔ تاہم گوہر شاہی اور اس کے مریدین اس فتوے کے بعد بھی بدستور اپنے عقائد پر ڈٹے رہے۔ مشتاق احمد کے ہاتھوں قرآن مجید کی بے حرمتی گوہر شاہی کی انہی کفریہ تعلیمات کا نتیجہ ہے۔ یہ امر قابل تعریف ہے کہ ملزم کے والد اور بھائی نے ایمانی جذبے کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کی گرفتاری میں پورا پورا تعاون کیا اور پولیس نے بھی مستعدی سے کام لیتے ہوئے ملزم کو فوری طور پر حراست میں لے لیا۔ مگر ملزم کی ڈھٹائی قابل صد نفرین ہے کہ اس نے اس قدر روح فرسا جرم پر کسی قسم کی شرمندگی کا اظہار نہیں کیا۔ روزنامہ "اسلام" کے نمائندے نے جب پولیس کی حراست میں ملزم سے بات چیت کی تو اس نے کہا کہ "مجھے ظاہری قرآن کی ضرورت نہیں، قدرت نے مجھ سے یہ کام عوام کو شریعت کی بجائے طریقت سے روشناس کرانے کے لئے کرایا ہے"۔

اس موقع پر ہم حکومت سے یہ پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ کیا اس قسم کے ہولناک جرائم دہشت گردی کے زمرے میں نہیں آتے؟ آخر ایسی کفریہ عقائد کی حامل تنظیموں کو سرعام کام کرنے کی اجازت کیوں ہے؟ انہیں مسلمانان پاکستان کے مذہبی عقائد و نظریات کی توہین کرنے اور ان کے احساسات و جذبات سے کھیلنے کی آزادی کس بنیاد پر دی جا رہی ہے؟ علماء حق کی نمائندہ جماعتوں اور قوم میں جہادی روح پھونکنے والی تنظیموں کو امریکہ کے ایک اشارے پر دہشت گردی کا مرتکب قرار دے دیا جاتا ہے اور ان کو کالعدم کرنے میں لمحہ بھر کی تاخیر روا نہیں رکھی جاتی مگر جو لوگ اس نظریاتی مملکت کے اساسی نظریات کو پامال کر رہے ہیں انہیں پرامن شہری سمجھا جاتا ہے اور ان کی سرپرست فتنہ پرور تنظیموں پر پابندی لگانے کی کوئی ضرورت نہیں سمجھی جاتی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ غیر ملکی طاقتوں کے اشارے پر مذہبی اور روحانی لبادہ اوڑھ کر عوام کو شریعت سے منحرف کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ خدا، رسول، قرآن اور آخرت کی تضحیک و توہین کے واقعات عام ہو رہے ہیں۔ گزشتہ چند برسوں میں قرآن مجید کی بے حرمتی کے کئی روح فرسا سانحے رونما ہو چکے ہیں مگر کسی بھی مجرم کو قرار واقعی سزا نہیں دی گئی بلکہ کچھ کارروائی کے بعد معاملہ رفع دفع ہو گیا یا کچھ مدت عدالت میں مقدمہ چلنے کے بعد ملزم کو معمولی سزا ہوگئی۔ قرآن اور مذہب کی توہین کے مرتکب مجرموں سے حکومت، انتظامیہ اور عدلیہ کے اس فراخدلانہ رویے کے باعث ان جرائم کو پنپنے کا موقع ملا ہے اور ایسے مجرموں کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ مسلمانان پاکستان کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے ہم حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ قرآن مجید کی تعلیمات سے منحرف اس قسم کی تنظیموں کو فوری طور پر کالعدم قرار دے اور کتاب اللہ کی توہین کرنے والے شقی القلب مجرموں کے لئے علماء کرام کی آراء کی روشنی میں ایسی کڑی سزا تجویز کرے کہ آئندہ کسی بدبخت کو ایسی حرکت کی جرأت نہ ہو۔

کتاب ہدایت

اللہ کے نام سے جو ...
مہربان اور رحم فرمانے ...

آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں
بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی
خاطر نہ لڑو جو کمزور پا کر دبا لئے گئے ہیں
اور فریاد کر رہے ہیں کہ خدایا ہم کو اس
بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم
ہیں اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی و
مددگار پیدا کر دے۔

(النساء: آیت 75)

DAILY NAWA-I-WAQT LAHORE

روزنامہ نوائے وقت لاہور

بانی: حمید نظامی مرحوم — ایڈیٹر: مجید نظامی

لاہور، کراچی، راولپنڈی، اسلام آباد اور ملتان سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

شمارہ	رجسٹرڈ نمبر ایل	صفحات		جلد
20	203	16	منگل، 25 ذوالحج 1419ھ، 13 اپریل 1999ء، یکم بیساکھ 2056 ب — فون نمبر 54-6367551-6302050 — قیمت 7 روپے	59

گوہر شاہی کے مرید کو 17 سال قید بامشقت اور ایک لاکھ جرمانہ

اسلامی عقائد کے خلاف اشتعال انگیز سٹیکر، لٹریچر اور ویڈیو برآمد ہوئے ... سٹیکر تقسیم بھی کر رہا تھا

ملزم کو قابل اعتراض مواد تقسیم کرنے سے منع کیا گیا مگر وہ باز نہیں آیا: گواہوں کے بیانات

کراچی (این این آئی) انجمن سرفروشان اسلام کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی کے ایک مرید کو گوہر شاہی کے غیر اسلامی، توہین آمیز، اشتعال انگیز اور قابل اعتراض خیالات کا پرچار کرنے کے جرم میں ملک کی ایک عدالت نے 17 سال قید بامشقت اور ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے یوں عدالتی اور قانونی طور پر یہ بات طے ہو گئی ہے کہ گوہر شاہی کے دعوے اور خیالات گمراہ کن اور خلاف اسلام ہیں۔ اس عدالتی فیصلے کا انکشاف کراچی سے شائع

بقیہ نمبر 12 صفحہ 11 پر

بقیہ: 12 مرید گوہر شاہی / سزا

ہونے والے مقامی اخبار روزنامہ نے اپنی حالیہ اشاعت میں کیا ہے۔ اخبار مذکورہ عدالتی کارروائی اور فیصلے کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "ڈیرہ غازی خان کی خصوصی عدالت برائے انسداد دہشت گردی کے فاضل جج اپنے اس فیصلے میں لکھتے ہیں کہ استغاثہ کے موقف کے مطابق پولیس سٹیشن رنگ پور تحصیل مظفر گڑھ کے ایس ایچ او کے سامنے دو دسمبر 98ء کو رنگ پور کے رہنے والے حافظ محمد اسحاق کی طرف سے جو اس مقدمہ میں شکایت کنندہ ہیں ایک درخواست پیش کی گئی۔ قانونی رائے کیلئے یہ درخواست ڈی ایس پی لیگل کو بھیجی گئی اور انہوں نے بتایا کہ یہ درخواست تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295۔اے کے دائرے میں آتی ہے اس کے بعد مقدمہ کی باقاعدہ ایف آئی آر درج کر لی گئی۔ ملزم محمد اسحاق کو اس مقدمہ میں گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے خلاف یہ الزام تھا کہ وہ ایسا تحریری مواد تقسیم کر رہا تھا جو مسلمانوں کیلئے توہین آمیز اور اسلامی تعلیمات کے خلاف تھا۔ ایسا مواد اس کے قبضے سے بھی برآمد ہوا۔ اس مواد میں پمفلٹ، سٹیکر، ویڈیو کیسٹ اور ریاض احمد گوہر شاہی کی تصاویر وغیرہ شامل تھیں۔ ملزم کو 28 جنوری 99ء کو اس عدالت میں پیش کر دیا گیا اور اس پر 295۔الف کے علاوہ انسداد دہشت گردی کے قانون کی دفعہ 8 کے تحت فرد جرم عائد کی گئی جسے تسلیم کرنے سے ملزم نے انکار کر دیا جس کے بعد استغاثہ کے گواہوں کو طلب کر لیا گیا۔ استغاثہ کے پہلے گواہ حافظ محمد اقبال جو رنگ پور ڈسٹرکٹ مظفر گڑھ کی مسجد کے امام ہیں نے اپنے بیان میں کہا کہ انہوں نے دو دسمبر 98ء کو ملزم محمد اسحاق کو ایک پوسٹر سٹیکر تقسیم کرتے ہوئے دیکھا جس پر کلمہ طیبہ میں تحریف کی گئی ہے اور کلمہ طیبہ کے درمیان میں ریاض احمد گوہر شاہی کا نام درج کر دیا گیا۔ اس سٹیکر پر گوہر شاہی نے اپنی تصویر چاند، سورج، حجر اسود اور علامتوں دکھائی ہے۔ اسی طرح بعض دیگر قابل اعتراض مواد اور کفریہ باتیں شائع کی گئی ہیں۔ گواہ نے بیان جاری رکھتے ہوئے مزید بتایا کہ سٹیکر کی تقسیم سے ملزم کو باز رہنے کیلئے کہا گیا لیکن ملزم اسحاق نے اصرار کیا کہ وہ ایسا کرے گا کیونکہ ریاض گوہر شاہی اس کا نبی ہے۔ وہ اپنی جان بھی اس پر قربان کرنے کو تیار ہے۔ گواہ نے مزید بتایا کہ ڈاکٹر غلام حسین اور محسن مشتاق سمیت دوسرے لوگوں نے بھی ملزم کو سٹیکر تقسیم اور چسپاں کرتے ہوئے دیکھا۔ چنانچہ ان دوسرے گواہوں کے بیانات بھی قلمبند کئے گئے جنہوں نے پہلے گواہ کے بیانات کی تصدیق کر دی۔ ملزم کے قبضہ اور دفتر سے برآمد ہونے والا لٹریچر، ویڈیو اور سٹیکر وغیرہ بھی عدالت کے روبرو پیش کر دیئے۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ کسی شک و شبہ کے بغیر یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ملزم نے قانون انسداد دہشت گردی کی دفعہ 8 اور تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295۔الف کی رو سے جرم کا ارتکاب کیا اور اسے مذکورہ بالا سزا سنا دی۔

ریاض گوہر شاہی کے پیروکار کو 17 سال قید، ایک لاکھ روپے جرمانہ

ڈیرہ غازی خان (نامہ نگار) خصوصی عدالت برائے انسداد دہشت گردی کے جج بی اے قمر نے جھوٹی نبوت کے دعویدار ریاض احمد گوہر شاہی کے پیروکار اسحاق کو سترہ سال قید سخت اور ایک لاکھ روپے جرمانہ کیا ہے جبکہ عدم ادائیگی جرمانہ پر مزید ایک سال قید بھگتنا پڑے گی۔

DAILY NAWA-I-WAQT LAHORE

روزنامہ نوائے وقت لاہور

بانی: حمید نظامی مرحوم — ایڈیٹر: مجید نظامی

لاہور، کراچی، راولپنڈی، اسلام آباد اور ملتان سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

شمارہ	رجسٹرڈ نمبر ایل	صفحات		جلد
346	204	40	اتوار، 5 ذوالحج 1420ھ، 12 مارچ 2000ء، 29 پھاگن 2056 ب — فون نمبر 54-6367551-6302050 — قیمت 10 روپے	59

توہین قرآن و رسالت | گوہر شاہی کو تین بار عمر قید اور جرمانہ کی سزا، مفرور قرار دیدیا گیا

انجمن سرفروشان اسلام کے سرپرست اعلیٰ کی سالگرہ پر سٹکر جاری کیا گیا جس میں کلمہ طیبہ میں تحریف کی گئی، گوہر شاہی کی شبیہ حجر اسود، چاند اور سورج پر دکھائی گئی

حیدر آباد (این این آئی) انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میرپور خاص کے جج عبدالغفور نے انجمن سرفروشان اسلام کے سرپرست اعلیٰ ریاض احمد گوہر شاہی کیخلاف توہین رسالت، توہین قرآن اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کا جرم ثابت ہونے پر تین بار عمر قید سمیت قید و جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے کنوینر علامہ احمد میاں حمادی نے 2 مئی 1999ء کو ٹنڈو آدم پولیس سٹیشن میں ریاض احمد

بقیہ نمبر 6 صفحہ 15 پر

بقیہ: 6 توہین رسالت

گوہر شاہی کیخلاف ایف آئی آر نمبر 108/99 کرائی تھی جس کے بعد پولیس نے انسداد دہشت گردی میرپور خاص کی عدالت میں مقدمے کا چالان پیش کیا تھا۔ جج عبدالغفور میمن پر مشتمل انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میرپور خاص نے مقدمے کی سماعت کے بعد بعد از فیصلے کا اعلان کیا جس کے مطابق ملزم ریاض احمد گوہر شاہی کو 295۔اے کے تحت دس سال قید سخت پانچ ہزار روپے جرمانہ اور جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں چھ ماہ قید کی سزا سنا دی گئی ہے۔ 295۔بی کے تحت مجرم کو عمر قید اور 295۔سی کے تحت عمر قید پچاس ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی ہے۔ جرمانہ ادا نہ کرنے پر مزید ایک سال کی سزا بھگتنا ہو گی۔ انسداد دہشت گردی کی دفعہ آٹھ اور نو کے تحت ملزم کو سات سال قید اور چند ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔ جرمانہ کی عدم ادائیگی پر مزید آٹھ ماہ کی سزا بھگتنا ہو گی۔ انسداد دہشت گردی کی دفعہ 6/B اور 1997/7B ء کے تحت ملزم کو عمر قید اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی گئی ہے۔ جرمانہ ادا نہ کرنے پر ملزم کو مزید ایک سال سزا بھگتنا پڑے گی۔ استغاثہ کی طرف سے سرکاری وکیل انور جمال نے جبکہ ملزم کی طرف سے نظام الدین پیرزادہ ایڈووکیٹ نے مقدمے کی پیروی کی۔ ملزم ریاض احمد گوہر شاہی کو فاضل عدالت نے حاضر نہ ہونے پر مفرور قرار دیتے ہوئے اس کی طرف سے سرکاری خرچ پر نظام الدین پیرزادہ ایڈووکیٹ کو پیروی کیلئے مقرر کیا تھا۔ انجمن سرفروشان اسلام کے سرپرست اعلیٰ ریاض احمد گوہر شاہی کی ایک گزشتہ سالگرہ پر ایک ایسا رنگین سٹکر جاری کیا گیا تھا جس میں حجر اسود، سورج اور چاند وغیرہ پر گوہر شاہی کی شبیہ ظاہر کرنے کے علاوہ کلمہ طیبہ میں تحریف کرتے ہوئے لا الہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ کی جگہ ریاض احمد گوہر شاہی کا نام لکھا گیا تھا۔ اس کے علاوہ 7 دسمبر 98ء کو آستانہ گوہر شاہی کوٹری پر ریاض احمد گوہر شاہی نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے توہین رسالت اور توہین قرآن کے ضمن میں آنے والی باتیں کہی تھیں جن کی بنیاد پر ٹنڈو آدم تھانے میں رپورٹ درج کرائی گئی تھی۔ ریاض احمد گوہر شاہی ابھی تک مفرور ہے۔

روزنامہ لشکر لاہور (2) 13 مارچ 2000ء

گوہر شاہی کو سزا، خبر پڑھتے ہی شہری خوشی سے نہال ہو گئے

قصور میں شہریوں نے نعرہ تکبیر بلند کئے، لوگوں نے اسے اپنی بڑی فتح قرار دیا

انتظامیہ گستاخ رسول کے تمام دفاتر کو سیل کر کے اسکے ساتھیوں کو گرفتار کرے، تحفظ ختم نبوت

قصور (نامہ نگار) گستاخ رسول ریاض گوہر شاہی ... [illegible]

باقی صفحہ 11 بقیہ نمبر 19

بقیہ: 19 گوہر شاہی

عمر قید کی سزا دیئے جانے کی خبر پڑھتے ہی لوگوں نے خوشی اور جوش سے نعرہ تکبیر بلند کئے۔ اس موقع پر تحریک تحفظ ختم نبوت قصور کے جنرل سیکرٹری اللہ دتہ مجاہد نے کہا کہ یہ غلامان محمد کی فتح ہے۔ اب یہ پورے ملک کی انتظامیہ اور ارباب اختیار کی ذمہ داری ہے کہ ان مشرکوں اور گستاخ رسول تنظیم کے تمام دفاتر فوری طور پر سیل کر دیئے جائیں۔ انہوں نے قصور میں موجود ریاض گوہر شاہی کے چیلوں، رضوان اور محمد رفیق، روفی و پپو جن کے خلاف ایف آئی آر درج ہو چکی ہے، فوری گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا۔

مہدی فاؤنڈیشن 11

مہدی فاؤنڈیشن کو خدشہ ہے کہ حجر اسود میں گوہر شاہی کی تصویر دیکھ کر لوگوں پر حقیقت نہ کھل جائے

مہدی فاؤنڈیشن نے گوہر شاہی کو امام مہدی نہ ماننے والوں کے قتل کا اعلان کردیا

"لشکر مہدی" تیاری کے مراحل میں ہے ... مہدی فاؤنڈیشن کی ویب سائٹ پر کھلی دھمکی

حقیقت 31

انٹرنیٹ پر مخالفین کو قتل کی دھمکیاں، حکومت خاموش کیوں؟

دفاتر میں فرقہ وارانہ تشدد کی تعلیم دی جاتی اور لشکر مہدی کے نام سے مسلح گروہ تیار کیا جا رہا ہے

مسلح کارروائیاں 8

"حج اور عمرہ موقوف ہو گیا ہے" مہدی فاؤنڈیشن کا نیا شوشہ

اپنے والد محترم کو امام مہدی نہیں مانتا' گوہر شاہی کے بیٹے کا "فرزدہ" کو فون

مہدی فاؤنڈیشن نے "دین الٰہی" نامی کتاب میں من گھڑت اور خود ساختہ باتیں شامل کی ہیں

حجر اسود 9

امام مہدی 7

ABC CERTIFIED

DAILY KHABRAIN

روزنامہ خبریں لاہور

چیف ایڈیٹر ضیا شاہد

جلد 9 | منگل 23 رجب المرجب 1420ھ 2 نومبر 1999ء 17 کاتک 2056 ب صفحات 14 قیمت 7 روپے | شمارہ 80

امریکہ میں پیر گوہر شاہی کا لڑکی پر مجرمانہ حملہ، پولیس نے اندر کر دیا

نیو جرسی کے رضوان یاسین نے انٹرنیٹ پر پاکستانی دوشیزہ فرح درانی سے دوستی کی جس کی 17 سال کی عمر میں شادی ہوئی اور وہ اپنے شوہر سے خوش نہیں تھی

نکاح پر نکاح پڑھایا گیا جس وجہ سے فرح ڈپریشن کا شکار تھی، فرح کو اس کا شوہر دم کرانے پیر گوہر شاہی کے پاس لے گیا، کہا گیا کہ دل پر شیطانی حملے ہو رہے ہیں

فرح کو گوہر شاہی کے کمرے میں بند کر دیا گیا جہاں پیر نے مجرمانہ حملے کی کوشش کی، لڑکی عزت بچانے کیلئے بھاگ نکلی، باہر موجود اس کا شوہر اسے ہسپتال لے گیا

ڈاکٹروں نے جسم پر نشانات دیکھتے ہوئے پولیس کو اطلاع دیدی، دنیا میں نور پھیلانے والے پیر گوہر شاہی کے وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے، مریدوں نے ضمانت پر رہا کرا لیا

ریاض احمد گوہر شاہی

فرح درانی کا عدالت کو دیا تحریری بیان

I was at a House in Ashburn Suspect, he told me to sit on a bed and then he push me down and grab my breast.

واشنگٹن (فقیر حسین نقوی) پچھلے ہفتے "لاؤڈن کاؤنٹی" پولیس نے صبح کے وقت پاکستان کے مشہور پیر گوہر شاہی کو ان کے ...

باقی صفحہ 11 بقیہ نمبر 29

مریدوں نے نمائندہ خبریں کو پیر گوہر شاہی سے ملنے نہ دیا، مرشد نے لڑکی کے جسم کو دم کرنے کیلئے چھوا، لڑکی کو غلط فہمی ہوئی، مریدوں کا جواب

واشنگٹن (نمائندہ خصوصی) مجرمانہ حملے کی خبر کے سلسلے میں جب ...

باقی صفحہ 11 بقیہ نمبر 28

CRIMINAL COMPLAINT

Commonwealth of Virginia

COPY

CRIMINAL COMPLAINT

Ashburn

I was at a House in Ashburn Suspect, he told me to sit on a bed and then he push me down and grab my breast.

فرح درانی کی جانب سے عدالت کو دیئے گئے تحریری بیان کا عکس۔

بقیہ نمبر 29 — پیر گوہر شاہی

... "ASHBURN" سے گرفتار کر لیا۔ 25 سالہ نہایت خوبصورت نوجوان دوشیزہ فرح درانی جو کہ دو بچوں کی ماں ہے ...

بقیہ نمبر 28 — جواب

نمائندہ خبریں نے پیر گوہر شاہی سے رابطے کی کوشش کی تو ان کے مریدوں نے گوہر شاہی سے ملنے نہیں دیا۔ فقیر حسین نقوی نے ...

روزنامہ لشکر لاہور (2) 10 مارچ 2000ء

چاند اور حجر اسود پر شبیہ — پوجاپاٹ، پتھر پر تصویر، ہندوؤں نے گوہر شاہی کو اوتار تسلیم کر لیا

عمر کوٹ کے نزدیک ہندوؤں کے بڑے اوتار شیو مہاراج میلے میں انجمن سرفروشان کے مریدوں نے پوسٹر تقسیم کئے جس سے مسلمانوں میں اشتعال پھیل گیا

پولیس نے گوہر شاہی کے تین مریدوں لائق بیگ، محمد عارف اور نارائن کو گرفتار کر لیا، جامع مسجد عمر کوٹ کے امام نے ملزموں کے خلاف مقدمہ درج کروا دیا

عمر کوٹ (نظیر رپورٹ) عمر کوٹ کے نزدیک ہندوؤں کے ایک بڑے اوتار شیو مہاراج کے میلے میں انجمن سرفروشان ... گوہر شاہی کے مریدوں کی جانب سے ... پوسٹروں کی تقسیم اور عمر کوٹ میں مسلمانوں میں شدید اشتعال کے بعد عمر کوٹ پولیس نے ...

... APPC ...

... 295-A 298 کے تحت مقدمہ درج کر لیا ہے ...

باقی صفحہ 7 بقیہ نمبر 1

بقیہ 1 — گوہر شاہی

... گوہر شاہی کو ہندوؤں نے اپنا اوتار مان لیا ہے اور ...

ہمارے نبیﷺ اللہ کی کائنات ہے اور تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے (القرآن)

★★★★★★★★ لاہور اور اسلام آباد سے بیک وقت شائع ہونے والا ملک کا منفرد قومی اخبار

☎ 7576301 - 3
7576305 - 10

روزنامہ پاکستان لاہور

THE DAILY PAKISTAN LAHORE

ایڈیٹر انچیف مجیب الرحمان شامی

جلد 11 | منگل 28 جمادی الاول 1421ھ 29 اگست 2000ء 14 بھادوں 2057ب صفحات 14 قیمت 7 روپے | شمارہ 216

"چاند میں گوہر شاہی کی تصویر لوگوں سے باتیں بھی کرتی ہے"

ہماری تحریک میں ہندو، عیسائی، یہودی اور سکھ بھی شامل ہیں

طاہر القادری، پیر کاکی تاڑ اور پیر کھمول شریف بھی ہماری تحریک سے متاثر ہیں

توہین رسالت ایکٹ کے تحت مقدمات روکے جائیں ورنہ ملک بھر میں امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو جائیگا

ریاض گوہر شاہی کی تحریک سرفروشان اسلام کے رہنماؤں کی لاہور میں مشترکہ پریس کانفرنس

لاہور (سٹاف رپورٹر) ہماری روحانی تحریک کسی ایک مذہب سے وابستہ لوگوں کی تحریک نہیں ہے بلکہ اس میں ہندو، عیسائی، یہودی اور سکھ بھی شامل ہیں اپنے روحانی پیشوا ریاض گوہر شاہی کو اس لئے ملک میں واپس آنے کا

بقیہ نمبر 22 صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں

انجمن سرفروشان اسلام کے قاضی فاروق احمد، سید قادری، عظیم دانش اور چوہدری اختر لاہور پریس کلب لاہور میں پریس کانفرنس کر رہے ہیں

22 | گوہر شاہی

نہیں کہہ رہے کہ انہیں گرفتار کر لیا جائے گا جس طرح نبیﷺ نے اللہ کے حکم سے مکہ سے ہجرت کی تھی۔ ریاض گوہر شاہی بھی اللہ کے حکم سے (معاذ اللہ) امریکہ گئے ہیں۔ طاہر القادری، پیر کاکی تاڑ زندہ پیر کھمول شریف اور مفتی اقبال کھرل بھی ہماری روحانی تحریک سے متاثر ہیں ان خیالات کا اظہار انجمن سرفروشان اسلام کے رہنماؤں چیئرمین سرفروش علماء کونسل قاضی فاروق احمد راز، وائس چیئرمین سعید احمد قادری، مرکزی مشیر انجمن سرفروشان اسلام محمد عظیم دانش و دیگر نے ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا ہماری جماعت امام ابو حنیفہؒ کی مقلد، سید عبدالقادر جیلانی اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی پیروکار ہے۔ انہوں نے کہا کہ اہل پرست ٹولہ ریاض گوہر شاہی کی مخالفت پر اتر آیا ہے اور ان کے خلاف جھوٹے مقدمات بنائے گئے ہیں اسی طرح انہیں واجب القتل قرار دیا گیا ہے اور ان کے پیروکاروں کو بھی اسی طرح کے مقدمات کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور ایک سو سے زائد افراد کے خلاف توہین رسالت ایکٹ کے تحت مقدمات درج کئے گئے ہیں ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں ہمیں اپنے مرشد کی اجازت ہو تو ہم بھی بہت کچھ کر سکتے ہیں کہ ہمارے پاس بھی جوشیلے نوجوانوں کی بہت بڑی تعداد ہے فی الحال ہمارے مرشد نے ہمیں ایسا کرنے سے روک رکھا ہے اس لئے ہمارے اس صبر کو ہماری کمزوری نہ سمجھا جائے جب تنگ آمد بجنگ آمد والی بات ہوئی تو ہم بھی ایک ایک ظلم کا حساب لیں گے۔ انہوں نے جنرل پرویز مشرف سے مطالبہ کیا کہ توہین رسالت ایکٹ کا غلط استعمال روکا جائے ورنہ پورے ملک میں امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ سپاہ صحابہ قصور کے آرگنائزر راشد وحید مجاہد اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے انہوں نے کہا کہ چاند پر گوہر شاہی کی شبیہ چاند کی ہر چھ سات تاریخ سے نظر آنا شروع ہوتی ہے اور چودھویں کے چاند میں پوری شبیہ نظر آتی ہے یہ تصویر چاند کی پوجا کرنے والوں کیلئے آتی ہے تاکہ وہ روحانیت کی طرف مائل ہوں اور یہ شبیہ ان لوگوں کے ساتھ باقاعدہ باتیں بھی کرتی ہے اور یہ ہر زبان میں بات کرتی ہے جو چاہے سوال کرے شبیہ اسے جواب دیتی ہے۔ انہوں نے کہا پاکستان میں ان کی جماعت کے 20 لاکھ ممبران ہیں اور یہ صرف مسلمان نہیں بلکہ ان میں ہندو، عیسائی اور سکھ بھی شامل ہیں انہوں نے بتایا صرف صوبہ سندھ سے تعلق رکھنے والے قریباً 50 ہزار ہندو، 20 ہزار عیسائی بھی ہمارے سلسلہ میں شامل ہیں قریباً ایک ہزار سکھ بھی انجمن سرفروشان اسلام سے منسلک ہیں انہوں نے بتایا ان کی تحریک بھارت میں بھی بہت مقبول ہے اور وہاں کے ہندو اس سے تیزی سے متاثر ہو رہے ہیں انہوں نے کہا کہ یہودی بھی ہمارے قائد سے متاثر ہیں۔

Hatif-E-Mehdi International
September Edition 2009
Printed In UK

ہاتف مہدی انٹرنیشنل

چیف ایڈیٹر: یونس الگوہر
انچارج: حافظ ندیم صدیقی
پبلیشر: مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل

☆ہاتف مہدی ...... اس شمارے میں☆

☆ جشن شاہی یوم مہدی کے دن دنیا سے کلمہ سبقت کو (صفحہ اول پر)
☆ چند اہم نقاط، اداریہ (صفحہ 02 پر)
☆ سیدنا گوہر شاہی کی تصنیف "دین الٰہی" کی سلسلے وار اشاعت (صفحہ 03 پر)
☆ امام مہدی سیدنا گوہر شاہی عوام الناس و خاص علم اور (صفحہ 04 پر)
☆ عبادت سے معبود سے رشتہ جڑ جاتا ہے لیکن عشق سے ذات (صفحہ 04 پر)
☆ اگر کسی سینے میں امام مہدی کی تصویر آگئی تو ان کا عشق بھی آجائے گا (صفحہ 05 پر)
☆ امام مہدی سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی نے انٹرنیٹ صرف اپنے لئے (صفحہ 06 پر)
☆ اگر گوہر شاہی تمہاری رہبری فرما رہے ہیں تو بھر تم گوہر والے (صفحہ 06 پر)
☆ "۱۵ رمضان المبارک ۲۰۰۹" جشن شاہی مبارک (صفحہ 07 پر)
☆ جب تمہارے قلب و قالب اور باقی ارواح پر گوہر کا رنگ چڑھ گیا (صفحہ 07 پر)

Website: www.mehdifoundation.com & www.hatifemehdi.com (Online Newspaper) International Offices: UK (HQ) Ireland, Denmark, USA, Canada, Australia, S.Korea, Thailand, Taiwan, Pakistan, India, Bangladesh, Sri Lanka, UAE, Greece, Japan

اہم نوٹ: اس پرچے کو عزت و احترام سے اونچی جگہ رکھیں، اس کی بے حرمتی نہ کریں اس میں مقدس ہستیوں اور مقدس مقامات کی تصاویر انسانیت کے فیوض و برکات کیلئے شائع کی جاتی ہیں

جشنِ شاہی یوم مہدی کے دن دُنیا سے کلمہ سبقت کو متعارف کروایا گیا

جو چوبیس سال پہلے رحمت کا نزول تھا، کرم کی بارش تھی، وہ ہر پندرہ رمضان کو ہوتی رہے گی کیونکہ اس دن کا تعلق امام مہدی سے ہے اور یہ زندہ دن ہے

نمائندہ مہدی: یونس الگوہر
younus38@yahoo.com

امام مہدی سیدنا گوہر شاہی کے مطابق جشن شاہی اُن لوگوں کے لئے سب سے اہم دن ہے جو سرکار گوہر شاہی سے پیار کرتے اور اُن کو مانتے ہیں کیونکہ اس دن سرکار کو ہر قسم کا مرتبہ عطا ہوا۔ سرکار گوہر شاہی کے ماننے والوں کے لئے جشن شاہی بہت اہم دن ہے اور پوری دنیا کے لئے بھی کیونکہ یہ پندرہ رمضان کا دن تھا جب سرکار گوہر شاہی امام مہدی کو عالم بالا میں تاج سلطانی پہنایا گیا۔

بدقسمتی سے انجمن سرفروشان اسلام کے لوگ اس دن کی اہمیت کو جاننے سے قاصر ہیں۔ وہ اس دن کو دوسرے دنوں کی طرح مناتے ہیں کہ اس دن کا تعلق ان کے مرشد سے ہے۔ لیکن دین الٰہی کے مطابق یہ دن بہت اہم ہے اور اس دن مہدی کا مرتبہ ارشاد ہوا۔ دین الٰہی میں سرکار نے خود اپنے قلم مبارک سے درج فرمایا کہ "ہر مرتبے اور معراج کا تعلق پندرہ رمضان سے ہے۔" سرکار کا مرتبہ مہدی ہے، اس مرتبے کا تعلق بھی اسی دن سے ہے۔

میں (نمائندہ مہدی یونس الگوہر) تمام ساتھیوں کو "جشن شاہی یوم مہدی" کے عظیم، اعلیٰ، پرمسرت دن کی مبارک باد دیتا ہوں۔ یہ دن آمد مہدی کا دن ہے۔ آج سے چوبیس سال پہلے سرکار گوہر شاہی کو مہدی کا مرتبہ عطا ہوا۔ جو چوبیس سال پہلے رحمت کا نزول تھا، کرم کی بارش تھی، وہ ہر پندرہ رمضان کو ہوتی رہے گی کیونکہ یہ زندہ دن ہے۔

انسانیت بہت سے ادیان، فرقوں اور گروہوں میں بٹ چکی تھی۔ روحانیت میں ہر جگہ درجات دیکھنے کو ملتے تھے۔ یہ دنیا بنائی گئی اور تباہ ہوئی، اس دنیا نے تقریباً سو دفعہ مکمل خاتمہ دیکھا ہوگا۔ اس دنیا میں چودہ ہزار آدم آئے، اس کا مطلب ہے کہ انسانیت کی چودہ ہزار مثالیں ہیں۔ یہ دنیا مختلف مقامات پر چودہ ہزار دفعہ بنائی گئی۔ تمام آدم مختلف سیاروں پر بنائے گے۔ جو مخلوق مریخ میں رہتی ہے وہاں کا آدم مریخ میں بنایا گیا تھا۔ مشتری کا آدم، عطارد کا آدم، سورج کا آدم تھا، چاند کا بھی آدم تھا۔ ہر دور میں سات مختلف آدم ہوتے ہیں۔ تمام آدموں نے صرف ایک قسم کا علم متعارف کروایا سوائے آخری آدم کے، اور وہ علم اللہ کی عبادت اور نبیوں کی پیروی تھا۔ آخری والے قلب والا علم، ایسا علم جس سے رب تک رسائی ہو جاتی ہے، جس سے رب سے تعلق قائم ہو جاتا ہے، وہ علم آدم صفی اللہ کے ذریعے متعارف ہوا۔ تمام سات جہانوں میں آدم آئے، لیکن آدم صفی اللہ آسمانوں سے بھیجے گئے، انہوں نے انسانیت کو دل والا علم سکھایا۔ پہلے لوگ یہ جاننے سے قاصر رہے کہ یہ آدم بھی دوسرے آدموں کی طرح ہے۔ لوگوں نے کہا کہ یہ تو آسمانوں سے آئے ہیں، ہو سکتا ہے کہ یہ اللہ کے بیٹے ہوں۔ آدم صفی اللہ پہلے آدم تھے جن کو لوگوں نے اللہ کا بیٹا سمجھا تھا۔ پھر اعلیٰ نبی بھیجے گئے، جیسے ابراہیم علیہ السلام ہیں اللہ کے دوست جانے جاتے ہیں، موسیٰ علیہ السلام اللہ سے باطنی تعلق کے لئے مشہور ہیں، عیسیٰ علیہ السلام اس لئے مشہور ہیں کہ وہ اس عورت کے بیٹے ہیں جن کو کسی مرد نے نہیں چھوا۔ عیسیٰ علیہ السلام کی آمد پر ایک دفعہ پھر انسانیت ششدر رہ گئی۔ پھر محمد الرسول اللہ ﷺ تشریف لائے، ان کی آمد اپنے والد کی وفات کے دو سال بعد ہوئی۔ محمد ﷺ انسان نہیں ہیں، وہ نور ہیں۔ بی بی آمنہ سے کہا گیا کہ وہ اس راز کو راز ہی رکھیں۔ لیکن اب یہ سب کچھ تاریخ بن چکا ہے۔

آدم جو علم لائے وہ لوگوں کو رب سے جوڑنے والا علم تھا۔ محمد الرسول اللہ ﷺ جو علم لائے اُس سے اللہ سے کلام کر سکتے تھے۔ پھر لوگ انتظار میں تھے کہ اس کے بعد کون سا علم آتا ہے۔ محمد الرسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو جو علم دیا اُس کے مطابق مخلوق اللہ کے سوا کچھ اور نہیں سوچ پائی۔ لیکن انسانیت کو کلمہ سبقت کا انتظار تھا۔ کلمہ سبقت سے کل انسانیت کو واحد ہونا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اللہ کو بھی کلمہ سبقت کا انتظار رہا۔ اگر لا الہ الا اللہ کلمہ سبقت ہے تو پھر اللہ نے اپنے ہی اسم کا انتظار کیوں کیا؟ لا الہ الا اللہ کلمہ سبقت نہیں ہے۔ جب 'انتظار' کہا جاتا ہے تو انتظار کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ چیز تم سے دور ہے تم انتظار کر رہے ہو کہ وہ چیز قریب آجائے۔ قرآن مجید نے دو چیزیں کہیں، پہلے کہا کہ "اللہ خود بھی منتظر ہے" پھر کہا کہ "ان اللہ علی کل شئی قدیر" کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے، سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے، اُس کی نظر وقت اور جگہ کی قیدی نہیں ہے۔ اللہ نے کہا کہ "انی معکم من المنتظرین" انتظار کرو اور میں بھی انتظار کر رہا ہوں۔" جب اللہ کسی چیز یا کسی کے لئے انتظار کر رہا ہے تو اس کا مطلب ہوا کہ وہ اللہ کی پہنچ سے دور ہے۔

میرے دوستو!...... جشن شاہی کا دن وہ دن ہے جب دنیا سے کلمہ سبقت کو متعارف کروایا گیا۔ ہم کروڑوں سال پہلے پیدا ہو جاتے، عیسیٰ علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام کے دور میں پیدا ہو سکتے تھے، پہلی صدی، دوسری صدی، چودہویں صدی میں بھی پیدا ہو سکتے تھے لیکن ہم پندرہویں صدی یعنی امام مہدی کے دور میں پیدا ہوئے ہیں، یہ کوئی اتفاق نہیں ہے، یہ پہلے سے ہی فیصلہ ہو چکا تھا کہ اس دور میں امام مہدی کی روحیں آئیں گی۔

آج جب کلمہ سبقت آگیا ہے تو جو لوگ بھی کلمہ سبقت کے منتظر ہیں، کلمہ سبقت کو مانتے ہیں، اپنے ہاتھ اٹھاؤ اور نمائندہ مہدی کی آواز سے آواز ملائیں۔ تمہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے، بس امام مہدی کے نمائندے کے ساتھ لگ جاؤ تمہیں امام مہدی کا رستہ مل جائے گا۔ یہ انٹرنیٹ کا دور ہے، اس دور میں فیضان امام مہدی انٹرنیٹ سے عام ہو رہا ہے۔ نبیوں ولیوں کو اس وقت کا انتظار تھا جب یہ اعلان ہو کہ کلمہ سبقت آگیا ہے، تم خوش قسمت ہو کہ آج تم امام مہدی کے دور میں ہو۔ اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم جہنم میں جانا چاہتے ہو یا اپنا نصیب چمکانا چاہتے ہو۔ کلمہ سبقت کا مطلب عالم غیب کا کلمہ ہے۔

یہ امام مہدی سرکار سیدنا گوہر شاہی کا انتہائی کرم ہے، سرکار گوہر شاہی کی ہم پر انتہائی شفقت ہے کہ آج ہمیں کلمہ سبقت عطا ہو گیا ہے۔ امام مہدی چاہتے ہیں کہ تم عالم غیب میں داخل ہو جاؤ، عالم غیب میں جانے سے پہلے تمہیں انسانیت سے نکلنا پڑے گا کیونکہ عالم غیب اللہ کے لئے ہے۔ سرکار سیدنا گوہر شاہی نے وعدہ فرمایا کہ سرکار گوہر شاہی چاہیں تو ایک کو لے جائیں یا ایک گروہ کو، یہ آپ کی مرضی پر منحصر ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ایک وقت آئے گا جب تمہاری انسانی فطرت بدل جائے گی۔

کوئی کیا ڈرائے گا اُن کو بھلا
جو گوہر کی تیغ و ثناء ہو گئے

......☆......

بتائے جو یونس نے اغراض مخفی
مقاصد سبھی کے عیاں ہو گئے

"ہاتف مہدی" مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کی جانب سے مفت دستیاب ہے۔ جو حضرات بھی ہاتف مہدی کا شمارہ حاصل کرنا چاہیں وہ اپنا پوسٹل ایڈریس اس ای میل پر بھیج دیں۔ e-mail: mfi_international_operator@yahoo.com شکریہ!

پی او نمبر 110
ہفت روزہ
صدائے سرفروش حیدرآباد
SADA-E-SARFAROOSH Hyderabad
قیمت 3 روپے
ایڈیٹر سید ظفر علی کاظمی
فون نمبر 785814-869990
جلد نمبر 8 کیم تا 15 جون 1999ء 16 صفر تا کیم ربیع الاول 1420ھ شمارہ نمبر 11
sirfrosh@hotmail.com ای میل
فیکس نمبر 785814

دین کا تعلق دل سے ہے جبکہ علم کا تعلق نماز روزہ سے حضور ﷺ نے فرمایا جاؤ تم اللہ کے ذکر کا مشن پھیلاؤ ہم خود لوگوں سے

شبیہ حجرِ اسود سے انکار کمزوریِ ایمان کی علامت ہے

نبی پاک ﷺ نے حجر اسود پر بوسہ کیوں دیا۔ وہ تو ایک پتھر تھا۔ قدرت اپنے ایسے ہی راز کھول رہی ہے۔ حجر اسود پر الٹی تصویر کی وجہ آسمان میں موجود ذات الٰہی، انبیاء اور فرشتوں کا دیدار ہے۔ شبیہ حجر اسود پر خاموشی اختیار کر

ذاکرین پر دنیا کمانا حرام ہے۔ وہ توکل الی اللہ کے مقام پر ہوتے ہیں انکے رزق کا ذریعہ اور وسیلہ اللہ کے ذمے ہوتا ہے۔ اگر وہ ناجائز طریقے سے دولت کمانا چاہیں گے تو انہیں

دنیادار جائز اور ناجائز طریقے سے دولت کماتا ہے۔ ذاکر الٰہی کا ہر عمل عبادت ہے ذاکرین کا اخبار پڑھنا۔ ڈیوٹی جانا حتیٰ کہ سونا بھی عبادت ہے۔ عابد و زاہد حسد کینہ اور انانیت کے باعث

قلب کی ولائت سے انسان غنودگی میں۔ روح سے کچھ عرصہ۔ سری سے سینکڑوں سال جبکہ خفی اور اخفیٰ میں ہزاروں سال مراقبے میں رہتا ہے۔ حجاب اکبر کے باعث موت کا خوف

وقت نزع پردہ ہٹنے پر دوبارہ دنیا میں آنے کی حسرت کرتا ہے۔ جبکہ ناسوتی دنیا میں لطیفہ انا مقام دماغ کے ذکریا ہو سے یہ حجاب ہٹتا ہے

حضرت گوہر شاہی کے مقدمہ کی حیدرآباد منتقلی

حضرت گوہر شاہی کی گجر خان کے قیام میں توسیع

ذاکرین ملاقات کے خواہشمند افراد کی رہنمائی کریں

بقیہ نمبر 18

بقیہ نمبر 19

بقیہ نمبر 20

بقیہ نمبر 21

موت کے خوف اور انسان کے درمیان حجاب اکبر حائل ہے

جنگِ یمامہ

محمد متین خالد

خلیفۂ اوّل سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں یمامہ کے میدان میں تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں لڑی جانے والی پہلی جنگ میں پیش آنے والے ایمان افروز اور روح پرور حالات و واقعات کا معلومات آفریں اور دلنشیں تذکرہ جنہیں پڑھنے کے بعد آپ کے ایمان و ایقان کو ایک نئی جلا ملے گی۔

- میدانِ کارزار میں مجاہدین ختم نبوت کی سرفروشی و جانثاری اور جرأت و بہادری کے حیرت انگیز کارناموں کی داستان عشق و وفا جسے پڑھتے ہوئے ہر قاری روحانی اور وجدانی طور پر محسوس کرتا ہے کہ گویا وہ یہ معرکہ خود اپنی آنکھوں کے سامنے برپا ہوتے دیکھ رہا ہے۔
- خلیفہ الرسول حضرت ابوبکر صدیقؓ کی معرکہ آرا قائدانہ صلاحیت، سیف اللہ حضرت خالد بن ولیدؓ کی عدیم النظیر عسکری مہارت اور جلیل القدر صحابہ کرامؓ کی شجاعت و استقامت کی چشم کشا سرگزشت جو محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی گل پوش راہ میں دی جانے والی لازوال قربانیوں کے انمول نقوش سے معمور ہے۔
- منکرینِ ختمِ نبوت کے لشکرِ جرار سے برسرِ پیکار ان مقدس ہستیوں کا ولولہ انگیز تذکرہ جنہوں نے اپنا گراں بہا لہو پیش کر کے ملت اسلامیہ کو اس ابدی حقیقت سے روشناس کیا کہ عقیدہ ختم نبوت کی آبرو زندگیوں سے زیادہ قیمتی ہے۔
- 150 سے زائد 'شہداء یمامہ' کی سوز و گداز سے بھرپور فضیلت و تعارف پر مبنی ایک ایسی تاریخی دستاویز جو جہاد آفریں بھی ہے اور حقائق افروز بھی۔
- 'مسیلمہ کذاب' سے 'مسیلمہ پنجاب' تک ایسے روح فرسا عقائد و نظریات کا محاکمہ جن کے ذکر سے دل چھلنی اور آنکھیں خون کے آنسو روتی ہیں۔
- قرآن و حدیث اور مستند اسلامی تاریخ سے اخذ کردہ معتبر حالات و واقعات پر مبنی ایک ایسی اثر انگیز کتاب جو کارکنان تحفظ ختم نبوت کے دلوں میں عقیدت و محبت، ایمان و ایقان اور عزم و یقین بیدار کرنے کے لیے ایک تیر بہدف نسخۂ کیمیا ہے۔

معروف سکالر جناب حافظ شفیق الرحمٰن، صاحب علم و عرفان جناب محمد شاہین پرواز اور مجاہد ختم نبوت جناب قاضی محمد اسد رانجھا کی قطرہ قطرہ ٹپکتی شبنم کی طرح علم و عمل کے گلزار مہکاتی اور ایمان وایقان کو تقویت بخشتی پرمغز تقریظ کے ساتھ جو ہر مسلمان کے ولولوں کو مہمیز عطا کرتی ہے۔

QADYANIAT IN THE EYES OF LAW

فتنۂ قادیانیت کے خلاف

عدالتی فیصلے

محمد متین خالد

دو جلدوں پر مشتمل

- وہ محکم فیصلے جن کا ہر لفظ قولِ فیصل، ہر سطر برہانِ قاطع اور ہر جملہ شاہد عدل ہے۔
- وہ تاریخ ساز فیصلے جنھوں نے ملت کی بے زمامِ ناقہ کو منزل تک پہنچانے میں رہبر کا کردار ادا کیا۔
- وہ شفاف فیصلے جو کذب کو صداقت کا آئینہ دکھاتے ہیں۔
- وہ عہد آفریں فیصلے جنھوں نے حق و باطل کے مابین خط امتیاز کھینچ کر رکھ دیا۔
- وہ واضح فیصلے جنھوں نے جعلی نبوت کے پیروکاروں کے چہروں پر پڑے تقدیس کے ہر نقاب کو اُلٹ دیا۔
- وہ آئینہ صفت فیصلے جس میں قادیانی گروہ کا سربراہ اور اس کے پیروکار اپنا اصل چہرہ دیکھ کر بلبلا اُٹھے۔

یہ عدالتی فیصلے

- قادیانیوں کی زہریلی سازشوں اور تخریبی کارروائیوں کی لرزہ خیز روداد ہیں۔
- قادیانیوں کی طرف سے شانِ رسالت ﷺ میں توہین، قرآن مجید اور کلمہ طیبہ میں تحریف، شعائر اسلامی کا تمسخر، آئین کا مذاق اور قانون کی خلاف ورزیوں کا وہ حقائق نامہ ہے جس نے ہر قادیانی کو رسوائے زمانہ گستاخِ رسول ''سلمان رشدی'' قرار دیا ہے۔
- ججوں، سیاستدانوں، آئین شناسوں، وکیلوں، صحافیوں، دانشوروں، علماء اور طالب علموں کے لیے ایک راہنما کتاب کا کام دیں گے۔

ہر اچھے بک سٹال پر دستیاب ہے

نقاب کشائی

انجمن سرفروشان اسلام کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی دین اسلام کے خلاف دشمنانِ اسلام کی ناپاک سازشوں کی ایک کڑی ہے۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ گوہر شاہی کا دعویٰ مہدویت قادیانی جماعت کے بانی آنجہانی مرزا قادیانی کے کذب اور دھوکا دہی کا تسلسل ہے۔ گوہر شاہی نے خودساختہ تصوف وسلوک کا لبادہ اوڑھ کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اس نے اپنی ناپاک زہریلی تعلیمات کے ذریعے اپنے آپ کو مہدی، مسیح، کرشن حتیٰ کہ خود کو نبوت اور الوہیت کے درمیان ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اس نے اس سلسلے میں چاند اور سورج کو بھی معاف نہیں کیا۔ گوہر شاہی اسلام کے شجر طیبہ کی جڑوں کے لیے کسی زہریلے کیڑے سے کم نہیں تھا، اس نے مغربی سرمایہ اور سرپرستی کے ذریعے اپنے باطل عقائد کو امت مسلمہ کے درمیان پھیلانے شروع کیے۔ اللہ جزائے خیر دے علمائے حق کو جنہوں نے بروقت اس ناسور اور فتنے کا تعاقب کیا۔

زیرنظر کتاب 'فتنہ گوہر شاہی' معروف سکالر جناب محمد متین خالد کی تازہ تصنیف ہے۔ تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ان کی خدمات ہمہ جہت اور ہمہ گیر ہیں۔ وہ ساٹھ سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں۔ دین اسلام کے خلاف مختلف فتنوں کی تاریخ پر ان کی گہری نظر اور ان کی زیرزمین سازشوں سے کما حقہ واقف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بڑا تحقیقی مزاج عطا فرمایا ہے۔ دین اسلام کے نام پر اسلام کو ڈسنا، اسے تحریفی نشتر لگانا، اس کی تعلیمات کو پامال کرنا ہر دور کے ملاحدہ وزنادقہ کا طرہ امتیاز رہا ہے۔ فتنہ گوہر شاہی اس کی جدید شکل ہے۔ اس فتنہ کے پیروکار آئین وقانون سے بے خوف وخطر کھل کر معاشرے میں اپنے گستاخانہ عقائد ونظریات کا پرچار کرتے ہیں۔ وہ ریاض گوہر شاہی کو امام مہدی ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے قارئین کو اندازہ ہوگا کہ فتنوں کو سمجھنا اور ان کی سرکوبی کرنا کس قدر وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اس کتاب میں شامل تحریریں اور عدالتی فیصلے اس قدر علمی اور تحقیقی ہیں کہ انہیں پڑھتے ہوئے قاری کی دلچسپی سطر در سطر قائم رہتی ہے۔ کتاب اپنے موضوع، مواد اور پیشکش کے لحاظ سے بے حد اہمیت کی حامل ہے۔ موجودہ دور میں اس کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ جناب محمد متین خالد مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے بڑی دلسوزی سے اس اہم موضوع پر قلم اٹھایا اور اس کا حق ادا کر دیا۔

محمد عامر خورشید
لاہور

مرکز سراجیہ ختمِ نبوّت لائرز فورم
3- فین روڈ، لاہور